کتب تاریخ، حدیث اور تفسیر کا نچوڑ

تاریخ جنات وشیاطین

عجیب وغریب حکایات

کرتوت شرارتیں مکاریاں

تاریخ جنات وشیاطین قبل از آدم ؑ

حفاظت کے عمال و وظائف

امام جلال الدین سیوطی کی

لُقطُ المرجانِ فی احکامِ الجانّ

اردو ترجمہ و تشریح و تخریج احادیث

مولانا امداد اللہ انور

سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

دار المعارف

تاریخ جنّات و شیاطین

امام جلال الدّین سیوطی کی نادر تالیف

لقط المرجان فی احکام الجانّ

اردو ترجمہ و تشریح و تخریج احادیث
مولانا امداد اللہ انور
سابق معین التحقیق مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

دار المعارف
عنایت پور، تحصیل جلالپور پیر والا، ملتان

نام کتاب : تاریخ جنات وشیاطین

اردو ترجمہ : "لقط المرجان فی احکام الجان" امام جلال الدین سیوطی ۹۱۱ھ

مترجم : علامہ مفتی محمد امداد اللہ انور دامت برکاتہم

رئیس التحقیق والتصنیف دار المعارف ملتان

استاذ العلوم والفنون جامعہ قاسم العلوم ملتان

سابق معین التحقیق، مفتی جمیل احمد تھانوی جامعہ اشرفیہ لاہور

سابق معین التحقیق مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کراچی

سابق معین مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان

سابق استاذ دار العلوم الاسلامیہ اقبال ٹاؤن لاہور

کاپی رائٹ رجسٹریشن نمبر 10256

ناشر : عزیز اللہ رحمانی دار المعارف ملتان

تاریخ اشاعت : ذوالحجہ ۱۴۱۷ھ بمطابق اپریل ۱۹۹۷ء

صفحات : ۴۳۲ / اعلیٰ طباعت، خوبصورت جلد

قیمت : -/132 روپے

ملنے کے پتے

مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور جامعہ قاسم العلوم، گل گشت ملتان

مکتبہ رحمانیہ اقرا سنٹر اردو بازار لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور
[illegible] بک ایجنسی لاہور
قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
[illegible] طاہر نیوز پیپر صدر کراچی
دار الاشاعت اردو بازار کراچی
مکتبہ [illegible] بنوری ٹاؤن کراچی
اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن کراچی
مکتبہ [illegible] مرکز رائیونڈ
مکتبہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی

مکتبہ عارفی جامعہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
مکتبہ امدادیہ نزد خیر المدارس ملتان
مکتبہ حقانیہ نزد خیر المدارس ملتان
مکتبہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
مکتبہ شرکت علمیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی
ادارہ بیت القرآن اردو بازار کراچی
مکتبہ فریدیہ جامعہ فریدیہ E/7-اسلام آباد
مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ
مظہری کتب خانہ، گلشن اقبال، کراچی
فیروز سنز، لاہور- کراچی

اور ملک کے بہت سے دینی کتب خانے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝٤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝٧

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فہرست

تاریخ جنات وشیاطین

وجود جنات

ابتدائے جنات

جن وانسان کی اصل

جنات کی شکلیں

جنات کی اقسام

مختلف شکلیں بدلنا اور انسان وغیرہ کی صورت میں ظاہر ہونا

جنات کا کھانا پینا اور نکاح ---- ۷۳

جنات کا ثواب و عذاب

جنات جنت میں جائیں گے

جنات کی موت

قرین
ہر انسان کے ساتھ رہنے والے شیطان

وساوس شیطان

جنات کا انسانوں کو مرگی میں مبتلا کرنا

جنات کا دفاع کیسے کیا جائے؟

جنات کا انسانوں کو اغوا کرنا

انسانوں کو وبا اور طاعون میں مبتلا کرنا

جنات و شیاطین سے حفاظت کے اعمال و وظائف

قتل جنات

آسمان سے باتیں چرانا

حصہ دوم

جنات کے مجموعی حالات

انسانوں کا تسخیر جنات

اولیاء جنات کے واقعات

حصہ سوم
شیاطین کے مجموعی حالات

متفرقات

امام جلال الدین سیوطیؒ

اسمِ مبارک

ابوالفضل جلال الدین عبدالرحمٰن بن الکمال ابوبکر بن محمد سیوطی رحمۃ اللہ

ولادت

بعد نماز مغرب شب اتوار یکم رجب ۸۴۹ھ میں مصر کے مشہور شہر قاہرہ میں پیدا ہوئے۔[1]

جس گھرانے میں آپ کی ولادت ہوئی وہ علم وعرفان کا اپنے وقت میں مخزنِ اعلیٰ تھا، آپ کے برادران حفاظِ قرآن اور عالم تھے آپ کے والد جید شافعی عالم، فقیہ وقت، کئی کتب کے مصنف اور قاضی تھے اپنے گھر میں روزانہ ایک قرآن پاک تلاوت فرماتے تھے۔

والد کی وفات کے بعد علامہ ابن ہمامؒ کی کفالت میں

جب آپ پانچ برس سات ماہ کے تھے اور قرآن پاک کو سورۃ تحریم تک حفظ کر لیا تھا تو ان کے والد محترم کا سایہ سر سے اُٹھ گیا ان کے اس یتیمی کے زمانہ میں مشہور حنفی عالم امام کمال بن ہمام صاحب فتح القدیر شرح ہدایہ نے کفالت فرمائی۔[2]

تحصیل علم

آٹھ سال کی عمر میں آپ نے حفظ قرآن پاک کے ساتھ صرف، نحو، لغت فقہ اور عقائد

[1] التحدث بنعمة اللہ ص۱۲ سیوطی

[2] بغیۃ الوعاۃ علامہ سیوطی

کی کتب کے متون یاد کر لیے تھے پھر آپ نے حصولِ علم کے لیے شام، حجاز، یمن، ہندوستان، دمیاط وغیرہ ممالک اور شہروں کا سفر کیا۔ آپ نے دورانِ طالب علمی حج کے موقع پر آبِ زمزم جن مقاصد کے لیے نوش فرمایا ان میں سے دو یہ تھے۔

(۱) علم فقہ میں اپنے استاد حضرت سراج الدین بلقینی حنفی کے مقام پر

(۲) اور علم حدیث میں حضرت حافظ ابن حجر عسقلانی کے مرتبہ پر فائز ہو جاؤں۔

اساتذہ کرام

آپ نے نو سو سے زائد اساتذہ کرام سے علم حاصل کیا جن میں اس زمانہ کے مذاہب اربعہ کے ائمہ کبار بلا امتیاز شامل ہیں مثلاً امام سراج الدین بلقینی حنفی، شرف الدین مناوی شافعی، جدِ علامہ عبدالرؤف مناوی شارح جامع صغیر، تقی الدین شمنی حنفی ۸۷۲ھ، محی الدین محمد بن سلیمان رومی حنفی، سیف الدین حنفی، علامہ ابن ہمام حنفی، علامہ جلال الدین محلی شافعی ۸۶۴ھ، العز احمد بن ابراہیم حنبلی۔

تلامذہ کرام

حضرت امام عبدالوہاب شعرانی ۹۷۳ھ امام ابن طولون، محمد بن علی حنفی ۹۵۳ھ وغیرہ۔

آپ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں جتنے فقہاء، محدثین اور علمائے عربیت وغیرہ تیار فرمائے ہیں ان سے کہیں زیادہ اپنی کتب کے ذریعہ سے اپنے تلامذہ پیدا کیے ہیں۔

علوم سیوطی

حضرت علامہ نے اپنی کتاب "حُسن المحاضرہ" میں اپنے متعلق جن علوم وفنون کی معرفت اور نسبت بیان فرمائی ہے وہ درج ذیل ہیں:

تفسیر، متعلقات تفسیر، قراءات، حدیث، متعلقات حدیث، دعوات و اذکار، فقہ، علوم متعلقہ فقہ، فن اصول، علم تصوف، فن عربیت، فن متعلقات عربیت، فن تاریخ وادب، علم نحو، علم معانی، علم بیان، علم بدیع، علم جدل، علم صرف، علم انشاء، علم ترسیل، علم فرائض و میراث۔ [لہ]

کثرت تالیفات وتصنیفات

علم کتب کی مشہور کتاب (ہدیۃ العارفین) میں حضرت علامہ سیوطیؒ کی کتب کی تعداد ایک قول میں چھ سو اور ایک میں سات سو بیان فرمائی ہے اور چھ سو کتب کے ناموں کی مکمل فہرست بھی دے دی ہے۔

آپ نے تقریباً ہر اسلامی موضوع اور مسئلہ پر اپنی تحقیقات اور تصنیفات پیش فرمائی ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان کی اکسٹھ سالہ زندگی میں کثرت عبادت، تعلیم، قضائے حوائج اور کثرت مطالعہ کے ساتھ کثرت تالیفات و تصنیفات کی بہت بڑی نعمت عطا فرمائی تھی اگر ان کی تالیفات عام ہو جائیں تو آج علمائے کرام کو بہت سے مسائل پر لکھنے کی ضرورت نہ پڑے الحمد للہ آج حضرت علامہ کی کتب وافر تعداد میں عرب ممالک سے شائع ہو رہی ہیں احقر مترجم کے پاس بھی حضرت علامہ کی بہت سی کتب کا ذخیرہ موجود ہے اللہ تعالیٰ نے حافظ سیوطی کی عمر اور وقت دونوں میں برکت رکھی تھی اور ان کو اللہ تعالیٰ نے ایک ایک فن میں کئی کئی مختلف طرز کی یادگار اور سرمایہ افتخار کتب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی تھی۔ حضرت علامہ کی کتب میں تکرار بھی ہے تاہم وہ اپنی جگہ پر ضروری اور مفید معلوم ہوتا ہے اس طرح سے معلوم ہوتا ہے علامہ موصوف نے اپنے علم کو جدید طریقہ کے مطابق اپنے دور میں (کمپیوٹرائزڈ) تقسیم فرما کر آج کی ضرورت کو بھی صدیوں پہلے پورا کیا اور مختلف علوم و فنون میں استعمال فرمایا۔ یہ بات ہر اہل علم کے نزدیک مسلم ہے کہ حضرت علامہ نے علوم اسلام کو مختلف شکلوں میں سہل الوصول بنایا اور رہتی دنیا

لہ حسن المحاضرہ ۱/۳۳۸

تک ان کی کتب سے ہر طبقہ کے علماء محققین مستفید ہوتے رہیں گے۔

پہلی تصنیف

سترہ سال کی عمر میں ۸۶۶ھ میں آپ نے سب سے پہلی کتاب ریاض الطالبین تحریر فرمائی جس میں آپ نے اعوذ باللہ اور بسم اللہ کے متعلق علوم جمع فرمائے۔ تصنیف کے ابتدائی زمانہ میں آپ نے مختلف علوم کی کتب کے خلاصے اور اضافے فرمائے بعد میں مستقل تصانیف کا سلسلہ جاری رکھا حضرت علامہ کی بہت سی کتب کئی کئی جلدوں پر مشتمل ہیں اور بہت سی مختصر رسالوں پر، بہرحال جتنی کتب بھی تحریر فرمائیں سب علماء میں عظمت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہیں۔

اعتراض وجواب

بعض لوگ حضرت علامہ سیوطی کو حاطب لیل کا خطاب دیتے اور کہتے ہیں کہ یہ اپنی کتب میں رطب و یابس جمع کر دیتے ہیں اور کمزور باتیں تحریر فرماتے ہیں حالانکہ یہ بات نہیں حضرت علامہ نے ہر کتاب کو اپنے خاص مقصد کو سامنے رکھ کر تالیف کیا ہے اور قارئین کی مطلوبہ ضروریات کو اپنے انداز کے مطابق دوسری کتب میں تحریر کر دیا ہے اس لیے کسی تصنیف یا تحقیق کے متعلق ان کی دیگر تصنیفات کو مدنظر رکھ کر فیصلہ دیا جائے مثلاً انہوں نے ایک کتاب الجامع الکبیر تالیف فرمائی جس میں ہر قسم کی روایات درج ہیں اس میں صحیح ضعیف وغیرہ میں امتیاز نہیں کیا بادی النظر میں یہ اعتراض ہو سکتا ہے لیکن جب ان کی کتاب "اللآلی المصنوعہ" اور "الجامع الصغیر" اور "زوائد علی الجامع الصغیر" اور "الدرر المنتثرہ" وغیرہ کو دیکھا جائے تو یہ اعتراض قائم نہیں رہتا کیونکہ حضرت علامہ نے اس ضرورت کے حل کے لیے ایک ایک مستقل کتاب تصنیف فرمائی ہے جیسا کہ علامہ ابن جوزی جیسے کثیر التصنیف عالم نے کیا ہے۔ ان کی کتابوں سے اس درجہ سے علماء فائدہ اٹھا سکتے ہیں جن کو کتب حدیث کے حالات معلوم ہوں

اور ایسا ہی فیصلہ دوسری کتب حدیث کا ہے چاہے اس کی وجہ کوئی اور ہو۔

علمی مقام و مرتبہ

آپ کا علمی مقام ان کے اساتذہ اور تلامذہ کے ساتھ ساتھ ان کی کتب سے بھی معلوم کیا جا سکتا ہے جو ان کے علم کی غایت درجہ بلندی پر واضح دلالت کرتی ہیں ذکر کیا گیا ہے کہ آپ دو لاکھ احادیث کے حافظ تھے (مقدمہ تدریب الراوی)

حضرت علامہ سیوطی نے اپنے تفصیلی حالات حسن المحاضرہ فی اخبار مصر والقاہرہ میں اور التحدیث بنعمۃ اللہ وغیرہ میں تحریر فرمائے ہیں ان میں حضرت علامہ نے اپنی بہت سی کتب کا بھی تذکرہ فرمایا ہے۔

آخر عمر میں آپ نے اس بات کا اظہار فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ میں تمام علوم اجتہاد جمع فرما دیئے ہیں اس پر اس زمانہ کے علماء نے ان سے اختلاف بھی فرمایا لیکن حضرت علامہ سیوطی نے ان کے جواب میں کئی کتب تالیف فرمائیں اور ان کے تفصیلی جوابات لکھے اور ایک کتاب تالیف فرمائی جس کا نام "الرد علی من اخلد الی الارض" رکھا (مطبوعہ ہے) اس میں فرماتے ہیں (اس وقت) مشرق سے مغرب تک پوری روئے زمین پر کوئی آدمی علم حدیث اور عربی دانی میں مجھ سے آگے نہیں ہے سوائے حضرت خضر یا قطب یا ولی اللہ کے۔

تفصیل کے لیے فیض القدیر شرح جامع صغیر ۱/۱۱-۱۲ ملاحظہ فرمائیں۔

مسند تدریس

آپ عمر کے سترہویں سال ۸۶۶ھ سے لغت اور علم فقہ کی مسند تدریس پر رونق افروز ہوتے اور حدیث کے املاء کے لیے ۸۷۲ھ میں مسند نشین ہوتے جس کے لیے ان کے استاد مکرم شیخ تقی الدین شمنی نے تصدیق فرمائی۔

کراماتِ امام جلال الدین سیوطیؒ

جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت امام سیوطی کو ظاہری علوم عطا فرما کر آپ کو عالم یگانہ روزگار بنایا تھا، وہاں پر آپ کو باطنی علوم اور ولایت خاص عطا فرمائی تھی، اور یہ سب آپ کے روحانی مقام و مرتبہ ہی کی بدولت تھا کہ آپ نے تقریباً سات سو کتب مختلف علوم و فنون میں تصنیف فرمائی تھیں، چنانچہ امام شعرانی اور ابن العماد حنبلی ارشاد فرماتے ہیں:

اگر آپ کی کثرتِ تصانیف اور تدقیقات کے علاوہ کوئی اور کرامت نہ ہوتی تو یہ بھی ان کی جلالتِ شان کے لیے کافی تھا اس شخص کے لیے جو قدرت خداوندی پر ایمان رکھتا ہے۔[1]

ستائیس قدم پر مکہ پہنچ گئے

علامہ جلال الدین سیوطی کے خادم محمد بن علی الحباک بیان کرتے ہیں کہ ان کو علامہ سیوطی نے ایک دن دوپہر کو آرام کے وقت فرمایا جبکہ آپ اس وقت مصر میں مسجد قرافہ میں شیخ عبداللہ جیوشی کے ستون کے پاس تشریف فرما تھے۔ ہم عصر کی نماز مکہ میں پڑھنا چاہتے ہیں اس شرط پر کہ جب تک کہ میری وفات نہ ہو تم اس کرامت کا کسی کے سامنے ذکر نہیں کرو گے۔ میں نے عرض کیا بہت اچھا۔ تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ آنکھیں بند کرو تو میں نے آنکھیں بند کر لیں پھر تقریباً ستائیس قدم اٹھائے ہوں گے کہ آپ نے فرمایا اپنی آنکھیں کھول دو جب میں نے آنکھیں کھولیں تو ہم باب معلاۃ پر پہنچ چکے تھے، پھر ہم نے اماں خدیجۃ الکبریٰؓ حضرت فضیل بن عیاضؒ، حضرت سفیان بن عیینہؒ وغیرہم کی (قبور مبارکہ کی) زیارت کی، حرم میں داخل ہوئے، طواف کیا، ماء زمزم پیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے بیٹھ گئے حتیٰ کہ ہم نے

[1] جامع کرامات الاولیاء، جلد ۲ صفحہ ۱۵۷، شذرات الذہب ابن عماد جلد ۸ صفحہ ۵۱

عصر کی نماز ادا کی اور زمزم کا پانی پیا۔ اس کے بعد علامہ سیوطیؒ نے مجھے فرمایا اے فلاں ہمارے لیے زمین کا سمٹ جانا اتنا عجیب نہیں ہے جتنا یہ کہ مصر کا رہنے والا بیت اللہ کا مجاور ہمیں نہیں پہچانتا۔ پھر فرمایا اگر چاہو تو میرے ساتھ چلو اگر چاہو تو یہیں رہ جاؤ حتیٰ کہ حجاج آجائیں (پھر تم ان کے ساتھ واپس آجانا) میں نے عرض کیا کہ میں تو جناب کے ساتھ ہی واپس جاؤں گا چنانچہ ہم باب معلاۃ کی طرف چلے اور مجھے فرمایا اپنی آنکھیں بند کرلیں تو آپ نے سات قدم اٹھائے پھر فرمایا اپنی آنکھیں کھول دو، (جب میں نے آنکھیں کھولیں) تو ہم جنبوشی کے (اسی ستون کے) پاس تھے (جہاں سے جاتے ہوئے روانہ ہوئے تھے) پھر ہم حضرت عمر بن الفارض کے پاس گئے اور شیخ اپنے گدھے پر سوار ہوگئے اور اس طرح سے ہم آپ کے گھر تک جامع مسجد طولون میں پہنچ گئے۔ [1]

(فائدہ) انسان روح اور جسم کا مرکب ہے روح لطیف ہے اور بدن کثیف، چوں کہ دیکھنے میں روح بدن کے تابع ہے لیکن جب انسان میں ملکہ ملکوتی یا ملکہ جبروتی پیدا ہوتا ہے تو بدن کی کثافت ختم ہوجاتی ہے اور روح غالب آجاتی ہے اسی غلبہ روحانی کی وجہ سے انسان مافوق العادۃ کام سرانجام دے دیتا ہے اگر ایسے کام ملکہ جبروتی (شیطانی طاقتوں) کی وجہ سے کفار اور بدکاروں سے ظاہر ہوں تو اس کو استدراج کہتے ہیں اور اگر خلافِ عادت مافوق الفطرت کام ملکہ ملکوتی (عالم ملائکہ والی صفات) کی وجہ سے کامل مومنین اولیاء اللہ سے ظاہر ہوں تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ کرامت ہوتی ہے جس سے اولیاء کا اعزاز و اکرام مقصود ہوتا ہے، چنانچہ جو حضرات تھوڑے سے وقت میں طویل فاصلے طے کرلیتے ہیں وہ عام طور پر اسی ملکہ کے حاصل ہونے کی وجہ سے کرتے ہیں یا اس کے بغیر ہی محض اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ایسا ہوجاتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی قدرت اور ولی کی کرامت کہیں گے، یہ مختصر وقت میں طویل سفر کرنے کی کرامات اولیاء کرام کے حق میں درجہ تواتر تک پہنچی ہوئی ہیں، سید عبدالغنی نابلسیؒ فرماتے ہیں کہ یہ اہل سنت کے علماء کے نزدیک درست ہے اور علماء احناف و شوافع نے اس کو تسلیم کرتے ہوئے بہت سے

[1] جامع کراماتِ اولیاء، جلد ۲ صـ۱۵۷

مسائل کی اس پر بنیاد رکھی ہے۔ حوالہ کے لیے فتح القدیر ابن ہمام کا باب ثبوت النسب اور فتاویٰ ابن حجر مکی اور علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی کی جامع کرامات الاولیاء کا مقدمہ ملاحظہ ہو۔

بعض حضرات اس کرامت کو خود اولیاء کا ذاتی اختیار مانتے ہیں اور پھر اولیاء کے حق میں ایسے ایسے کام اور عقیدے منسوب کرتے ہیں جو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات کے ساتھ مخصوص ہیں ایسے حضرات کی خدمت میں سلطان الاولیاء حضرت خواجہ بایزید بسطامیؒ کا ارشاد نقل کردینا ہی کافی ہے اگر سمجھ لیں تو ہدایت کے لیے یہ بھی کافی ہے ورنہ گمراہ ہونیوالوں کو ہدایت پر لانا ہمارے بس میں نہیں ہے۔ (مترجم)

چنانچہ حضرت بایزید بسطامیؒ سے زمین کے لپیٹ لیے جانے کا سوال کیا گیا (کہ اولیاء جہاں جانا چاہتے ہیں بہت کم وقت میں وہاں پہنچ جاتے ہیں اس کی کیا حقیقت ہے؟) تو آپ نے ارشاد فرمایا اولیاء کے حق میں یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے کیونکہ ابلیس شیطان (اور جنات) بھی ایک لحظہ میں مشرق سے مغرب میں پہنچ جاتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی کوئی حیثیت اور مرتبہ نہیں ہے [1]

حضورؐ نے آپ کو شیخ الحدیث کا خطاب دیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کی گئی (اس میں دیکھنے والے نے دیکھا کہ) حضرت سیوطی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بعض احادیث کے بارے میں سوال فرمارہے ہیں اور جناب نبی کریمؐ ان سے فرمارہے ہیں اے شیخ السنۃ اس کا جواب یہ ہے اور پوچھو۔

اس طرح کا خواب خود علامہ سیوطی نے بھی دیکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے فرمارہے ہیں اے شیخ الحدیث اور پوچھو۔ [2]

[1] جامع کرامات الاولیاء جلد ۱ صـ۹۶

[2] جامع کرامات الاولیاء جلد ۲ صـ۱۵۸

حضورؐ سے نجات کا سوال

علامہ سیوطیؒ کے شاگرد شیخ عبدالقادر شاذلیؒ کتاب الترجمۃ (للسیوطی) میں فرماتے ہیں کہ آپ بیان فرماتے تھے کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے حالتِ بیداری میں مشرف ہوا تو آپؐ نے مجھے ارشاد فرمایا (یا شیخ الحدیث) اے شیخ الحدیث. میں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا میں جنتیوں میں سے ہوں؟ ارشاد فرمایا ہاں. پھر میں نے عرض کیا بغیر عذاب دیئے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا آپ کو یہ بھی حاصل ہے (کہ بغیر عذاب کے جنت میں جاؤ گے)۔ [1]

ستر سے زائد مرتبہ بیداری میں آنحضرتؐ کی زیارت ہوئی

علامہ سیوطیؒ سے شیخ عبدالقادرؒ (تلمیذ سیوطیؒ) نے عرض کیا اے میرے آقا آپ نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیداری میں کتنی مرتبہ زیارت فرمائی ہے؟ تو آپ نے فرمایا، ستر سے کچھ زیادہ مرتبہ۔ [2]

(فائدہ) کہیں دور دراز علاقہ میں بیٹھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہونا بہت سے اولیاء کو حاصل ہوا ہے، اس کی صحیح صورت یہ ہے کہ ان اولیاء کی روحانی طور پر بہت زیادہ ترقی ہوتی ہے جس سے نظر کی کثافت دور ہو جاتی ہے اور بعض مرتبہ اپنی ذاتی توجہ کرنے سے زیارت حاصل کرتے ہیں یا ان کے درمیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان اللہ تعالیٰ کے حکم سے حجابات زائل ہو جاتے ہیں اور یہ حضرات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو جاتے ہیں اس میں کوئی وجہ استبعاد نہیں ہے، بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ ان اولیاء کو آنحضرتؐ کے مثالی وجود کی زیارت ہوتی ہے یہ درست نہیں اور نہ ہی اس کو

[1] جامع کرامات اولیاء جلد ۲ صفحہ ۱۵۸

[2] ایضاً

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کی زیارت کہا جا سکتا ہے کیونکہ یہ مثال ہے حقیقت نہیں۔ (امداد اللہ انور)

ابن الکتب (کتابوں کا بیٹا)

علامہ سیوطیؒ کو ابن الکتب کے نام سے یاد کیا جاتا تھا وہ اس وجہ سے کہ ان کے والد نے ان کی والدہ سے ایک کتاب منگوائی تو ان کو دردِ زہ شروع ہو گیا اور علامہ سیوطیؒ کتابوں کے درمیان میں ہی پیدا ہو گئے۔ [1]

وفات

وفات کے سات روز قبل داہنے بازو میں ورم اٹھا جو وفات کا سبب بنا، شب جمعہ ۱۹، جمادی الاولیٰ ۹۱۱ھ میں وفات پائی اور اپنی عمر کے ۶۱ سال دس ماہ اٹھارہ یوم پورے کیے۔

دو جنازے

ان کا پہلا جنازہ حضرت امام عبدالوہاب شعرانی نے بعد نماز جمعہ جامع مسجد احمد ابار یقی میں پڑھا جس میں خلق کثیر شریک ہوئی ان کا دوسرا جنازہ جامع مسجد جدیدیہ مصر میں پڑھا گیا آپ کا مزار مبارک حضرات اہل علم وعوام کی زیارت گاہ ہے۔

رَوَّحَ اللّٰہُ رُوْحَہٗ وَاَنَارَ ضَرِیْحَہٗ وَاَفَاضَ عَلَیْہِ مِنْ رِضْوَانِہٖ کُلَّمَا اسْتَنَارَتْ بِمُؤَلَّفَاتِہٖ الْقُلُوْبُ وَلَمَعَتْ بِاَنْوَارِھَا الْغُیُوْبُ۔

امداد اللہ انور غفرلہ

[1] الاعلام زرکلی جلد ۳ صفحہ ۳۰۱ بحوالہ المنح البادیہ فی الاسانید العالیہ شیخ محمد بن عبدالرحمن بن زکریا الفاسی نزیل مصر ۱۱۴۴ھ

سوادِ تحریر علامہ سیوطیؒ از کتاب ثبت السماع از مخطوطات مکتبہ بلدیہ بالاسکندریہ نمبر ۱۹۶۲
ومعہد المخطوطات ف ۱۸۲ حدیث (الاعلام زرکلی جلد ۳ ص۳۰۱)

عبد الرحمن بن أبي بكر (الجلال) السيوطي
نموذجان من خطه : عن « ثبت الشماع » من مخطوطات مكتبة البلدية بالإسكندرية . رقم « ١٩٦٢ د » ومعهد المخطوطات « ف ١٨٢ حديث » .

خصوصیات

تاریخِ جنات و شیاطین

(۱) علامہ جلال الدین سیوطیؒ تصنیفی دنیا کے بادشاہ گزرے ہیں تقریباً سات سو کتب کی تصنیف کی ہے جو ان کے وسیع مطالعہ کی شہادت ہے، اہل علم جانتے ہیں کہ انہوں نے اپنی کتب میں احادیث و اقوال کی تخریجات میں کتنا نمایاں مقام حاصل کیا ہے اور بعض موضوعات میں تو تمام مصنفین سے سبقت لے گئے ہیں۔

یہ کتاب لقط المرجان جس کا ہم نے اردو زبان میں ترجمہ کیا ہے ایک ایسی ہی ممتاز کتاب ہے جنات و شیاطین کے احوال اور تواریخ پر اس سے زیادہ عام فہم اور جامع کتاب شاید آج تک نہیں لکھی گئی۔

(۲) علامہ سیوطی نے اس کتاب کو اصل میں علامہ شبلی کی مشہور زمانہ کتاب آکام المرجان سے لیا ہے اور حسبِ منشاء ترمیم اور تبدیلی کی ہے اور مضامین کو مقدم و مؤخر کیا ہے۔

(۳) علامہ شبلی نے اپنی کتاب میں جن روایات کو چند ایک حوالوں سے مدلل کیا تھا علامہ سیوطی نے کئی جگہ اس سے زائد حوالہ جات بھی پیش کیے لیکن آکام المرجان میں بھی اتنا زیادہ محنت کی گئی ہے جو اپنی تمام خوبیوں کے لحاظ سے علمی طور پر علامہ سیوطی کی کتاب لقط المرجان سے بہت آگے ہے لیکن وہ چونکہ خاص علمی اور فقہی انداز کی کتاب ہے اور اس کی دقیق مباحث کی وجہ سے عوام ان کو سمجھنے سے قاصر تھی اس لئے بھی علامہ سیوطی نے اس کو اپنے حساب سے انتخاب کر کے آسان کیا ہے۔

(۴) آکام المرجان سے کامل استفادہ کے ساتھ علامہ سیوطی نے خود اپنے ذاتی مطالعہ سے بھی بہت سارے مضامین کا اضافہ کیا ہے جو ان کی ذاتی خصوصیت ہے۔

(۵) علامہ سیوطی نے اس کتاب کی تالیف میں جتنا محنت برداشت کی ہے اس کا اندازہ آپ اس کتاب کے آخری صفحات میں مآخذ کی فہرست سے لگا سکتے ہیں، یاد رہے کہ ان مآخذ میں وہ حوالہ جات بھی درج ہیں جو احقر مترجم نے تخریج روایات و احادیث میں حواشی میں درج کیے ہیں۔

(۶) مضامین کے حساب سے یہ کتاب آکام المرجان سے زیادہ مفید ہے کیونکہ اس کے مضامین میں تنوع پایا جاتا ہے۔

(۷) اس کتاب میں فقہی مسائل بہت کم ذکر کیے گئے ہیں اور کہیں کہیں مترجم کی طرف سے فقہ حنفی کے مطابق وضاحت بھی کر دی گئی ہے تفصیل کے لیے آکام المرجان کی طرف رجوع کیا جائے کیونکہ علامہ سیوطی شافعی المذہب ہیں اور بعض بعض مسائل میں احناف اور شوافع کا اختلاف موجود ہے۔

کتابِ ہذا

"تاریخ جنات و شیاطین"

کو سمجھنے کے لیے بھی درج ذیل باتوں کا لحاظ فرمالیں۔

(۱) جس بات کے شروع مؤلف یا مصنف کا ذکر ہو تو اس سے مراد آکام المرجان کے مصنف ہوں گے۔

(۲) چونکہ اصل کتاب میں کہیں کہیں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آکام المرجان کی عبارت ہے ا[illegible] یہ اضافہ ہے اور کہیں کہیں کچھ علامت معلوم نہیں ہوتی اس لیے ہم نے بھی عام طور پر ترجمہ میں اس کا لحاظ نہیں کیا۔

(۳) ترجمہ سلیس اور آسان اردو زبان میں کیا گیا ہے۔

(۴) اصل کتاب میں مذکورہ آیات اور مرفوع احادیث کو ترجمہ میں جوں کا توں ذکر کیا گیا ہے، نیز اشعار کو بھی ترجمہ کے ساتھ ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔

(۵) مندرجہ عربی عبارات پر اکثر مقامات پر اعراب لگا دیئے ہیں۔

(۶) کتاب کے الگ الگ مضامین کو نمایاں کرنے کے لیے عنوانات بھی اپنی طرف سے مترجم نے لگائے ہیں۔

(۷) جہاں کہیں ترجمہ میں اپنی طرف سے کسی بات کا اضافہ ضروری معلوم ہوا تو بریکٹوں کے درمیان اس کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اگر پھر بھی تفصیل کی ضرورت ہو یا بات سمجھ میں نہ آئے تو باشف اہلِ علم علماء کرام سے دریافت فرمالیں۔

(۸) فائدہ کے عنوان میں حدیث یا روایت کے متعلق مفید معلومات اور ضروری گذارشات کو ذکر کیا گیا ہے اگر تشریح کی ضرورت تھی تو وہ کی گئی ہے، اگر کسی سوال کا جواب دینا ضروری تھا تو سوال ذکر کیے بغیر اکثر جگہ صرف اس کا جواب لکھ دیا گیا ہے، اگر احادیث سے کچھ خاص فوائد معلوم ہوتے تھے جو صرف ترجمہ سے عام طور پر سمجھ میں نہ آسکتے تھے ان کو بھی واضح کر دیا گیا۔

(۹) جہاں بریکٹوں کے درمیان کی عبارت ہے سب مترجم عفرلہ کی طرف سے ہے۔

(۱۰) ترجمہ عام فہم کیا گیا ہے اس لیے کئی جگہ پر اصل عبارت کی پابندی نہیں کی گئی۔

(۱۱) چند مقامات پر اصل عبارت میں کتابت کی غلطیوں کی وجہ سے ترجمہ چھوڑ دیا گیا ہے اور خالی جگہ پر اس طرح سے ...... نکتے لگا دیئے ہیں، ان کے حل کی تگ و دو جاری ہے جب حل ہو جائیں گی ان کو پورا کر دیا جائے گا۔

(۱۲) علامہ سیوطی نے جس جس روایت کے حوالہ جات لکھے تھے ہم نے ان کو حاشیہ میں الگ کر دیا ہے

(۱۳) لہٰذا حواشی میں حوالہ جات جو (منہ) سے پہلے ہیں سب مصنف علامہ سیوطی رح کی طرف سے

ہیں اور جو حوالے (منہ) کے بعد کے ہیں وہ سب مترجم کی طرف سے ہیں۔

(۱۴) حاشیہ میں (منہ) سے پہلے جو عبارتیں بریکٹوں کے درمیان کی ہیں سب مترجم کا اضافہ ہیں

(۱۵) تخریج احادیث میں زیادہ تر محمد بن سعید زغلول کی موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف پر اعتماد کیا گیا ہے، اور احادیث و آثار کی جتنی تخریج لقط المرجان کے محقق اور محشی مصطفی عبدالقادر عطا نے کی تھی اس کو بھی تخریج میں شامل کیا گیا ہے۔ اور مزید اپنی طرف سے بھی بہت محنت کے ساتھ بہت سی کتب سے تخریج کی ہے جو مذکورہ دونوں حضرات کی تخاریج سے کہیں زیادہ ہے۔

(۱۶) حاشیہ میں جہاں کتاب کا نام ذکر کر کے صرف نمبرات لکھے گئے ہیں تو یہ اس کتاب کی حدیث کا سلسلہ نمبر ہے یا صفحہ نمبر ہے جس سے اصل کتاب میں آسانی سے حدیث تلاش کی جا سکتی ہے، ہاں اگر کوئی اور مطبوعہ ہو تو کچھ دقت ہو گی۔

(۱۷) جہاں مثلاً ۵/۴۴۴ کا حوالہ ذکر کیا گیا ہے ایسے مقامات میں پہلا ہندسہ جلد نمبر کے لیے اور دوسرا ہندسہ صفحہ نمبر کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ ان حوالہ جات کی مدد سے اہلِ تحقیق کو اصل مصادر اور تائیدات، شواہدات اور متابعات کا علم بھی آسانی سے ہو سکے گا۔

(۱۸) تخریج میں جن مصادر کے حوالہ جات موجود ہیں ان سب کی فہرست کتاب ہذا کے اخیر میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱۹) اس کتاب میں کثرت سے مرفوع، موقوف، مقطوع اور شاذ اور اسرائیلی روایات بھی موجود ہیں ان میں سے کچھ روایات صحیح کے درجہ کی، کچھ حسن کے درجہ کی اور کچھ ضعیف کے درجہ کی ہوں گی اور موضوع (من گھڑت) اور شاذ بھی ہوں گی۔ چونکہ ہم نے تقریباً تمام روایات کی تخریج حاشیہ میں کر دی ہے جو حضرات ان کی تحقیق کرنا چاہیں تو ان حوالہ جات کی مدد سے کر سکتے ہیں اور ان روایات کے درجات تصحیح و تضعیف بھی کتب حدیث اور کتب رجال میں دیکھ سکتے ہیں اور یہ کام اکابر علماء کا ہے چھوٹے موٹے مولوی صاحب کا نہیں ہے۔ اور جو واقعات اسرائیلی روایات سے ماخوذ ہیں ان کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "حَدِّثُوا عَنْ

بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ" بنی اسرائیل سے واقعات بیان کرو ان (واقعات) میں کوئی حرج نہیں۔ اس حدیث کی تشریح کے طور پر ہم اسرائیلی روایات کو تین طرح پر تقسیم کر سکتے ہیں۔

(۱) وہ واقعات جن کی تصدیق کتاب و سنت میں موجود ہے (مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ) وہ بالاتفاق مقبول ہیں۔

(۲) وہ جن کی تردید صراحتاً کتاب و سنت میں موجود ہے ایسی اسرائیلیات واجب الرد ہیں۔

(۳) وہ اسرائیلیات جن کی نہ تو تائید کتاب و سنت میں ہے اور نہ تردید ہے ایسی روایات کو اسی درجہ میں تسلیم کر لیا جائے گا یعنی نہ تو ہم ان کو ثابت مانیں گے نہ رد کریں گے۔

(۲۰) جن فوائد کے اخیر میں (منہ) کا نشان نہ ہو تو یہ مترجم کی طرف سے اضافہ شدہ ہیں

(۲۱) کتاب میں موجود عبارات کی اغلاط کو اکثر جگہ اصل مآخذ و مصادر سے مراجعت کر کے تصحیح کے بعد ترجمہ کیا گیا ہے اس لحاظ سے یہ ترجمہ اصل عربی طباعت سے زیادہ درست ہے۔

(۲۲) تین چار جگہ عبارتوں کے ترجمے چھوڑ دیئے ہیں اُن کی طوالت اور تفصیل میں عوام بلکہ خواص کو بھی زیادہ فائدہ نہیں تھا جن مقامات پر ترجمے چھوڑے گئے ہیں وہاں اس کی وضاحت کر دی ہے۔

(۲۳) یہ کتاب لقط المرجان (تاریخ جنات و شیاطین) ایک نہایت جامع اور معلوماتی کتاب ہے بہت سی عبارات کا ثبوت ضعیف اور موضوع بھی ہے لہذا عقائد اور عبادات میں اس کو مکمل طور پر تشریعی حیثیت نہ دی جائے۔

مصائب الانسان من مکائد الشیطان

اس کو شیخ ابراہیم بن محمد بن مفلح مقدسی الحنبلی ؒ ۸۰۳ھ نے تحریر کیا ہے کل ابواب کی تعداد ۳۴ ہے، کل صفحات ۱۹۰ ہیں، دار الکتب العلمیہ بیروت نے شائع کی ہے۔ احقر امداد اللہ کے پاس بھی اس کا نسخہ موجود ہے۔

آکام المرجان فی احکام الجان

اس کی تالیف امام علامہ بدر الدین محمد بن عبد اللہ شبلی حنفی نے ۷۶۹ھ نے کی ہے۔ جنات اور شیاطین کے موضوع پر جتنے اکابرین اسلام نے کتابیں تالیف فرمائی ہیں یہ کتاب ان سب سے بلند پایہ ہے۔ پاکستان میں نور محمد کراچی اور خیر کثیر کراچی والوں نے طبع کرائی ہے پاکستان کے علمی حلقوں میں یہی کتاب زیادہ مشہور رہی ہے اور اس کا اردو ترجمہ ادارہ اسلامیات لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔

الجن فی ذکر جمیع احوال الجن

سید عبد اللہ حسین کی تالیف ہے قرآن پاک اور صحیح احادیث سے ماخوذ ہے۔ یہ مصنف علمائے جامعہ ازہر مصر سے تعلق رکھتے تھے، اس کو دار احیاء الکتب العربیہ عیسی البابی الحلبی مصر نے طبع کیا تھا کتاب کی تکمیل کی تاریخ ۱۳۷۵ھ مطابق ۱۹۵۶ء ہے۔

اغاثۃ اللھفان من مصائد الشیطان

یہ علامہ ابن القیم الجوزیہ ۷۵۱ھ کی کتاب ہے دو جلدوں پر مشتمل ہے اپنے موضوع جامع کتاب ہے۔

ابنِ ابی الدُنیا

مصنّف ہواتف الجان و مکائد الشیطان

۲۰۸ ــــ ۲۸۱ھ ــ ۸۲۳ ــــ ۸۹۴ء

نام: عبد اللہ بن محمد بن عبید بن سفیان ابن ابی الدنیا القرشی الاموی ابو بکر، حافظ الحدیث،

کثرت تصانیف

آپ نے ہواتف الجان اور مکائد الشیطان کے علاوہ بھی بہت سی کتب مختلف موضوعات پر تصنیف فرمائی ہیں علامہ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی تعداد ۱۶۴ تک شمار فرمائی ہے اس زمانہ میں چونکہ قدیم اسلامی کتب کثرت سے شائع ہو رہی ہیں اُن کے دیکھنے سے احقر امداد اللہ نے امام ابن ابی الدُنیا کی کتب کا جو شمار کیا ہے اس کی تعداد اڑھائی صد سے زائد ہے۔ اللہ کرے امام موصوف کی جتنی کتب اس وقت دُنیا کے مختلف کتب خانوں میں غیر مطبوعہ ہیں سب چھپ جائیں تو ان کی نادر کتب کا ایک پاسند ذخیرہ محفوظ ہو کر فی زمانہ مسلمانوں کی بلکہ انسانوں کی ضرورت کو کافی حد تک پورا کرے گا۔

علامہ سیوطی ؒ نے امام موصوف کی تین کتابوں کا لقط المرجان میں کثرت سے حوالہ دیا ہے ہم نے ابن ابی الدنیا کے لقط المرجان میں استعمال شدہ حوالوں کو ان کی اصل کتب سے مقابلہ کر کے ترجمہ کیا ہے اور جگہ جگہ اصل کتب کے حوالے بھی درج کر دیئے ہیں۔

اور یہ حقیقت ہے کہ اگر امام ابن ابی الدنیا کی اصل کتب لقط المرجان کے ترجمہ کے وقت میرے پاس موجود نہ ہوتیں تو لقط المرجان کے مطبوعہ نسخے کی کثرت اغلاط کی وجہ سے اس کا ترجمہ کرنا میرے لیے بہت ہی مشکل ہوتا اور درست شکل میں احقر مترجم ان کا ترجمہ

قارئین کے سامنے پیش نہ کرسکتا۔

احقر کا ۱۴۱۶ھ رمضان المبارک میں جب عمرہ کا سفر ہوا تو اس دوران لقط المرجان بھی باب العمرہ کے سامنے کے تہہ خانہ کے ایک کتب خانہ سے دستیاب ہوگئی تھی اور اسی وقت اس کے ترجمہ کرنے کا دل میں تقاضا پیدا ہوا تھا اور ساتھ ہی قدرتی طور پر ابن ابی الدنیا کی مذکورہ دو کتب ہواتف الجان اور مکائد الشیطان بھی دستیاب ہوگئی تھیں حالانکہ اس وقت ان کا وہم وگمان تک نہ تھا کہ یہ دونوں کتب لقط المرجان کا ترجمہ کرتے وقت بہت ہی معاون ثابت ہوں گی، میں اس کو بھی مددِ خداوندی سمجھتا ہوں کہ بلا خیال اس ضرورت کو اللہ تعالیٰ نے پورا فرمایا۔ فللہ الحمد والشکر۔

مصنّف آکام المرجان

محمد بن عبداللہ شبلی دمشقی بدرُالدین القاضی

۷۱۲ — ۷۶۹ھ — ۱۳۱۲ — ۱۳۶۷ء

بہت فاضل اور مختلف فنون کے عالم تھے، فقہائے احناف میں بہت بُلند مرتبہ پر فائز تھے دمشق میں پیدا ہوئے پھر قاہرہ (مصر) رحلت فرمائی، اور طرابلس ملک شام کے ۷۵۵ھ میں قاضی مقرر ہوئے اور تاحیات قاضی رہے۔ آپ مسائل فقہیہ کو پوری تحقیق کے ساتھ نافذ کرتے تھے اور تحقیق کے بعد ہی تحریر وتصنیف میں لاتے تھے، اور ہتھیار پہنتے اور جہاد کرتے تھے، آپ کی مجلس بہت قیمتی ہوتی تھی نثر ونظم کا خوب کمال دکھاتے تھے، آپ کی تصنیفات درج ذیل ہیں:

(۱) محاسن الوسائل الی معرفۃ الاوائل (۲) آداب الحمام (۳) تثقیف الالسنۃ بتعریف الازمنۃ (۴) الینابیع فی معرفۃ الاصول والتفاریع من شروح مختصر القدوری (۵) زہر البدیع فی زہر الربیع

تفصیلی حالات کے لیے دیکھیں:

الدرر الکامنہ ۴۸۷/۳، الفہرس التمہیدی ص۴۲۵، معجم المطبوعات ص۱۱۰۱، الفوائد البہیہ ص۱۷۰ مع حاشیہ، معجم المؤلفین ص۲۵۳، فہرست بروکلمان ۹۰/۲، ۸۲/۲، مجلۃ المجمع ۴۲/۱۸، الاعلام للزرکلی ۲۳۴/۶ - ۲۳۵

آخره كتاب تثقيف الألسنة بتعريف الأزمنة وكان نجازه
بتوفيق الله تعالى وإعانته وتيسيره في العشر من رجب
الأصم سنة ثمان وأربعين وسبع على يد مؤلفه محمد بن عبد الله الشبلي الحنفي
الحمد لله وحده وصلواته على خير خلقه محمد وآله وصحبه الطيبين

عکس تحریر امام شبلیؒ از کتاب تثقیف الالسنۃ فوٹو از الاعلام للزرکلی ۲۳۵/۶

مُنکرینِ جنّات وشیاطین کا رَدّ

جتنے بھی سماوی دین ہیں یہودی، عیسائی اور مسلمان، اور ہندو وسکھ وغیرہ سب جنات اور شیاطین کے وجود کے قائل ہیں اور اکثر فلاسفہ بھی اس کے قائل چلے آتے ہیں. گذشتہ صدی میں سر سیّد احمد خاں نے محض اپنی ذاتی عقل کے بل بوتے پر ان کے وجود کا انکار کیا ہے اور اس کے چند پیروکار مغربی تہذیب کا دلدادہ گروہ اس کی تائید کر رہا ہے اور انکار کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اگر جنات کا کوئی وجود ہوتا تو وہ نظر ضرور آتے.

حالانکہ ان کی یہ بات خلاف عقل اور خلاف قرآن وحدیث ہے قرآن پاک میں جنات اور شیاطین کا تقریباً ایک صد اٹھائیس مرتبہ ذکر آیا ہے جو جنات اور شیاطین کے وجود کی قطعی اور پختہ دلیل ہے اہل اسلام کے سامنے قرآن پاک کے بعد انکار کی کوئی گنجائش نہیں رہتی، رہا حدیث میں تو آپ نے جنات وشیاطین کو سینکڑوں اور ہزاروں مرتبہ ذکر کیا ہے جس کو اہل علم احادیث میں خوب ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

عقلی طور پر یہ کہنا کہ چونکہ جنات اور شیاطین ہمیں نظر نہیں آتے اس لیے ہم ان کا وجود نہیں مانتے یہی بات ہی خلاف عقل ہے کیونکہ دنیا میں کتنی باتیں ایسی ہیں جو نظر میں نہیں آتیں مگر اس کو عوام وخواص تسلیم کرتے ہیں مثلاً انسان کا کسی درد میں مبتلا ہونا کسی دوسرے کو نظر نہیں آسکتا سوائے اس کے کہ خود درد میں مبتلا شخص اس کا ذکر کرے، پھول نظر آتا ہے مگر اس کی خوشبو سونگھی تو جا سکتی ہے مگر نظر نہیں آتی صرف سونگھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں خوشبو موجود ہے، اسی طرح ایٹمی ذرات جو بڑے تجربات کے بعد محسوس ہوتے اور تسلیم کیے جاتے ہیں پھر مزید تجربات کے بعد ان کو تباہی کا سامان بنایا جایا جاتا ہے، دنیا میں جو پروگرام براہِ راست ٹیلی کاسٹ کیے جاتے ہیں وہاں

سامنے کوئی چیز نہیں ہوتی اصل پروگرام لوگوں کے سامنے نظر آنے والے ٹی وی سے ہزاروں میل دور ہو کر بھی مواصلاتی ذرائع سے عکس بندی کر رہا ہوتا ہے، آڈیو اور وڈیو کیسٹ میں آواز بند تو ہو سکتی ہے مگر مشین پر چلائے بغیر اس کا وجود نظر نہیں آتا. آج کے زمانہ میں یہ سب ایسے مظاہر قدرت ہیں جن کو دیکھ کر عقلمند انسان اللہ تعالیٰ کی ان بیان کردہ اشیاء کا انکار نہیں کر سکتا جو نظر میں نہیں آتیں.

اب رہا یہ مسئلہ کہ ہم مذکورہ اشیاء کے وجود کو موجود قرائن اور علامات کی وجہ سے تسلیم کرتے ہیں کیا ایسی علامات جنات اور شیاطین کے موجود ہونے کی بھی موجود ہیں؟ تو جواب یہ ہے کہ ہاں یہ ایسی علامات بلکہ ان سے بھی بڑھ کر موجود ہیں. بہت سی علامات تو آپ اس کتاب تاریخ جنات وشیاطین میں ہی ملاحظہ کریں گے ایک علامت یہ ہے کہ جب کسی شخص پر جن بھوت دیو پریت کا سایہ ہوتا ہے اور یہ اس کو ایذا پہنچاتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس پر جنات کا سایہ ہے.

دوسرے یہ کہ جنات کے عامل جو دفع جنات کا عمل کرتے ہیں اور جادو ٹونہ کرتے ہیں اور تسخیر جنات کرتے ہیں وہ جنات کو دیکھ بھی لیتے ہیں اور ایسے دیکھنے والے دنیا میں ہزاروں لاکھوں ہیں ان کی شہادت بھی ظاہر بین لوگوں کے خلاف ایک مضبوط دلیل ہے.

تیسرے یہ کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جنہوں نے ویسے ہی جنات کو دیکھا ہے اور ان کی حرکات کا مشاہدہ کیا ہے. احقر امداد اللہ نے بھی اپنی لائبریری میں بیٹھ کر کئی مرتبہ خود بخود کتابوں کے اُلٹنے پلٹنے کو دیکھا ہے اور کئی مرتبہ بڑے بڑے درختوں کی چوٹیوں پر آگ کو جلتے اور آگ کے ایک حصہ کو دوسرے حصہ پر حملہ کرتے ہوئے دیکھا ہے.

چوتھے جو لوگ کسی گندی جگہ پر پیشاب پاخانہ کرتے ہیں ان پر جنات کا حملہ کرنا تو بہت مشہور ہے کیونکہ یہ جگہیں جنات کا مسکن ہیں۔

پانچویں جو لوگ بعض اوقات کسی سانپ کو مارتے ہیں اور وہ سانپ جن ہوتا ہے

تو دوسرے جنات سانپ بن کر یا ویسے ہی ان لوگوں پر حملہ کرتے ہیں اور یہ بات میں نے عوام سے بھی سُنی ہے۔

غرضیکہ جنات وشیاطین کے وجود پر بہت سے دلائل موجود ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں
وَالْجَانَّ خَلَقْنَاهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَارِ السَّمُوْمِ۔ (۲۷، الحجر)
ہم نے جنات کو اس (خلقتِ انسانی) سے پہلے لو کی آگ سے پیدا کیا ہے۔
اللہ تعالیٰ نے مزید ارشاد فرمایا:
يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا۔ (۳۳، الرحمٰن)
اے گروہ جن والس! اگر تم میں طاقت ہے کہ آسمانوں اور زمین کے اطراف سے نکل کر بھاگ جاؤ تو بھاگ کر دکھاؤ تم نہیں بھاگ سکتے مگر غلبہ کے ساتھ (اور وہ تمہارے پاس ہے نہیں اس لیے تم خدا کے سامنے پیش ہونے سے نہیں بھاگ سکتے)۔

اور ارشاد ہے۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ۔

اور ہم نے جن اور انسانوں کو نہیں پیدا کیا مگر صرف اپنی عبادت کے لیے۔

ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح سے انسان ایک مخلوق ہے اور اللہ کی عبادت کے لیے پیدا کی گئی ہے اسی طرح سے جنات کی مخلوق بھی عبادت کے کے لیے پیدا کی گئی ہے اور قرآن دونوں کے لیے ذریعہ ہدایت ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی دونوں مخلوقات کے لیے رسول بنا کر مبعوث کیے گئے ہیں۔ ہاں یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے کہ اس دنیا میں جنات وشیاطین کو انسانوں کے سامنے پوشیدہ رکھا اگرچہ جنات کی تعداد قرآن کریم کے فرمان کے مطابق انسانوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہے تاکہ ہر ایک مخلوق کو دوسری مخلوق سے حرج نہ ہو آخرت میں معاملہ برعکس ہوگا جب انسان اور جنات جنت میں جائیں گے تو انسان

تو جنات کو دیکھ سکیں گے مگر جنات انسانوں کو نہیں دیکھ سکیں گے اور یہی انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کی بھی دلیل ہے تاکہ دنیا میں جنات کو دیکھے بغیر اور ان سے گتھم گتھا ہوئے کے بغیر تسلی سے عبادت کی ذمہ داری ادا کریں اور جنت میں بے بس نہ ہوں چاہیں تو جنات کو بھی دیکھ سکیں فرشتوں کو بھی اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات پاک کو بھی جبکہ اتنی خصوصیات جنات کو جنت میں حاصل نہ ہوں گی۔

فقط واللہ اعلم

امداد اللہ انور غفرلہ اللہ

وصلّی اللہ علی سیّدنا محمّد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلّم

الحمد للہ الحنان والمنان والصلوٰۃ والسّلام علی سیّدنا محمّد المبعوث الی الانس والجآن

امّا بعد:

یہ کتاب شیخ امام قاضی بدرالدین شبلی رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب "آکام المرجان فی احکام الجان" کا خلاصہ ہے۔ میں نے اس کا نام "لقط المرجان" رکھا ہے مذکورۃ الصدر کتاب کو میں نے اپنی حسب منشاء مختصر بھی کیا ہے اور اضافات بھی کثرت سے کیئے ہیں۔

وجودِ جنّات

جن کا معنی اور تعریف

حضرت ابن دُرَید (محمد بن حسن ازدی امام الشعراء واللغات سن وفات ۳۲۱ھ) فرماتے ہیں "جنات انسانوں سے ایک الگ مخلوق ہے، کہا جاتا ہے اس کو رات نے چھپالیا وہ اس پر چھا گئی اور اس کو ڈھانپ دیا۔ جب چھپانے کے معنی میں استعمال ہوں تو ان سب کا معنی ایک ہے ہر وہ شئے جو آپ سے مخفی ہو وہ آپ سے چھپی ہوئی ہے، بعد میں یہ لفظ (جن) جنات کا نام رکھ لیا گیا۔ جِنّۃ، جِنّ اور جانّ سب ایک شئے ہے اور جِنّ جنّات میں سے ایک قسم کا نام ہے"

جن کون ہیں؟

حضرت ابو عمر الزاہد (علامہ محمد بن عبدالواحد بغدادی ۳۴۵ھ) فرماتے ہیں "جِنّ جنّات کے گھٹیا اور گھٹیا درجہ کے جنّات ہیں"

جانّ کون ہے؟

حضرت جوہری (ابراہیم بن سعید ابو اسحاق محدث عظیم بغدادی سن وفات ۲۴۷ھ) فرماتے ہیں "جانّ جنات کا باپ (ابو الجنّ) ہے"

جنّ کو جنّ کہنے کی وجہ

حضرت ابن عقیل حنبلیؒ (محمد بن عقیل بغدادی ظاہری ابو الوفاء عالم العراق شیخ الحنابلہ) فرماتے ہیں "جنّ کو جنّ اس لیے کہتے ہیں کہ وہ چھپ کر رہتے ہیں اور آنکھوں سے اوجھل رہتے ہیں"[1]

شیطان کون ہیں؟

(یہی علامہ ابن عقیل) فرماتے ہیں "شیاطین جنّات کی وہ قسم ہے جو خدا کے نافرمان ہیں اور یہ ابلیس (ملعون) کی اولاد میں سے ہیں"

مَرَدَۃ کون ہیں؟

(علامہ ابن عقیلؒ) فرماتے ہیں "مَرَدَۃ انتہائی سرکش اور انتہائی گمراہ قسم کے جنّات ہیں"

جنّات کے درجات

(حافظ) ابن عبدالبر (یوسف بن عبداللہ بن محمد قرطبی مالکی ابو عمر مؤرخ ادیب محقق عظیم مصنف

---

[1] کتاب الفنون (مترجم)

کتب کثیرہ حافظ المغرب سن وفات ۴۶۳ھ) فرماتے ہیں "اہلِ کلام اور اہلِ زبان کے نزدیک جنات کے کئی درجات ہیں، جب یہ صرف جن کا لفظ ذکر کریں گے تو اس سے صرف جن ہی مراد ہوگا، اگر وہ اس (جن) کو ذکر کریں گے جو انسانوں کے ساتھ سکونت رکھتے ہیں تو عامر کا لفظ ذکر کریں گے، (اور عامر کی) جمع عُمّار ہے، اگر سامنے آجانے والے جنات مراد لیں گے تو "ارواح" کا لفظ استعمال کریں گے، اگر شریر اور سرکش ہوں گے تو ان کو شیطان بولتے ہیں، اور اگر اس سے بھی آگے نکلے ہوئے ہوں اور معاملہ بہت خطرناک ہو تو اس کو عفریت بولتے ہیں۔"

جنّات کے وجود پر سب مسلمان متفق ہیں

شیخ تقی الدین ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ "طوائف مسلمین میں سے کسی نے بھی جنات کے وجود کا انکار نہیں کیا، اکثر کفار بھی ان کے وجود کے قائل ہیں، کیونکہ جنات کے وجود کے متعلق انبیاء کرام کے ارشادات حدِ تواتر تک پہنچے ہوئے ہیں، جس کا یقینی طور پر معلوم ہونا لازمی ہے جس کو عوام بھی جانتے ہیں اور خواص بھی جانتے ہیں، جاہل فلسفیوں کی معمولی سی جماعت کے علاوہ جنات کا کوئی بھی انکار نہیں کرتا۔"

فرقہ قدریہ کی رائے

قاضی ابو بکر باقلانی (محمد بن الطیب بن محمد قاضی متکلم اسلام بغدادی اپنے زمانہ میں مذہب اشاعرہ کے سرخیل متوفی ۴۰۳ھ) فرماتے ہیں "فرقہ قدریہ کے قدیم زمانہ کے اکثر حضرات تو جنات کے وجود کے قائل ہیں لیکن موجودہ زمانہ کے انکار کرتے ہیں، اور کچھ لوگ ان میں سے اب بھی ان کے موجود ہونے کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اپنی رقیق جسامت کی وجہ سے اور ان میں شعاع کے گزر جانے کی وجہ سے نظر نہیں آتے، اور ان میں کے بعض افراد کہتے ہیں کہ یہ نظر نہیں آتے اس لیے کہ ان کا کوئی رنگ نہیں ہوتا جیسے ہوا کا کوئی رنگ نہیں ہوتا اس لیے

نظر نہیں آتے۔

ابتدائے جنّات

جنّات حضرت آدمؑ سے دو ہزار برس قبل پیدا ہوئے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ فرماتے ہیں:۔

خُلِقَ الْجِنُّ قَبْلَ آدَمَ بِأَلْفَيْ عَامٍ۔[1]

جنات کو حضرت آدمؑ سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا گیا۔

(فائدہ از مترجم) اس کے راوی ابو حذیفہ بن بشر ضعیف اور متروک ہیں۔[2]

انسانوں سے پہلے زمین پر جنّات رہا کرتے تھے

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں "جنات زمین پر اور فرشتے آسمان پر رہا کرتے تھے اور یہی آسمان اور زمین کی آبادی تھے، ہر آسمان کے الگ فرشتے تھے، اور ہر آسمان والوں کی نماز، تسبیح اور دعا مقرر تھی، اور ہر اوپر کے آسمان والے اپنے نیچے کے آسمان والوں سے زیادہ دعا کرنے والے تھے، زیادہ نماز اور تسبیح کرنے والے تھے، پس آسمان کے آباد کنندگان فرشتے تھے اور زمین کے جنات۔"

(فائدہ از مترجم) اس روایت کو حضرت ضحاکؒ سے روایت کرنے والے جویبر بن سعید ابو القاسم بلخی مفسر ہیں جو انتہا درجہ کے ضعیف راوی ہیں۔[3]

---

[1] المبتدا، اسحٰق بن بشیر (دمنہ)

[2] میزان الاعتدال ذہبی ۱/۱۸۴ ترجمہ نمبر ۷۳۹

[3] تقریب التہذیب ۱/۱۳۶، میزان الاعتدال ۱/۴۲۷

ابُوالجنّات کی خواہشات

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں" جب اللہ تعالیٰ نے ابوالجنات سموم کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا تو فرمایا. تم کوئی تمنّا کرو؟ اس نے کہا میری تمنّا یہ ہے کہ ہم خود تو دیکھیں ہمیں کوئی نہ دیکھے اور ہم زمین میں چھپ سکیں اور ہمارا بوڑھا بھی جوان ہو (کر فوت ہوا کرے) تو اس کی یہ خواہش پُوری کی گئی اس لیے وہ خود تو دیکھتے ہیں لیکن دوسروں کو نظر نہیں آتے اور جب مرتے ہیں تو زمین میں غائب ہوجاتے ہیں اور اُن کا بوڑھا بھی فوت نہیں ہوتا مگر جوان ہو کر" یعنی جیسے بچہ آخری عمر تک پہنچ جاتا ہے (اسی طرح سے ان کا بوڑھا جوان ہو کر مرتا ہے)۔

ابلیس کب سے زمین پر رہنے لگا

جویبر اور عثمان اپنی سندوں کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ" اللہ تعالیٰ نے جنات کو پیدا کیا اور زمین کو آباد کرنے کا حکم فرمایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگے رہے حتیٰ کہ عرصہ دراز گزر گیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی شروع کردی اور خونریزی کرنے لگے. ان کا ایک بادشاہ تھا جس کا نام یوسف تھا اس کو انہوں نے مار ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر دوسرے آسمان کے فرشتوں کا ایک لشکر بھیجا اس لشکر کو جن کہا جاتا تھا، ان میں ابلیس بھی تھا جو چار ہزار کا سردار تھا، یہ (آسمان سے) اترے اور زمین سے سب اولادِ جن کو تباہ کیا اور وہاں سے جلاوطن کیا اور سمندر کے جزیروں کی طرف مار بھگایا، اور ابلیس اپنے لشکر سمیت اس زمین پر رہنے لگا، ان پر عمل آسان ہو گیا اور زمین میں رہائش کو پسند کیا۔" [1]

محمد بن اسحاق حضرت حبیب بن ابی ثابت (تابعی فقیہ متوفی ۱۱۹ھ) وغیرہ سے روایت کرتے ہیں کہ" ابلیس (شیطان) نے اپنے لشکر سمیت زمین پر حضرت آدم علیہ السلام سے چالیس

؎۱ تفسیر جویبر، تفسیر عثمان بن ابی شیبہ (مترجم)

سال پہلے آکر اقامت اختیار کی تھی۔" [1]

فرشتوں نے تخلیق آدمؑ پر کیوں اعتراض کیا؟

حضرت مقاتلؒ اور حضرت جویبرؒ حضرت ضحاکؒ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا" جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا. تو فرشتوں سے فرمایا:۔

- اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ۔

میں زمین میں ایک جانشین بنانے والا ہوں.

تو فرشتوں نے عرض کیا:۔

اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِكُ الدِّمَآءَ

کیا آپ زمین میں اس کو پیدا کرنا چاہتے ہیں جو اس میں فساد پیدا کرے گا اور خون بہائے گا۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں یہ فرشتے غیب نہیں جانتے تھے بلکہ انہوں نے اولادِ آدم کے اعمال کو جنات کے اعمال پر قیاس کر لیا تھا اسی لیے انہوں نے کہا" کیا آپ زمین میں اس کو پیدا کرنا چاہتے ہیں جو فساد کریں گے جیسا کہ جنات نے فساد کیا اور خون بہائیں گے جیسا کہ جنات نے خون بہایا، اور یہ اس لیے کہ انہوں نے اپنے ایک نبی کو قتل کیا تھا جس کا نام یُوسف تھا۔" [2]

(فائدہ از مترجم) جنات میں نبی ہوئے ہیں یا نہیں انکی مکمل تفصیل اسی کتاب میں آگے آرہی ہے۔

؎۱ تاریخ محمد بن اسحٰق (مترجم)

؎۲ تفسیر مقاتل بن سلیمان، تفسیر جویبر (مترجم)

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں" اللہ تعالیٰ نے جنّات کی طرف ایک رسول مبعوث فرمایا جس نے ان کو اللہ کی اطاعت کا حکم فرمایا اور یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے اور ایک دوسرے کو قتل نہیں کریں گے جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت چھوڑ دی اور قتل کرنا شروع کر دیا تو (اس وقت سے) فرشتوں نے کہا تھا" اَتَجۡعَلُ فِیۡهَا ....." (کیا آپ زمین میں اس کو پیدا کرنا چاہتے ہیں جو زمین میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا)۔

(فائدہ از علامہ سیوطیؒ) میں کہتا ہوں ان مذکورہ دونوں روایات کی سندیں بناوٹی ہیں، ابو حذیفہ کذاب ہے، جویبر متروک ہے اور ضحاکؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے سماع نہیں کیا لیکن حاکمؒ (۳۲۱ھ) نے مستدرک میں حضرت ابن عباسؓ سے یہ روایت کی ہے اور اس کو صحیح بھی کہا[1] کہ حضرت ابن عباسؓ اللہ تعالیٰ کے ارشاد اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَةً قَالُوۡۤا اَتَجۡعَلُ فِیۡهَا مَنۡ یُّفۡسِدُ فِیۡهَا وَ یَسۡفِکُ الدِّمَآءَ کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں:-

"حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے جنّات رہا کرتے تھے انہوں نے زمین میں فساد برپا کیا اور خونریزی کی تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کا ایک لشکر بھیجا جنہوں نے ان کو مارا اور سمندروں کے جزیروں میں لے جا کر چھوڑ دیا۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

اِنِّیۡ جَاعِلٌ فِی الۡاَرۡضِ خَلِیۡفَةً قَالُوۡۤا اَتَجۡعَلُ فِیۡهَا مَنۡ یُّفۡسِدُ فِیۡهَا وَیَسۡفِکُ الدِّمَآءَ۔

(یعنی میں زمین میں ایک نائب ضرور بناؤں گا، کہنے لگے کیا آپ پیدا کریں گے زمین میں ایسے لوگوں کو جو فساد کریں گے اور اس میں خونریزیاں کریں گے)"

جیسا کہ ان جنات نے کیا تھا۔

تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

[1] مستدرک حاکم ۲/۲۶۱، امام ذہبی نے بھی اس تصحیح کو برقرار رکھا ہے۔

اِنِّیۡۤ اَعۡلَمُ مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ۔

(یعنی میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے)۔

جنّات کس دن پیدا ہوئے؟

حضرت ابو العالیہؒ سے روایت ہے فرماتے ہیں" اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بدھ کے دن پیدا کیا اور جنات کو جمعرات کے دن پیدا کیا اور حضرت آدم کو جمعہ کے دن پیدا کیا، پھر جنات کی ایک قوم نے کفر اختیار کیا تو فرشتے ان کی طرف زمین پر اُترتے تھے اور ان سے جنگ کرتے تھے، اور زمین میں خونریزی ہوتی تھی اور فساد برپا ہوتا تھا، اسی پر قیاس کرتے ہوئے فرشتوں نے کہا تھا "آپ زمین میں اس کو پیدا کریں گے جو اس میں فساد کرے گا"[1]

کونسی مخلوقات پہلے اور کونسی بعد میں پیدا ہوئیں

حضرت وہبؒ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ" اللہ تعالیٰ نے جنت کو دوزخ سے پہلے، اپنی رحمت کو غضب سے پہلے، آسمان کو زمین سے پہلے، سورج اور چاند کو ستاروں سے پہلے، دن کو رات سے پہلے، سمندر کو خشکی سے پہلے، زمین کو پہاڑوں سے پہلے، فرشتوں کو جنات سے پہلے، جنات کو انسانوں سے پہلے اور نر کو مادہ سے پہلے پیدا فرمایا"[2]

[1] ابن جریر (تفسیر طبری)، ابو حاتم، کتاب العظمۃ ابو الشیخ (منہ)

[2] کتاب العظمۃ ابو الشیخ (منہ)

جن وانسان کی اصل

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:۔

وَالْجَانَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ[1]

(ترجمہ) اور ہم حضرت آدمؑ کی پیدائش سے قبل جن کو آگ سے پیدا کر چکے تھے (جو غایت لطافت کی وجہ سے) ایک گرم ہوا تھی۔

وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ[2]

(ترجمہ) اور جنات کو خالص آگ سے پیدا کیا (جس میں دھواں نہ تھا)۔

اور ابلیس سے حکایت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ حکایت فرماتے ہیں:۔

خَلَقْتَنِيْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ[3]

(ترجمہ) آپ نے مجھ کو آگ سے پیدا کیا، اور اس (آدمؑ) کو آپ نے آگ سے پیدا کیا ہے۔

(فائدہ) قاضی عبدالجبار (معتزلی) کہتا ہے "آگ کا جنات کی اصل ہونا دلائل سمعیہ سے ثابت ہے عقل سے نہیں۔" (منہ)

جنات آگ سے پیدا ہوئے تو ان کو شہاب کیسے جلا سکتے ہیں؟

ابوالوفا ابن عقیل کہتے ہیں "ایک شخص نے جنات کے متعلق سوال کیا اور کہا "اللہ تعالیٰ نے

[1] سورۃ الحجر آیت ۲۷

[2] سورۃ الرحمٰن آیت ۱۵

[3] سورۃ الاعراف آیت ۱۲

ان کے متعلق ارشاد فرمایا ہے کہ وہ آگ سے پیدا شدہ ہیں اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ شہاب ان کو ضرر بھی پہنچاتے ہیں اور ان کو جلاتے بھی ہیں۔ یہ آگ آگ کو کیسے جلاتی ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے شیاطین اور جنات کو آگ کی طرف ویسے ہی منسوب فرمایا ہے جیسے انسان کو خاک، گارہ اور بجنے والی مٹی کی طرف منسوب فرمایا ہے۔ جس سے انسان کے حق میں مراد یہ ہے کہ اس کی اصل گارا ہے حالانکہ انسان حقیقت میں گارا نہیں ہے، تو اسی طرح سے جنات بھی اصل میں آگ سے پیدا ہوئے۔

اس کی دلیل جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے:۔

عَرَضَ لِيَ الشَّيْطَانُ فِيْ صَلَاتِيْ فَخَنَقْتُهٗ فَرَأَيْتُهٗ بَرْدَ رِيْقِهٖ عَلٰى يَدِيْ[1]

(ترجمہ) شیطان نے نماز میں میرا مقابلہ کیا تو میں نے اس کا گلا گھونٹ دیا اور میں نے اس کی لعاب کی ٹھنڈک کو اپنے ہاتھ پر محسوس کیا۔

پس جو خود جلانے والی آگ ہو اس کی لعاب ٹھنڈی کیسے ہو سکتی ہے بلکہ سرے سے اس کی لعاب ہو ہی نہیں سکتی، پس ہم نے جو کہا ہے اس کی صحت معلوم ہو گئی اھ

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ان کو اس پانی کے ساتھ تشبیہ دی ہے جو کنواں کھودنے کے وقت نکلتا ہے، اور اگر وہ ایسی اشکال پر نہ ہوتے جو آگ کی نہیں ہیں تو ان کی صورتوں کا ذکر اور شعلوں اور چنگاریوں کے نہ ہونے کا ذکر کیوں فرماتے۔

قاضی ابوبکر باقلانی) فرماتے ہیں جنات کے آگ سے پیدا ہونے کی وجہ سے ہم ان میں غور وفکر نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ ان کو (انسانوں کے سامنے) ظاہر کر دے، ان کے اجسام

[1] مسند احمد ۵/۱۰۴، ۱۰۵، دلائل النبوۃ بیہقی ۷/۹۹ باب ماجاء فی الجنی او الجنی الذی .... اور فتح الباری ۶/۵۷ مع بخاری شریف کتاب احادیث الانبیاء، اور مسلم شریف باب جواز لعن الشیطان فی اثناء الصلوۃ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ درمنثور ۵/۳۱۳، سنن الکبریٰ بیہقی ۲/۲۱۹، کنز العمال ۱۲۸۶

کو موٹا کر دے اور ان کے لیے ایسی صفات پیدا کر دے جو آگ کی صفات سے زائد ہوں، اور وہ اپنے آگ ہونے سے خارج ہو جائیں اور ان کے لیے (اللہ تعالیٰ) مختلف شکلیں اور صورتیں پیدا فرما دے۔

جنّات کی شکلیں

قاضی ابو یعلی الفراء فرماتے ہیں "جنات کی شکلیں مختلف ہوتی ہیں اور جسم ملتے جلتے ہیں اور یہ بھی درست ہے کہ وہ لطیف ہوں اور یہ بھی درست ہے کہ وہ کثیف ہوں، معتزلہ اس کے مخالف ہیں وہ کہتے ہیں کہ ان کے اجسام لطیف ہی ہیں اور ان کی لطافت کی بنا پر ہم ان کو دیکھ نہیں سکتے۔"

جنات نظر آ سکتے ہیں

قاضی ابو بکر (باقلانی ؒ) فرماتے ہیں "ہم کہتے ہیں جن لوگوں نے جنات کو دیکھا ان کو واقعی طور پر دیکھا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی رویت کو پیدا کیا ہے، اور وہ شئے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے رویت کو پیدا نہیں کیا ان کو کوئی نہیں دیکھ سکتا، یہ جنات مختلف شکلوں میں ہیں اور نرم ہیں۔

اجسام لطیف ہیں

اکثر معتزلہ کہتے ہیں ان کے اجسام لطیف اور بسیط ہیں.

قاضی ابو بکر (باقلانی ؒ) فرماتے ہیں ہمارے نزدیک یہ بھی درست ہے اگر اس پر ہمارے سامنے کوئی قرآن و حدیث کی دلیل مل جائے جب کہ کوئی ایسی دلیل نہیں ہے جس کو ہم اس باب میں جانتے ہوں.

میں (علامہ جلال الدین سیوطی ؒ) کہتا ہوں امام مسلم ؒ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے آپ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ۔[1]

(ترجمہ) فرشتوں کو نور سے پیدا کیا گیا، جنات کو شعلہ زن آگ سے پیدا کیا گیا اور آدم علیہ السلام کو اس سے پیدا کیا گیا جس کا تمہیں (قرآن پاک میں) ذکر کیا گیا ہے (یعنی خاک سے)۔

فرمانِ خداوندی

وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ۔

(اور جنات کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا)

اس کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ ارشاد فرماتے ہیں مَارِجٍ مِنْ نَارٍ سے مراد آگ کا شعلہ ہے۔[2]

اور حضرت مجاہدؒ مذکورہ فرمانِ خداوندی وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَارِجٍ مِنْ نَارٍ کی تفسیر میں فرماتے ہیں (جنات کو) پیلے اور سبز شعلہ سے پیدا کیا جو آگ کے بھڑکنے کے وقت اُوپر کی سطح پر نظر آتا ہے۔[3]

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ابلیس فرشتوں کے قبیلوں میں سے ایک قبیلہ سے تھا جس کو جن کہا جاتا تھا یہ فرشتوں میں سے لُو کی آگ سے پیدا کیے گئے (نیز

[1] صحیح مسلم کتاب الزہد حدیث نمبر ۶۰، مسند احمد ۶/۱۵۳، ۱۶۸، جامع صغیر حدیث ۳۹۳۶، مجمع ۸/۱۳۴، در منثور ۶/۱۴۳، مشکوٰۃ ۵۷۰۱، مصنف عبدالرزاق ۲۰۹۰۴، الحبائک فی اخبار الملائک ۹، زاد المسیر ۵/۴۷/۴، تفسیر ابن کثیر ۳/۳۸۸، ۵/۱۶۳، ۷/۴۶۷، تفسیر قرطبی ۱۰/۲۴، الاسماء والصفات ۳۴۳، ۳۸۶، بدایہ والنہایہ ۱/۵۵۴، ۵۵۵، تاریخ جرجان ۱۰۳، تہذیب تاریخ ابن عساکر ۲/۳۴۳۔

[2] فریابی، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم (منہ)

[3] فریابی، عبد بن حمید (منہ)

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا وہ جنات جن کا ذکر قرآن پاک میں کیا گیا ہے یہ شعلہ زن آگ سے پیدا کیے گئے ہیں۔[1]

جنات کو خوبصورت آگ سے پیدا کیا

فرمانِ خداوندی

وَالْجَانَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ۔[2]

(اور ہم نے جنات کو (حضرت آدم کی پیدائش) سے پہلے لو کی آگ سے پیدا کیا)

اس کی تفسیر میں حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں (جنات کو) خوب صورت ترین آگ سے پیدا فرمایا۔[3]

جنات دوزخ کی آگ کے سترّویں حصّہ سے پیدا ہوئے

حضرت ابن مسعودؓ ارشاد فرماتے ہیں لو کی وہ آگ جس سے جنات پیدا کیے گئے دوزخ کی آگ کا سترواں حصہ ہے، اور یہ دنیا کی آگ لو کی آگ کا سترواں حصہ ہے جس سے جنات کو پیدا کیا گیا۔[4]

جن و شیاطین سُورج کی آگ سے پیدا ہوئے

حضرت عمرو بن دینارؒ فرماتے ہیں جنات اور شیاطین کو سورج کی آگ سے پیدا کیا گیا۔[5]

[1] تفسیر ابن جریر طبری (منہ)

[2] سورۃ الحجر آیت ۲۷

[3] ابن ابی حاتم (منہ)

[4] فریابی، ابن جریر، ابن ابی حاتم، طبرانی، حاکم وصححہ، شعب الایمان بیہقی (منہ)

[5] ابن ابی حاتم (منہ)

جنات کی اقسام

جنات کی تین قسمیں

(حدیث) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

خَلَقَ اللّٰهُ الْجِنَّ ثَلَاثَةَ اَصْنَافٍ: صِنْفٌ حَيَّاتٌ وَعَقَارِبُ وَخِشَاشُ الْاَرْضِ وَصِنْفٌ كَالرِّيْحِ فِي الْهَوَاءِ، وَصِنْفٌ عَلَيْهِمُ الْحِسَابُ وَالْعِقَابُ۔[1]

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ نے جنات کو تین قسم پر پیدا فرمایا ہے، ایک قسم میں سانپ، بچھو اور زمین کے کیڑے مکوڑے ہیں، اور ایک قسم فضا میں ہوا کی طرح ہیں اور ایک قسم وہ ہے جس پر حساب وعذاب ہے۔

(فائدہ از مؤلف) حافظ سہیلیؒ فرماتے ہیں "شاید کہ یہ دوسری قسم وہ ہے جو نہ تو کھاتی ہے اور نہ پیتی ہے اگر یہ درست ہو کہ جنات کھاتے پیتے نہیں تو۔"

جنات کی تین قسموں کی ایک اور حدیث

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

[1] مکائد الشیطان ابن ابی الدنیا (۱)، صـ۲۳، الهواتف ابن ابی الدنیا (۱۵۶) صـ۱۳۰، المجروحین ابن ابی حبان ۳/۱۰۷، طبرانی ۲۲/۲۱۴، حاکم ۲/۴۵۶، بیہقی الاسماء والصفات صـ۳۸۸، نوادر الاصول حکیم ترمذی، کتاب العظمۃ ابوالشیخ ابن مردویہ (منہ) درمنثور ۳/۱۴۷، اتحاف السادہ ۷/۲۸۹، حدیث منکر میزان الاعتدال، الجامع الصغیر حدیث نمبر ۳۷۹۳، المطالب العالیہ ۳۴۴۰، کنزالعمال ۱۵۱۷۹، تذکرۃ الموضوعات قیسرانی ۴۲۵، حلیۃ الاولیاء ابونعیم ۵/۱۳۷، الجامع الکبیر ۱۰۳۶۷۔

الْجِنُّ ثَلَاثَةُ اَصْنَافٍ فَصِنْفٌ لَهُمْ اَجْنِحَةٌ يَطِيْرُوْنَ بِهَا فِي الْهَوَاءِ وَصِنْفٌ حَيَّاتٌ وَكِلَابٌ وَصِنْفٌ يَحِلُّوْنَ وَيَظْعَنُوْنَ۔[1]

(ترجمہ) جنات کی تین اقسام ہیں ایک قسم کے پر ہیں جن سے وہ ہوا میں اڑتے ہیں اور ایک قسم سانپ اور کتے ہیں اور ایک قسم ادھر سے ادھر منتقل ہوتے رہتے ہیں۔

(فائدہ از مؤلف) علامہ سہیلیؒ فرماتے ہیں یہ آخری قسم (جو اوپر کی حدیث میں بیان کی گئی ہے) ان جنات کی ہے جو اپنی شکلیں مختلف طور پہ بدل سکتے ہیں۔

بعض کتے جنات ہیں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں "کتے جنات کی ایک قسم ہیں اور یہ ضعیف قسم کے جنات ہیں چنانچہ جس کے پاس کھانے کے وقت کتا بیٹھ جائے تو اس کو کچھ ڈال دے یا اس کو ہٹا دے۔"[2]

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں "کتے جنات کی ایک قسم ہیں جب یہ تمہارے کھانے کے وقت آجائیں تو ان کو کچھ ڈال دو کیونکہ ان کا بھی ایک نفس ہے۔"[3]

(حدیث) حضرت ابوقلابہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] نوادر الاصول، ابن ابی حاتم، طبرانی، ابوالشیخ، حاکم، الاسماء والصفات بیہقی (منہ) حدیث صحیح جامع صغیر حدیث نمبر ۳۶۵۱، مجمع الزوائد ۸/۱۳۶، جامع کبیر حدیث نمبر ۱۰۳۶۷، بحوالہ لالکائی (ابوالقاسم ہبۃ اللہ ابن الحسن (۴۱۸ھ) وغیرہ، دیلمی ۲۲۴۳ - ۳/۱۲۳، کنزالعمال ۱۵۱۷۸، اتحاف السادۃ ۷/۲۸۹، تفسیر ابن کثیر ۷/۸۷/۴، مستدرک ۲/۴۵۶، الجامع الصغیر ۳۶۵۱، ابن حبان ۲۰۰۷، مشکل الآثار ۴/۹۵، مشکوٰۃ ۴۱۴۸، حلیۃ الاولیاء ابونعیم ۵/۱۳۷، ابن کثیر ۶/۴۸۷، قرطبی ۱/۳۱۸۔

[2] ابوعثمان سعید بن العاص الرازی (منہ)

[3] ابوعثمان سعید بن العاص الرازی (منہ)

ارشاد فرمایا:-

لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا وَلٰكِنْ خِفْتُ اَنْ اُبِيْدَ اُمَّةً فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ فَاِنَّهٗ جِنُّهَا. اَوْ مِنْ جِنِّهَا.[1]

(ترجمہ) اگر یہ کتّے ایک مخلوق نہ ہوتے تو میں ان کے قتل کرنے کا حکم دے دیتا لیکن مجھے ڈر ہے کہ میں کسی مخلوق کو مٹا نہ دوں، تم ان میں سے ہر سیاہ کتّے کو قتل دیا کرو کیونکہ یہ شیطان کی ایک قسم ہے۔

---

[1] صحیح مسلم کتاب المساقات حدیث ۴۷، جامع ترمذی کتاب الصید باب ۱۶، ۱۷۔ ابوداؤد کتاب الاضاحی باب ۲۱ ابن ماجہ کتاب الصید باب ۲، ۴، سنن نسائی کتاب الصید باب ۱۰، سنن دارمی کتاب الصید باب ۳، مسند احمد ۳/۳۳۳، ۴/۸۵/۵، ۵۴/۵، ۵۶، ۵۷، ۱۵۸۔ طبرانی و ابویعلیٰ از حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، جامع الصغیر حدیث نمبر ۷۵۱۴ و صحیح بحوالہ ابوداؤد شریف و ترمذی شریف از حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ۔

مختلف شکلیں بدلنا

اور انسان وغیرہ کی صورت میں ظاہر ہونا

کالا کتّا شیطان ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ سیاہ کتّے کا نمازی کے سامنے سے گزرنا نماز کو توڑ دیتا ہے، آپ سے عرض کیا گیا سرخ اور سفید کے مقابلہ میں سیاہ کتّے نے کیا جرم کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا:-

اَلْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ.[1]

(اس لیے کہ) کالا کتّا شیطان ہے۔

(فائدہ) سیاہ کتا چونکہ شیطان ہے اور شیطان اللہ تعالیٰ کا سراسر نافرمان ہے اور شیاطین دوزخ میں جائیں گے اس لیے ان کو قتل کرنے کا کوئی گناہ نہیں بلکہ حضور کے ارشاد پر عمل کرنے کا ثواب بھی ملے گا۔ (امداد اللہ)

جنات کس کس شکل میں آسکتے ہیں

جنات بہت سی صورتیں بدل سکتے ہیں اور انسان، چوپائے، سانپ، بچھو، اونٹ، بیل،

---

[1] صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ حدیث نمبر ۲۶۵، سنن ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب ۱۰۹، سنن ترمذی کتاب الصید باب ۱۶، سنن نسائی کتاب القبلہ باب ۷، ابن ماجہ کتاب الاقامہ باب ۳۸، مسند امام احمد ۵/۱۴۹، ۱۵۱، ۱۵۶، ۱۵۸، ۱۶۰، ۱۵۷/۶، ۲۸۰، جامع صغیر حدیث نمبر ۶۴۶۱ حدیث صحیح از حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا۔

بجری، گھوڑے، خچر، گدھے اور پرندے وغیرہ کی شکلیں (بھی) اختیار کر سکتے ہیں۔

جنات کو قتل کرنے کا طریقہ

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اِنَّ بِالْمَدِیْنَةِ جِنًّا قَدْ اَسْلَمُوْا فَاِذَا رَاَیْتُمْ مِنْ هٰذَا الْعَوَامِرِ شَیْئًا فَاٰذِنُوْهُ ثَلَاثًا، فَاِنْ بَدَا لَکُمْ فَاقْتُلُوْهُ۔[1]

(ترجمہ) مدینہ میں جو جنات تھے وہ مسلمان ہو چکے ہیں اب جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو تین مرتبہ تنبیہ کرو اگر پھر بھی وہ سامنے آئے تو اُس کو قتل کر دو۔

جنات کا اپنی صورت بدلنے کی حقیقت

قاضی ابو یعلیٰ حنبلی فرماتے ہیں ''شیاطین کو اپنی صورت بدلنے کا اور صورت تبدیل کرنے کا کوئی اختیار نہیں، ہاں یہ درست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کچھ کلمات اور خاص قسم کا کوئی فعل جتلا دیتے ہوں کہ جب یہ فعل اور کلمہ استعمال کریں اللہ تعالیٰ ان کو ایک صورت سے دوسری صورت میں تبدیل فرما دیں۔

پس یہ کہنا کہ شیطان (اور جن) اپنی شکل و صورت بدلنے پر قادر ہیں اس کا معنی یہ ہے کہ شیطان (اور جن) اس کلمہ پر قادر ہیں کہ جب بھی وہ اس کلمہ کو ادا کریں اور اپنی مخصوص حرکت کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو ایک صورت سے دوسری صورت میں منتقل کر دیں اور ان کی فطرت میں

---

[1] مسلم شریف کتاب السلام حدیث نمبر ۱۳۹، ۱۴۰، سنن ابوداؤد شریف کتاب الادب باب ۱۶۱، موطا امام مالک کتاب الاستئذان حدیث نمبر ۳۳، مسند امام احمد ۳/ ۱۲

یہی طریقہ جاری رہتا ہے۔

لیکن بذاتِ خود اپنے آپ کو مختلف اشکال میں ظاہر کرنا جنات و شیاطین کے لیے محال ہے کیونکہ ان کا اپنی ذاتی صورت سے دوسری صورتوں میں خود کو منتقل کرنا ان کی بناوٹ کے خلاف اور اجزاء کی تفریق ہے اور جب ان کے اجزاء دوسری صورت میں منتقل ہو جائیں گے تو پہلی صورت کی حیات باطل ہو جائے گی اور مجموعی طور پر وقوع فعل محال ہو جائے گا، تو یہ (جنات و شیاطین) بذاتِ خود اپنے آپ کو (دوسری صورتوں میں) کیسے تبدیل کر سکتے ہیں؟

(قاضی ابو یعلیٰ) فرماتے ہیں فرشتوں کے مختلف شکلیں بدلنے کے متعلق بھی یہی صورت ہے اور یہ جو ابلیس کے بارے میں آیا ہے کہ وہ سراقہ کی شکل میں ظاہر ہوا، اور حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت دحیہ کلبی کی صورت میں (اکثر طور پر) آتے تھے یہ اسی بات پر محمول ہے جو ہم نے ذکر کی ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے ایسے قول پر ان کو قدرت بخشی ہے جس کے کہنے سے ان کو اللہ تعالیٰ ایک صورت سے دوسری صورت میں تبدیل فرما دیتے ہیں۔''[1]

(فائدہ) مزید تفصیل کے لیے ''فرشتوں کے عجیب حالات''، کا صفحہ ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳ ملاحظہ کریں۔

غیلان جادوگر جنات ہیں

حضرت عمرؓ کے سامنے غیلان کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا ''کسی میں طاقت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ صورت کو تبدیل کر سکے، لیکن انسانوں کے جادوگروں کی طرح جنات کے بھی جادوگر ہوتے ہیں، جب تم ان کو دیکھو تو اذان دیا کرو۔''[2]

---

[1] الحبائک فی اخبار الملائک مترجم از امداد اللہ انور غفرلہ صفحہ ۴۳

[2] مکائد الشیطان (منہ) حدیث نمبر ۲، مصائب الانسان من مکائد الشیطان ابن مفلح مقدسی صفحہ ۵، آکام المرجان صفحہ ۳۳

حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیرؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غیلان کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا :۔

ھُمْ سَحَرَۃُ الْجِنِّ۔ [1]

(ترجمہ) یہ جادوگر جنات ہیں۔

جب غیلان نظر آئیں تو انسان کیا کریں؟

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں :۔

اُمِرْنَا اِذَا رَأَیْنَا الْغِیْلَانَ اَنْ نُنَادِیَ بِالصَّلٰوۃِ۔ [2]

(ترجمہ) ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم غیلان کو دیکھیں تو اذان دیا کریں۔

حکایت

(حضرت ابن عباسؓ کے شاگرد) حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں "جب میں نماز شروع کرتا تھا تو شیطان میرے سامنے حضرت ابن عباسؓ کی صورت اختیار کر کے آجاتا تھا، تو مجھے حضرت ابن عباسؓ کا ارشاد یاد آیا تو میں نے اپنے پاس ایک چھری رکھ لی جب وہ میرے سامنے آیا تو میں اس پر چڑھ گیا اور اس کو چھری گھونپ دی (جس کی تاب نہ لاکر) وہ زمین پر دھڑام سے گر پڑا، اس واقعہ کے بعد میں نے اس کو کبھی نہیں دیکھا۔ [3]

دو انگشت کا جن

حضرت عتبیؒ ذکر کرتے ہیں کہ حضرت ابن زبیرؓ نے ایک آدمی کو پالان کے کپڑے پر دیکھا

[1] مکائد الشیطان (منہ)، حدیث نمبر ۳ مرسلاً، آکام المرجان ص۳۲

[2] مکائد الشیطان (منہ) حدیث نمبر ۱ بسند ضعیف، آکام المرجان ۳۳، ۳۴۔

[3] ابو بکر الباغندی (منہ)

اس کا قد (صرف) دو انگشت تھا۔ انہوں نے اس سے پوچھا تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا میں اذب (اپنا قد) ہوں، انہوں نے فرمایا تو تو جنات میں سے ہے؟ پھر اس کے سر پر ایک ڈنڈا مارا کہ وہ بھاگ گیا۔

بعض کتّے اور اُونٹ جنّات میں سے ہوتے ہیں

قاضی ابو یعلیٰ (حنبلیؒ) فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کتّے کے متعلق ارشاد کہ "یہ شیطان ہے" اس کا کیا مطلب ہے حالانکہ یہ معلوم ہے کہ کتّا کتّے سے پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح آپ کا ارشاد اونٹ کے بارے میں کہ یہ جن ہے حالانکہ وہ اونٹ سے پیدا ہوتا ہے

جواب

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات (کتّے اور اونٹ کے متعلق جنات کے ساتھ تشبیہ کے طور پر فرمائی ہے، کیونکہ کالا کتّا باقی قسم کے کتّوں سے زیادہ شریر اور سب سے کم فائدہ مند ہوتا ہے اور اُونٹ مشکلات جھیلنے اور بار برداری میں جنات کے مشابہ ہے۔

بعض سانپ جنّات ہیں

میں کہتا ہوں :

ابن القیمؒ فرماتے ہیں "جنات کی تین قسمیں ہیں۔ ۱۔ جن پر ثواب بھی ہے اور عذاب بھی ہے ۲۔ آسمان اور زمین کے درمیان اڑنے والے۔ ۳۔ سانپ اور کتّے"۔ [1]

مسخ شدہ جن سانپ کی شکل میں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔

[1] ابن ابی حاتم (منہ)

اَلْحَیَّاتُ مَسْخُ الْجِنِّ، کَمَا مُسِخَتِ الْقِرَدَۃُ وَالْخَنَازِیْرُ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ۔[1]

(ترجمہ) سانپ جنات سے مسخ شدہ ہیں جس طرح کہ بنی اسرائیل بندروں اور خنزیروں کی شکل میں مسخ ہوئے تھے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ سانپ مسخ شدہ جنات سے ہیں جیسا کہ بندر اور خنزیر مسخ شدہ انسان ہیں، جنات سفید سانپ ہوتے ہیں۔[2]

جادوگر جنات کا علاج

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔

عَلَیْکُمْ بِالدُّلْجَۃِ فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰی بِاللَّیْلِ فَاِذَا تَغَوَّلَتْ لَکُمُ الْغِیْلَانُ فَنَادُوْا بِالْاَذَانِ۔[3]

(ترجمہ) تم رات کو سفر کیا کرو کیونکہ رات میں زمین (سفر کے لیے) سمیٹ دی جاتی ہے، جب تمہیں چھلاوہ بے راہ کر دے تو تم اذان دیا کرو (جس کی برکت سے اللہ کے فرشتے راستہ بھٹکے ہوئے بندوں کو راہ پر لگا دیتے ہیں)۔

[1] طبرانی، ابوالشیخ کتاب العظمۃ (منہ) مسند احمد ۱/ ۲۴۸، جامع صغیر حدیث نمبر ۱/ ۳۸۷ وصححہ، مجمع الزوائد وقال رجالہ رجال الصحیح، طبرانی کبیر ۱۱/ ۳۴۱، درمنثور ۲/ ۲۹۰۔

[2] ابن ابی حاتم (منہ)

[3] ابن ابی شیبہ (منہ) مسند احمد ۳/ ۳۰۵، ۳۸۲، سنن ابوداؤد کتاب الجہاد باب ۵۷، مستدرک حاکم کتاب الحج وقال علی شرطہما، سنن الکبریٰ بیہقی کلہم از حضرت انسؓ، جامع الصغیر حدیث نمبر ۵۵۲۳۔

جنات کا کھانا پینا اور نکاح

قاضی ابویعلیٰؒ فرماتے ہیں "انسانوں کی طرح جنات کھاتے بھی ہیں، پیتے بھی ہیں اور باہمی نکاح بھی کرتے ہیں، اور ظاہر عمومات کا یہی ہے کہ تمام جنات اس میں شریک ہیں اور ایک قوم کی رائے یہی ہے اس کے بعد علماء کا اختلاف ہے۔"

بعض کہتے ہیں ان کا کھانا اور پینا صرف سونگھنا اور ہوا پانا ہے چبانا اور نگلنا نہیں اور ایسی بات ہے جس کی دلیل نہیں ہے۔

اکثر علماء یہی کہتے ہیں کہ وہ (کھانے کو) چباتے اور نگلتے ہیں۔

اور علماء کی ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ تمام جنات نہ تو کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں، یہ بات قابل اعتبار نہیں ہے۔

اور ایک جماعت اس طرف گئی ہے کہ جنات کی ایک قسم کھاتی اور پیتی ہے اور ایک قسم نہ کھاتی ہے اور نہ پیتی ہے اھ۔

حضرت وہب بن منبہؒ سے جنات کے متعلق سوال کیا گیا کیا یہ کھاتے، پیتے، مرتے اور باہمی نکاح کرتے ہیں؟

آپ نے فرمایا "ان کی کئی اقسام ہیں پس جو خالصۃً جن ہیں وہ تو ہوا ہیں نہ کھاتے ہیں، نہ پیتے ہیں، نہ مرتے ہیں، نہ بچے جنتے ہیں، اور ان میں سے کچھ قسمیں وہ ہیں جو کھاتے، پیتے اور مرتے اور باہمی نکاح کرتے ہیں یہ وہ جنات ہیں جن سے بھوت دیو اور ان جیسے جنات ہیں۔[1]

یزید بن جابر (تابعی) فرماتے ہیں "تمام مسلمانوں کے گھروں کی چھتوں میں مسلمان جنات

[1] ابن جریر (منہ)

کے گھر والے رہتے ہیں جب اس گھر کے افراد کا کھانا رکھا جاتا ہے تو یہ بھی اُتر کر ان کے ساتھ کھاتے ہیں اور جب ان کا شام کا کھانا رکھا جاتا ہے تو بھی اُتر کر ان کے ساتھ شام کا کھانا کھاتے ہیں، انہیں کے ذریعہ سے شریر جنات سے مسلمانوں کی اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتے ہیں"۔ [1]

جنات کیا کھاتے ہیں؟

حضرت علقمہؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت ابن مسعودؓ سے عرض کیا "کیا آپ میں سے کوئی "لیلۃ الجن" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا تھا؟" فرمایا "ہم میں سے کوئی بھی آپؐ کے ساتھ نہیں رہا تھا، لیکن ہم نے آپؐ کو ایک رات مکہ میں گم پایا تو ہم نے کہا (شاید) آپؐ اچانک (کفار کے قابو) میں آگئے ہیں اور آپ کو جلدی سے غائب کر لیا گیا ہے، آپ کے ساتھ کیا بیتی؟ ہماری مسلمانوں کی قوم نے یہ رات بہت بُری حالت میں کاٹی، جب صبح ہوئی تو آپؐ (غار) حراء کی جانب سے تشریف لا رہے تھے، تو آپؐ سے صحابہ کرامؓ نے اپنی گذشتہ حالت کی اطلاع فرمائی تو آپ نے ارشاد فرمایا:۔

اَتَانِیْ دَاعِیَ الْجِنِّ فَذَهَبْتُ مَعَهٗ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنَ.

(ترجمہ) میرے پاس ایک جن نے آکر دعوت دی تھی میں اس کے ساتھ چل پڑا اور ان کے سامنے قرآنِ پاک پڑھ کر سُنایا۔

پھر آپؐ ہمیں لے کر گئے ان کے آثار دکھلائے اور ان کی آگ کے آثار دکھلائے، جنات نے آپ سے توشۂ سفر مانگا کیونکہ یہ کسی جزیرہ میں رہنے والے جنات تھے تو آپؐ نے فرمایا:۔

لَكُمْ كُلُّ عَظْمٍ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ۔

(ترجمہ) ہر وہ ہڈی تمہاری غذا ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا نام لیا گیا ہو۔

---

[1] ابوالشیخ کتاب العظمۃ، مکائد الشیطان (منہ) حدیث نمبر ۴، درمنثور ۳/۴۷

(یعنی جب حلال جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھی جائے تو اس کی ہڈیاں جنات اپنی خوراک میں استعمال کریں) تمہارے ہاتھ لگیں یا جس ہڈی کو گوشت لگا ہو اور ہر قسم کی لید تمہارے چوپایوں کا چارہ ہے"۔ [1]

(فائدہ) ترمذی شریف میں ہے جنات کا کھانا وہ ہڈیاں ہیں جن پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے۔ مسلم اور ترمذی کی حدیثوں میں تطبیق اس طرح سے ہے کہ مسلم شریف کی حدیث مسلمان جنات کے لیے ہے اور ترمذی شریف کی حدیث کافر جنات کے لیے ہے۔ (منہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔

فَلَا تَسْتَنْجُوْا بِهِمَا فَاِنَّهُمَا طَعَامُ اِخْوَانِكُمُ الْجِنِّ۔ [2]

(ترجمہ) تم (ہڈی اور لید) سے استنجا مت کیا کرو یہ تمہارے جن بھائیوں کا طعام ہے۔

علامہ سُہیلی فرماتے ہیں کہ مذکورہ قول (جو مذکورہ فائدہ میں مذکور ہوا) صحیح ہے احادیث اس کی تائید کرتی ہیں۔

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا "میرے لیے پتھر ڈھونڈ لاؤ میں استنجا کروں گا، میرے پاس (اس کے لیے) ہڈی یا لید لے کر کے نہ آنا" میں نے عرض کیا لید اور ہڈی کی کیا تخصیص ہے؟ ارشاد فرمایا، یہ

---

[1] مسند احمد، مسلم، ترمذی (منہ) ترمذی کتاب التفسیر سورۃ ۴۶، حدیث ۳۲۵۸، صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ حدیث ۱۵۰، مسند احمد ۱/۴۳۶، ۴۵۷، دارقطنی، مستدرک حاکم، بیہقی ۱/۱۱ و ۱۰۹، نصب الرایہ ۱/۲۳۹ ابن کثیر ۷/۲۷۵، فتح الباری ۷/۱۷۲ و ۶۷۰، اتحاف السادہ ۴/۴۶۲۔

[2] اس قسم کی حدیث ان کتابوں میں ہے: بخاری کتاب الوضوء باب ۲۰، ۲۱، مسلم طہارت حدیث ۵۸، ابوداؤد طہارت باب ۴، ترمذی طہارت باب ۱۴، ابن ماجہ طہارت باب ۱۶، نسائی طہارت باب ۳۴، ۳۵، دارمی کتاب الوضوء باب ۱۲، ۱۴، مسند احمد ۲/۲۴۷، ۲۵۰، ۵/۴۳۸۔

دونوں جنات کا طعام ہے، میرے پاس نصیبین کے جنات کا ایک وفد آیا۔ اور یہ نیک جنات تھے۔ انہوں نے مجھ سے توشہ سفر طلب کیا تو میں نے ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ تم کسی ہڈی کے اور لید کے پاس سے نہ گزرو گے مگر اس پر اپنا طعام موجود پاؤ گے۔[1]

ایک جن کی اپیل

حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا کہ آپ کے پاس ایک سانپ آیا اور آپ کے ایک پہلو میں کھڑا ہو گیا تو میں نے اس کو آپ کے قریب کر دیا تو وہ آپؐ کے کان مبارک میں گویا کہ سرگوشی کرنے لگا، تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ٹھیک ہے،" پھر وہ چلا گیا، تو میں نے آپؐ سے استفسار کیا تو آپؐ نے مجھے فرمایا یہ جنات کا ایک شخص تھا یہ کہہ گیا ہے کہ آپؐ اپنی امت (انسانوں) کو فرما دیں کہ وہ لید اور ہڈی سے استنجا مت کیا کریں کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان میں ہمارا رزق بنا رکھا ہے۔[2]

ہڈی، کوئلہ، لید جنات کی غذا ہے

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جنات کا ایک وفد حاضر ہوا اور عرض کیا اے محمدؐ! آپ کی امت ہڈی، لید اور کوئلہ سے استنجا نہ کیا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ان میں ہمارا رزق مقرر فرمایا ہے۔[3]

---

[1] بخاری (منہ) بخاری مناقب الانصار باب ۳۲ و کتاب الوضوء، باب ۲۰، ۱/۵۰، ۵/۵۹، بیہقی ۱/۱۰۷، نصب الرایہ ۱/۲۱۹، فتح الباری ۱/۲۵۵، ۷/۱۷۱۔

[2] ابن العربی قاضی (منہ)

[3] ابوداؤد (منہ) ۱/۶ کتاب الطہارت باب ۲۰، صحیح بخاری شریف مناقب الانصار باب ۳۲۔

سنور کی جنات کے وفد سے مُلاقات اور غذا کا تحفہ

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک مرتبہ) مکہ مکرمہ کے اطراف میں ہجرت سے پہلے تشریف لے گئے۔ تو آپ نے میرے لیے ایک لائن کھینچ دی اور فرمایا جب تک میں نہ آؤں کسی سے بالکل بات نہ کرنا، پھر فرمایا تم جس چیز کو دیکھو اس سے مت گھبرانا۔ پھر آپ تھوڑا سا آگے چلے اور بیٹھ گئے تو آپ کے سامنے کالے آدمی جمع ہو گئے گویا کہ وہ قبیلہ زط کے آدمی ہیں اور ان کی شکلیں ایسی تھیں جیسے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا۔ (سورۃ الجن آیت ۱۹)

ترجمہ: تو یہ (جنات) لوگ اس بندہ (نبیؐ) پر بھیڑ لگانے کو ہوتے ہیں۔

اس کے بعد وہ لوگ آپ سے چلے گئے۔ میں نے ان سے سُنا وہ کہہ رہے تھے یا رسول اللہ ہمارا وطن بہت دُور ہے اب ہم چلتے ہیں آپ ہمیں توشۂ سفر عنایت فرمادیں، تو آپ نے فرمایا گوبر تمہارا طعام ہے اور تم جس ہڈی کے پاس جاؤ گے اس پر تمہارے لیے گوشت چڑھا ہوا ہو گا، اور جب تم لید کے پاس جاؤ گے تو وہ تمہارے لیے کھجور بن چکی ہو گی پس جب وہ چلے گئے تو میں نے عرض کیا یہ کون تھے؟ فرمایا یہ نصیبین (شہر) کے جنات تھے۔[1]

تنبیہ

علامہ زرکشیؒ فرماتے ہیں ہڈیوں سے جنات کی غذا کی کیفیت کے متعلق سوال پیش آیا ہے کہ ہڈیوں کو گندگی کے ڈھیر پر پھینکا جاتا ہے اور ان کی حالت نہیں بدلتی؟

اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ جنات ہڈیوں کی ہوا سے غذا پاتے ہیں اور یہ وہ جواب ہے جو امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں دیا ہے۔

---

[1] دلائل النبوت ابونعیم (منہ)

علامہ زرکشیؒ فرماتے ہیں یہ جواب سنت سے لاعلمی کی بنا پر ہے اس کے بعد انہوں نے مسلم شریف کی سابقہ حدیث اور حضرت ابن مسعودؓ کی یہ حدیث ذکر فرمائی اھ[1]

شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَأْكُلْ بِيَمِينِهِ وَإِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِينِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ۔[2]

(ترجمہ) تم میں سے جب کوئی کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھایا کرے اور جب پانی پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیا کرے۔ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا اور بائیں ہاتھ سے پیتا ہے۔

حافظ ابن عبدالبرؒ فرماتے ہیں اس حدیث میں دلیل ہے کہ شیطان کھاتے بھی ہیں اور پیتے بھی ہیں۔

اور ایک جماعت علماء نے اس حدیث کو مجاز پر محمول کیا ہے یعنی شیطان بائیں ہاتھ سے کھانے کو پسند کرتا اور اس کی طرف بلاتا ہے۔ جیسا کہ سرخی کے متعلق وارد ہے کہ یہ شیطان کی زینت ہے، اور سر پر پگڑی باندھنا شیطان کی پگڑی ہے یعنی خالص سرخ کپڑا پہننا اور ایسا عمامہ باندھنا جس کا شملہ نیچے نہ چھوڑا گیا ہو شیطان کی زینت ہے اور شیطان اسکی دعوت

[1] الخادم لزرکشی (منہ)

[2] مسلم، ابوداؤد، ترمذی (منہ) مسلم کتاب الاشربہ حدیث ۱۰۵، سنن ابوداؤد کتاب الاطعمۃ باب ۱۹ سنن دارمی الاطعمہ باب ۹، مؤطا امام مالک صفۃ النبی حدیث ۶، مسند احمد ۲/۸، ۳۳، ۱۰۶، ۱۲۸، ۱۳۵، ۱۴۶، ۳۲۵، ۵/۳۱۱، سنن ترمذی الاطعمہ باب ۹، جامع صغیر حدیث ۴۸۱۔

دیتا ہے (اس جملہ میں جس روایت کا حوالہ ہے وہ انتہائی ضعیف ہے یہ حدیث کتاب کے آخری عنوانات میں ملاحظہ فرمائیں)۔

(ابن عبدالبرؒ) فرماتے ہیں میرے نزدیک اس کی کوئی حیثیت نہیں جب حقیقی معنی ممکن ہو تو کلام میں مجاز مراد لینا کسی چیز میں کوئی معنی نہیں رکھتا۔

کھانے سے پہلے بسم اللہ شیطان کو کھانا کھانے سے روک دیتی ہے

(حدیث) حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں جب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی (جگہ) کھانے میں حاضر ہوتے تو ہم میں سے کوئی بھی (کھانے پر) ہاتھ نہ رکھتا یہاں تک کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم شروع فرماتے۔ چنانچہ ہم ایک کھانے میں حاضر ہوئے تو ایک دیہاتی آیا۔ گویا کہ وہ کھانے سے دور کیا جارہا تھا پس وہ چلا کہ کھانے کے لیے ہاتھ بڑھائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ سے پکڑ لیا، پھر ایک لڑکی آئی گویا کہ اس کو بھی دور کیا جارہا تھا، پس وہ آئی کہ اپنا ہاتھ کھانے کے لیے بڑھائے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ سے پکڑ لیا اور فرمایا:۔

إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِي لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ جَاءَ بِهٰذَا الْأَعْرَابِيِّ يَسْتَحِلُّ بِهِ فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، وَجَاءَ بِهٰذِهِ الْمَرْأَةِ يَسْتَحِلُّ بِهَا فَأَخَذْتُ بِيَدِهَا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ يَدَهُ فِي يَدِي مَعَ أَيْدِيهِمَا۔[1]

(ترجمہ) جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے شیطان اس کو اپنے لیے حلال کرلیتا ہے یہ شیطان اس دیہاتی کے ساتھ اس کھانے کو آیا تھا تو میں نے اس کا ہاتھ

[1] ابوداؤد (منہ) سنن ابوداؤد کتاب الاطعمہ باب ۵ حدیث ۳۷۶۶، مسند احمد ۵/۳۸۲، ۳۹۸، مسلم شریف کتاب الاشربہ حدیث نمبر ۱۰۲، جمع الجوامع حدیث ۵۷۲۷، کنز العمال ۳۹۷۴۰، قرطبی ۱/۹۸، ۶/۷۵۔

پکڑ لیا، پھر وہ اس لڑکی کے ساتھ آیا اور اس کے ذریعہ سے اس کو کھانا چاہا تو میں نے اس کے ہاتھ سے بھی پکڑ لیا۔ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے شیطان کا ہاتھ ان دونوں کے ہاتھوں کے ساتھ میرے ہاتھوں میں ہے۔

(حدیث) حضرت امیہ بن مخشیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور ایک شخص کھانا کھا رہا تھا، اس نے بسم اللہ نہ پڑھی حتیٰ کہ اس کے طعام میں سوائے ایک لقمہ کے کچھ باقی نہ رہا، جب اس نے اس کو اپنے منہ کی طرف اٹھایا تو کہا بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے اور فرمایا:۔

مَا زَالَ الشَّیْطَانُ یَاْکُلُ مَعَہٗ فَلَمَّا ذَکَرَ اسْمَ اللّٰہِ تَعَالٰی اِسْتَقَاءَ مَا فِیْ بَطْنِہٖ۔ [1]

(ترجمہ) شیطان اس کے ساتھ کھانے میں شریک رہا پس جب اس نے اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کیا تو جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا اس کی قے کر دی۔

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اِنَّ الشَّیْطَانَ یَحْضُرُ اَحَدَکُمْ عِنْدَ کُلِّ شَیْءٍ مِّنْ شَاْنِہٖ حَتّٰی یَحْضُرَ طَعَامَہٗ فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِکُمْ لُقْمَۃٌ فَلْیُمِطْ مَا بِھَا مِنْ اَذًی ثُمَّ لِیَاْکُلْھَا وَلَا یَدَعْھَا لِلشَّیْطَانِ۔ [2]

---

[1] ابوداؤد (منہ) ابوداؤد کتاب الاطعمہ باب ۱۵، مسند امام احمد ۴/۳۳۶۔ الاذکار ۲۰۶

[2] ترمذی، حاکم (منہ) مسلم: الاشربہ: حدیث نمبر ۱۳۴، ۱۳۶، ابوداؤد الاطعمہ باب ۱۳، ترمذی الاطعمہ باب ۱۳، مسند احمد ۳/۱۰۰، ۱۷۷، ۲۹۰، ۳۰۱، ۳۱۵، ۳۳۱، ۳۶۶، ۳۹۴، جمع الجوامع ۵۶۱۹، کنزالعمال ۴۱۱۶۱، فتح الباری ۱۰/۳۰۶، کامل ابن عدی ۳/۱۱۷۲، مجمع الزوائد ۵/۱۳۰۔

(ترجمہ) شیطان تم میں سے ہر ایک کے پاس ہر وقت، ہر حالت موجود رہتا ہے، حتیٰ کہ کھانے کے وقت بھی، پس جب تم میں سے کسی سے کوئی لقمہ گر پڑے تو وہ اس سے گندگی کو صاف کرلے پھر اس کو کھا لے شیطان کے لیے مت چھوڑے۔

(حدیث) حضرت جابرؓ نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:۔

اِنْ دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ فَذَکَرَ اسْمَ اللّٰہِ تَعَالٰی عِنْدَ دُخُوْلِہٖ وَعِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ لَا مَبِیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ، وَاِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ: اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ۔ [1]

(ترجمہ) جب کوئی آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہونے وقت اور اپنے کھانے کے وقت بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان (اپنے دیگر شیطانوں کو) کہتا ہے کہ تمہارے لیے (یہاں) رہنے کی اور کھانے کی کوئی گنجائش نہیں، اور جب وہ داخل ہوتا ہے اور اللہ کا نام داخل ہوتے وقت نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے کہ تمہیں رات رہنا اور شام کا کھانا مل گیا۔

---

[1] مسلم، ابوداؤد (منہ) مسلم الاشربہ حدیث ۱۰۳، ابوداؤد الاطعمہ باب ۱۵، ابن ماجہ کتاب الدعاء باب ۱۹، ۳۸۸۷، مسند احمد ۳/۳۴۶، بیہقی ۲۷۶۱، مشکوٰۃ ۴۱۶۱، الادب المفرد ۱۰۹۲، درمنثور ۵/۵۹، فتح الباری ۱۱/۸۷، کنزالعمال ۴۱۵۳۴۔

نکاح و نسل

جنّات کے آپس کے نکاح کرنے کے متعلق درج ذیل آیت سے استدلال کیا گیا ہے۔

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗٓ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ ۔ (سورۃ الکہف آیت ۵۰)

(ترجمہ) کیا تم مجھے چھوڑ کر شیطان کو اور اس کی اولاد کو اپنا دوست بناتے ہو، حالانکہ یہ تمہارے دشمن ہیں۔

یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ شیاطین اولاد حاصل کرنے کے لیے باہمی نکاح کرتے ہیں۔

اور ارشادِ باری تعالیٰ ہے :۔

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ ۔ (سورۃ الرحمٰن آیت ۵۶)

(ترجمہ) ان سے پہلے نہ تو ان سے کسی انسان نے قربت کی ہوگی اور نہ کسی جن نے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ وہ جماع بھی کرتے ہیں۔

میں (علامہ سیوطیؒ) کہتا ہوں

ارشادِ خداوندی اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗ کی تفسیر میں حضرت قتادہؒ (مشہور تابعی مفسرؒ) فرماتے ہیں: جنات کی اولاد بھی ویسے ہی پیدا ہوتی ہے جیسے انسان کی اولاد پیدا ہوتی ہے لیکن جنات کے بچے پیدائش میں بہت ہوتے ہیں۔[1]

جنّات کی کثرتِ اولاد

حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنّات کو دس حصّوں میں تقسیم فرمایا ہے، ان میں سے نو حصّے جنات ہیں اور ایک حصہ انسان، جب انسان کا ایک بچہ پیدا

[1] ابن ابی حاتم، ابوالشیخ کتاب العظمة (منہ)

ہوتا ہے تو جن کے نو بچے پیدا ہوتے ہیں۔[1]

حضرت ثابتؒ فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ابلیس نے کہا تھا اے میرے پروردگار آپ نے آدم کو پیدا کیا اور میرے اور اس کے درمیان عداوت ڈال دی۔ آپ مجھے اس پر مسلط کر دیں۔ ارشاد فرمایا انسانوں کے سینے تیرے گھر ہیں، اس نے کہا اے پروردگار اور بڑھا دیجئے، فرمایا انسان کا کوئی بچہ بھی پیدا نہ ہوگا مگر تیرے دس پیدا ہوں گے۔ شیطان نے کہا اے پروردگار اور بڑھا دیجئے، فرمایا تو ان پر اپنے سوار اور پیادے لے آ، اور ان کے مال و اولاد میں شریک ہو جا۔"[2]

ابلیس کی بیوی

امام شعبیؒ سے ابلیس کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا اس کی کوئی بیوی ہے؟ فرمایا میں نے اس کی شادی کے متعلق (کسی سے) نہیں سنا۔[3]

ابلیس نے انڈے دیئے

حضرت شعبیؒ نے فرمایا ابلیسؑ نے پانچ انڈے دیئے اس کی ساری اولاد انہیں سے پیدا ہوئی، اور فرمایا کہ مجھے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ یہ شیاطین ایک مومن کو گمراہ کرنے کے لیے قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مضر سے بھی زیادہ تعداد میں ہجوم کر لیتے ہیں۔[4]

[1] عبدالرزاق، ابن جریر، ابن المنذر، ابن ابی حاتم، حاکم (منہ)

[2] شعب الایمان بیہقی (منہ)

[3] ابن المنذر (منہ)

[4] ابن ابی حاتم (منہ)

جن کا انسان سے اور انسان کا جن سے نکاح

جن کا انسان سے اور انسان کا جن سے نکاح ممکن ہے اس کا امکان درست ہے امام ثعلبیؒ فرماتے ہیں لوگوں کا خیال ہے کہ نکاح اور حمل جن اور انس دونوں کے درمیان واقع ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۔ (سورۃ الاسراء آیت ۶۴)

(ترجمہ) تو (شیطان) انسانوں کے مال و اولاد میں شریک ہو جا۔

شیطان انسان کی اولاد میں کیسے شریک ہو سکتا ہے؟

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں جب کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع کرتا ہے اور بسم اللہ نہیں پڑھتا تو جن پیشاب نکلنے کے سوراخ پر لپٹ جاتا ہے اور مرد کے ساتھ وہ بھی جماع میں شریک ہو جاتا ہے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۔ (سورۃ الرحمٰن آیت ۵۶)

(ترجمہ) ان حوروں سے اس سے قبل نہ تو کسی آدمی نے تصرف کیا ہو گا اور نہ کسی جن نے۔[1]

ہیجڑا کیسے پیدا ہوتا ہے؟

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ہیجڑے جنات کی اولاد ہیں، کسی نے حضرت ابن عباسؓ سے عرض کیا یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ فرمایا اس لیے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے منع

[1] حکیم ترمذی (نوادر الاصول)، ابن جریر (منہ)

فرمایا ہے کہ آدمی اپنی بیوی کے پاس حالتِ حیض میں آئے، پس جب وہ (اسی حالت میں) اس کے ہاں آتا ہے تو شیطان اس کی طرف سبقت کر جاتا ہے اور اس سے وہ حاملہ ہو جاتی ہے اور ہیجڑا جنتی ہے۔[1]

اولاد کو شیطان سے بچانے کا طریقہ

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَاْتِيَ اَهْلَهُ قَالَ « بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا » فَاِنَّهُ اِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذٰلِكَ لَمْ يَضُرُّهُ الشَّيْطَانُ اَبَدًا۔[2]

(ترجمہ) جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جانا چاہے تو وہ یہ دعا پڑھے « بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا » (میں اللہ کے نام سے ابتدا کرتا ہوں، اے اللہ ہمیں شیطان سے محفوظ فرما، اور ہماری اولاد کو بھی شیطان سے محفوظ فرما) پس اگر اس وقت میں میاں بیوی کے لیے کوئی اولاد مقدر میں ہے تو شیطان اس کو کبھی بھی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

جن وانسان کے اشتراک سے پیدا ہونے والی اولاد کا نام

علامہ ثعالبیؒ فرماتے ہیں جو بچہ انسان اور جن سے پیدا ہوا اس کو خُنّس کہتے ہیں۔ اور جو

[1] طرطوسی کتاب تحریم الفواحش باب من ای شئ یکون المخنث (منہ)

[2] بخاری، مسلم (منہ) بخاری بدء الخلق باب ۱۱، الوضو باب ۸، نکاح باب ۶۶، دعوات باب ۵۵، توحید باب ۱۳، مسلم کتاب الطلاق حدیث ۶، ابوداؤد نکاح باب ۴۵، ترمذی نکاح باب ۶، ابن ماجہ نکاح باب ۲۷، دارمی نکاح باب ۲۹، احمد ۱/۲۱۷، ۲۲۰، ۲۴۳، ۲۸۳، ۲۸۶، جامع صغیر سیوطی حدیث نمبر ۴۰۰۴، حدیث صحیح مشکوٰۃ ۲۴۱۶، ابن ابی شیبہ ۴/۳۱۱، البدایہ والنہایہ ۱/۶۲۔

انسان اور بھوت یا بھتنی سے پیدا ہو اس کو عملوق کہتے ہیں۔[1]

جن کی صحبت سے عورت پر غسل ہے۔

ابو المعالی بن المنجا حنبلی ؒ فرماتے ہیں کہ اگر ایک عورت کہتی ہے کہ میرے پاس جن آتا ہے جس طرح کہ میاں بیوی کے پاس آتا ہے تو اس پر غسل نہیں ہے۔ بعض احناف بھی اسی طرح فرماتے ہیں کیونکہ یہاں غسل کا سبب موجود نہیں اور وہ ہے دخول اور انزال۔[2]

مؤلف کہتا ہے اس میں اعتراض ہے کہ اس عورت پر غسل ہونا چاہیئے کیونکہ اگر دخول نہ ہوتا تو عورت کو علم نہ ہوتا کہ جن اس کے ساتھ مرد کی طرح صحبت کر رہا ہے۔

ملکہ بلقیس کا باپ جن تھا

کہا گیا ہے کہ بلقیس کے والدین میں سے ایک جن تھا۔ ابن الکلبی کہتے ہیں اس کے باپ نے جنات کی عورت سے شادی کی تھی جس کا نام "ریحانہ بنت سکن" تھا، بلقیس اسی سے پیدا ہوئی تھی، اس کا نام "بلقمہ" رکھا گیا، بیان کیا گیا ہے کہ بلقیس کے پیروں کے اگلے حصے چوپائے کے کھروں کی طرح تھے اور اس کی پنڈلیوں پہ بال بھی تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس سے شادی کی تھی اور شیاطین کو حکم فرمایا تھا کہ تم حمام اور بال صفا پاؤڈر بناؤ۔[3]

میں (علامہ سیوطی ؒ) کہتا ہوں کہ

(حدیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

---

[1] فقہ اللغۃ الثعالبی (منہ)

[2] شرح الہدایہ ابو المعالی بن المنجا حنبلی ؒ (منہ)

[3] ابن الکلبی (منہ)

أَحَدُ أَبَوَيْ بِلْقِيْسَ كَانَ جِنِّيًّا۔[1]

(ترجمہ) بلقیس کے والدین میں سے ایک جن تھا۔

حضرت مجاہد ؒ فرماتے ہیں ملکہ سبا (بلقیس) کی والدہ جن تھی۔[2]

حضرت زہیر بن محمد ؒ فرماتے ہیں بلقیس کی والدہ "فارعہ" جن تھی۔[3]

حضرت ابن جریج ؒ فرماتے ہیں بلقیس کی والدہ "بلقمہ" تھی۔[4]

حضرت عثمان بن حاضر ؒ کہتے ہیں بلقیس کی ماں جنات میں سے تھی اور اس کا نام "بلقمہ بنت سیصان" تھا۔[5]

ابن عساکر (رحمۃ اللہ علیہ) ایک جن سے نقل کرتے ہیں کہ اس سے ملکہ سبا کے بارے میں سوال کیا گیا اور انہوں نے کہا (کیا) اس کے والدین میں سے کوئی ایک جن تھا؟ کہا "جن بچے نہیں دیتے"، یعنی انسانوں کی عورت جنات سے بچے نہیں جنتی۔[6]

انسان میں شیطان کی مشارکت

(حدیث) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

إِنَّ فِيْكُمْ مُغَرِّبِيْنَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْمُغَرِّبُوْنَ؟ قَالَ: الَّذِيْنَ يَشْتَرِكُ فِيْهِمُ الْجِنُّ۔[1]

---

[1] کتاب العظمۃ ابو الشیخ، ابن مردویہ، ابن عساکر (منہ) میزان الاعتدال ۳۴۳۱، کنز العمال ۲۹۱۰۷، کامل ابن عدی ۱۲۰۹۔

[2] ابن ابی شیبہ، ابن المنذر (منہ)

[3] ابن ابی حاتم (منہ)

[4] ابن ابی حاتم (منہ)

[5] حکیم ترمذی نوادر الاصول، ابن مردویہ (منہ)

[6] ابن عساکر (منہ)

[1] حکیم ترمذی نوادر الاصول (منہ) کنز العمال ۳۵۴/۱۶ حدیث ۴۴۹۰۰

(ترجمہ) تم میں مغربون ہیں عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول! مغربون کون ہیں؟ ارشاد فرمایا یہ لوگ وہ ہیں جن میں جنات مشترک ہوتے ہیں۔

ابن اثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں ان کو مغربون اس لیے کہا گیا کیونکہ ان میں دوسرا عرق بھی شامل ہو گیا ہے یا اس لیے کہا گیا ہے کہ یہ دُور کے نسب سے پیدا ہوئے۔[1]

(فائدہ) اس کی کچھ تفصیل آئندہ مضامین میں ملاحظہ فرمائیں۔

یہ بھی (اس کے مطلب میں) کہا گیا ہے کہ انسانوں میں جنات کی مشارکت جنات کا انسانوں کو زنا کرنے کی ترغیب دینا ہے۔ اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:۔

وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ۔ (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۶۴)

(ترجمہ) اور (اے شیطان) ان کے مال و اولاد میں شریک ہو جا۔

جن کا بیٹا

حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں میں حضرت علیؓ کے ساتھ نہروان میں حدودیہ کے قتل کرنے میں شامل تھا۔ انہوں نے میرے پاس تالیہ کو تلاش کیا تو اس کو نہ پایا حضرت علیؓ نے فرمایا اس کو تلاش کرو۔ اس کے بعد انہوں نے اس کو ڈھونڈ لیا، تو حضرت علیؓ نے فرمایا اس کو کون جانتا ہے؟ موجود حضرات میں سے ایک آدمی نے کہا اس کو ہم جانتے ہیں یہ "قوص" ہے اور اس کی ماں بھی یہاں ہے۔ تو حضرت علیؓ نے اس کی ماں کی طرف ایک قاصد روانہ کیا اور اس سے پوچھا اس کا باپ کون ہے؟ اس نے جواب دیا میں نہیں جانتی۔ بس اتنا علم ہے کہ میں عہد جاہلیت میں اپنی قوم کی بکریاں چرا رہی تھی کہ مجھ سے کسی سایہ دار شکل کی چیز نے صحبت کی جس سے مجھے امید ہوئی اسی سے میں نے اس کو جنا ہے۔[2]

---

[1] نہایہ ابن اثیر (منہ) نہایہ ۳/۳۴۹۔

[2] نزہۃ المذاکرۃ (منہ)

فصل

جن کے انسان سے اور انسان کے جن سے جوازِ نکاح میں شرعی اختلاف

امام مالکؒ

ان کے متعلق علماء کرام میں اختلاف ہے۔ ابوعثمان سعید بن العباس رازیؒ فرماتے ہیں ہمیں ... مقاتلؒ نے بیان کیا وہ فرماتے ہیں مجھے سعید بن ابوداؤد زبیدیؒ نے بیان کیا کہ یمن کے لوگوں ... امام مالکؒ سے جن کے ساتھ نکاح کے متعلق سوال لکھ کر بھیجا اور کہا کہ ہمارے یہاں ایک جن ہے وہ ہماری ایک لڑکی کو نکاح کا پیغام دے رہا ہے وہ کہتا ہے کہ میں حلال کا خواہشمند ہوں، تو امام مالکؒ نے فرمایا اس کے بارے میں دین میں کوئی حرج نہیں سمجھتا لیکن اس کو بھی ... نہیں کرتا کہ جب کوئی عورت حاملہ پائی جائے اور اس سے پوچھا جائے تیرا خاوند کون ہے؟ ... وہ کہے کہ (میرا خاوند) جن ہے اور اس طرح سے اسلام میں فساد پیدا ہو۔[1]

حکم بن عتیبہؒ

امام سفیان ثوریؒ حضرت حجاج بن ارطاۃ سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت حکم بن عتیبہؒ سے کہ یہ جن سے نکاح کرنے کو مکروہ فرماتے تھے۔

---

[1] الالہام والوسوسہ باب نکاح الجنی مصنفہ ابوعثمان سعید بن عباس رازیؒ (منہ)

امام زُہریؒ

امام زہریؒ سے (باسند حسن) روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جن سے نکاح کرنے کو منع فرمایا ہے۔[1]

حضرت قتادہؒ، حضرت حسن بصریؒ

حضرت عقبہ الرومانیؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت قتادہؒ سے جن کے ساتھ نکاح کرنے کا سوال کیا تو انہوں نے اس کو مکروہ بیان کیا، اور حضرت حسنؒ (بصری) سے اس کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے بھی اس کو مکروہ بیان کیا۔

حضرت عقبہ بن عبداللہؒ فرماتے ہیں، ایک آدمی حضرت حسن بن ابوالحسنؒ کے پاس آیا اور عرض کیا اے ابوسعید! جنات میں سے ایک شخص ہماری ایک لڑکی کو نکاح کا پیغام دے رہا ہے تو حضرت حسنؒ نے فرمایا۔ اس سے نکاح نہ کرنا اور اس کی عزت نہ کرنا، پھر وہ شخص حضرت قتادہؒ کے پاس آیا اور عرض کیا اے ابوالخطاب! جنات میں سے ایک آدمی ہماری لڑکی کو نکاح کا پیغام دے رہا ہے تو انہوں نے بھی فرمایا تم اس سے (اس کا) نکاح نہ کرنا لیکن جب وہ تمہارے پاس آئے تو تم اس کو کہنا ہم تم پر چڑھائی کر دیں گے اگر تو مسلمان ہے تو ہم سے دور ہو جا، ہمیں ایذا مت دے، پس جب رات ہوئی تو وہ جن آیا اور دروازہ پر کھڑا ہو گیا اور کہا تم حسن کے پاس گئے تھے اور ان سے پوچھا تھا تو انہوں نے تمہیں فرمایا تم اس سے (اپنی لڑکی کا) نکاح نہ کرنا اور اس کی عزت بھی نہ کرنا، پھر تم حضرت قتادہؒ کے پاس گئے اور ان سے سوال کیا تو انہوں نے تم سے فرمایا تم اس سے (اپنی لڑکی کی) شادی نہ کرنا بلکہ یہ کہنا ہم تم پر چڑھائی کر دیں گے اگر تو مسلمان شخص ہے تو ہم سے دُور ہو جا ہمیں ایذا مت دے۔

[1] مسائل حرب بن الکرمانیؒ عن احمد بن حنبلؒ واسحٰقؒ بسند ہما (منہ)

تو انہوں نے اس سے بھی یہی کہا جس سے وہ ان سے چلا گیا اور کوئی تکلیف نہ پہنچائی۔[1]

حجاجؒ (بن ارطاۃ)

حضرت سفیان (بن عیینہؒ) سے روایت ہے کہ حجاجؒ جن سے شادی کو مکروہ کہتے تھے۔

عقبۃ الاصمؒ، قتادہؒ

حضرت عقبۃ الاصمؒ اور حضرت قتادہؒ سے جن کے ساتھ شادی کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے اس کو مکروہ فرمایا۔

حضرت حسن بصریؒ

حضرت حسنؒ نے (ان لوگوں سے) فرمایا (جو جن کے اپنی لڑکی سے پیغام نکاح پر نکاح کرنے کے متعلق آپ سے مسئلہ پوچھنے آئے تھے) تم ان کو جتلا دو کہ اگر تم (جنات) ہماری آواز سُن رہے ہو اور تمہاری قوم ہمیں دیکھ رہی ہے (تو سُن لو) ہم تم پر چڑھائی کر دیں گے (اگر تم اپنی اس مذموم حرکت سے باز نہ آئے تو)[2] انہوں نے ویسا ہی کیا جس سے وہ جن چلا گیا

اسحٰق (بن راہویہؒ)

حضرت حرب کہتے ہیں میں نے حضرت اسحٰقؒ سے پوچھا ایک شخص سمندر کا سفر کرتا ہے اور کشتی ٹوٹ جاتی ہے اور وہ جن عورت سے نکاح کر لیتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا جن کے شادی کرنا مکروہ ہے۔

[1] الہواتف ابن ابی الدنیا (روایت نمبر ۱۶۸ ص ۱۲۰) (منہ) [2] آکام المرجان ص ۷۱

حنفی مذہب

ائمہ احناف میں سے حضرت شیخ جمال الدین سجستانی رح فرماتے ہیں اختلاف جنس کی وجہ سے انسان، جن اور سمندری انسان سے شادی کرنا جائز نہیں۔[1]

قاضی القضاۃ شرف الدین بارزی حنفی رح

قاضی القضاۃ حضرت شرف الدین بارزی رح سے جو مسائل پوچھے گئے تھے ان میں شیخ جمال الدین اسنوی ذکر فرماتے ہیں "بطور امکان جب کوئی انسان جن عورت سے شادی کرنے کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کے لیے جائز ہے یا ممنوع ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا۔ (سورۃ الروم آیت ۲۱)

ترجمہ: اور (اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ (امر) ہے کہ اس نے تمہارے (فائدہ کے) لیے تمہاری جنس کی بیویاں پیدا کیں۔

پھر (امام) بارزی رح نے احسان کے طور پر جتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے بیویوں کو (انسان کی) جنس سے پیدا فرمایا جس سے ان کو انس ہوتا ہے۔

پس اگر ہم اس کو جائز قرار دے دیں جیسا کہ شرح الوجیز میں ابن یونس کے حوالہ سے مذکور ہے تو اس پر کئی اشکالات وارد ہوتے ہیں:۔

(۱)— کیا جن کو (چاہے وہ مؤنث ہو یا مذکر) گھر میں رہنے کا پابند کیا جائے گا یا نہیں؟

(۲)— کیا مرد کے لیے درست ہے، کہ وہ جن عورت کو انسانوں کی شکل کے علاوہ دوسری شکل اختیار کرنے سے روک دے جب کہ اس کو شکل بدلنے کی قدرت ہو، کیوں کہ اس سے

[1] منیۃ المفتی شیخ جمال الدین سجستانی حنفی بحوالہ فتاوی سراجیہ (منہ)

لذت حاصل ہوتی ہے؟

(۳)— شرائط صحتِ نکاح میں اس کے ولی کی اجازت کے متعلق اور موانع نکاح سے اس کے بری ہونے کے متعلق جن عورت پر اعتماد کیا جا سکتا ہے یا نہیں؟

(۴)— کیا یہ جنات کے قاضی سے اس کی قبولیت کا جواز ہے یا نہیں؟

(۵)— کیا جب انسان جن عورت کو اس کی غیر مانوس صورت میں دیکھے اور وہ عورت دعوائے کرے کہ میں وہی (تمہاری) عورت ہوں کیا اس پر اس کا اعتماد کیا جائے گا؟ اور اس سے صحبت جائز ہوگی یا نہیں؟

(۶)— اور کیا انسانی خاوند کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا جائے گا کہ وہ اپنی جن بیوی کی روزی ان کی خوراک مثلاً ہڈی وغیرہ جمع کرے جب کہ دوسری چیز سے اس کی روزی مہیا کرنا ممکن ہو یا نہیں؟

تو علامہ بارزی رح نے فرمایا "انسان کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ جنات کی عورت سے ان دو آیات کے مفہوم کی وجہ سے نکاح کرے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا۔ (سورۃ النحل آیت ۷۲)

(ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے تمہاری جنس کی بیویاں مقرر کی ہیں۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا۔ (سورۃ الروم آیت ۲۱)

(ترجمہ) اور (اسی کی (قدرت کی) نشانیوں میں سے یہ (امر) ہے کہ اس نے تمہارے (فائدہ کے) لیے تمہاری جنس کی بیویاں پیدا کیں۔

"جعل لکم من انفسکم" کے متعلق مفسرین بیان فرماتے ہیں یعنی تمہاری جنس تمہاری نوع اور تمہاری شکل پر (تمہاری بیویوں کو) پیدا فرمایا جیسا کہ لقد جاءکم رسول من انفسکم (سورۃ التوبہ آیت ۱۲۸) میں ارشاد ہے کہ "بے شک تمہارے پاس ایک عظیم الشان رسول آیا جو تمہاری جنس سے ہے (یعنی وہ بھی انسان ہی ہے)۔

اور اس لیے بھی کہ جن عورتوں سے نکاح ممکن ہے وہ چچازاد، پھوپھی زاد، ماموں زاد اور خالہ زاد عورتیں ہیں پس اس اعتبار سے وہ عورتیں انسان کے نکاح میں آ سکتی ہیں جو انسان کی نہایت (غیر محرم) میں ہوں جیسا کہ سورۃ احزاب میں اللہ تبارک و تعالیٰ کے ارشاد وَبَنَاتِ عَمِّكَ وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ وَبَنَاتِ خَالِكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ (سورۃ احزاب آیت ۵۰) کا مفہوم ہے کہ تیرے لیے تیرے چچا کی بیٹیاں، تیری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں (تیرے نکاح کے لیے حلال کی ہیں)۔

اور ان کے علاوہ کی عورتیں محرم ہیں اور وہ اصول و فروع ہیں اور اول اصول کی فرع ہیں اور باقی اصول سے فرع، جیسا کہ سورۂ نساء میں آیت تحریم (پارہ چہارم کے اخیر میں موجود ہے اور یہ نسب میں شمار ہیں جب کہ انسان اور جن میں کوئی نسب نہیں ہے۔

(آکام المرجان) کے مؤلف فرماتے ہیں حضرت امام مالکؒ سے جو حوالہ پہلے گزرا ہے وہ انسان کے جن عورت سے نکاح کرنے کے جواز پہ دلالت کر رہا ہے اور اس کے برعکس یعنی جن کا انسان عورت سے نکاح) کی نفی کر رہا ہے اس لیے مردوں اور عورتوں کے لیے جنات سے مطلقاً نکاح کرنے کی اجازت نہیں ہے اور اس کی وجہ سے اسلام میں فساد کی کثرت بھی نہیں ہوگی۔

زید العمیؒ کی دعا

مروزی حضرات کے شیخ محرقؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت زید العمیؒ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا:۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ جِنِّيَّةً اَتَزَوَّجُهَا۔

(ترجمہ) اے اللہ! مجھے ایک جن عورت عطا فرما میں اس سے شادی کروں گا۔

ان سے پوچھا گیا اے ابو الحواری! تم اس کا کیا کرو گے؟ فرمایا وہ میرے سفروں میں

ساتھ رہے گی جہاں میں ہوں گا وہ میرے ساتھ ہوگی (کیونکہ میں نابینا ہوں ہر مشکل کام میں وہ میری مدد کرے گی)۔

جنات میں بھی فرقے ہیں

حکایت: امام اعمشؒ بیان فرماتے ہیں بجیلہ قبیلہ کے ایک بوڑھے نے ہمیں بیان کیا کہ جنات میں کا ایک جوان ہماری ایک لڑکی پر عاشق ہوگیا۔ پھر اس نے ہمیں اس کے نکاح کا پیغام دیا اور کہا کہ میں اس کو ناپسند کرتا ہوں کہ (بغیر نکاح کے) اس کے ساتھ (حرام) صحبت کروں، تو ہم نے اس لڑکی کا نکاح اس سے کر دیا، پس وہ ہمارے سامنے ہو جاتا تھا اور ہم سے باتیں کیا کرتا تھا۔ ہم نے اس سے پوچھا تم کیا ہو؟ اس نے کہا ہم تمہاری طرح کی امتیں ہیں ہم میں بھی تمہاری طرح کے قبائل ہیں۔ ہم نے پوچھا کیا تم میں فرقے بھی ہیں؟ اس نے بتایا ہاں۔ ہم میں بھی قدریہ، شیعہ اور مرجئہ ہر قسم کے فرقے ہیں۔ ہم نے پوچھا تم کون سے فرقے سے تعلق رکھتے ہو؟ اس نے کہا میں مرجئہ فرقے سے ہوں۔[1]

جنات میں زیادہ برا فرقہ شیعہ کا ہے

امام اعمشؒ فرماتے ہیں ہمارے ہاں ایک جن نے نکاح کیا تو میں نے اس سے پوچھا تمہیں کون سا کھانا زیادہ مرغوب ہے؟ کہا چاول۔ تو ہم اس کے پاس چاول لے آئے۔ ہم نے دیکھا کہ لقمے تو اٹھ رہے ہیں لیکن (اٹھانے والا) کوئی نظر نہیں آ رہا۔ میں نے کہا تم میں یہ فرقے بھی ہیں جو ہم میں ہیں؟ اس نے کہا جی ہاں۔ میں نے پوچھا تم میں رافضیوں کی کیا پوزیشن ہے؟ کہا وہ ہم میں بدترین فرقہ ہے۔[2]

---

[1] اتباع السنن والآثار امام دارمی (منہ)

[2] امالی احمد بن سلیمان النجاد (منہ) آکام المرجان ص ۶۹

امام اعمش ؒ فرماتے ہیں میں ایک جن کے نکاح میں "کوی"، (ایک جگہ کا نام ہے) میں شریک ہوا۔ ایک انسان نے جنات میں نکاح کیا تو جنات سے پوچھا گیا تمہیں کون سا کھانا زیادہ پسند ہے؟ کہا چاول۔ امام اعمش ؒ فرماتے ہیں پس لوگ جنات کے پاس چاولوں کے ٹب لاتے رہے اور چاول ختم ہو رہے تھے لیکن (کھانے والوں کے) ہاتھ دکھائی نہ دیتے تھے۔[1]

خطرناک جن بیوی کی حکایت

حضرت ابو یوسف سروجی ؒ فرماتے ہیں کہ ایک عورت مدینہ منورہ میں ایک شخص کے پاس آئی اور کہا کہ ہم تمہارے گھروں کے پاس اترے ہوئے ہیں تم مجھ سے نکاح کر لو، تو اس نے اس سے نکاح کر لیا۔ جب رات ہوتی تو یہ عورت کی شکل میں اس کے پاس آجاتی۔ ایک مرتبہ وہ اس کے پاس آئی اور کہا کہ ہم نے اب چلے جانا ہے تم مجھے طلاق دے دو۔ ایک مرتبہ وہ مدینہ منورہ کے کسی راستہ میں جا رہا تھا کہ اچانک اس نے اس عورت کو دانے چنتے ہوئے دیکھا جو دانے والوں سے گرے تھے۔ اس نے کہا کیا تو دانے چن رہی ہے؟ تو اس نے مرد کی طرف آنکھ اٹھائی اور اس سے کہا تم نے مجھے کس آنکھ سے دیکھا ہے؟ مرد نے کہا اس آنکھ سے۔ تو اس عورت نے اپنی انگلی سے اشارہ کیا جس سے اس کی آنکھ بہہ پڑی۔[2]

خوبصورت جن بیوی کی حکایت

(علامہ شبلی بدر الدین) مؤلف (آکام المرجان) فرماتے ہیں ہمیں جناب قاضی القضاۃ جلال الدین احمد بن قاضی القضاۃ حسام الدین رازی حنفی نے بیان کیا کہ میرے والد (قاضی حسام الدین

[1] ہواتف الجان وعجائب ما یحکی عن الجان امام ابوبکر خرائطی (منہ)

[2] ابن ابی الدنیا (منہ)

رازی) نے اپنے بیوی بچے مشرق سے لانے کے لیے مجھے سفر پر روانہ کیا، جب میں نے بیرہ کو پار کیا تو بارش نے ہمیں ایک غار میں پناہ لینے اور نیند کرنے پر مجبور کر دیا، میں ایک جماعت کے ساتھ تھا، پس میں سویا ہوا تھا کہ اچانک کوئی چیز مجھے جگانے لگ گئی، جب میں بیدار ہوا تو میرے پاس درمیانہ قد کی ایک عورت کھڑی تھی اس کی ایک ہی آنکھ تھی طول میں پھٹن کی طرح جسے دیکھ کر میں گھبرا گیا، اس نے کہا تم گھبراؤ مت میں تمہارے ساتھ اپنی چاند جیسی بیٹی بیاہنے آئی ہوں۔ تو میں نے کہا کہ اللہ خیر کرے، پھر میں نے دیکھا کہ کچھ لوگ میری طرف آ رہے ہیں ان کی شکل بھی اس عورت کی طرح تھی ان کی آنکھیں بھی طول میں پھٹی ہوئی تھیں ایک قاضی بھی تھا اور گواہ بھی، پس قاضی نے نکاح کا پیغام دیا اور نکاح پڑھا دیا، جسے میں نے قبول کر لیا، اس کے بعد وہ چلے گئے اور وہ عورت دوبارہ میرے پاس آئی اب اس کے ساتھ ایک حسین لڑکی بھی تھی جس کی آنکھ بھی اس کی ماں کی طرح تھی، اس نے لڑکی کو میرے پاس چھوڑ دیا اور چلی گئی، پس میرا خوف وحشت اور بڑھ گئی اور اپنے پاس والوں کو کنکریاں مارنے لگ گیا تاکہ وہ جاگ جائیں لیکن ان میں سے کوئی بھی نہ اٹھا تو میں دعا اور انکساری کرنے لگ گیا، پھر کوچ کا وقت آگیا اور ہم چل پڑے لیکن وہ لڑکی مجھے نہیں چھوڑتی تھی، اسی حالت میں تین دن گزر گئے، جب چوتھا دن ہوا تو وہ عورت آئی جو سب سے پہلے آئی تھی اور کہنے لگی یہ لڑکی شاید تجھے پسند نہیں اور تو شاید اس سے فراق چاہتا ہے؟ میں نے کہا ہاں اللہ کی قسم، اس نے کہا تو پھر اس کو طلاق دے دو اس طرح سے میں نے اس کو طلاق دے دی، اور وہ چلی گئی بعد میں میں نے اس کو کبھی نہ دیکھا۔

پھر اس کے متعلق قاضی شہاب بن فضل اللہ سے پوچھا کہ انہوں نے اس جنیہ عورت سے صحبت کی؟ فرمایا نہیں۔[1]

[1] آکام المرجان ص ۶۹

وحشی جن عورت کا واقعہ

حافظ فتح الدین ابن سید الناس ؒ فرماتے ہیں میں نے امام تقی الدین بن دقیق العید ؒ سے فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے شیخ عزالدین بن عبدالسلام ؒ سے سنا آپ نے فرمایا جناب (قاضی) ابوبکر ابن العربی (مالکی) جن کے ساتھ (انسان کے) نکاح کا انکار کرتے تھے اور فرماتے تھے جن لطیف روح ہے اور انسان کثیف جسم یہ دونوں جمع نہیں ہو سکتے، پھر انہوں نے فرمایا کہ انہوں نے ایک جن عورت سے نکاح کیا جو ان کے پاس ایک مدت تک رہی پھر ان کو اونٹ کی ہڈی ماری اور زخمی کر دیا، پھر انہوں نے اپنے چہرے پر زخم دکھایا اور وہ بھاگ گئی۔[1]

حنابلہ کا مذہب

ابن العماد ؒ فرماتے ہیں :۔

وَهَلْ يَجُوْزُ نِكَاحُنَا مِنْ جِنِّيَّةٍ مُؤْمِنَةٍ قَدْ اَيْقَنَتْ بِالسُّنَّةِ

عِنْدَ الْإِمَامِ الْبَارِزِيِّ يُمْتَنَعُ وَقَوْلُهُ اِلَّا بِالدَّلِيْلِ يُنْدَفَعُ[2]

۱۔ جس جن مسلمان عورت نے سنت پر ایمان و یقین قائم کر لیا ہو کیا اس سے ہمارا (انسانوں) کا نکاح درست ہے۔

۲۔ امام بارزی ؒ کے نزدیک یہ ممنوع ہے اور ان کا یہ مسئلہ بغیر دلیل کے نہیں چھوڑا جا سکتا۔

شافعی مذہب

جنات سے انسانوں کا نکاح درست ہے اور یہی دونوں آیتوں کے موافق ہے۔

۱ تذکرہ صلاح الدین صفدی (منہ)

۲ ارجوزۃ ابن العماد (منہ)

[illegible] الدین اس کی بحث میں تشریح کرتے ہیں بعض اس سے منع کرتے ہیں اور کہتے ہیں باہمی نکاح کی [illegible] جنس کا اتحاد ہے، لیکن جو بات ظاہر ہے وہ جوازِ نکاح ہے کیونکہ وہ ہمارے بھائی ہیں۔[1]

اس مسئلہ میں جو جانب ظاہر ہے وہ جوازِ نکاح ہے کیونکہ ان کو بھی ناس (لوگ) اور رجال (مرد) کہا جاتا ہے، اور ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا بھائی فرمایا ہے اس نکاح کے جواز پر جو چیز دلالت کرتی ہے وہ یہ کہ بلقیس نے حضرت سلیمان علیہ السلام سے نکاح کیا حالانکہ وہ اس کی ماں جنیہ تھی، پس اگر جنات سے نکاح جائز نہ ہوتا تو اس سے نکاح جائز نہ ہوتا کیوں کہ جس کے والدین میں سے کوئی ایک ایسا ہو جس سے نکاح درست نہیں اس سے بھی نکاح حرام ہے۔[2]

اس کی اس تفصیل کی ضرورت ہے کہ اگر جن آئے اور گفتگو بھی کرے اور اس کا جثہ ہمیں [illegible] ویسے ہی ہم نے اس کا مشاہدہ کیا ہو اور اس کے ہونے کا بھی ہمیں علم ہو تو اس سے نکاح [illegible] التردد۔

اور عماد بن یونس سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا جن سے نکاح جائز نہیں۔ کیوں کہ [illegible] کا اتفاق اور اتحاد جنس صحت نکاح میں شرط ہے اور اس شرط میں شبہ ہے اور [illegible] کوئی دلیل بھی نہیں ہے۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنات سے نکاح کو منع فرمانا اولادِ زنا پر محمول ہے اس کی وضاحت اس دوسری حدیث میں ہے کہ :۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيْكُمْ اَوْلَادُ الْجِنِّ۔

قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم میں جنات کی اولاد کی کثرت

۱ شرح الوجیز الیونسی (منہ)

۲ [illegible] الکام علی غوامض الاحکام (منہ)

نہیں ہو جائے گی۔

صاحب فوائد الاخبار فرماتے ہیں اس سے مراد اولادِ زنا ہے کیونکہ جن سے بھی وحشت ہوتی ہے اور طبیعت کتراتی ہے۔ پس زنا سے پیدا شدہ عورتوں سے نکاح نہ کرنے پر اس حدیث کو محمول کیا جائے گا۔

یہاں تک کی سب گفتگو ابن العماد کی ہے۔[1]

[1] ارجوزہ ابن العماد (منہ)

جنّات کے گھر

گندے مقامات جنّات کے گھر ہیں

عام طور پر جنات کی جگہیں نجاستوں والے مقامات ہوتے ہیں جیسے کھجوروں کے جھنڈ، گندگی کے ڈھیر اور حمامات۔ اسی وجہ سے حمام میں اور اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہوں وغیرہ پر نماز ادا کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ مقامات شیاطین کی جگہیں ہیں۔

بیت الخلاء جنّات کے گھر ہیں

حدیث: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

اِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ، فَاِذَا اَتٰى اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ:
اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔[1]

ترجمہ: یہ گندگی کی جگہیں شیاطین و جنّات کے رہنے کی جگہیں ہیں پس جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کو جائے تو (یہ) کہہ لیا کرے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ (اے اللہ! میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں شریر جنوں اور شریر جنیّوں سے۔

(فائدہ) جب قضائے حاجت کرنے والا یہ دعا پڑھ لیتا ہے تو جنات کے آگے پردہ

[1] ترمذی، نسائی، ابن ماجہ (منہ) ابوداؤد کتاب الطہارۃ باب ۳، سنن ابن ماجہ طہارۃ باب ۹، نسائی طہارۃ باب ۱۷، مسند احمد ۴/۳۶۹، ۳۷۳، صحیح ابن حبان ۱۲۶، مستدرک حاکم ۱/۱۸۷، بیہقی ۱/۹۶، مشکوۃ ۳۵۷، طبرانی کبیر ۵/۲۳۲، ۲۳۶، اتحاف السادہ ۲/۳۳۹، الحلیہ ۹۹، ابن ابی شیبہ ۱/۱۱، ۵۳، ۴، تاریخ بغداد ۴/۲۸۷، ۱۳/۳۰۱۔

ہو جاتا ہے اور یہ اس کے ننگ کو نہیں دیکھ سکتے۔ (منہ)

"بسم اللہ" جنات کے سامنے پردہ ہے

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

إِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ فَإِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ۔[1]

(ترجمہ) یہ گندے مقامات شیاطین کے رہنے کی جگہیں ہیں پس تم میں سے جب کوئی بیت الخلاء جائے تو بسم اللہ کہہ لیا کرے۔

(حدیث) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سِتْرُ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِيْ اٰدَمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ۔[2]

(ترجمہ) جنات کی آنکھوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جائے تو بسم اللہ کہہ لیا کرے۔

حضور بیت الخلاء میں جاتے وقت کیا پڑھتے تھے؟

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کو جاتے تو یہ پڑھا کرتے تھے:۔

---

[1] ابن سنی (منہ) عمل الیوم واللیلۃ حدیث ۲۰۔

[2] مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ (منہ) ترمذی کتاب الجمعہ باب ۷۳، ابن ماجہ کتاب الطہارۃ باب ۹، مسند احمد ۱/ ۳۶۳، جامع الصغیر وحسنہ حدیث نمبر ۴۶۶۲، مجمع الزوائد ۱/ ۲۰۵۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔[1]

ترجمہ۔ اے اللہ! میں آپ سے پناہ پکڑتا ہوں خبیث جنوں سے اور خبیث جنیوں سے۔

(فائدہ) امام سعید بن منصورؒ نے اس دعا کے شروع میں بسم اللہ کے الفاظ بھی بیان کیے ہیں۔[2] (منہ)

گندی نالی میں پیشاب نہ کریں

حضرت ابراہیم (نخعیؒ) فرماتے ہیں گندی نالی پر پیشاب مت کریں اس سے کوئی مرض لگ گئی تو اس کا علاج بہت مشکل سے ہوتا ہے۔[3]

مسلمان اور مشرک جنات کے گھر کہاں کہاں ہیں

(حدیث) حضرت بلال بن حارث فرماتے ہیں "ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں کسی جگہ اترے، آپ قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور میں آپ کے پاس پانی کا برتن لے گیا، پس میں نے کچھ لوگوں کا جھگڑا اور شور سنا، اس طرح کا شور میں نے پہلے نہیں سنا تھا۔ جب آپ تشریف لے آئے تو میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کے پاس لوگوں کا جھگڑا اور شور سنا ہے۔ اس طرح کا میں نے لوگوں سے کبھی نہیں سنا تو آپ نے

---

[1] بخاری، مسلم (منہ) بخاری کتاب الوضوء باب ۹، کتاب الدعوات باب ۱۴، صحیح مسلم کتاب الحیض حدیث ۱۲۲، ۱۲۳، ابن ماجہ ۲۹۲، ترمذی ۵، ۶، ابوداؤد ۴، مسند احمد ۳/ ۹۹، ۴/ ۳۶۹، ۳۷۳، بیہقی ۱/ ۹۵، دارمی ۱/ ۱۷۱، مشکوۃ ۳۳۷، تغلیق التعلیق ۹۷، ۹۸، اتحاف السادۃ ۲/ ۳۳۹، اذکار ۲۷، ابو عوانہ ۱/ ۲۱۶، ابن ابی شیبہ ۱/

[2] (سنن) سعید بن منصور (منہ) مسند احمد ۶/ ۳۲۲، ابن ابی شیبہ ۱/ ۱، کنز العمال ۴/ ۱۷۸۷، ۲۷۲۲۰

[3] کتاب الوسوسۃ ابو بکر بن ابی داؤد (منہ)

ارشاد فرمایا :۔

اِخْتَصَمَ عِنْدِیْ : اَلْجِنُّ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْجِنُّ الْمُشْرِکُوْنَ فَسَأَلُوْنِیْ أَنْ أُسْکِنَهُمْ، فَأَسْکَنْتُ الْجِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ الْجَلْسَ وَأَسْکَنْتُ الْجِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ الْغَوْرَ.

یعنی میرے پاس مسلمان جنات اور مشرک جنات جھگڑا کر رہے تھے انہوں نے مجھ سے درخواست کی تھی کہ میں ان کو سکونت دوں، تو میں نے مسلمان جنات کو جَلْس دے دیا اور مشرک جنات کو غَوْر دے دیا۔

میں (عبداللہ بن کثیر راوی) نے عرض کیا یہ جَلْس اور غَوْر کیا ہیں؟ (حضرت بلال بن کثیر نے) فرمایا جَلْس (سے مراد) بستیاں اور پہاڑ ہیں اور غَوْر (سے مراد) کھائیاں غاریں اور سمندری جزیرے ہیں۔[1]

شریر جنات کہاں رہتے ہیں؟

حضرت عمر بن الخطابؓ نے جب عراق کی طرف جانے کا ارادہ فرمایا تو ان سے حضرت کعب احبارؒ نے عرض کیا۔ اے امیر المومنین! آپ اس کا سفر نہ کریں کیونکہ وہاں نوے فیصد جادو ہے۔ فاسق (بدکار) جنات رہتے ہیں اور عاجز کر دینے والی مرض بھی ہے۔[2]

گوشت کی چکناہٹ والے کپڑے میں رہتے ہیں

(حدیث) حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔

[1] طبرانی، کتاب العظمۃ ابوالشیخ، دلائل النبوۃ امام بیہقی (منہ) مجمع الزوائد ۱/۲۰۳، کنز العمال ۱۵۲۳۲۔

[2] موطا مالک (منہ) موطا کتاب الجامع باب الاستیذان حدیث ۳۰۔

اَخْرِجُوْا مَنَادِیْلَ الْغَمَرِ مِنْ بُیُوْتِکُمْ فَاِنَّهٗ مَبِیْتُ الْخَبِیْثِ وَمَجْلِسُهٗ.[1]

(ترجمہ) اپنے گھروں سے گوشت کی چکناہٹ والا کپڑا نکال دو (یعنی چکناہٹ والا کپڑا صاف کر لیا کرو کیونکہ) یہ خبیث جنات کی رہائش اور مجلس کی جگہ ہے۔

جنات کے سامنے شرمگاہوں کے پردہ کی دُعا

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔

سِتْرُ مَا بَیْنَ اَعْیُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِیْ اٰدَمَ اَنْ یَّقُوْلَ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّطْرَحَ ثِیَابَهٗ : بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ.[2]

(ترجمہ) جنات کی آنکھوں اور انسانوں کی شرمگاہوں کے درمیان کا پردہ یہ ہے کہ مسلمان آدمی جب کپڑے اتارنے کا ارادہ کرے "بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ" پڑھے۔

بل جنات کے گھر ہیں

(حدیث) حضرت عبداللہ بن سرجسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بل میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا، لوگوں نے حضرت قتادہؓ (راوی حدیث) سے عرض کیا بل میں پیشاب کرنے کی وجہ کراہت کیا ہے؟ فرمایا "کہا جاتا ہے کہ جنات کے رہنے کی

[1] دیلمی (منہ) دیلمی حدیث نمبر ۳۴۴۳، جمع الجوامع حدیث ۸۲۰، کنز العمال ۴/۱۴۹۷، جامع الصغیر سیوطی حدیث ۲۹۳ (حدیث ضعیف جدا)

[2] ابن سنی (منہ) عمل الیوم واللیلہ باب ما یقول اذا خلع ثوبا حدیث نمبر ۲۶۸ ص ۹۰، الجامع الکبیر حدیث نمبر ۱۴۶۲۲، ۲/۲۳۹ مشکوٰۃ ۳۵۸، مجمع الزوائد ۱/۱۰۵

جگہیں ہیں[1]

جنّات پانی میں بھی رہتے ہیں

حضرت ابوسعید (خدریؓ) فرماتے ہیں میں نے حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ کو لپیٹے ہوئے دیکھا اور ان پر دو چادریں بھی تھیں۔ ان چادروں کے (اس طرح سے) لپیٹنے کو میں نے اہمیت دی (اور ان سے سمٹ کر چادروں کو اوپر لپیٹنے کی وجہ دریافت کی) تو انہوں نے فرمایا اے ابوسعیدؓ! تمہیں پتہ نہیں پانی میں بھی کچھ مخلوق رہتی ہے۔[2]

حضرت (امام باقر) محمد بن علیؒ سے روایت ہے کہ حضرت حسنؓ و حضرت حسینؓ صبح کے وقت آئے انہوں نے چادریں اوڑھی ہوئی تھیں، انہوں نے فرمایا کہ پانی میں بھی (جنات وشیاطین) رہتے ہیں۔[3]

رات کا پانی جنّات کے لیے ہے

کہا گیا ہے کہ رات کے وقت پانی جنات کا ہوتا ہے اس لیے مناسب نہیں کہ اس میں پیشاب کیا جائے اور نہ (اس میں) غسل کیا جائے ایک مخلوق (جنات) کے خوف سے کہ ان کی طرف سے کوئی تکلیف نہ پہنچ جائے۔[4]

---

[1] ابوداؤد (منہ) ابوداؤد کتاب الطہارت باب ۱۶، ۲۹، نسائی طہارت باب ۲۹، احمد ۵ / ۸۲، مستدرک، صحیح ابن خزیمہ، بیہقی، ابن سکن، جامع صغیر ۹۵۳۱۔

[2] الکنی للدولابی (منہ)

[3] مصنف عبدالرزاق (منہ)

[4] شرح الرافعی (منہ) یعنی فتح العزیز فی شرح الوجیز للغزالی۔

پانی کے جوہڑ جنّات کی جگہیں ہیں

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ:۔

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یَغُوْطَ الرَّجُلُ فِی الْقَرَعِ قِیْلَ وَمَا الْقَرَعُ قَالَ اَنْ یَاتِیَ اَحَدُکُمُ الْاَرْضَ فِیْھَا النَّبَاتُ کُلَّمَا قَمَّتْ قَمَّاسَہٗ فَتِلْکَ مَسَاکِنُ اِخْوَانِکُمْ مِنَ الْجِنِّ۔[1]

(ترجمہ) جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ انسان قرع میں غوطہ لگائے، پوچھا گیا کہ قرع کیا چیز ہے؟ فرمایا یہ کہ تم میں سے کوئی آدمی ایسی جگہ جائے جہاں پر پودے اور گھاس وغیرہ بہت ہوں اور وہاں کے پانی کو پھلانگتا رہے کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنات کے رہنے کی جگہیں ہیں۔

(فائدہ) شیخ ولی الدین عراقی فرماتے ہیں قَرَع کھیت میں خالی جگہ کو کہتے ہیں جیسے سرکی ہوئی (خالی ہوتی ہے)۔[2]

قضائے حاجت کے لیے ننگے سر نہ جائے

ابن رفعہؒ کہتے ہیں کہ حضرات (فقہائے شافعیہ) فرماتے ہیں کہ یہ مستحب ہے کہ آدمی ننگے سر قضائے حاجت کے لیے نہ جائے، اگر اور کوئی چیز نہ ملے تو جنات کے خوف کی وجہ سے اپنی آستین ہی سر پر رکھ لے۔[3]

---

[1] کامل ابن عدی (منہ)

[2] شرح سنن ابوداؤد شیخ ولی الدین عراقی (منہ)

[3] کتاب الکفایۃ علامہ ابن الرفعۃ (منہ)

جنّات شریعت کے مکلّف ہیں

جنّات کے مکلف ہونے پر اہل نظر کا اجماع ہے :۔

حافظ ابن عبدالبرؒ فرماتے ہیں "ایک جماعت اہل علم کے نزدیک جنات شریعت کے مکلف بھی ہیں اور اس کے مخاطب بھی ہیں کیونکہ ارشاد خداوندی ہے :۔

یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ.

(اے جن وانس کی جماعت)

مزید ارشاد ہے :۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ.

(پس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے)

ان دونوں آیات میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنات کو مخاطب فرمایا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ یہ دونوں شریعت کے مکلف ہیں۔

امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ تمام (امت) کا اتفاق ہے کہ تمام جنات مکلف ہیں۔[1]

قاضی عبدالجبار (معتزلی) کہتے ہیں کہ ہم جنات کے مکلف ہونے کے متعلق اہل نظر میں کسی کا اختلاف نہیں جانتے۔

علامہ عزالدین بن جماعۃ فرماتے ہیں مکلفین کی تین قسمیں ہیں :۔

(۱) وہ قسم ہے جو شروع پیدائش سے ہی مکلف ہیں یہ فرشتے، حضرت آدم اور حضرت حوا ہیں۔

(۲) وہ قسم ہے جو شروع پیدائش سے بالکل مکلف نہیں رہے یہ حضرت آدم کی اولاد ہیں۔

۱ تفسیر کبیر امام رازیؒ (منہ)

(۳) ایک قسم وہ ہے کہ اس میں اختلاف ہے ظاہر یہی ہے کہ یہ بھی شروع پیدائش سے مکلف ہیں یہ جنات ہیں۔[1]

جنّات میں سے کوئی نبی اور رسول نہیں ہوا

اکثر علمائے سلف وخلف یہی فرماتے ہیں کہ جنات میں سے کوئی رسول اور کوئی نبی نہیں ہوا۔ حضرت ابن عباسؓ، حضرت مجاہدؒ، حضرت کلبیؒ، حضرت ابوعبیدؒ سے بھی اسی طرح سے منقول ہے۔ فرمانِ خداوندی :۔

یَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ (سورۃ الانعام آیت ۱۳۰)

(ترجمہ) اے جنات اور انسانو! کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے

اس کی تفسیر میں حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں جنات میں سے کوئی رسول نہیں ہوا، رسول انسانوں میں سے مبعوث ہوئے تھے جنات میں سے "نذارۃ" ڈرانے والے ہوئے پھر انہوں نے (اس کی دلیل میں) یہ آیت پڑھی :۔

فَلَمَّا قُضِیَ وَلَّوْا اِلٰی قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ۔ (سورۃ احقاف آیت ۲۹)[2]

رسلٌ منکم (تم جنات اور انسانوں میں کے رسول) کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہاں پر انسانوں کے قاصدین مراد ہیں پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی :۔

وَلَّوْا اِلٰی قَوْمِهِمْ مُّنْذِرِیْنَ.

(جب جنات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہدایت کی باتیں سن لیں تو) اپنی قوم کی طرف منذرین (ڈرانے والے) بن کر دوڑ پڑے۔[3]

۱ شرح بدء الامالی علامہ عزالدین بن جماعۃ

۲ عبد بن حمید، ابن المنذر، ابن ابی حاتم (منہ)

۳ ابن منذر (منہ)

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جنات میں سے نبی ہوتے ہیں؟

حضرت ضحاکؒ کا مذہب

حضرت ضحاکؒ سے جنات کے متعلق سوال کیا گیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے کے جنات میں سے کوئی نبی آیا ہے یا نہیں؟

تو آپ نے فرمایا کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہیں سنا۔

يَامَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ۔

(ترجمہ) اے جن وانس کے گروہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے۔

اس ارشاد میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنات کے رسولوں کا بتلایا ہے۔ شاگردوں نے کہا کیوں نہیں (ہم نے یہ ارشاد سنا ہے)۔[1]

حضرت ابن جریج فرماتے ہیں وہ حضرات جو حضرت ضحاکؒ کا مذہب رکھتے ہیں، وہ فرماتے ہیں "اللہ تعالیٰ نے بتلایا ہے کہ جنات میں سے بھی رسول ہوتے جن کو جنات کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا تھا۔

یہ حضرات فرماتے ہیں اگر یہ درست ہے کہ انسانوں کے رسولوں سے حقیقی انسانی رسول مراد ہیں تو انسانوں کے رسولوں کی خبر سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جنات کے رسول بھی ہوتے ہیں۔

علامہ ابن حزمؒ کا مذہب

علامہ ابن حزمؒ فرماتے ہیں "حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل انسانوں میں سے کوئی

[1] ابن جریر (منہ)

جنات کی طرف نہیں بھیجا گیا کیونکہ جنات انسانوں کی قوم میں سے نہیں ہیں۔

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے (کہ پہلی امتوں میں ہر) نبی کو کسی نہ کسی اس قوم کے پاس بھیجا جاتا تھا۔[1]

ابن حزمؒ ہی فرماتے ہیں یہ بات تو ہم یقینی طور پر جانتے ہیں کہ ان کو ڈرایا گیا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد (اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ) سے واضح ہے کہ ان میں سے انبیاء کرام تشریف لائے ہیں۔

حضرت ابن عباسؓ کی تفسیر

(آکام المرجان کے) مؤلف فرماتے ہیں حضرت ضحاک کے مذہب کی تائید حضرت ابن عباسؓ کی اس سے فرمانِ خداوندی وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ (سورہ طلاق آیت ۱۲) کی تفسیر میں مروی ہے کہ زمینیں سات ہیں ہر زمین میں تمہارے نبیؐ کی طرح ایک نبیؑ ہے اور (آدمؑ کی طرح ایک آدمؑ ہے اور نوحؑ کی طرح ایک نوحؑ ہے اور (ابراہیمؑ کی طرح ایک ابراہیمؑ ہے اور (عیسیٰؑ کی طرح ایک عیسیٰؑ ہے۔[2]

اکثر علماء نے اس کی تاویل یہ فرمائی ہے کہ یہ جنات میں سے کچھ لوگ تھے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول نہیں تھے، لیکن ان کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر پھیلایا اور (انہوں نے اللہ کے ان رسولوں کا کلام سنا جو انسانوں سے مبعوث ہوئے تھے اور اپنی قوم جنات کی طرف لوٹ آتے

[1] یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جو ان کتب میں مروی ہے بخاری کتاب التیمم باب۱ کتاب الصلوٰۃ باب ۵۶، جہاد باب ۱۲۲، تعبیر الرؤیا باب ۱۱، الاعتصام باب ۱، مسلم مساجد حدیث ۳، ۵، ۷، ۸، ترمذی کتاب السیر باب ۵، دارمی کتاب السیر باب ۲۸، سنن نسائی کتاب الغسل باب ۲۶، الجہاد باب ۱، مسند احمد ۱/۳۰۱، ۲/۲۲۲، ۲۶۴، ۲۶۸، ۳۱۴، ۳۹۶، ۴۱۲، ۴۵۵، ۵۰۱، ۳/۳۰۴، ۴/۴۱۶، ۵/۱۶۲، ۲۴۸، ۲۵۶، بیہقی ۱/۲۱۲، ۲/۴۳۳، تغلیق التعلیق ۲۵۴، اتحاف السادۃ ۱/۴۸۸، ۴۸۹، فتح الباری ۱/۴۳۶، ۴۳۹، ۵۳۳، تفسیر ابن کثیر ۲/۲۰، ۱۱۲، ۲۸۱، ۳/۴۹۰، ۴/۴۳، ۳۹۷، ۶/۱۰۱، ۵۰۶۔

[2] ابن جریر، ابن ابی حاتم، حاکم وصححہ، شعب الایمان بیہقی (منہ) مستدرک حاکم ۲/۴۹۳۔

اور ان کو ڈرایا۔

میں (علامہ سیوطی) کہتا ہوں:

علامہ شبلیؒ اور امام کلبیؒ

فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے انبیاء کرام انسانوں میں سے بھیجے جاتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنات اور انسان دونوں کی طرف مبعوث فرمائے گئے ہیں۔[1]

علامہ زمخشریؒ فرماتے ہیں اس بات میں امام ضحاکؒ کی موافقت نہیں ہے کہ جنات سے بھی رسول ہوئے ہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ انسانوں کے رسول ان کو خصوصی طور پر خطاب کرتے تھے جنات کو خطاب نہیں کرتے تھے جس طرح سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنات کو خطاب فرمایا جب وہ ان کے پاس حاضر ہوتے تھے، یہ جنات انبیاء کرام سے یا بعض مومنین سے (انبیاء کی دعوت کو) سنا کرتے تھے۔[2]

[1] شبلی فی فتاویہ، کلبی فی ماحکاہ الزمخشری (منہ)

[2] زمخشری (منہ) لعلہ فی تفسیرہ الکشاف

جنّ وانس کے نبی ہیں

مسلمانوں کے مذاہب میں سے کسی نے اختلاف نہیں کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انسانوں اور جنات دونوں کی طرف مبعوث فرمائے گئے ہیں۔ بخاری اور مسلم شریف کی حدیث "بُعِثْتُ اِلَی الْاَحْمَرِ وَالْاَسْوَدِ"[1] کی تفسیر اسی سے کی گئی ہے کہ میں جنات اور انسانوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔

جنات کا مؤمن اور مسلمان ہونا لازمی ہے

شیخ ابوالعباس (ابن تیمیہؒ) فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دونوں ثقلین (جنات اور انسانوں) کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے ان کا آپ پر ایمان لانا لازم ہے اور جس کو آپ ساتھ لے کر آئے ہیں اور آپ کی اطاعت بھی لازم فرمائی ہے اور یہ کہ وہ اس کو حلال جانیں جس کو آپ نے حلال فرمایا اور اس کو حرام جانیں جس کو آپ نے حرام فرمایا، اور اس سے محبت رکھیں جس سے آپ نے محبت فرمائی اور اس کو ناپسند کریں جس کو آپ نے ناپسند کیا۔ اور ہر وہ شخص جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی دلیل قائم ہو چکی ہو چاہے وہ انسان ہو یا جن اور وہ آپ پر ایمان نہ لائے تو وہ اللہ کے عذاب کا مستحق ہے، جیسا کہ وہ کافر اللہ کے عذاب کے مستحق ہیں جن کی طرف اللہ نے رسول مبعوث فرمائے تھے۔

[1] مسلم شریف حدیث نمبر ۳ کتاب المساجد، مسند امام احمد ۱/۲۵۰، ۳۰۱، ۴/۴۱۶، ۵/۱۴۵، ۱۴۸، ۱۶۲، ابن حبان حدیث نمبر ۲۰، مجمع الزوائد ۶/۶۵، ۸/۲۵۸، ۲۶۹، طبقات ابن سعد ۱/۱/۱۲۷، البدایہ والنہایہ ۲/۱۵۴، تفسیر ابن کثیر ۶/۱۰۰، ۵۰۶، قرطبی ۱/۴۹۔

اور یہ ایسا اتفاقی قانون ہے جس پر صحابہ کرامؓ، تابعین عظام، ائمہ مسلمین اور اہل سنت وغیرہ کی تمام جماعتوں کا اتفاق ہے۔

ایک جن صحابی کی شہادت کا عجیب واقعہ

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آپؓ چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ ایک بگولے نے ان حضرات کو اٹھالیا، اس کے بعد اس سے بھی بڑا ایک اور بگولا آیا جو بکھر گیا۔ پھر ہم نے دیکھا کہ ایک سانپ مردہ پڑا ہے تو ہم میں سے ایک آدمی نے آگے بڑھ کر اپنی چادر کے دو حصے کیے اور ایک حصہ میں اس کو کفن دے کر دفن کر دیا۔ جب رات ہوئی تو دو عورتیں پوچھ رہی تھیں تم میں سے کس نے عمرو بن جابرؓ کو دفن کیا ہے؟ ہم نے کہا ہم تو عمرو بن جابرؓ کو نہیں جانتے؟ تو انہوں نے کہا اگر تم نے ثواب کی جستجو کی تھی تو وہ تمہیں مل گیا ہے۔ کچھ فاسق جنات نے مومن جنات کے ساتھ لڑائی کی تھی اور انہوں نے عمرو بن جابرؓ کو قتل کر ڈالا تھا اور یہ وہی سانپ تھا جس کو تم نے دیکھا اور دفن کیا ہے) اور یہ ان جن حضرات سے تھا جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن پاک سنا تھا۔ پھر اپنی قوم کی طرف واعظ بن کر لوٹے تھے۔[1]

شہید جن سے خوشبو

حضرت معاذ بن عبید اللہ بن معمرؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا کہ آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور عرض کیا میں آپ کو ایک عجیب بات بیان کرنا چاہتا ہوں "ہم ایک وسیع بیابان میں تھے کہ ہمارے سامنے دو بگولے آئے ایک ایک طرف سے دوسرا دوسری طرف سے، پھر ان کی مڈبھیڑ ہوئی اور مقابلہ ہوا پھر وہ الگ الگ ہو گئے پس

[1] ابن سلام (منہ)

(ہم نے دیکھا کہ) ان میں کا ایک دوسرے سے زائد تھا، پھر میں ان کے اکھاڑے کی جگہ پر گیا تو وہاں پر بہت سے سانپ پڑے ہوئے تھے، ان سے زیادہ میری آنکھوں نے کوئی چیز نہیں دیکھی، ان میں کے ایک سانپ سے کستوری کی خوشبو آرہی تھی اور وہاں پر ایک باریک زرد رنگ کا سانپ بھی پڑا تھا میں ان کو اُلٹنے پلٹنے لگا تاکہ دیکھوں کہ یہ خوشبو کس سانپ سے آرہی ہے۔ تو وہ خوشبو اسی زرد باریک سانپ سے آرہی تھی، مجھے یقین ہو گیا کہ یہ اس کی کسی نیکی کی وجہ سے ہے تو میں نے اس کو اپنی پگڑی میں لپیٹا اور دفن کر دیا۔ اس کے بعد میں جا رہا تھا کہ ایک منادی کی میں نے آواز سنی جو مجھے نظر نہیں آرہا تھا۔ اس نے کہا، اے اللہ کے بندے! تم نے یہ کیا کیا ہے؟ میں نے اس کو وہ کچھ بتا دیا جو کچھ میں نے دیکھا تھا، اس نے کہا تم نے درست کیا، یہ جنات کے قبیلے بنو شیعان اور بنو اقیش تھے۔ ان کی آپس میں مڈبھیڑ اور لڑائی ہوئی اور ان کے مقتولین میں سے ایک وہ بھی تھا، جس کو تم نے دیکھا اور یہ شہید ہوا ہے اور یہ ان (جن) حضرات میں سے تھا جنہوں نے جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم کو سنا تھا۔[1]

ایک صحابی جن کی وفات کا واقعہ

حضرت کثیر بن عبد اللہ ابو ہاشم تاجیؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابو رجاء عطاردیؒ کے پاس حاضر ہوئے اور ان سے سوال کیا کہ آپ کے پاس ان جنات صحابہ کرام کا علم ہے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کا شرف حاصل کیا تھا؟ تو وہ مسکرائے اور فرمایا میں وہ بات بتلاتا ہوں جس کو میں نے خود دیکھا اور سنا ہے وہ یہ کہ ہم ایک سفر میں تھے جب ایک پانی کی جگہ پر اترے اور اپنے خیمے نصب کیے اور میں دوپہر کے آرام کرنے کو چلا گیا۔ خیمہ میں میرے سامنے ایک سانپ لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔ میں نے اپنا برتن لیا اور اس پر پانی

[1] ابن ابی الدنیا کتاب الہواتف ۱۵۸ اصد ۱۱۴، آکام المرجان، صد ۴۳

چھڑکنے لگ گیا تو اس کو سکون ہو گیا. جب ہم نے نمازِ عصر ادا کی تو وہ مر گیا اور میں نے اپنے تھیلے سے ایک سفید کپڑے کا ٹکڑا نکالا اور اس کو لپیٹ دیا اور گڑھا کھود کر اس میں دفن کر دیا اور باقی دن اور رات ہم سفر میں مصروف رہے جب دن چڑھا اور ہم ایک پانی کی جگہ اترے اور خیمے لگائے اور میں دوپہر کے آرام کے لیے چلا گیا تو میں نے دو مرتبہ "سلام علیکم" کی آواز سُنی. یہ لوگ ایک یا دس یا سو یا ہزار نہیں تھے بلکہ اس سے کہیں زیادہ تھے. میں نے ان سے پوچھا تم لوگ کون ہو؟ کہنے لگے "ہم جنات ہیں اللہ تمہیں برکت دے تم نے ہمارا ایک ایسا کام کیا ہے جس کے بدلہ چکانے کی ہم میں طاقت نہیں" میں نے پوچھا میں نے تمہارا کونسا کام کیا ہے؟ کہنے لگے وہ سانپ جو تمہارے پاس فوت ہوا تھا وہ ان آخری حضرات سے تھا جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔[1]

آپ ﷺ کے پاس جنات کے کئی وفد آئے تھے

مؤلف (امام شبلیؒ) فرماتے ہیں کہ اس میں شک نہیں ہجرت کے بعد مکہ اور مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنات کے وفد کئی مرتبہ حاضر ہوئے ہیں.

شیاطین کا آسمان سے باتیں چرانا کب بند ہوا؟

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

اِنْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِنْ اَصْحَابِهٖ عَامِدِيْنَ اِلٰى سُوْقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيْلَ بَيْنَ الشَّيَاطِيْنِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِيْنُ اِلٰى قَوْمِهِمْ فَقَالُوْا حِيْلَ بَيْنَنَا

[1] ابن ابی الدنیا، دلائل النبوت ابو نعیم اصبہانی دمنہ، الہواتف ابن ابی الدنیا ۳۵ ص ۳۹، حلیہ ابو نعیم ۲/۳۰۴، دلائل النبوت ابو نعیم اصبہانی ۲/۱۲۷

وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَاُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ، قَالُوْا مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ اِلَّا شَيْءٌ حَدَثَ، فَاضْرِبُوْا مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَانْظُرُوْا مَا هٰذَا الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، فَانْطَلَقُوْا يَضْرِبُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَمَغَارِبَهَا، فَانْصَرَفَ اُولٰٓئِكَ النَّفَرُ الَّذِيْنَ تَوَجَّهُوْا نَحْوَ تِهَامَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَخْلَةٍ وَهُوَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ صَلٰوةَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْاٰنَ اِسْتَمَعُوْا اِلَيْهِ فَقَالُوْا هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِيْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَهُنَالِكَ لَمَّا رَجَعُوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ قَالُوْا: اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا.[1]

ترجمہ: جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کی جماعت کو ساتھ لے کر عکاظ بازار کے ارادہ سے روانہ ہوئے، اور اس وقت شیاطین کے سامنے آسمان کے درمیان رکاوٹ پڑ گئی تھی اور ان پر شہابے چھوڑے گئے تھے. یہ شیاطین جب اپنی قوم کی طرف لوٹے اور کہا تمہارے اور آسمان کی اطلاع کے درمیان کوئی چیز رکاوٹ نہیں بن سکتی. معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نئی چیز وجود میں آئی ہے، تم زمین کی مشرق و مغرب کی اطراف میں پھیل جاؤ اور دیکھو کون سی چیز تمہارے اور آسمان کی خبر کے درمیان حائل ہوئی ہے. چنانچہ وہ زمین کے مشرق و مغرب چھاننے لگے بس ایک گروہ تہامہ کی جانب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب آیا. آپ اس وقت مقام نخلہ میں تھے اور اپنے صحابہ کرامؓ کو نمازِ فجر پڑھا رہے تھے، جب انہوں نے قرآن پاک کو سُنا تو اس کی طرف

[1] بخاری شریف کتاب الاذان باب ۱۰۵ و کتاب التفسیر تفسیر سورۃ ۷۲، صحیح مسلم کتاب الصلوۃ حدیث ۱۴۹، سنن ترمذی تفسیر سورۃ ۷۲۔

متوجہ ہوئے اور کہنے لگے قسم بخدا! یہی چیز ہے جو تمہارے اور آسمان کی اطلاع کے درمیان حائل ہے، اس وقت یہ اپنی قوم کی طرف لوٹ آئے، اور کہنے لگے اے ہماری قوم (جنات) ہم نے قرآنِ عجیب سُنا ہے جو ہدایت کی رہنمائی کرتا ہے پس ہم اس پر ایمان لائے ہیں اور ہم اپنے پروردگار کا ہرگز کوئی شریک نہیں بنائیں گے۔

جنّات کے وفدِ نصیبین کی حضورؐ سے ملاقات

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل صفّہ کے لوگوں میں سے ہر ایک کو کوئی نہ کوئی کھانے کے لیے لے گیا اور میں رہ گیا مجھے کوئی لے کر نہ گیا، میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپؐ کے دستِ اقدس میں کھجور کی چھڑی تھی اس کو آپ نے میرے سینے پر مارا اور فرمایا میرے ساتھ چلو، پھر آپ چل پڑے۔ میں بھی آپ کے ساتھ چل پڑا۔ حتیٰ کہ ہم بقیع غرقد پہنچ گئے۔ پھر آپ نے اپنے عصا شریف سے ایک لائن کھینچی اور فرمایا، اس میں بیٹھ جاؤ جب تک میں لوٹ کر نہ آؤں یہیں رہنا، پھر آپ چل پڑے اور میں آپ کو کھجوروں کے درمیان سے دیکھتا رہا، یہاں تک کہ ایک سیاہ غبار چھا گیا اور میرا آپ سے رابطہ ٹوٹ گیا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ اپنا عصا مبارک بھی کھٹکھٹاتے تھے اور فرماتے تھے " بیٹھ جاؤ "، حتیٰ کہ صبح ظاہر ہونے لگی، پھر غبار بلند ہوا اور وہ چلے گئے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا " اگر تم اس حلقہ سے میرے امن دینے کے بعد نکلتے تو ان میں سے کوئی (جن) تمہیں اچک لے جاتا، کیا تم نے کچھ دیکھا تھا؟" میں نے عرض کیا: میں نے کچھ سیاہ لوگ غبار آلود سفید کپڑوں میں دیکھے تھے، آپ نے ارشاد فرمایا:
"یہ نصیبین کے جنات کا وفد تھا، انہوں نے مجھ سے سامان اور توشہ کا سوال کیا۔ میں نے ان کو ہر قسم کی ہڈی اور گوبر اور لید کا سامان خرچ دیا ہے۔ میں نے عرض کیا یہ ان کے کیا کام آئیں گے؟

آپ نے ارشاد فرمایا " ان کو جو ہڈی بھی ملے گی اس پر اسی طرح کا گوشت پائیں گے جس دن اس کو کھایا گیا تھا، اور ان کو گوبر ملے گا اس پر وہ اناج پائیں گے جو اس کے کھانے کے دن میں اس پر موجود تھا، اس لیے تم میں سے کوئی شخص کسی ہڈی اور گوبر سے استنجاء نہ کیا کرے "۔[1]

حضورؐ نے جنات کے سامنے سورۃ الرحمٰن تلاوت فرمائی

(حدیث) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرات صحابہ کرامؓ کے پاس تشریف لائے اور ان کے سامنے اوّل تا آخر سورۃ الرحمٰن کی تلاوت فرمائی تو صحابہ کرامؓ خاموش رہے، آپ نے فرمایا تم خاموش کیوں ہو گئے ہو؟ میں نے یہ سورت لیلۃ الجن میں جنات کے سامنے پڑھی تو انہوں نے تم سے زیادہ بہتر جواب دیا، جب میں ارشاد باری تعالیٰ " فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ " تک پہنچا تو انہوں نے کہا اے ہمارے پروردگار! ہم آپ کی نعمت کا انکار نہیں کر سکتے سب تعریفیں آپ کے لیے ہیں۔[2]

شیطان کے پڑپوتے کا عجیب قصّہ

(حدیث) حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہامہ کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ پر بیٹھے تھے کہ ایک بوڑھا اپنے ہاتھ میں عصا لے کر سامنے آیا اور سرکار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دے کر اس کو

[1] ابن جریر تفسیر طبری، ابونعیم (منہ) نصب الرایہ ۱/۱۴۵، تفسیر ابن کثیر ۷/۲۸۲

[2] ترمذی، حاکم، بیہقی و صححہ (منہ) سنن ترمذی تفسیر سورۃ ۵۵، دلائل نبوت بیہقی ۲/۲۳۲، ۱۷، ۲/۴۷۳، درمنثور ۶/۱۴۰، کنزالعمال حدیث نمبر ۲۸۲۳، ۱۴۶، ۴ مستدرک حاکم ۲/۴۷۳ الشکر لابن ابی الدنیا حدیث نمبر ۲۷، تہذیب تاریخ دمشق ابن عساکر ۲/۲۰۴، ۵/۲۹۷، میزان الاعتدال ۲۹۱۸، زاد المسیر ۸/۱۱۲، تفسیر ابن کثیر ۷/۲۸۵۔

اس کی زبان میں پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں ہامہ بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس ہوں۔ آپ نے فرمایا تیرے اور شیطان کے درمیان صرف دو باپوں کا فاصلہ ہے تو نے کتنا زمانہ طے کیا ہے؟ کہا میں نے دُنیا کی عمر پوری کی ہے بس تھوڑی سی اور باقی ہے، جن راتوں کو قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا اس وقت میں چند سال کا بچہ تھا بات سمجھ لیتا تھا، ٹیلوں کو پھلانگتا تھا، کھانا خراب کرنے کا اور قطع رحمی کا حکم کرتا تھا۔ تو جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جدائی ڈالنے والے بوڑھے اور سُستی کرنے والے جوان کا کام بہت بُرا ہے۔" اس نے کہا آپ مجھے اس بارے میں معاف فرمائیں میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کر چکا ہوں، میں حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ ان کی مسجد میں ان لوگوں کے ساتھ تھا جو ان کی قوم میں سے ان پر ایمان لائے تھے، میں ہمیشہ ان کو ان کے اپنی قوم کو دعوت پر سخت سُست کہا کرتا تھا حتیٰ کہ وہ خود بھی رو پڑے اور مجھے بھی رُلا دیا، انہوں نے فرمایا تھا کہ (اگر میں تمہاری بات مان لوں تو) میں ضرور شرمندگی اُٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں اور میں پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلین میں سے بن جاؤں۔ میں نے عرض کیا تھا اے نوح! میں ان لوگوں میں سے ہوں جو قابیل بن آدم کے سعادت مند شہید کے خون کرنے میں شریک تھے کیا آپ رب تعالیٰ کے ہاں میری توبہ کی قبولیت پاتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا اے ہامہ! خیر کی نیت کر اور حسرت اور ندامت سے پہلے بھلائی پر لگ جا اللہ تعالیٰ نے جو مجھ پر نازل فرمایا ہے میں نے اس میں پڑھا ہے کہ جو شخص اپنی پوری دینداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ تائب ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کو قبول فرماتے ہیں، اٹھ وضو کر اور دو رکعات پڑھ، تو میں نے اسی وقت عمل شروع کر دیا جس کا انہوں نے مجھے حکم فرمایا تھا، پھر انہوں نے مجھے پکارا کہ اپنا سر اُٹھا لو، تمہاری توبہ آسمان سے نازل ہو چکی ہے، تو میں اللہ کے لیے ایک سال تک سجدہ میں پڑا رہا۔ اور میں حضرت ہود علیہ السلام کے ساتھ سجدہ میں شریک تھا۔ جب انہوں نے اپنی قوم کے ساتھ سجدہ کیا تھا، میں ان کو بھی ان کے (جاہل) قوم کو (بار بار) دعوت دینے پر عتاب کرتا تھا۔ حتیٰ کہ وہ بھی اپنی قوم پر روتے اور مجھے بھی رُلایا، اور میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی زیارت بھی کیا کرتا تھا۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس

امانت داری کے عہدہ پر فائز تھا، اور میں حضرت الیاس کو وادیوں میں ملا کرتا تھا اور اب بھی ان کو ملا کرتا ہوں[1] میری حضرت موسےٰ علیہ السلام سے بھی ملاقات ہوئی تھی۔ انہوں نے تورات سکھائی تھی اور فرمایا تھا اگر تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کرو تو ان کو میرا سلام کہنا۔ اور میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی ملا ہوں اور ان کو ان کا سلام بھی پہنچایا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مجھے فرمایا تھا اگر تم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملو تو ان کو میری طرف سے سلام پیش کرنا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو اتر آئے اور رونے لگے اور فرمایا "اور عیسیٰ علیہ السلام پر بھی رہتی دُنیا تک سلام ہو اور اے ہامہ! امانت پہنچانے والے تم پر بھی سلام ہو۔" ہامہ نے کہا یا رسول اللہ! آپ بھی میرے ساتھ وہی کریں جو موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے کیا تھا۔ انہوں نے مجھے تورات سکھلائی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو سورۃ واقعہ، سورۃ مرسلات، سورۃ عم یتساءلون، سورۃ اذا الشمس کورت، معوذتین اور قُل ہُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ سکھلائیں اور فرمایا اے ہامہ! اپنی ضرورت ہمارے پاس پیش کرو اور ہماری زیارت کرنا نہ چھوڑنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات ہو گئی اور اس کی ہمیں خبر نہ ہوئی نہ معلوم وہ زندہ ہے یا فوت ہو گیا ہے۔[2]

(فائدہ) یہ مذکورہ حدیث زوائد زہد میں حضرت عبد اللہ بن امام احمد نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے اور عقیلی نے (ضعفاء میں) اور شیرازی نے کتاب الالقاب میں اور ابو نعیم نے (دلائل میں) اور ابن مردویہ نے بھی ذکر کی ہے۔ نیز یہ روایت امام فاکہی نے کتاب مکہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے، اس حدیث کے کئی طرق ہیں جن کی وجہ سے یہ حدیث درجہ حسن کو پہنچتی ہے۔ (علامہ سیوطیؒ)

کتاب الضعفاء عقیلی، ابو نعیم، بیہقی (منہ) دلائل النبوۃ ابو نعیم اصبہانی ۱۳۱

حضرت الیاس اور حضرت خضر دونوں کی ارواح کو اللہ نے حسب منشاء خداوندی اشکال بدلنے کی طاقت دی ہے اب بھی ان کی کسی نہ کسی حضرات اولیاء وغیرہ سے ملاقات کرتی ہیں (تفسیر مظہری ماخوذ از حضرت مجدد الف ثانیؒ ــــ مترجم)

ابلیس کا پڑپوتا جنت میں

(حدیث) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

إِنَّ هَامَةَ بْنَ هَيْمِ بْنِ لَاقِيسَ فِي الْجَنَّةِ۔[1]

(ترجمہ) ہامہ بن ہیم بن لاقیس جنت میں جائے گا۔

دو نبیوں پر ایمان لانے والا جن صحابی

حضرت سہل بن عبداللہ (تستریؒ) فرماتے ہیں کہ میں قومِ عاد کے کسی علاقہ کی سمت میں گیا میں نے وہاں پر ایک غار دیکھا جو کھدا ہوا تھا۔ اس کے درمیان میں پتھروں کا ایک محل تھا جس میں جنات رہتے تھے، میں اس میں داخل ہوا تو وہاں پر ایک بوڑھا آدمی دیو ہیکل جسم کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز ادا کر رہا تھا، اس پر اون کا ایک جبہ بھی تھا جس میں تازگی تھی مجھے اس کے عظیم الجثہ ہونے نے اتنا تعجب میں نہ ڈالا جتنا اس کے جبہ کی تازگی اور تراوت نے تعجب میں ڈال دیا، میں نے اس کو سلام کیا اور اس نے مجھے سلام کا جواب دیا، اور کہا اے سہل! جسم کپڑوں کو پرانا نہیں کرتے بلکہ ان کو گناہوں کی بدبو اور حرام کھانے پرانا کرتے ہیں، یہ جبہ مجھ پر سات سو سال سے ہے۔ اس میں میں نے حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد علیہما السلام سے ملاقات کی تھی اور ان پر ایمان لایا تھا۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں ان حضرات میں سے ہوں جن کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی تھی :-

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ۔ (سورۃ الجن آیت ۱)[2]

[1] کتاب السنن ابو علی بن اشعث (منہ) تذکرۃ الموضوعات پٹنوی ۱۱۱، لآلی مصنوعہ ۱/۹۲

[2] صفۃ الصفوۃ ابن جوزیؒ (منہ)

...ت میں جنات کا نکاح

مجھے احادیث میں مؤمن جنات کے متعلق یہ بات نہیں ملی کہ یہ جنت میں نکاح بھی کریں گے یا نہیں؟ لیکن جنات کے جنت میں داخل ہونے کا استدلال اس آیت مبارکہ سے کیا گیا لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ۔ (سورۃ الرحمٰن آیت ۵۶) پس اگر وہ جنت میں داخل ہوں تو ظاہر بات یہی ہے کہ ان میں کے مرد بھی اسی طرح سے نکاح کریں گے جس طرح آدمی نکاح کریں گے۔ لیکن آدمی جس طرح سے حورعین سے نکاح کریں گے اسی طرح سے جنی [illegible] سے بھی نکاح کریں گے۔ مگر مومن جنات صرف حورعین اور جن عورت سے نکاح کریں گے انسان عورت سے نہیں، کیونکہ جنت میں کوئی بے شوہر نہیں ہوگی۔ لیکن جنات کا انسان عورتوں سے اور انسان کا جنات عورتوں سے نکاح کرنا محل نظر ہے۔

جنات پر ظلم کرنا حرام ہے

جنات کا انسان پر اور آپس میں ایک دوسرے پر ظلم کرنا حرام ہے دلائل سے یہی ظاہر ہے۔ حدیث شریف میں ہے :-

يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا۔[1]

(ترجمہ) اے میرے بندو! میں نے ظلم کو خود اپنے آپ پر بھی حرام کیا ہے اور تمہارے درمیان بھی حرام کیا ہے تم ایک دوسرے پر ظلم مت کیا کرو۔

یہ بات معلوم ہے کہ جو ظلم اور تعدی کرے اس کو تنبیہ کرنا حتی الوسع ضروری ہے۔

[1] تغلیق التعلیق ابن حجر ۲۰/۰۵۶۰، ترغیب وترہیب ۲/۵/۴۷، اتحاف السادۃ ۵/۶۰، اتحافات سنیہ ۲۹۴، تہذیب تاریخ دمشق ابن عساکر ۷/۲۰۶، اذکار امام نووی حدیث ۳۶۷، مشکوٰۃ حدیث ۲۳۲۶، زاد المسیر ۳/۳۷۰۔

آسیب کو بھگانے کا طریقہ

ہمارے شیخ کے پاس جب کوئی مرگی کا مریض آتا تھا تو اس کو مرگی کا وعظ سنا
اور امر و نہی فرماتے تھے پس اگر وہ اس سے باز آجاتا اور مرگی کے مریض کو چھوڑ جاتا تو
سے اس کا عہد لیتے تھے کہ وہ دوبارہ نہیں آئے گا۔ اور اگر وہ علیحدہ نہیں ہوتا تھا
کو مارتے تھے حتیٰ کہ وہ علیحدہ ہو جائے، ظاہر میں تو مار مرگی کے مریض کو پڑتی ہے
حقیقت میں مرگی ڈالنے والے (جن) پر پڑتی ہے اسی وجہ سے وہ دردمند ہوتا اور چیختا چلا
اور مرگی کے مریض سے ہوش آنے کے بعد جب مار کھانے کا پوچھا جاتا ہے تو وہ اس
نہیں رکھتا ہوتا۔

جنات کے متعلق مختلف مسائل

حضرت ابو المعالیؒ فرماتے ہیں اکیلے میں فرشتوں اور جنات سے ننگ کا پرد
میں فقہاء (شافعیہ) کا ظاہر کلام یہ ہے کہ جنات سے بھی پردہ ہے کیوں کہ وہ اجنبی
حکم میں ہیں اور ان سے یہ پردہ اس وقت ہوگا جب جنات کی موجودگی کا علم ہو۔
اور اگر جنات کسی مردہ کو غسل دیں تو ان کا غسل دے دینا کافی ہے کیونکہ وہ
ہیں اور اس کے فرض کفایہ والے مسائل بھی ادا ہو جاتے ہیں صرف ان کی اذان انسا
کے لیے کافی نہیں ہوگی۔ اور اگر ان کے اذان دے دینے کی خبر سچی ہو تو ان کی اذا
کافی ہوگی۔ کیوں کہ اذان کے کافی ہونے کا کوئی مانع نہیں ہے۔ اور اگر کوئی مانع نہ
کی وجہ سے ان کا ذبح شدہ جانور بھی حلال ہے۔

(نوٹ) ہم نے اس باب میں لقط المرجان کی چیدہ چیدہ عبارات کا ترجمہ کیا ہے تاکہ قارئین کی
پوری دلچسپی برقرار رہے تفصیل کے طالب اصل کتاب کی طرف رجوع فرمائیں۔ (امداد اللہ انور غفرلہ)

عقائد و عبادات

...ات کافر ہیں یا مسلمان؟

فرمانِ خداوندی کُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا (سورۃ الجن آیت ۱۱) کی تفسیر میں حضرت مجاہدؒ فرماتے
...ات دو قسموں میں بٹے ہوئے تھے۔ ۱۔ مسلمان۔ ۲۔ کافر[1]

...ات کے مختلف فرقے

مذکورہ آیت کی تفسیر میں حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں جنات میں بھی مختلف فرقے ہیں۔
حضرت سُدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جنات میں بھی قدریہ، مرجئہ، رافضی اور شیعہ
موجود ہیں[2]

...سنت آدمی جنات پر زیادہ بھاری ہے

حماد بن شعیبؒ ایک ایسے آدمی سے روایت کرتے ہیں جو جنات کے متعلق کلام
...ا کہ جنات کہتے ہیں کہ ہم پر متبع سنت آدمی زیادہ بھاری ہے۔[3]

...ہد کی نماز پڑھتے ہیں

حضرت یزید رقاشیؒ فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان بن محرز مازنی جب تہجد کی نماز کے لیے رات

---

[1] ...بن حمید (منہ)
[2] ...الناسخ والمنسوخ امام احمد، کتاب العظمۃ ابو الشیخ (منہ)
[3] ...ابو نصر سجزی (منہ)

کو اُٹھتے تھے تو ان کے ساتھ گھر میں رہنے والے جنات بھی اُٹھ کھڑے ہوتے تھے اور ان کے ساتھ یہ نماز بھی ادا کرتے تھے اور ان کی تلاوتِ قرآن بھی سُنا کرتے تھے. حضرت سُری ؒ نے یزید رقاشی ؒ سے پوچھا کہ (صفوان ؒ) کو اس کا علم کیسے ہو جاتا تھا؟ فرمایا جب چیخ و پکار سنتے تو گھبرا جاتے تھے تو ان کو آواز آتی تھی کہ اے اللہ کے بندے گھبراؤ مت، آپ کے بھائی آپ کے ساتھ نماز تہجد کے لیے کھڑے ہوتے ہیں، اس کے بعد اس حرکت سے ان کی وحشت ختم ہو گئی تھی.[1]

جنّات تلاوت سُنتے ہیں

(حدیث) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

مَنْ صَلّٰى مِنْكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْهَرْ بِقِرَاءَتِهٖ فَاِنَّ الْمَلَآئِكَةَ تُصَلِّيْ بِصَلَاتِهٖ وَتَسْمَعُ لِقِرَاءَتِهٖ وَاِنَّ مُؤْمِنِي الْجِنِّ الَّذِيْنَ يَكُوْنُوْنَ فِي الْهَوَاءِ وَجِيْرَانِهٖ مَعَهٗ فِيْ مَسْكَنِهٖ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهٖ وَيَسْتَمِعُوْنَ لِقِرَاءَتِهٖ وَاِنَّهٗ لَيَطْرُدُ بِجَهْرِهٖ بِقِرَاءَتِهٖ مِنْ دَارِهٖ وَمِنَ الدُّوْرِ الَّتِيْ حَوْلَهٗ فُسَّاقَ الْجِنِّ وَمَرَدَةَ الشَّيَاطِيْنِ۔[2]

(ترجمہ) تم میں سے جو آدمی رات کی نماز ادا کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اُونچی آواز سے قرأت کرے کیونکہ فرشتے بھی اس کی نماز کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں اور اس کی تلاوت کو سنتے ہیں۔ اور مؤمن جنات جو ہوا میں ہوتے ہیں یا اُس کے پڑوسی ہوتے ہیں وہ بھی اس کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں اور اس کی تلاوت کو

[1] ابن ابی الدنیا (منہ) الہواتف ابن ابی الدنیا (۱۰۷) صد۹۲

[2] مسند بزار (منہ) ترغیب وترہیب ۱/۴۳۱، مجمع الزوائد ۲/۲۶۶، الحاوی للفتاویٰ ۲/۳۰

سُنتے ہیں، اور انسان کا اُونچی آواز سے تلاوت کرنا اس کے اپنے گھر اور آس پاس کے گھروں سے شریر جنات اور سرکش شیاطین کو بھگا دیتا ہے.

کیا جنات اور شیاطین تلاوتِ قرآن کرتے ہیں؟

امام ابن صلاح (شافعی) سے اس آدمی کے متعلق سوال کیا گیا جو یہ کہتا ہے کہ شیطان اور جنات کی جماعت کو قدرت ہے کہ وہ تلاوتِ قرآن کر سکتے ہیں اور نماز بھی پڑھ سکتے ہیں؟ آپ نے جواب میں فرمایا. قرآن و حدیث کے ظاہری دلائل سے ان کے لیے قرآن کا تلاوت کرنا معلوم ہوتا اس سے ان کا نماز نہ پڑھنا بھی معلوم ہو رہا ہے. کیونکہ تلاوتِ قرآن نماز کا ایک جُز ہے اور یہ بات تو پختہ ہے کہ حضرات ملائکہ کرام کو تلاوتِ قرآن کی فضیلت عطا نہیں کی گئی حالانکہ وہ اس کے حریص ہیں کہ قرآن پاک کو انسانوں سے سُنیں، یہ تلاوتِ قرآن ایسا شرف ہے جس کا انسانوں کو عطا فرمایا ہے. ہاں یہ بات درست ہے کہ جنات کے قرآن پاک پڑھنے کی بات ان تک پہنچی ہے.[1]

جنات کی مساجد

حضرت سعید بن جبیر ؒ ذکر کرتے ہیں کہ جنات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم کہاں مسجد میں آپ کے ساتھ نماز پڑھنے کے لیے کیسے حاضر ہوں؟ ہم تو آپ سے کہیں دور دراز علاقوں میں رہتے ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی:۔

اَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا۔ (سورۃ الجن آیت ۱۸)

سب مساجد اللہ کے لیے ہیں (جہاں چاہو نماز ادا کر لیا کرو مسجد نبوی میں آ کر نماز ادا کرنا لازمی نہیں پس اس بات کا لحاظ رکھو) کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرنا (جیسا کہ یہود

[1] فتاویٰ ابن صلاح (منہ)

سانپ کی شکل میں عمرہ کرنے والا جن

حضرت ابوالزبیرؒ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن صفوانؒ کے ساتھ بیت اللہ شریف کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک ایک سانپ عراقی دروازہ سے داخل ہوا اور بیت اللہ شریف کا سات مرتبہ طواف کیا۔ پھر حجرِ اسود کے پاس آکر اس کو استلام کیا تو اس کو حضرت عبداللہ بن صفوان نے دیکھ کر فرمایا اے جن! تو نے اپنا عمرہ اب پورا کر لیا ہے ہمارے بچے تم سے ڈر رہے ہیں تم اب چلے جاؤ چنانچہ وہ جہاں سے آیا تھا اسی طرف کو واپس ہو گیا۔[2]

عمرہ کرنے والا ایک اور جن

حضرت طلق بن حبیب فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک پتھریلی زمین پر بیٹھے تھے کہ سایہ سمٹ گیا اور محافل برخواست ہو گئیں ہم نے اچانک دیکھا کہ بریق مقام سے باب بنی شیبہ سے ایک سانپ نمودار ہوا تو لوگ اس کو نظر اٹھا کر دیکھنے لگ گئے، اس نے کعبہ کے گرد سات مرتبہ طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے (طواف کی) دو رکعتیں پڑھیں تو ہم اس طرف چلے گئے اور اس سے کہا اے عمرہ کرنے والے اللہ نے تمہارا عمرہ پورا کر دیا ہے، یہاں پر ہمارے غلام اور بے وقوف (ناسمجھ بچے اور عورتیں) بھی ہیں ہم ان کی خاطر تم سے ڈر رہے ہیں۔ تو اس نے اپنے سر سے بطحا کی چوٹی پر چھلانگ ماری اور اپنی دم اس پر جا رکھی پھر وہ آسمان کی طرف اڑ گیا اور ہماری نظروں سے اوجھل ہو گیا۔[3]

---

[1] تفسیر حضرت سفیان ثوریؒ (منہ) معارف القرآن ۸/۵۷۷ بحوالہ تفسیر مظہری

[2] ابن ابی الدنیا (منہ) الہواتف ابن ابی الدنیا (۱۵۷) ص۹۴

[3] تاریخ مکہ ازرقی (منہ) ۲/۷۱

طواف کرنے والے جن کے قتل پر جنگ

حضرت ابوطفیل فرماتے ہیں زمانۂ جاہلیت میں جنات کی ایک عورت وادی ذی طویٰ میں رہا کرتی تھی اس کا صرف ایک بیٹا تھا اور کوئی اولاد نہ تھی یہ اس سے بڑی محبت کرتی تھی۔ یہ اپنی قوم میں بڑے مرتبہ کا تھا۔ اس نے شادی کی اور اپنی بیوی کے پاس آیا جب سات دن ہوئے تو اپنی ماں سے کہا۔ اے اماں! میں چاہتا ہوں کہ کعبہ کا سات دفعہ دن کو طواف کروں، اس کو ماں نے کہا اے بیٹے میں تمہارے متعلق قریش کے بے وقوفوں سے ڈرتی ہوں۔ تو لڑکے نے کہا مجھے امید ہے کہ میں صحیح وسالم لوٹ آؤں گا، چنانچہ ماں نے اس کو اجازت دے دی اور یہ سانپ کی شکل اختیار کر کے چلا اور سات بار بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز ادا کی۔ پھر واپس آنے لگا تو بنی سہم قبیلہ کے ایک جوان نے اس کو پاس آکر قتل کر دیا تو مکہ میں جنگ بھڑک اٹھی اور پہاڑ بھی دکھائی دینے لگے تھے۔

حضرت ابوالطفیلؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ یہ عیرت کی جنگ بہت بڑے شان والے جن کی موت پر ہی بھڑکتی ہے، جب صبح ہوئی تو جنات کے ہاتھوں بہت سے بنی سہم قبیلہ کے لوگ اپنے اپنے بستروں پر مردہ پڑے تھے۔ اس جوان کے علاوہ ستر بوڑھے کام آئے تھے۔[1]

عمرہ کرنے والا جن سانپ

حضرت عطاء بن ابی رباحؒ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمروؓ کے ساتھ مسجد حرام میں موجود تھے کہ ایک سفید اور سیاہ رنگ کا سانپ آیا اور کعبہ شریف کا سات مرتبہ

---

[1] تاریخ مکہ (منہ) لم اجدہ فیہ مع کثرۃ التفحص (مترجم)

طواف کیا اور پھر مقام ابراہیم کے پاس آیا گویا کہ وہ وہ نماز ادا کر رہا تھا، تو حضرت عبداللہ
عمروؓ اس کے پاس آئے اور کھڑے ہو کر کہا اے سانپ! امید ہے کہ تو نے عمرہ کے احکام
کر لیے ہیں اب میں تمہارے بارے میں اپنے علاقہ کے کم عقلوں سے ڈرتا ہوں (کہ تمہیں
قتل نہ کر دیں تم یہاں سے چلے جاؤ) تو وہ گھوما اور آسمان کی طرف اُڑ گیا۔ ۱؎

ختمِ قرآن میں جنّات کی حاضری

حضرت ابن عمران النمارؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن فجر سے پہلے حضرت حسن (بصری
کی مجلس کے لیے نکلا دیکھا کہ مسجد کا دروازہ بند ہے اور ایک شخص دعا مانگ رہا ہے۔ اور
پوری جماعت اُس کی دعا پر آمین کہہ رہی ہے، چنانچہ میں بیٹھ گیا، حتیٰ کہ مؤذن آیا اور اذا
اور مسجد کا دروازہ کھولا میں اندر داخل ہوا تو وہاں حضرت حسن بصریؒ اکیلے تشریف فرما
ان کا رُخ قبلہ کی طرف ہے، میں نے عرض کیا کہ میں فجر ہونے سے پہلے آیا تھا اس وقت
دعا کر رہے تھے اور لوگ آمین کہہ رہے تھے۔ جب میں اندر آیا تو آپ کے علاوہ کسی کو
تو انہوں نے فرمایا یہ اہلِ نصیبین کے جنات تھے یہ شبِ جمعہ ختمِ قرآن میں میرے پاس
ہیں پھر چلے جاتے ہیں۔ ۲؎

جنّات کی نماز کی جگہ

(حدیث) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔
لَا تُحَدِّثُوْا فِی الْقَرَعِ فَاِنَّهٗ مُصَلَّى الْخَافِيْنَ۔ ۳؎

۱؎ دلائل النبوت ابو نعیم اصبہانی (منہ)
۲؎ المجالس امام دینوری (منہ)
۳؎ نہایہ ابن اثیر (منہ)، مجمع بحار الانوار ۴/۲۵۳

(ترجمہ) تم لوگ گھاس والی زمین پر قضائے حاجت نہ کیا کرو یہ جنات کی نماز پڑھنے
کی جگہ ہے۔

ضورؐ سے قرآن کا لقمہ لیا

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہے
کہ ایک بہت بڑا اژدہا سامنے آیا اور اپنا سر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کان پر رکھ دیا۔ اور
ضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا منہ اس کے کان پر رکھ دیا اور سرگوشی فرمائی۔ پھر ایسے لگا جیسے زمین
اس کو نگل لیا ہو۔ ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم تو آپ کے بارے میں ڈر ہی گئے
فرمایا یہ جنات کے وفد کا سربراہ تھا جنات ایک سورت بھول گئے تھے اور میری
ف ان کو بھیجا تھا اور میں نے ان کو قرآن پاک کی وجہ جگہ بتلا دی۔ ۱؎

یموں والے گھر میں داخل نہیں ہوتے

قاضی (علی بن حسن بن حسین خلعی) کے حالات میں ہے کہ جنات ان کے پاس آتے
اتے تھے پھر وہ ایک عرصہ دراز تک نہ آئے تو قاضی صاحب نے ان سے اس کا سبب
چھا تو انہوں نے بتایا آپ کے گھر میں لیموں تھا اور ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس
ں لیموں موجود ہو۔ ۲؎

ضورؐ کے لیے سلام کا پیغام

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی خیبر سے چلا تو دو شخص اس کے پیچھے لگ گئے

۱؎ رواۃ مالک خطیب بغدادی (منہ)، تاریخ جرجان سہمی حدیث ۵۲۶
۲؎ ترجمۃ القاضی الخلعی (منہ)

اور ایک اوران دو کے پیچھے لگ گیا، وہ یہ کہہ رہا تھا تم دونوں لوٹ آؤ، تم دونوں لوٹ آؤ، حتیٰ کہ اس نے ان کو پکڑ لیا اوران کو لوٹا دیا۔ پھر وہ پہلے شخص سے ملا اور کہا یہ دونوں شیطان ہیں میں ان دونوں کے ساتھ رہا ہوں حتیٰ کہ ان کو تم سے ہٹا دیا۔ تم جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہو تو ان کو میرا اسلام کہنا اور عرض کرنا ہم صدقات جمع کرنے پر لگے ہوئے ہیں اور اگر تیار ہو گئے تو ہم ان کو آپ کے پاس روانہ کر دیں گے۔ جب وہ آدمی مدینہ منورہ پہنچا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور آپ کو یہ واقعہ سُنایا۔ تو اس وقت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلے سفر کرنے سے منع فرما دیا (کیونکہ اس طرح سے آدمی گناہوں میں بھی بہت دفعہ ملوث ہو جاتا ہے اور فساد کی بھینٹ بھی چڑھ جاتا ہے اور جنات وشیاطین کے شر میں بھی مبتلا ہو سکتا ہے) [1]

ایک جن کی محدث سے ملاقات کا عجیب واقعہ

ابو ادریس کے باپ فرماتے ہیں کہ وہب اور حسن بصری حج کے موسم میں مسجد خَیف میں ملا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کچھ لوگ اچانک گر پڑے اور آنکھوں پہ نیند طاری ہو گئی، ان دونوں حضرات کے پاس دو آدمی ایسے بیٹھے ہوئے تھے جو آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ ایک رات یہ دونوں اپنے ساتھیوں سے گفتگو کر رہے تھے کہ ایک ہلکا سا پرندہ سامنے آیا اور وہب کی ایک جانب حلقہ میں آ بیٹھا اور سلام کیا تو حضرت وہب نے اس کو سلام کا جواب دیا اور جان لیا کہ یہ جنات میں سے ہے، پھر وہ اس کی طرف متوجہ ہو کر حدیث بیان کرنے لگے حضرت وہب نے اس سے پوچھا اے جوان تم کون ہو؟ اس نے کہا مسلمان جنات میں سے ایک ہوں، کہا تمہیں کیا کام ہے؟ کہا کیا آپ لوگ اس کو اچھا نہیں سمجھتے کہ ہم تمہاری مجلس میں بیٹھیں تم سے

---

[1] احمد، بیہقی (منہ) مسند احمد ۱/ ۲۷۸ - ۲۹۹، دلائل نبوت امام بیہقی فیما روی فی شان الرجل الذی تبعہ شیطانان ۷/ ۱۱۲

روایت نقل کریں، ہم میں آپ کے علم کو بیان کرنے والے بہت حضرات ہیں، ہم آپ کے ساتھ نماز، عیادت مریض، جنازہ، حج، عمرہ وغیرہ کے بہت سے کاموں میں شریک ہوتے ہیں ہم آپ سے علم کو حاصل کرتے ہیں، آپ سے قرآن کو سنتے ہیں۔ حضرت وہبؒ نے پُوچھا، تمہارے ایک کون سے جن راوی افضل ہیں؟ اس نے حضرت حسن (بصریؒ) کی طرف اشارہ کر کے کہا اس شیخ کے راوی، جب حضرت حسن بصریؒ نے حضرت وہبؒ کو دوسری طرف مصروف دیکھا تو پوچھا اے ابو عبداللہ تم کس سے باتیں کر رہے ہو؟ کہا اپنے کسی ہم مجلس سے۔ جب وہ جن چلا گیا تو حضرت حسن بصریؒ نے حضرت وہبؒ سے پوچھا تو انہوں نے جن کا واقعہ بتلایا۔ حضرت وہبؒ نے مزید بتلایا کہ میں اس جن سے ہر سال موسم حج میں ملا کرتا ہوں وہ مجھ سے سوال کرتا ہے اور میں جواب دیتا ہوں۔ میں ایک سال اس کو حالتِ طواف میں ملا تھا۔ جب ہم نے طواف پورا کر لیا تو میں اور وہ مسجد (حرام) کے ایک کونہ میں بیٹھ گئے۔ میں نے اس سے کہا مجھے اپنا ہاتھ دکھلاؤ تو اس نے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھا دیا تو وہ بلی کے پنجے کی طرح تھا اور اس پر بال بھی تھے۔ پھر میں ہاتھ اس کے کندھے تک لے گیا تو وہ پر کی جگہ معلوم ہو رہا تھا۔ پھر میں نے اپنا ہاتھ بڑی تیزی سے باہر نکال لیا، اس کے بعد ہم تھوڑی دیر باتوں میں مصروف رہے۔ پھر اس نے مجھے کہا اے ابو عبداللہ! آپ بھی اپنا ہاتھ مجھے دکھلایئے جس طرح سے میں نے آپ کو اپنا ہاتھ دکھلایا ہے۔ جب میں نے اس کو اپنا ہاتھ دکھلایا تو اس نے اس کو اتنا زور سے دبایا قریب تھا کہ میری چیخ نکل جاتی پھر وہ ہنسنے لگا۔ میں اس جن کو ہر سال حج کے موسم میں ملا کرتا تھا۔ اس دفعہ وہ مجھے نہیں ملا۔ میرا خیال ہے کہ وہ فوت ہو گیا ہے۔ پھر حضرت وہبؒ نے اس جن سے پوچھا تمہارے نزدیک کون سا جہاد افضل ہے؟ کہا ہمارا اپنے ایک دوسرے سے جہاد کرنا افضل ہے۔ [1]

---

[1] ابن ابی الدنیا (منہ)

دو جنوں کو خوشخبری

(حدیث) ایک صحابی جوان سے روایت ہے کہ میں اندھیری رات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا آپ نے ایک شخص کو "قل یا ایہا الکافرون" پڑھتے ہوئے سنا تو ارشاد فرمایا "یہ شخص شرک سے بری ہو گیا" پھر ہم چلتے رہے۔ پھر ایک شخص سے "قل ہو اللہ احد" پڑھتے ہوئے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اس شخص کی مغفرت کر دی گئی ہے" میں نے اپنی سواری روک دی کہ دیکھوں تو سہی یہ شخص کون ہے؟ چنانچہ میں نے دائیں بائیں دیکھا تو کوئی نظر نہ دیا۔[1]

جنّات کو حج کی دعوتِ ابراہیمی

حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کی تعمیر مکمل کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی فرمائی کہ لوگوں میں حج کا اعلان کرو تو آپ لوگوں میں منادی کے لیے نکلے کہ اے لوگو! تمہارے رب نے ایک گھر بنایا ہے تم اس کا حج کرو، تو آپ کی آواز کو مومن انسان اور مومن جنات نے سن کر کہا۔ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ.[2]

خطرناک واقعہ

حضرت ابن عقیلؒ فرماتے ہیں ہمارا ایک گھر تھا جب بھی لوگ اس میں سکونت اختیار کرتے تھے صبح کو مردہ پائے جاتے تھے، ایک مرتبہ ایک مغربی آدمی آیا۔ اس نے اس گھر کو کرایہ پر لیا اور اس کو پسند کیا اور رات گزاری اور صبح کو صحیح سالم تھا۔ یہ دیکھ کر پڑوسی حیران ہوئے وہ

[1] بیہقی (منہ) بیہقی دلائل النبوۃ ۷/۸۶، مسند احمد ۴/۶۴، ۶۵، ۵/۳۷۶، ۳۷۸، در منثور ۶/۴۰۵

[2] ابن جریر (منہ)

ایک مدت تک اس میں رہا پھر کہیں چلا گیا، اس سے (اس کے صحیح سالم رہنے کا سبب) معلوم کیا تو اس نے کہا جب میں رات کو اس میں رہا تو عشاء کی نماز پڑھی اور قرآن پاک کی کچھ تلاوت کی، تو میں نے ایک جوان کو دیکھا جو کنویں سے اوپر کو نکل رہا تھا اس نے مجھے سلام کیا تو میں ڈر گیا اس نے کہا خوف نہ کرو مجھے بھی کچھ قرآن پاک سکھلاؤ تو میں نے اس کو سکھلانا شروع کر دیا۔ پھر میں نے اس سے پوچھا اس گھر کا کیا قصہ ہے؟ کہا ہم مسلمان جنات ہیں تلاوت بھی کرتے ہیں نماز بھی پڑھتے ہیں مگر اس گھر میں اکثر بدکاروں کی سکونت رہتی ہے جو شراب کی مجالس منعقد کرتے ہیں اس لیے ہم ان کا گلا گھونٹ دیتے ہیں۔ میں نے اس کو کہا میں رات کے وقت تم سے ڈرتا ہوں تم دن کو آیا کرو۔ اس نے کہا بہت اچھا پھر وہ دن کے وقت کنویں سے نکلا کرتا تھا، ایک دن میں اور وہ قرآن پاک پڑھ رہا تھا کہ ایک منتر پڑھنے والا دروازہ پر آیا اور صدا لگائی کہ میں سانپ، بچھو اور جن کا دم کرتا ہوں، تو اس جن نے کہا یہ کیا چیز ہے؟ میں نے کہا یہ جھاڑ پھونک والا ہے۔ اس نے کہا اسے بلاؤ۔ تو میں اٹھ کھڑا ہوا اور اس کو بلا لے آیا۔ تو میں نے دیکھا وہ جن چھت پر بہت بڑا سانپ بن گیا ہے، تو اس جوان نے جھاڑ پھونک کی تو سانپ لوٹ پوٹ ہونے لگا۔ حتیٰ کہ گھر کے درمیان میں گر پڑا۔ تو یہ جوان اٹھا کہ اس کو پکڑ کر اپنی گدڑی میں ڈال لے تو میں نے اس کو منع کیا، اس جوان نے کہا کیا تو مجھے میرے شکار سے منع کرتا ہے؟ پھر میں نے اس کو ایک اشرفی دی اور وہ چلا گیا تو اس اژدہا نے حرکت کی اور جن کی شکل میں ظاہر ہو گیا لیکن وہ کمزور ہو کر پیلا پڑ چکا تھا اور پتلا ہو گیا تھا۔ میں نے اس سے کہا تمہیں کیا ہے؟ اس نے کہا اس نے مجھے ان اسماء مبارکہ سے قتل کر دیا مجھے یقین نہیں تھا کہ میں چھٹکارہ حاصل کر سکوں گا، اب جب تم کنویں سے چیخ کی آواز سنو تو یہاں سے چلے جانا، چنانچہ میں نے رات کے وقت آواز سنی کہ اب تم دور چلے جاؤ۔

ابن عقیلؒ فرماتے ہیں اس کے بعد سے اس گھر میں لوگ رہائش کرنے سے رک گئے۔[1]

[1] کتاب الفنون ابن عقیل (منہ) یہ کتاب الفنون چار سو جلدوں پر مشتمل ہے حاشیہ لقط المرجان ص ۱۰۵

جن کی اقتداء میں انسان کی نماز

شیخ ابوالبقا عکبری حنبلیؒ سے جن کے متعلق سوال کیا گیا کہ اس کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

انہوں نے فرمایا درست ہے کیونکہ یہ بھی مکلف ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی طرف بھی مبعوث فرمائے گئے ہیں۔[1]

(فائدہ) یہ اقتداء تب درست ہوگی جب انسان کو جن کی اقتداء کا کامل علم ہو، صرف آواز سننے پر اقتداء درست نہیں ہوگی اگر وہ امامت کرانے والا جن نظر آرہا ہو تو اس کے پیچھے نماز درست ہوگی ورنہ نہیں۔ واللہ اعلم (امداد اللہ انور)

جنّات کے ساتھ انسانوں کی نماز

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ شریف میں بیٹھے تھے۔ آپؐ کے ساتھ آپؐ کے صحابہؓ کی ایک جماعت بھی موجود تھی۔ اچانک آپ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی آدمی میرے ساتھ کھڑا ہو لیکن ایسا کوئی شخص کھڑا نہ ہو جس کے دل میں ذرہ برابر کھوٹ ہو۔ چنانچہ میں آپ کے ساتھ کھڑا ہوا اور پانی کا ایک برتن اُٹھایا۔ میرا خیال ہے اس میں پانی بھی تھا بس میں آپ کے ساتھ نکل کھڑا ہوا۔ جب ہم مکہ کے بالائی علاقہ میں پہنچے تو میں نے بہت سے سانپ جمع دیکھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے ایک لائن کھینچ دی، اور فرمایا "میرے آنے تک یہیں ٹھہرو"، تو میں وہیں ٹھہر گیا اور آپ ان کی طرف روانہ ہو گئے میں نے ان سانپ (جنات) کو دیکھا کہ وہ آپ کی طرف سمٹے آرہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ رات گئے تک گفتگو فرماتے رہے حتیٰ کہ آپ میرے پاس فجر کے وقت تشریف لائے

[1] فوائد ابن صیرفی حرانی حنبلی (منہ)

اور فرمایا کیا تمہارے پاس وضو کے لیے پانی ہے؟ پھر آپ نے وضو کیا جب نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو ان جنات میں سے دو شخص آپ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم چاہتے ہیں کہ آپ اپنی نماز میں ہماری امامت فرمائیں، چنانچہ ہم نے آپ کے پیچھے صف بنائی، اور آپ نے نماز پڑھائی۔ پھر سلام پھیرا تو میں نے پوچھا اے رسول اللہ! یہ کون لوگ تھے؟ فرمایا یہ نصیبین کے جنات تھے ان کے آپس میں کچھ جھگڑے تھے ان کو لے کر کے میرے پاس آئے تھے اور مجھ سے توشہ سفر بھی مانگا تو میں نے ان کو توشہ سفر بھی دیا ہے، میں نے عرض کیا کہ آپ نے ان کو کیا توشہ دیا ہے؟ فرمایا گوبر اور لید، یہ جہاں کہیں لید کو پائیں گے اس کو کھجور پائیں گے اور جہاں کہیں کوئی ہڈی پائیں گے اس پر غذا پائیں گے۔ اس وقت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لید اور ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرما دیا۔[1]

مؤذن کے لیے روزِ قیامت گواہی دیں گے

حضرت ابن ابی صعصعہؒ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید خدریؓ نے اُن سے فرمایا۔ میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم بکریوں اور صحرا نشینی کو پسند کرتے ہو، جب تم اپنی بکریوں میں ہو یا کسی صحرا میں، اور نماز کی اذان دو تو اذان میں آواز کو اونچا کیا کرو۔ کیونکہ جہاں تک جنات اور انسان اور چیزیں ان کی آواز کو سُنیں گے روزِ قیامت اس کی گواہی دیں گے،" حضرت ابوسعید خدریؓ فرماتے ہیں میں نے یہ بات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہے۔[2]

امام احمد بن حنبلؒ سے اس بارے میں روایت مختلف ہے کہ جب کوئی جن نمازی کے سامنے

[1] نوادر ابن صیرفی بحوالہ طبرانی و ابونعیم (منہ) طبرانی ۱۰/۹۷، مجمع الزوائد ۸/۳۱۳، مسند احمد ۱/۴۵۸، بیہقی ۹/۱

[2] بخاری (منہ) بخاری کتاب الاذان باب ۵، بدء الخلق باب ۱۲، التوحید باب ۵۲، نسائی اذان باب ۱۴، ابن ماجہ باب ۵، موطا مالک النداء للصلوٰۃ حدیث ۵، مسند احمد ۳/۶، ۳۵، ۴۳، مشکوٰۃ ۶۵۶، تلخیص الحبیر ۱/۱۰۸، اذکار نووی حدیث ۳۵، اتحاف السادۃ ۲/۵

سے گزرے تو نماز ٹوٹے گی یا نہیں؟

ایک روایت تو ان سے یوں منقول ہے کہ اس کی نماز ٹوٹ جائے گی کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ کتے کے سامنے سے گزرنے سے نماز کے ٹوٹنے کا حکم فرمایا ہے اور اس کی وجہ یہ بیان کی کہ یہ سیاہ کتا شیطان ہے۔

اور ان سے دوسری روایت یہ ہے کہ نمازی کی نماز نہیں ٹوٹے گی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ "عفریت جن گذشتہ رات میری نماز توڑنے کے درپے ہوا"[1] اس میں احتمال یہ ہے کہ اس کے گزرنے سے نماز ٹوٹتی اور وہ اس طرح سے کہ اس کی مدافعت میں حضورؐ کو کچھ ایسے افعال کرنے پڑتے جس سے نماز ٹوٹ جاتی۔

(فائدہ) فقہ حنفی میں یہ ہے کہ شیطان اور جن کے نمازی کے سامنے سے گزرنے سے انسان کی نماز نہیں ٹوٹتی، اور نہ ہی جن کی نماز جن کے سامنے سے گزرنے سے ٹوٹتی ہے اور یہ نماز کے ٹوٹنے نہ ٹوٹنے کا مسئلہ بھی تب ہے جب نمازی کو جن کے گزرنے کا علم ہو جائے اگر نمازی کو جن کے گزرنے کا علم نہ ہو تو یوں ہی سمجھا جائے گا کہ نمازی کے سامنے کوئی جن نہیں گزرا۔ ہاں نمازی کے آگے کسی جن یا انسان کے گزرنے سے نماز کو کچھ نہیں ہوتا گزرنے والے کو گناہ ضرور ہوتا ہے۔

حدیث کی روایت کرنے والا جن

حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت نے مکہ کا سفر کیا اور راستہ بھٹک گئے جب ان کو موت کا یقین ہو گیا یا مرنے کے قریب ہو گئے تو انہوں نے کفن پہن لیے اور موت کی انتظار میں لیٹ گئے، تو ان کے سامنے ایک جن درخت کے درمیان سے نکل آیا، اور کہا میں ان حضرات میں سے باقی رہ گیا ہوں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (سورۃ

[1] صحیح بخاری (کتاب الصلوٰۃ باب ۷۵، الانبیاء باب ۴۰، تفسیر سورۃ ۳۸) مسلم مساجد حدیث ۳۹، مسند احمد ۲/۲۹۸

جن کا) سماع کیا تھا، میں نے آپ سے ارشاد فرماتے ہوئے سُنا:۔

اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ (وَعَيْنُهٗ) وَدَلِيْلُهٗ لَا يَخْذُلُهٗ، هٰذَا الْمَاءُ وَهٰذَا الطَّرِيْقُ۔[1]

(ترجمہ) مومن مومن کا بھائی ہے اور اس کا نگران ہے اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ وہ اس کو بے مدد بھٹکتا ہوا نہ چھوڑے۔"

پھر اس جن نے ان حضرات کو پانی کا بھی بتلایا اور راستہ کی راہنمائی فرمائی۔[1]

ایک اور جن کا واقعہ

مولیٰ عبدالرحمن بن بشر فرماتے ہیں کہ ایک قوم حضرت عثمانؓ کی خلافت کے زمانہ میں حج کے ارادہ سے چلی، ان کو راستہ میں خوب پیاس لگی اور ایک جگہ کھارے پانی پہ جا پہنچے، ان میں سے کسی نے کہا اگر تم یہاں سے آگے چلو تو بہتر ہے ہمیں خوف ہے کہ ہمیں یہ پانی ہلاک کر دے آگے بھی پانی موجود ہے تو وہ لوگ چل پڑے حتیٰ کہ شام ہو گئی لیکن پانی تک نہ پہنچ پائے، انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کاش تم اسی کھارے پانی کی طرف ہی لوٹ جاؤ، پھر یہ ساری رات سفر کرتے رہے یہاں تک کہ کیکر کے ایک درخت کے پاس جا رکے، تو ان کے پاس کالا سیاہ موٹا تازہ جوان نمودار ہوا اس نے کہا اے قافلہ والو! میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سُنا ہے:۔

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُحِبَّ لِلْمُسْلِمِيْنَ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ وَيَكْرَهُ لِلْمُسْلِمِيْنَ مَا يَكْرَهُ لِنَفْسِهٖ۔

(ترجمہ) جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیے کہ وہ مسلمانوں کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے اور مسلمانوں کے

[1] دلائل النبوت ابو نعیم (منہ) دلائل ۱۲۸

لیے اس چیز کو ناپسند کرے جس کو اپنے لیے ناپسند کرتا ہے۔

تم یہاں سے روانہ ہو جاؤ جب تم ٹیلہ تک پہنچو تو اس کے دائیں مُڑ جانا تمہیں وہاں پانی مل جائے گا۔ تو ان لوگوں میں سے کسی نے کہا ہمارا خیال ہے کہ یہ شیطان ہے اور دوسرے نے کہا شیطان اس طرح کی بات نہیں کرتا جیسی اس نے کی ہے یہ کوئی مؤمن جن ہے، چنانچہ یہ اس جگہ کو چل پڑے جس کی اس نے نشاندہی کی تھی، تو ان کو وہاں پر سے پانی مل گیا۔[1]

ایک اور راوی حدیث

ابن حبان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ تیم قبیلہ کی ایک جماعت نے کسی علاقہ کا سفر کیا تو ان کو پیاس نے آگھیرا، تو انہوں نے ایک منادی کو سُنا کہ وہ کہہ رہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم نے سُنا ہے کہ:۔

اِنَّ الْمُسْلِمَ اَخُوا الْمُسْلِمِ وَعَیْنُ الْمُسْلِمِ۔

(ترجمہ) مسلمان مسلمان کا بھائی اور اس کا محافظ ہے۔

ایک کنواں فلاں جگہ پر ہے تم وہاں چلے جاؤ اور وہاں سے پانی پی لو۔[2]

راستہ میں مُردہ جن

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ خچر پر سوار ہو کر اپنے ہمراہیوں کے ساتھ سفر کر رہے تھے کہ اچانک راستہ پر ایک مردہ جن کے پاس جا پہنچے وہاں پر آپ اُتر پڑے اور اس کے متعلق حکم دیا کہ اس کو راستہ سے ہٹا دو۔ پھر اس کے لیے گڑھا کھدوایا اور اس کو اس میں چھپا دیا،

[1] ابن ابی الدنیا (منہ) الہواتف ابن ابی الدنیا (ص ۱۰۴) ص ۹

[2] مکارم الاخلاق خرائطی (منہ)

پھر چلے گئے تو اچانک ایک بلند آواز سُنی حالانکہ ان کو کوئی نہیں نظر آتا تھا وہ یہ کہہ رہا تھا، اے امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو بشارت ہو میں اور میرا یہ ساتھی جس کو آپ نے ابھی دفن کیا ہے اس جماعت میں سے ہیں جن کے متعلق ارشادِ باری ہے۔

وَاِذْ صَرَفْنَا اِلَیْکَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ یَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ۔

(سورۃ احقاف: ۲۹)

جب ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اس ساتھی سے فرمایا تھا:۔

اَمَا اِنَّکَ سَتَمُوْتُ فِیْ اَرْضٍ غُرْبَۃٍ یُدْفِنُکَ فِیْھَا یَوْمَئِذٍ خَیْرُ اَھْلِ الْاَرْضِ

تم پردیس میں فوت ہو گے تمہیں وہاں پر (اس وقت کا) زمین والوں میں سے سب سے اچھا شخص دفن کرے گا۔[1]

ایک اور روایت

حضرت عباس بن ابی راشد اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ ہمارے ہاں مہمان ہوتے جب وہ واپس جانے لگے تو مجھے میرے غلام نے کہا آپ ان کے ساتھ سوار ہو جائیں اور ان کو الوداع کر آئیں تو میں بھی سوار ہو گیا، ہم ایک وادی کے پاس سے گزر رہے تو ہم نے دیکھا کہ وہاں راستہ پر پھینکا ہوا ایک مردہ سانپ پڑا ہے، تو حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اُتر پڑے اور اس کو ایک جانب ہٹا کر چھپا دیا اور سوار ہو گئے، اسی دوران میں ہم چل رہے تھے کہ ایک ہاتف نے آواز دی۔ وہ کہہ رہا تھا اے خرقاء! اے خرقاء! ہم نے دائیں بائیں مڑ کر دیکھا تو ہمیں کوئی بھی نظر نہ آیا تو اس کو حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں اگر تو ظاہر ہونے والوں میں سے ہے، تو

[1] ابن ابی الدنیا (منہ) الہواتف ابن ابی الدنیا ص ۳۸ حدیث ۳۴

ہمارے سامنے ظاہر ہو جا اور اگر ظاہر ہونے والوں میں سے نہیں تو ہمیں خرقاء کے متعلق بتا۔ اس نے کہا یہ سانپ جس کو آپ نے اس جگہ دفن کیا، اس کے متعلق میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سُنا، آپ اس سے فرمار ہے تھے:۔

یَا خَرْقَاءُ تَمُوْتِیْنَ بِفَلَاۃٍ مِنَ الْاَرْضِ وَیُدْفِنُکَ خَیْرُ مُؤْمِنٍ مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ۔

(ترجمہ) اے خرقاء تو بیابان میں مرے گی اور تجھے اس دن کا روئے زمین کا افضل مومن دفن کرے گا۔

تو حضرت عمرؒ نے فرمایا کیا تو نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمان ارشاد کرتے ہوئے خود سُنا ہے؟ اس نے کہا جی ہاں، تو حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں پھر ہم واپس ہو گئے۔[1]

آسمانوں کی پیدائش سے پہلے اللہ تعالیٰ کہاں تھا؟

حضرت عبداللہ بن حسین فرماتے ہیں کہ میں طرسوس میں گیا تو مجھے اطلاع ملی کہ یہاں ایک عورت ہے جس نے ان جنات کو دیکھا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وفد بن کر گئے تھے، تو میں اس عورت کے پاس گیا تو وہ سیدھی لیٹی ہوئی تھی اور اس کے گرد ایک جماعت موجود تھی، میں نے اس سے کہا تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا منوسہ، میں نے کہا کیا تو نے ان جنات کو دیکھا ہے جو وفد کی شکل میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے؟ اس نے کہا ہاں مجھے سمحج (جس کا نام عبداللہ ہے) نے بتایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آسمانوں کی پیدائش سے قبل ہمارا رب کہاں تھا؟ فرمایا نور کی مچھلی پر تھا، جو

[1] عباس بن عبداللہ ترفقی فی جزئہ (منہ) دلائل النبوت بیہقی ۶/۴۹۴، ۴۹۵
ابن کثیر ۶/۲۴۰

اُس سے حرکت کرتی تھی۔[1]

(فائدہ) ابن حبان فرماتے ہیں کہ مذکورہ بات کا راوی عبداللہ بن حسین روایات کو اُلٹ دیتا تھا اور ان کے سرقہ میں مبتلا تھا جب یہ متفرد ہو تو اس سے احتجاج درست نہیں۔[2]

ابو موسیٰ نے اپنی کتاب الصحابہ میں اس روایت کو نقل کر کے کہا ہے کہ ہم نے اس حدیث کو اس لیے روایت کیا ہے کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات اور انسان دونوں کی طرف مبعوث تھے اور سمحج کا ذکر ایک اور روایت میں بھی آیا ہے، میں نہیں جانتا کہ وہ یہی سمحج ہے یا اس کے علاوہ ہے۔[3]

نبیؐ کے خلاف بھڑکانے والا شیطان قتل ہوتا ہے

حضرت عباس بن عامر بن ربیعہؓ فرماتے ہیں کہ ہم ابتدائے اسلام میں حضور علیہ السلام کے ساتھ مکہ میں تھے۔ ایک ہاتف نے مکہ کے ایک پہاڑ پر آواز دی اور مسلمانوں کے خلاف (کفار کو) بھڑکایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ شیطان ہے اور کسی شیطان نے بھی کسی نبی کے قتل پہ لوگوں کو نہیں بھڑکایا مگر اس کو اللہ تعالیٰ نے قتل کر دیا۔ پھر آپؐ نے کچھ دیر کے بعد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کو ایک عفریت جن کے ہاتھوں قتل کرایا ہے جس کا نام سمحج ہے میں نے اس کا نام عبداللہ رکھا ہے، جب شام ہوئی تو ہم نے ایک ہاتف سے اس جگہ سے سُنا وہ یہ کہہ رہا تھا:۔

نَحْنُ قَتَلْنَا مُسْعِرًا لَمَّا طَغٰی وَاسْتَکْبَرَا وَصَغَّرَ الْحَقَّ وَسَنَّ الْمُنْکَرَا
بِشَتْمِہٖ نَبِیَّنَا الْمُظَفَّرَا

[1] طبرانی کبیر، شیرازی فی الالقاب، الاصابہ ابن حجر، کتاب الضعفاء ابن حبان (منہ)
[2] کتاب الضعفاء ابن حبان (منہ)
[3] کتاب الصحابہ ابو موسیٰ (منہ)

(ترجمہ) ہم نے سحر کو اس وقت قتل کر دیا جب اس نے سرکشی دکھلائی اور تکبر کیا حق کو مٹانا چاہا اور گناہ کی داغ بیل ڈالنی چاہی ہمارے کامیاب نبی کو بُرا بھلا کہہ کر۔[1]

(فائدہ) یہاں پر بھی سحج کی ایک روایت مذکورہ روایت کے ہم معنی بیان کی گئی ہے ہم نے تکرار معنی کی وجہ سے اس کا ترجمہ چھوڑ دیا ہے۔

سورۂ یٰسٓ کا فائدہ

عبداللہ (سحج جن صحابی) فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا آپ نے ارشاد فرمایا:۔

مَامِنْ مَرِيْضٍ يُقْرَأُ عِنْدَهٗ سُوْرَةُ يٰسٓ اِلَّا مَاتَ رَيَّانًا وَّاُدْخِلَ قَبْرَهٗ رَيَّانًا وَّحُشِرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَيَّانًا۔[2]

(ترجمہ) جس مریض کے پاس سورۃ یٰس پڑھی جائے تو (موت کے وقت) وہ سیراب ہو کر مرے گا، اور اپنی قبر میں بھی سیراب رہے گا، اور روزِ قیامت بھی سیراب رہے گا (یعنی ان تینوں مقامات میں اس شخص کو پیاس نہیں لگے گی)۔

نمازِ چاشت کی درخواست

عبداللہ سحجؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ:۔

مَامِنْ رَجُلٍ كَانَ يُصَلِّيْ صَلٰوةَ الضُّحٰى ثُمَّ تَرَكَهَا اِلَّا عَرَجَتْ اِلَى

[1] کتاب مکہ فاکہی (منہ)

[2] رباعیات ابوبکر بن محمد بن عبداللہ الشافعی (منہ)

اللّٰهِ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَتْ يَارَبِّ اِنَّ فُلَانًا حَفِظَنِيْ فَاحْفَظْهُ وَاِنَّ فُلَانًا ضَيَّعَنِيْ فَضَيِّعْهُ۔[1]

(ترجمہ) جو آدمی چاشت کی نماز ادا کرتا ہو پھر اس کو چھوڑ دے تو یہ نماز اللہ تعالیٰ کے سامنے جاتی اور کہتی ہے اے پروردگار! فلاں شخص نے میری حفاظت کی آپ بھی اس کی حفاظت کریں، اور فلاں شخص نے مجھے ضائع کیا ہے آپ بھی اسے ضائع کر دیں۔

...رۃ والنّجم میں حضورؐ کے ساتھ سجدہ کیا

حضرت عثمان بن صالح فرماتے ہیں مجھے جن صحابی حضرت عمروؓ نے بیان کیا کہ میں جناب ...ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں موجود تھا۔ آپ نے سُورۃ والنّجم کی تلاوت کی ... نے سجدہ کیا تو میں نے بھی آپ کے ساتھ سجدہ کیا۔[2]

...رۂ حج میں تلاوت کے دو سجدے

حضرت عثمان بن صالحؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمرو بن طلق جن صحابیؓ کی زیارت کی ... ان سے پوچھا کیا آپ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ...؟ تو انہوں نے فرمایا ہاں۔ اور میں نے آپ سے بیعت بھی پائی اور اسلام بھی لایا، اور ...کے پیچھے صبح کی نماز بھی پڑھی۔ آپ نے (اس میں) سورۃ حج کو تلاوت کیا اور اس میں دو سجدے ...کے) ادا فرمائے۔[3]

[1] ...ابوبکر الشافعی فی رباعیاتہ (منہ) کنز العمال حدیث نمبر ۲۱۵۲۶، مسند الفردوس دیلمی ۴/۱۴ حدیث نمبر ۶۰۲۰، ...الفردوس ۴/۱۱، التجربۃ الصحابہ ۱/۲۳۸ (۲۴۹۹)

[2] ...طبرانی کبیر (منہ)

[3] ...کامل ابن عدی (منہ)

جن صحابی کا ۲۱۹ھ میں انتقال ہوا

حافظ ابن حجر (عسقلانی) فرماتے ہیں حضرت عثمان بن صالح (جن صحابی) دو سو انیس
ہجری میں فوت ہوئے اگر کسی جن نے ان سے حدیث کی روایت کی ہو تو اس کی تصدیق کی
گی بس وہ صحیح حدیث جس میں یہ ہے کہ حضورؐ کی وفات کے سال سے لے کر سو سال تک رو
پر کوئی شخص زندہ نہیں رہے گا حضورؐ کے اس ارشاد فرمانے کے وقت سے، تو آپ کا یہ ا
صرف انسانوں کے متعلق ہوگا نہ کہ جنات کے متعلق۔[1]

بس اس اعتبار سے ۲۱۹ تک کچھ احادیث ثلاثی الرواۃ بھی ہیں اگرچہ اکثر روایات
ہیں۔ (بتغیر)

(نوٹ) یہاں پر علامہ سیوطی نے مذکورہ بالا معنی کے چند اشعار ذکر کیے ہیں ہم نے تکرار
کی وجہ سے ان کا ترجمہ چھوڑ دیا ہے۔

جو جن سانپ کی شکل میں مارا جائے اس کا قصاص نہیں

(پہلا واقعہ) حکایت ہے کہ نورالدین علی بن محمد مقولہ میں تھے ان کے سامنے ایک
قسم کا سانپ ظاہر ہوا یہ اس سے ڈر گئے اور اس کو مار ڈالا تو ان کو اسی وقت وہاں سے
لیا گیا اور یہ اپنے گھر والوں سے گم ہوگئے اور ان کو جنات کے ساتھ رکھا گیا۔ یہاں تک
کو ان کے قاضی کے سامنے پیش کیا گیا اور مقتول کے وارث نے ان پر قتل کا دعوےٰ کیا تو
نے اس کا انکار کیا (کہ میں نے کسی جن کو قتل نہیں کیا) تو قاضی نے اس وارث جن سے سوال کیا
کس صورت پر تھا؟ بتایا گیا کہ وہ اژدہا کی شکل میں تھا تو قاضی اپنے پہلو میں بیٹھے ہوئے شخص
متوجہ ہوا تو اس نے بتایا کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ

[1] الاصابہ ابن حجر عسقلانی (منہ)

فرمایا:-

مَنْ تَزَيَّا لَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ۔[1]

(جو تمہارے سامنے اپنی شکل بدل کر آئے تو تم اس کو قتل کر دو)
تو جن قاضی نے ان کو رہا کر دینے کا حکم کیا اور یہ اپنے گھر لوٹ گئے۔[2] یہ نورالدین
میں فوت ہوئے۔

(فائدہ) ایک روایت میں حدیث کے الفاظ یہ ہیں:
مَنْ تَزَيَّا بِغَيْرِ زِيِّهِ فَقُتِلَ فَدَمُهُ هَدَرٌ۔[3]
(ترجمہ) جس نے اپنی شکل بدل کر کسی اور چیز کی شکل اختیار کی اور اس کو قتل کر دیا
گیا تو اس کا خون معاف ہے۔ (امداد اللہ انور)

(فائدہ دوم) اس طرح کا ایک واقعہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
زمانہ میں بھی پیش آیا تھا۔ کسی نے مسجد میں ایک سانپ کو قتل کر دیا تھا تو اس شخص کو جنات
گرفتار کر کے اپنے حاکم کے سامنے پیش کیا تھا اور حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے اس حدیث
کے بیان کرنے اور اس کی ایک جن صحابی سے تصدیق ہونے پر اس جن کے قاتل کو رہا کر
دیا گیا تھا۔ (مترجم)

(دوسرا واقعہ) گذشتہ واقعہ کی ایک نظیر یہ ہے کہ ایک بزرگ سیر کے لیے اپنے ایک
ساتھی کے ساتھ نکلے تو اس کو انہوں نے ایک کام کو بھیجا اور اس نے تاخیر کر دی۔ چنانچہ صبح تک
اس کا کوئی پتہ نہ چلا، پھر جب وہ ان کے پاس آیا تو اس کی عقل ٹھکانے نہ تھی، انہوں نے اس
سے بات کی تو اس نے کافی دیر کے بعد جواب دیا۔ تو انہوں نے اس سے پوچھا تمہاری یہ حالت

[1] انباء الغمر ابن حجر (منہ) فتح الباری ۲/۱
[2] انباء الغمر ابن حجر (منہ)
[3] اسرار المرفوعہ ۳۳۸، تذکرۃ الموضوعات ۱۵۸، کشف الخفاء ۳۳۱/۲

کیسے ہوئی؟ اس نے بتلایا کہ میں ایک ویرانے میں پیشاب کرنے کے لیے داخل ہوا تو وہاں پر میں نے ایک سانپ کو دیکھا اور اس کو قتل کر دیا جب میں نے اس کو قتل کیا تو مجھے کسی شئے نے پکڑ لیا اور زمین میں اُتار کر لے گئی اور ایک جماعت نے مجھے گھیر لیا اور کہنے لگے اس نے فلاں کو قتل کیا ہے ہم اسے قتل کریں گے۔ تو کسی نے کہا اس کو شیخ کے پاس لے کر چلو تو وہ مجھے اس کے پاس لے گئے۔ وہ شیخ بہت خوبصورت شکل کے تھے طویل سفید داڑھی والے تھے، جب ہم ان کے سامنے کھڑے ہوئے تو انہوں نے پوچھا کیا بات ہے؟ تو انہوں نے اپنا مقدمہ پیش کیا تو شیخ نے پوچھا وہ کس شکل میں ظاہر ہوا تھا؟ تو انہوں نے بتلایا کہ وہ سانپ کی شکل میں ظاہر ہوا تھا تو شیخ نے فرمایا میں نے جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپؐ نے ہمیں لیلۃ الجن میں ارشاد فرمایا تھا:۔

مَنْ تَصَوَّرَ مِنْكُمْ فِيْ صُوْرَةٍ غَيْرِ صُوْرَتِهٖ فَقُتِلَ فَلَا شَيْءَ عَلٰى قَاتِلِهٖ۔[1]

(ترجمہ) تم میں سے جس نے اپنی شکل بدل کر کوئی اور شکل اختیار کی اور مارا گیا تو اس کے قاتل پر ضمان اور قصاص وغیرہ کچھ نہیں۔

اس کو چھوڑ دو، چنانچہ انہوں نے مجھے چھوڑ دیا۔[2]

جن کا روایتِ حدیث کا معیار

حضرت عثمان بن صالح (جن صحابی) کی حدیث کے متعلق حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "وہ جن جس نے اس حدیث کو بیان کیا ہے اس نے سچ کہا" ابن حجر کا یہ اس بات کی دلالت کرتا ہے کہ جن کی روایت میں توقف کیا جائے گا۔ کیوں کہ راوی حدیث میں "عدالت" اور "ضبط" دونوں شرط ہیں، اسی طرح جو صحابی ہونے کا دعوے دار ہو اس

[1] تغلیق التعلیق ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، تہذیب تاریخ دمشق ابن عساکر ۴/۱۵۵

[2] تاریخ ابن عساکر (منہ) مع بالا حوالہ جات

کو یہ بھی عادل ہونا شرط ہے اور جنات کی عدالت معلوم نہیں ہو سکتی مزید براں یہ کہ شیاطین کے بارے میں (احادیث میں) تنبیہ وارد ہے کہ وہ (قربِ قیامت) لوگوں کے سامنے (اپنی طرف سے من گھڑت) احادیث بیان کیا کریں گے۔[1]

ابلیس بازاروں میں جھوٹی حدیثیں سُنائے گا

حضرت واثلہ بن اسقع رضؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَطُوْفَ إِبْلِيْسُ فِي الْأَسْوَاقِ وَيَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ بِكَذَا وَكَذَا۔[2]

(ترجمہ) قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک ابلیس بازاروں میں پھر کر یہ نہیں کہے گا کہ مجھے فلاں بن فلاں نے ایسی اور ایسی حدیث بیان کی ہے۔

شیاطین انسان کی صُورت میں ظاہر ہو کر دین میں فساد کریں گے

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

يُوْشِكُ أَنْ تَظْهَرَ فِيْكُمْ شَيَاطِيْنُ كَانَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ أَوْثَقَهَا فِي الْبَحْرِ يُصَلُّوْنَ مَعَكُمْ فِيْ مَسَاجِدِكُمْ وَيَقْرَءُوْنَ مَعَكُمُ الْقُرْاٰنَ وَ

[1] اظہار العبر (منہ)

[2] ابن عدی، بیہقی (منہ) کامل ابن عدی ۱/۵۹، ۹۰، بیہقی دلائل النبوۃ ۶/۵۵۱ باب ماجاء فی اخبارہ عما یکون فی آخر امتہ من الکذابین والشیاطین الذین یکذبون فی الحدیث فکان کما اخبر۔

وَيُجَادِلُوْنَكُمْ فِي الدِّيْنِ وَاِنَّهُمْ لَشَيَاطِيْنُ فِيْ صُوْرَةِ الْاِنْسَانِ [1]

(ترجمہ) حضرت سلیمان بن داؤدؑ نے شیاطین کو سمندر میں پابند کر دیا تھا وہ زمانہ قریب ہے جب شیاطین تم میں ظاہر ہوں گے تمہارے ساتھ تمہاری مسجدوں میں نمازیں ادا کریں گے، تمہارے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت کریں گے اور تمہارے ساتھ دین کے بارے میں جھگڑا فساد کریں گے، خبردار! یہ انسان کی صورت میں شیاطین ہوں گے۔

مذکورہ ارشاد کی مزید تفصیل

(حدیث) حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوٗدَ اَوْثَقَ شَيَاطِيْنَ فِي الْبَحْرِ فَاِذَا كَانَتْ سَنَةُ خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَمِائَةٍ خَرَجُوْا فِيْ صُوَرِ النَّاسِ وَاَبْشَارِهِمْ فِي الْمَجَالِسِ وَالْمَسَاجِدِ وَنَازَعُوْهُمُ الْقُرْاٰنَ وَالْحَدِيْثَ۔ [2]

(ترجمہ) حضرت سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے شیاطین کو سمندر میں پابند کر دیا تھا جب سنہ (۱۳۵) ہوگا تو یہ انسانوں کی شکل اور صورتوں میں مساجد اور مجالس میں ظاہر ہوں گے اور ان کے ساتھ قرآن و حدیث میں جھگڑے کریں گے۔

(حدیث) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔

---

[1] طبرانی (منہ) جامع کبیر سیوطی ۱/۱۰۱۹، کنز العمال ۱۰/۲۹۱۲۶، دلائل النبوۃ بیہقی بلفظہ ۶/۵۵۰

[2] شیرازی فی الالقاب (منہ) جامع کبیر ۱/۲۴۴ حدیث ۶۵۹۸، کنز العمال ۱۰/۲۹۱۲۷

اِذَا كَانَ سَنَةُ خَمْسٍ وَّثَلَاثِيْنَ وَمِائَةٍ خَرَجَتْ شَيَاطِيْنُ كَانَ حَبَسَهُمْ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ فِيْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ ذَهَبَ مِنْهُمْ تِسْعَةُ اَعْشَارٍ اِلَى الْعِرَاقِ يُجَادِلُوْنَهُمْ بِالْقُرْاٰنِ وَعُشْرٌ بِالشَّامِ۔ [1]

(ترجمہ) جب ۱۳۵ھ ہوگا تو وہ شیاطین جن کو حضرت سلیمان بن داؤد نے سمندر کے جزیروں میں قید کیا تھا وہ نکلیں گے ان میں سے نو دہائیاں (۹۰ فیصد) عراق کا رخ کریں گے اور ان کے ساتھ قرآن پاک کے ساتھ فساد برپا کریں گے (یعنی غلط تاویلات کر کے امت کو گمراہ کریں گے جیسا کہ آج بھی نا اہل لوگ قرآن کے ساتھ کھیل کھیل رہے ہیں) اور ایک دہائی (۱۰ فیصد) شام کا رخ کریں گے۔

مسجد خیف میں قصہ گوئی کرنے والا جن

حضرت سفیانؒ فرماتے ہیں مجھے اس آدمی نے بیان کیا جس نے ایک قصہ گو کو مسجد خیف میں قصہ گوئی کرتے ہوئے دیکھا وہ کہتا ہے جب میں نے اس (قصہ گو) کو طلب کیا تو وہ شیطان نکلا۔ [2]

مسجد منیٰ میں من گھڑت حدیث سنانے والا شیطان

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے بیان کیا جس نے خود دیکھا تھا، کہ شیطان مسجد منیٰ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر کے (من گھڑت) احادیث سنا رہا ہے اور لوگ اس سے (ان احادیث کو) سن کر لکھ رہے تھے۔ [3]

---

[1] عقیلی، ابن عدی (منہ) کنز العمال حدیث نمبر ۲۹۱۲۸ جلد ۱۰ ص ۲۱۳ (بحوالہ عقیلی، ابن عدی، الابانہ بونصر سجزی، ابن عساکر قال العقیلی لا اصل لہذا الحدیث، قال ابو نصر غریب الاسناد والمتن واوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات) ۳/۱۹۴ عقیلی الضعفاء ۲/۲۱۳، ابن عدی ۴/۱۴۰۳، تنزیہ الشریعۃ ۱/۲۱۳، فوائد مجموعہ ۴/۵۰، لآلی مصنوعہ ۱۲۹۔

[2] ابو داؤد کی الکبیر) بخاری (منہ) دلائل النبوت بیہقی ۶/۵۵ [3] ابن عدی (منہ)

مسجدِ حرام میں من گھڑت حدیث سُنانے والا

حضرت عیسیٰ بن ابی فاطمہ فزاریؒ فرماتے ہیں کہ میں مسجد حرام میں ایک محدث کے پاس بیٹھ کر ان سے احادیث لکھ رہا تھا جب اس محدث نے فرمایا مجھے شیبانی نے حدیث بیان کی تو ایک آدمی نے (جو وہاں موجود تھا) کہا مجھے بھی شیبانی نے حدیث بیان کی، تو محدث نے کہا امام شعبی روایت فرماتے ہیں تو اس شخص نے بھی کہا کہ مجھے بھی امام شعبی نے حدیث بیان فرمائی، تو محدث نے کہا حارث روایت کرتے ہیں تو اس شخص نے کہا قسم بخدا میں نے حارث کی زیارت بھی کی ہے اور ان سے حدیث کی سماعت بھی کی ہے، تو محدث نے کہا حضرت علیؓ سے روایت ہے تو اس شخص نے کہا قسم بخدا میں نے حضرت علیؓ کی بھی زیارت کی ہے اور میں نے ان کے ساتھ جنگ صفین میں شریک بھی ہوا ہوں. جب میں نے (اس کی) یہ بات دیکھی تو آیۃ الکرسی پڑھی. جب میں (وَلَا یَئُودُہٗ حِفْظُهُمَا) پر پہنچا اور مڑ کے دیکھا تو کوئی چیز نظر نہ آئی. [1]

روایتِ حدیث کا ایک اصُول

امام شعبہؒ بیان فرماتے ہیں جب تمہیں کوئی ایسا محدث حدیث بیان کرے جس کا چہرہ تجھے نظر نہ آئے تو اس سے روایت مت کرنا، ہو سکتا ہے وہ شیطان ہو اور محدث کی شکل اختیار کر کے آیا ہو اور کہے (حدثنا و اخبرنا)

(تنبیہ) محدثینِ کرام نے صحیح، ضعیف اور من گھڑت احادیث کی کامل تحقیق فرما کر اپنی کتب میں تفصیل لکھ دی ہے. جھوٹے اور سچے راویوں کے حالات پر بھی کئی کئی جلدوں پر اسماء الرجال کی کتابیں موجود ہیں (مثلاً میزان الاعتدال، لسان المیزان، تہذیب التہذیب، تذکرۃ الحفاظ، سیر اعلام النبلاء، الاکمال، تہذیب الکمال، الکمال وغیرہ) اس لیے مذکورہ

[1] ابن عدی (منہ) دلائل النبوت بیہقی ۶/۵۵۱

والفات کو ملاحظہ کر کے کوئی شک و شبہ نہ کرے. ذخیرہ حدیث پوری احتیاط اور دیانت کے ساتھ صحاح ستہ اور دیگر حدیث کی مستند کتابوں کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہے. محدثین نے جھوٹے راویوں کی من گھڑت روایات کو پوری محنت کے ساتھ الگ الگ اپنی اپنی کتابوں میں لکھ دیا ہے (مثلاً تنزیہ الشریعۃ، موضوعات کبریٰ، المقاصد الحسنہ، کشف الخفاء، الفوائد المجموعۃ، اللآلی المصنوعۃ، تذکرۃ الموضوعات وغیرہ وغیرہ)

امداد اللہ انور

جنّات کا ثواب وعذاب

کافر جنّات دوزخ میں جائیں گے

علمائے اسلام کا اتفاق ہے کہ کافر جنات کو آخرت میں عذاب دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

قَالَ النَّارُ مَثْوٰكُمْ۔ (سورۃ انعام آیت ۱۲۸)

(ترجمہ) فرمایا دوزخ ہی تمہارا ٹھکانا ہے۔

اور ارشاد فرمایا:۔

وَاَمَّا الْقَاسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا۔ (سورۃ جن آیت ۱۵)

(ترجمہ) (ہم جنات میں سے) جو ظالم (کافر و مشرک) ہوں گے وہ دوزخ کا ایندھن بنیں گے۔

مومن جنّات کا حکم

مومن جنات کے متعلق کئی مذہب ہیں:۔

پہلا مذہب

ان کو کوئی ثواب نہیں ملے گا صرف دوزخ سے نجات ہی ان کا انعام ہوگا، پھر ان کو حکم دیا جائے گا کہ تم بھی جانوروں کی طرح مٹی ہو جاؤ، یہ امام ابوحنیفہؒ کا مذہب ہے۔[1]

---

[1] ابن حزم الملل والنحل (منہ)

حضرت لیث بن ابی سلیمؒ فرماتے ہیں کہ جنات کا ثواب یہ ہے کہ ان کو دوزخ سے پناہ دے دی جائے گی پھر ان کو کہا جائے گا کہ تم مٹی ہو جاؤ۔[1]

حضرت ابوالزنادؒ فرماتے ہیں جب جنتی جنّت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ مومن جنات اور باقی سب مخلوقات کو حکم دیں گے کہ تم مٹی ہو جاؤ تو وہ مٹی ہو جائیں گے۔ اسی موقعہ پر کافر بھی (بطور تمنّا) کہے گا:۔

يَا لَيْتَنِي كُنْتُ تُرَابًا۔ (سورۃ نبا آیت ۴۰)

کاش! میں بھی خاک ہو جاتا۔[2]

دوسرا مذہب

ان کو اطاعت کا انعام ملے گا اور نافرمانی کی سزا ملے گی۔ یہ ابن ابی لیلیٰؒ، امام مالکؒ، امام اوزاعیؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور ان کے شاگردوں کا مذہب ہے اور ایک روایت میں حضرت امام ابوحنیفہؒ اور ان کے صاحبین (امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ) سے یہی نقل کیا گیا ہے۔ علامہ ابن حزمؒ فرماتے ہیں مومن جنات جنت میں جائیں گے۔[3]

ابن ابی لیلیٰؒ

امام ابن ابی لیلیٰؒ فرماتے ہیں جنات کو آخرت میں انعام بھی ملے گا، اس کی تصدیق ہمیں قرآن پاک کی اس آیت سے ملتی ہے:۔

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا۔ (سورۃ انعام آیت ۱۳۲)

---

[1] ابن ابی الدنیا (منہ)

[2] عبد بن حمید، ابن المنذر، کتاب العجائب والغرائب امام ابن شاہین (منہ)

[3] الملل والنحل (منہ)

(ترجمہ) ہر ایک (انسان اور جن) کے لیے ان کے اعمال کے حساب سے (جنت اور دوزخ کے) درجات ہیں۔[1]

حضرت خزیمہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن وہبؒ سے سوال کیا گیا جس کو میں بھی سن رہا تھا کہ جنات کو ثواب و عذاب ہوگا یا نہیں؟ تو ابن وہبؒ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:-

حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوْا خَاسِرِيْنَ. (سورۃ حم سجدہ آیت ۲۵)

(ترجمہ) اور (کفر پر اصرار کرنے کی وجہ سے) ان کے حق میں بھی ان لوگوں کے ساتھ اللہ کا قول (یعنی دوزخ کا عذاب) پورا ہو کر رہے گا جو ان سے پہلے جن اور انسان (کفار) ہو گزرے ہیں، بے شک یہ خسارے میں ہیں۔

وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِمَّا عَمِلُوْا. (سورۃ انعام آیت ۱۳۲، سورۃ احقاف آیت ۱۹)

(ترجمہ) اور ہر ایک (انسان اور جن) کے لیے ان کے اعمال کے حساب سے (جنت اور دوزخ کے) درجات ہیں۔[2]

حضرت ابن عباسؓ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ مخلوقات کی چار قسمیں ہیں، ایک مخلوق جنت میں جائے گی، ایک مخلوق دوزخ میں جائے گی، اور دو مخلوقات جنت اور دوزخ میں جائیں گی، پس وہ مخلوق جو کامل طور پر جنت میں جائے گی یہ ملائکہ کی مخلوق ہے، اور وہ مخلوق جو کامل طور پر دوزخ میں جائے گی یہ شیاطین کی مخلوق ہے، اور وہ دو مخلوقات جو جنت اور دوزخ میں

[1] ابن ابی حاتم (منہ)
[2] کتاب العظمۃ ابو الشیخ (منہ)

جائیں گی یہ جنات اور انسانوں کی مخلوقات ہیں، ان میں کے مسلمانوں کو انعام و اکرام ملے گا اور کافروں کو عذاب۔[1]

مغیث بن سمّیؒ

حضرت مغیث بن سمّی فرماتے ہیں تمام مخلوقات جن کو اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے سب دوزخ کی خطرناک دھاڑیں سنتی ہیں مگر دو مخلوقات (جنات اور انسان) جن پر انعام یا عذاب ہے۔[2]

حضرت حسن بصریؒ

(حضرت حسن (بصریؒ) فرماتے ہیں جنّات ابلیس کی اولاد ہیں اور انسان حضرت آدمؑ کی اولاد ہیں ان سے بھی مومن ہیں اور اُن سے بھی اور یہ انعام اور عذاب میں بھی حصہ دار ہیں پس جو اِس مخلوق سے یا اُس مخلوق سے مومن ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کا دوست ہے اور جو اِس مخلوق سے یا اُس مخلوق سے کافر ہوگا وہ شیطان ہے۔[3]

[1] کتاب العظمۃ ابو الشیخ (منہ)
[2] کتاب العظمۃ ابو الشیخ (منہ)
[3] ابن ابی حاتم، ابو الشیخ (منہ)

جنّات جنّت میں جائیں گے

حضرت ضحاکؒ فرماتے ہیں جنات جنت میں داخل ہوں گے اور کھائیں پئیں گے بھی[1]
حضرت ارطاۃ بن منذرؒ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت حمزہ بن حبیبؒ کی مجلس میں اس کا
مذاکرہ کیا کہ جنات جنت میں جائیں گے یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا یہ جنت میں جائیں گے اس
بات کی تصدیق قرآن پاک کی اس آیت میں ہے :-

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ۔ (سورۃ الرحمٰن آیت ۵۶)

ترجمہ) ان حوران جنّت کو اس سے قبل نہ انسانوں نے چھوا ہے اور نہ
جنات نے۔

جنات کے لیے جن عورتیں ہوں گی اور انسانوں کے لیے انسان عورتیں ہوں گی۔[2]

جنّت میں انسان جنّات کو دیکھیں گے، جنّات انسانوں کو نہیں

علامہ مجلسیؒ فرماتے ہیں وہ جنات جو جنت میں داخل ہوں گے ان کو انسان دیکھ سکیں
گے لیکن جنات انسانوں کو نہیں دیکھ سکیں گے وہاں دنیا کے برعکس معاملہ ہوگا۔

کیا جنّات جنّت میں اللہ کی زیارت کریں گے؟

شیخ عزالدین بن عبدالسلامؒ نے کچھ ایسے دلائل ذکر کیے ہیں کہ مومن جنات جب جنت میں
داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف نہیں ہوں گے، زیارتِ خداوندی فقط

---

[1] تفسیر سفیان ثوری، تفسیر منذر بن سعید، تفسیر ابن المنذر، ابوالشیخ (منہ)

[2] ابن المنذر، ابوالشیخ (منہ)

مومن انسانوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور یہ بات بھی واضح طور پر معلوم ہے کہ ملائکہ کرام بھی
جنت میں اللہ تعالیٰ کی زیارت نہیں کر سکیں گے چنانچہ اس بات کا مقتضیٰ یہی ہے کہ جنات
بھی اللہ تعالیٰ کو جنت میں نہ دیکھیں۔[1]

میں (علامہ سیوطیؒ) کہتا ہوں کہ اس کا ثبوت موجود ہے کہ ملائکہ کرام اللہ تعالےٰ کی
زیارت کریں گے۔ امام بیہقیؒ نے بھی اسی کا فیصلہ فرمایا ہے اور اس کے متعلق انہوں نے
اپنی کتاب الرؤیۃ میں باب بھی قائم کیا ہے۔[2]

قاضی جلال الدین بُلقینی نے اپنی طرف سے اس پر تبصرہ کر کے فرمایا ہے کہ عمومِ دلائل
یہی کہتے ہیں کہ جنات اللہ تعالیٰ کی زیارت کریں گے۔ اس بات کو ابن عماد نے "شرح ارجوزہ
فی الجن" میں اپنے شیخ سراج الدین بلقینی سے بھی نقل کیا ہے۔[3] لیکن ائمہ احناف کے امام
حضرت (اسماعیل) صفار کی کتاب "اسئلۃ الصفار" میں ہے کہ جنات جنت میں اللہ تعالےٰ
کی زیارت نہیں کر سکیں گے۔[4]

تیسرا مذہب

اور جنّات جنّت میں کیا کھائیں گے؟

حضرت مجاہدؒ سے مومن جنات کے متعلق سوال کیا گیا کہ یہ جنت میں داخل ہوں گے؟
آپ نے فرمایا یہ جنت میں جائیں گے لیکن کھائیں پئیں گے نہیں، ان کو صرف تسبیح و تقدیس

---

[1] القواعد الصغریٰ ابن عبدالسلام (منہ)

[2] کتاب الرؤیۃ (منہ)

[3] شرح ارجوزۃ فی الجن (منہ)

[4] اسئلۃ الصفار (منہ)

کا الہام کیا جائے گا جس کو جنت والے (انسان) کھانے پینے دوران کہا کریں گے۔ [1]

چوتھا مذہب

جنات جنت میں داخل نہیں ہوں گے بلکہ اس کے ایک پست علاقہ میں رہیں گے جہاں پران کو انسان دیکھ سکیں گے وہ انسانوں کو نہیں دیکھ سکیں گے۔

حضرت لیث بن ابی سلیمؒ فرماتے ہیں مسلمان جنات نہ تو جنت میں جائیں گے نہ دوزخ میں، اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے باپ (ابلیس) کو جنت سے (ہمیشہ کے لیے) نکال دیا تھا اس لیے اس کو جنت میں دوبارہ داخل نہیں کرے گا اور اس کی اولاد کو بھی جنت میں داخل نہیں کرے گا۔ [2]

پانچواں مذہب

جنات مقام اعراف میں رہیں گے

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

إِنَّ مُؤْمِنِي الْجِنِّ لَهُمْ ثَوَابٌ وَعَلَيْهِمْ عِقَابٌ، فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ثَوَابِهِمْ فَقَالَ عَلَى الْأَعْرَافِ وَلَيْسُوا فِي الْجَنَّةِ مَعَ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَسَأَلْنَاهُ وَمَا الْأَعْرَافُ؟ قَالَ حَائِطُ الْجَنَّةِ تَجْرِي فِيهِ الْأَنْهَارُ وَتَنْبُتُ فِيهِ

[1] ابن ابی الدنیا (منہ)

[2] ابو الشیخ (منہ) فی العظمة، البدور السافرہ حدیث نمبر ۱۲۸۵

الْأَشْجَارُ وَالثِّمَارُ۔ [1]

(ترجمہ) مومن جنات پر ثواب بھی ہے اور عذاب بھی، ہم نے عرض کیا ان کو کیا ثواب ملے گا؟ فرمایا یہ اعراف میں ہوں گے جنت میں امتِ محمدؐ کے ساتھ نہیں ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا یہ اعراف کیا چیز ہے؟ فرمایا جنت کی دیوار ہے جس میں نہریں بہتی ہوں گی اور درخت اُگیں گے پھل لگیں گے۔

(نوٹ) امام ذہبی فرماتے ہیں یہ حدیث "منکر جدًا" ہے۔

[1] ابو الشیخ، البعث بیہقی (منہ) البدور السافرہ حدیث ۱۲۸۴، البعث والنشور بیہقی حدیث ۱۱۷، تفسیر ابن کثیر ۲/۴۱۶ بحوالہ بیہقی و ابن عساکر۔

جنّات کی موت

حسن بصریؒ کا مذہب

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا جنات کو موت نہیں آئے گی تو میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں:-

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِىٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ۔ (سورۃ الاحقاف آیت ۱۸)

(ترجمہ) یہ وہ لوگ ہیں جن کے حق میں عذاب کی بات ثابت ہو چکی ہے بشمول ان فرقوں کے جو گزر چکے ہیں ان سے پہلے جنوں اور انسانوں کے۔[1]

مؤلف فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بصریؒ کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ ابلیس کے ساتھ جنات کو بھی مہلت دی گئی ہے جب ابلیس پر موت آئے گی تو یہ بھی مر جائیں گے لیکن اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ سب جنات کو (تا قیامت) مہلت دی گئی ہے کیونکہ اس سے پہلے کی بہت سی (مذکورہ) روایات سے ان کی موت ثابت ہوتی ہے۔

حضرت ابن عباسؓ کا مذہب

ایک آدمی نے حضرت ابن عباسؓ سے سوال کیا کہ جنات بھی مرتے ہیں؟ تو فرمایا ہاں مگر ابلیس۔ یہ سانپ جن کو تم "جانؑ" کہتے ہو یہ چھوٹے جنات ہیں۔[2]

---

[1] ابن ابی الدنیا، ابن جریر (منہ)

[2] کتاب العظمۃ ابو الشیخ (منہ)

[ابلی]س کا بڑھاپا اور جوانی

[ح]ضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جب ایک زمانہ گزر جاتا ہے تو ابلیس بوڑھا جاتا ہے [پھر ا]س کے بعد یہ دوبارہ تیس سال کی عمر میں لوٹ آتا ہے۔[1]

[انس]ان کے ساتھ کا شیطان کب مرتا ہے؟
[انس]ان کے ساتھ کتنے شیطان ہوتے ہیں؟

[ح]ضرت عاصم احولؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت ربیع بن انسؒ سے سوال کیا کیا یہ شیطان [جو انس]ان کے ساتھ ہوتا ہے، یہ نہیں مرتا؟ فرمایا یہ کوئی ایک شیطان ہوتا ہے مسلمان کو گمراہ [کرنے] کے لیے تو قبیلہ ربیعہ اور قبیلہ مُضَر کے برابر تعداد میں شیطان اس کے درپے ہوتے ہیں۔[2]

[ابلیس کے و]الدین کنوارے تھے

حضرت قتادہؒ حضرت عبداللہ بن حارثؒ سے روایت کرتے ہیں کہ جنات بھی مرتے [ہیں... ل]یکن شیطان نوجوان رہتا ہے یہ نہیں مرتا۔ حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں اس کا باپ بھی کنوارہ [تھا] اس کی ماں بھی کنواری تھی اور یہ بھی ان سے کنوارہ پیدا ہوا ہے۔[3]

[ایک جن کی ہز]اری عمر کا عجیب قصہ

حجاج بن یوسف کو یہ بات پہنچی کہ چین کے ملک میں ایک مکان ایسا ہے اگر لوگ راستہ

---

[1] [کت]اب السنن ابن شاہین (منہ)

[2] ابن ابی الدنیا (منہ)

[3] ابن ابی الدنیا، ابو الشیخ کتاب العظمۃ (منہ)

بھٹک جائیں تو وہ یہ آواز سنتے ہیں "راستہ ادھر ہے"، لیکن ان کو کوئی نظر نہیں آتا. تو حجاج نے کچھ لوگ بھیجے اور ان کو حکم کیا کہ تم جان بوجھ کر راستہ بھٹک جانا، جب وہ تمہیں یہ کہیں کہ راستہ ادھر ہے تو تم ان پہ حملہ کر دینا اور ان کو دیکھنا کہ یہ کون لوگ ہیں تو انہوں نے ایسا ہی کیا اور ان پر حملہ کر دیا تو انہوں نے کہا تم ہمیں ہرگز نہیں دیکھ سکتے. انہوں نے پوچھا تم یہاں پر کتنے عرصہ سے رہتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم سالوں کو شمار نہیں کرتے ہاں یہ معلوم ہے کہ ملک چین آٹھ مرتبہ ویران ہوا ہے اور آٹھ مرتبہ آباد ہوا ہے اور ہم تب سے یہیں ہیں۔[1]

جنات کی ارواح قبض کرنے والا فرشتہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ملک الموت انسانوں اور فرشتوں کی روح قبض کرنے کا ذمہ دار ہے اور جنات کا فرشتہ الگ ہے، شیاطین کا الگ ہے اور پرندوں، وحشی جانوروں، درندوں، مچھلیوں اور چیونٹیوں کا فرشتہ الگ ہے. یہ کل چار فرشتے ہیں۔[2]

---

[1] کتاب العجائب ابو عبدالرحمٰن بن منذر معروی المعروف بشکر، کتاب النوادر ابو الشیخ (منہ)

[2] تفسیر جویبر (منہ)

قرین

(ہر انسان کے ساتھ رہنے والے شیطان)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک رات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے باہر تشریف لے گئے. حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے فکر ہوئی (کہ شاید آپ کسی اور بی بی کے ہاں گئے ہیں) جب آپ واپس تشریف لائے اور مجھے دیکھا تو فرمایا، تجھے تیرے شیطان نے (وسوسہ میں) ڈال دیا. میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ فرمایا ہاں شیطان تو ہر انسان کے ساتھ ہے. میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا آپ کے ساتھ بھی ہے؟ فرمایا ہاں لیکن میرے رب نے میری دستگیری کی حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو گیا۔[1]

حضور کے ساتھ رہنے والا شیطان مسلمان ہو گیا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَقَدْ وُكِّلَ بِهٖ قَرِيْنُهٗ
مِنَ الْجِنِّ وَقَرِيْنُهٗ مِنَ الْمَلَآئِكَةِ قَالُوْا: وَاِيَّاكَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ وَاِيَّايَ اِلَّا اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ

---

[1] مسلم (منہ)، مسلم فضائل صحابہ حدیث ۸۸، صفات المنافقین باب تحریش الشیطان حدیث ۷۰، بیہقی دلائل النبوت باب ماجاء فی ان مع کل احد قرینہ من الجن، ۷/۱۰۲

فَاَسْلَمَ فَلَا یَاْمُرُنِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ۔ [1]

(ترجمہ) تم میں سے کوئی آدمی ایسا نہیں ہے مگر اس کے ساتھ اس کا ایک ساتھی جنات میں سے اور ایک ساتھی فرشتوں میں سے ساتھ لگا دیا جاتا ہے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپ کے ساتھ بھی؟ فرمایا: ہاں میرے ساتھ بھی مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلہ میں میری مدد فرمائی ہے اور وہ مسلمان ہوگیا ہے اب وہ مجھے نیکی کے علاوہ اور کسی چیز کی بات نہیں کرتا۔

(حدیث) حضرت شریک بن طارقؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

مَا مِنْكُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَلَهُ شَيْطَانٌ. قَالَ وَلَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ وَلِيْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمَ۔ [2]

(ترجمہ) تم میں سے ہر آدمی کے ساتھ شیطان ہے۔ ایک صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کے ساتھ بھی ہے؟ فرمایا "میرے ساتھ بھی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے میری مدد فرمائی اور وہ مسلمان ہوگیا"۔

---

[1] مسلم (منہ) فی صلوٰۃ المسافرین حدیث ۶۹، سنن دارمی کتاب الرقاق باب ۲۵، مسند احمد ۱/۳۸۵، ۳۹۷، ۴۰۱، ۴۶۰، بیہقی دلائل النبوت باب ماجاء فی ان مع کل احد ۷/۱۰۰، درمنثور ۶/۱۸، مشکل الآثار ۱/۳۰، کنز العمال ۱۲۴۲، اتحاف السادۃ ۵/۳۱۳، ۷/۲۶۷، مشکوٰۃ ۶۷، طبرانی ۱۰/۲۶۹، دلائل النبوت ابونعیم ۱/۵۸، بدایہ والنہایہ ۱/۵۲، ۶۷، تفسیر ابن کثیر ۴/۳۶۱، ۸/۵۵۸، قرطبی ۷/۶۸۔

[2] ابن حبان، طبرانی (منہ) ابن حبان ۲۱۰۱، اتحاف السادۃ ۷/۲۶۷، دلائل النبوت بیہقی ۷/۱۰۱، کنز العمال ۱۲۷۷، کشف الخفاء ۲/۴۱۹، جامع کبیر ۱/۷۳۲۔

حضورؐ اور آدمؑ کے شیطان میں فرق

(حدیث) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

فُضِّلْتُ عَلٰى اٰدَمَ بِخَصْلَتَيْنِ: كَانَ شَيْطَانِيْ كَافِرًا فَاَعَانَنِيَ اللّٰهُ عَلَيْهِ حَتّٰى اَسْلَمَ وَكَانَ اَزْوَاجِيْ عَوْنًا لِيْ. وَكَانَ شَيْطَانُ اٰدَمَ كَافِرًا وَزَوْجَتُهٗ عَوْنًا عَلٰى خَطِيْئَتِهٖ۔ [1]

(ترجمہ) مجھے آدمؑ پر دو فضیلتیں (یہ بھی) بخشی گئی ہیں کہ میرا شیطان کافر تھا اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد فرمائی حتیٰ کہ وہ مسلمان ہوگیا اور میری ازواج میری مددگار رہیں اور حضرت آدم کا شیطان کافر رہا اور اس کی بیوی ان کی لغزش میں مددگار رہی۔

(فائدہ) یہ حدیث حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قرین کے اسلام لانے کی واضح دلیل ہے یہ حضور علیہ السلام ہی کی خصوصیت ہے، مذکورہ حدیث کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کی مدد فرمائی حتیٰ کہ آپ اس کے شر سے محفوظ رہتے تھے۔

آدمی کا فرشتہ اور شیطان کیا کرتا ہے

(حدیث) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بِابْنِ اٰدَمَ وَلِلْمَلَكِ لَمَّةً. فَاَمَّا لَمَّةُ الشَّيَاطِيْنِ

---

[1] دلائل النبوۃ ابونعیم (منہ) دلائل النبوۃ بیہقی ۵/۴۸۸، اتحاف السادۃ ۵/۳۱۳، درمنثور ۱/۵۴، کنز العمال ۳۱۹۳۲، تاریخ بغداد ۳/۳۳۱، تخریج عراقی ۲/۳۲، علل متناہیہ ۱/۱۷۶

فَاِیْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَکْذِیْبٌ بِالْحَقِّ وَاَمَّا لَمَّۃُ الْمَلَکِ فَاِیْعَادٌ بِالْخَیْرِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِکَ فَلْیَعْلَمْ اَنَّہٗ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ، وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرٰی فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ثُمَّ قَرَءَ (اَلشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ. سورۃ البقرہ آیت ۲۶۸)

(ترجمہ) شیاطین کا بھی انسان سے تعلق ہوتا ہے اور فرشتے کا بھی، شیاطین کا تعلق تو شر کی طرف رہنمائی کرنا اور حق کو جھٹلانا ہے اور فرشتے کا تعلق خیر کی طرف رہنمائی کرنا اور حق کی تصدیق کرنا ہے۔ بس جس شخص کو یہ معلوم ہو تو یہ جانے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی عنایت ہے اور اس پہ اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے اور جس کو اس کے علاوہ ملے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ مانگے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی (اَلشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ) شیطان تمہیں فقر اور محتاجی کی دعوت دیتا ہے۔

مومن اپنے شیطان کو تھکا دیتا ہے

(حدیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُنْضِیْ شَیْطَانَہٗ کَمَا یُنْضِیْ اَحَدُکُمْ بَعِیْرَہٗ فِی السَّفَرِ۔[2]

---

[1] ترمذی، نسائی (منہ)، جامع الصغیر وصحہ حدیث ۲۳۸۴، ترمذی ۲۹۸۸، تفسیر ابن کثیر ۱/۵۷۴، تفسیر طبری ۳/۵۹، مشکوٰۃ ۷۴، تلبیس ابلیس ۳۶، اتحاف السادہ ۷/۲۶۶، درمنثور ۱/۳۴۸، کنز العمال ۱۲۴۰۔

[2] مسند احمد، ابن ابی الدنیا (منہ) مسند احمد ۲/۳۸۰، نوادر الاصول حکیم ترمذی ۲۶، مکائد الشیطان ابن ابی الدنیا حدیث نمبر ۲۰، آکام المرجان ۱۲۴، جامع صغیر حدیث ۲۱۰۱، فیض القدیر ۲/۳۸۵، کنز العمال ۷۰۶، مجمع الزوائد ۱/۱۱۶۔

(ترجمہ) مومن اپنے شیطان کو اتنا بے بس کر دیتا ہے جس طرح سے تم میں سے کوئی شخص اپنے اونٹ کو سفر میں تھکا دیتا ہے۔

مومن کا شیطان لاغر ہو جاتا ہے

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ مومن کا شیطان لاغر اور پریشان رہتا ہے۔[1]

(فائدہ) ایک روایت میں اس طرح ہے کہ مومن اور کافر کے شیطانوں میں ملاقات ہوئی، مومن کا شیطان کمزور تھا اور کافر کا موٹا تازہ۔ کافر کے شیطان نے کہا کیا بات ہے، کہ تم کمزور ہو؟ کہا کیا بتاؤں اس کے پاس میرا کوئی نصیب نہیں جب وہ اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اللہ کا ذکر کرتا ہے، جب کھاتا ہے تو اللہ کا ذکر کرتا ہے، جب پیتا ہے تو اللہ کا ذکر کرتا ہے تو دوسرے نے کہا لیکن میں تو اس کے ساتھ کھاتا بھی ہوں، پیتا بھی ہوں (اس لیے موٹا تازہ ہوں)۔[2]

شیطان پلّے سے چڑیا بن گیا

حضرت قیس بن حجاجؒ فرماتے ہیں میرے شیطان نے مجھے بتایا جب میں تجھ میں داخل ہوا تھا تو کتے (کے چھوٹے بچے) پلے جتنا تھا اور آج چڑیا کی مانند ہوں۔ میں نے پوچھا کیوں ہو؟ کہا آپ مجھے قرآن پاک کے ساتھ پگھلا دیتے ہیں (قرآن پہ عمل کر کے اور اس کی تلاوت کر کے)۔[3]

---

[1] ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان ابن ابی الدنیا حدیث نمبر ۱۹، آکام المرجان ۱۲۴، احیاء العلوم ۳/۲۹

[2] مصائب الانسان ابن مفلح مقدسی ص ۶۸

[3] ابن ابی الدنیا (منہ) فی مکائد الشیطان حدیث ۱۸، آکام المرجان ص ۱۲۴، احیاء العلوم ۳/۲۹

شیطان انسان کے ساتھ کھاتا پیتا اور سوتا ہے

حضرت وَہب بن مُنَبّہ فرماتے ہیں ہر انسان کے ساتھ اس کا شیطان ہوتا ہے کافر کا شیطان کافر کے ساتھ کھاتا ہے ، اس کے ساتھ پیتا ہے اور اس کے ساتھ بستر پر سوتا ہے لیکن مومن کا شیطان مومن سے دُور رہتا ہے اور اس تاک میں رہتا ہے کہ مومن کب غافل ہو اور یہ اس سے فائدہ اُٹھائے ، شیطان کو زیادہ کھانے والے اور زیادہ سونے والے زیادہ پسند ہوتے ہیں۔ [1]

کافر کا شیطان دوزخ میں

ارشادِ خداوندی ہے :۔

وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۔ [2]

(ترجمہ) اور جو شخص اللہ کے ذکر سے آنکھیں چُرائے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں وہ اس کا (ہر وقت) کا ساتھی بن جاتا ہے۔

اس ارشاد کی تفسیر میں حضرت سعید جریریؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ کافر کو جب روزِ قیامت زندہ کیا جائے گا تو اس کا شیطان اس کے سامنے چلتا ہو گا اس سے جدا نہیں ہو گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو دوزخ میں داخل کر دے گا اس وقت شیطان تمنا کرے گا :۔

يٰلَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ ۔

کاش تجھ میں اور مجھ میں مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا۔

[1] کتاب الزہد امام احمد (منہ)

[2] سورۃ زخرف، آیت ۳۶

اور (قیامت کے دن) مومن کے سپرد ایک فرشتہ ہو گا جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ ہوتا رہے گا ، اس کے بعد اس کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ [1]

وساوسِ شیطان

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں :۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۔ مَلِكِ النَّاسِ ۔ اِلٰهِ النَّاسِ ۔ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۔ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۔ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۔ (سورۃ الناس)

(ترجمہ) آپ کہہ دیں کہ میں آدمیوں کے مالک ، آدمیوں کے بادشاہ ، آدمیوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں وسوسہ ڈالنے والے پیچھے ہٹ جانے والے (شیطان) کے شر سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے خواہ وہ (وسوسہ ڈالنے والا) جن ہو یا آدمی۔

وسوسہ کیا ہے؟ کہاں سے ڈالا جاتا ہے؟

قاضی ابویعلیٰ فرماتے ہیں :

وسواس کے متعلق ایک احتمال تو یہ ہے کہ یہ ایک مخفی کلام ہے جس کا دل ادراک کر لیتا ہے اور ایک امکان یہ ہے کہ یہ وہ چیز ہے جو فکر کے موقع پر حاصل ہوتی ہے اور اس سے اجزائے انسان میں مَس ، سلوک اور دخول ہوتا ہے۔ بعض متکلمین انسانوں کے اجسام میں شیطان کے دخول کا انکار کرتے ہیں ان کا خیال یہ ہے کہ ایک جسم میں دو روحوں کا موجود رہنا جائز نہیں ہے۔ اس کی دلیل یہ ارشاد خداوندی اَلَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ہے یعنی جو لوگوں کے دلوں میں (باہر سے) وسوسہ ڈالتا ہے اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :۔

[1] عبدالرزاق ، ابن المنذر (منہ) تفسیر القرآن عبدالرزاق جلد ۲ صفحہ ۱۹۶

إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنِ ابْنِ آدَمَ مَجْرَى الدَّمِ، وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِهِمْ شَيْئًا.[1]

(ترجمہ) شیطان انسان کے جسم میں خون کی طرح چلتا پھرتا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ ان کے دلوں میں کوئی مہلک چیز نہ ڈال دے۔

ابن عقیل فرماتے ہیں اگر یہ سوال کیا جائے کہ ابلیس کا وسوسہ کیسے ہوتا ہے اور وہ دل تک کیسے پہنچتا ہے؟ تو جواب یہ ہے کہ وسوسہ ایک مخفی کلام ہے جس کی طرف نفوس اور طبائع خود مائل ہو جاتی ہیں۔ اور یہ جواب بھی دیا گیا ہے کہ یہ انسان کے وجدان میں داخل ہو جاتا ہے کیونکہ یہ ایک لطیف جسم ہے اور وسوسہ ڈالتا ہے اور وسوسہ یہ ہے کہ نفس کو ردی افکار کی تلقین کرتا ہے۔[2]

وساوس میں حضورؐ کی دعا

حضرت معاویہ بن ابی طلحہؓ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دعا یہ فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اَعْمِرْ قَلْبِيْ مِنْ وَسَاوِسِ ذِكْرِكَ وَاطْرُدْ عَنِّيْ وَسَاوِسَ الشَّيْطَانِ.[3]

(ترجمہ) اے اللہ! میرے دل کو اپنے ذکر کے خیالات سے معمور فرما دے اور مجھ سے وساوس شیطانی دور کر دے۔

---

[1] مسند احمد ۳/۱۵۶، ۲۸۵، دارمی ۲/۳۲۰، مشکل الآثار ۱/۲۹، فتح الباری ۴/۲۸۲، ۹/۳۳۱، ۱۳/۱۵۹، زاد المسیر ۹/۲۶۸، الادب المفرد ۱۲۸۸، قرطبی ۱/۳۰۱ - ۳۱۱، ۲۰/۲۶۳، ابن کثیر ۸/۵۵۸، اتحاف السادہ ۵/۳۰۵، ۶/۴، ۷/۲۶۳، ۲۶۹، ۲۸۳، ۲۹/۴، بدایہ والنہایہ ۱/۵۹، الطب النبوی ذہبی ۱۳۸، ۲۳۵، ابوداؤد کتاب الصوم باب ۷۸، ابن ماجہ صوم باب ۶۵، بخاری کتاب الاحکام باب ۲۱، بدء الخلق بخاری شریف باب ۱۱، بخاری اعتکاف باب ۱۱، [illegible]

[2] کتاب الفنون علامہ ابن عقیل در تین سو جلد۔

[3] ذم الوسوسہ ابن ابی الدنیا (منہ) درمنثور ۶/۴۲۰

الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شیطان کی مثال نیولے کی طرح ہے۔ اس نے اپنا منہ دل کے سوراخ پر رکھا ہوا ہے اسی سے دل میں وسواس ڈالتا ہے۔ جب انسان اللہ کا ذکر کرتا ہے تو یہ پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب خاموش ہوتا ہے تو یہ لوٹ آتا ہے یہی الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ہے۔[1]

شیطان وساوس کب اور کیسے ڈالتا ہے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ ان کو انسان میں شیطان کے رہنے کی جگہ دکھلائے تو اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمائی۔ تو آپ نے دیکھا کہ شیطان کا سر سانپ کی طرح ہے جس نے اپنا منہ دل کے دہانے پر رکھا ہوا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو دور ہٹ جاتا ہے اور جب ذکر خداوندی چھوڑ دیتا ہے تو یہ اپنے خیالات اور وسواس ڈالنے شروع کر دیتا ہے۔[2]

شیطان دل کو لقمہ بنا لیتا ہے

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

إِنَّ الشَّيْطَانَ وَاضِعٌ خَطْمَهُ عَلَى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ فَإِنْ ذَكَرَ اللّٰهَ خَنَسَ

---

[1] الوسوسہ ابن ابی داؤد (منہ)

[2] سعید بن منصور، الوسوسہ ابن ابی داؤد (منہ)

وَاِنْ نَسِیَ اللّٰہَ اِلْتَقَمَ قَلْبَہٗ۔[1]

(ترجمہ) شیطان نے اپنی سونڈھ انسان کے دل پر رکھی ہوئی ہے جب، یہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ دُور ہٹ جاتا ہے اور جب اللہ کو بھول جاتا ہے تو شیطان اس کے دل کو لقمہ بنا لیتا ہے۔

وسواس والے شیطان کی شکل

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اس کو شیطان کی جگہ دکھلائے تو اس کو ایک حیران کن جسم دکھلایا گیا جس کا اندر باہر سے نظر آرہا تھا اور یہ شیطان مینڈک کی شکل میں دل کے بالمقابل کندھے کے جوڑ والے مقام پر بیٹھا تھا اس کی ناک مچھر کی ناک کی طرح تھی جس کو وہ دل میں ڈال کر وسوسہ ڈال رہا تھا۔[2]

حضورؐ کی مہر ختم نبوت کندھے پر کیوں تھی؟

علامہ سہیلیؒ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ختم نبوت کندھے کے ختم ہونے کی جگہ پر اس لیے تھی کیونکہ آپؐ وساوسِ شیطان سے معصوم تھے، اسی جگہ سے شیطان انسانوں میں وسواس ڈالتا ہے۔[3]

---

[1] مکائد الشیطان، ابویعلیٰ، شعب الایمان بیہقی (منہ) ذم الہوی ابن جوزی ص۱۴۴، تلبیس ابلیس ۲۶، آکام المرجان ۱۹۷، فیض القدیر ۲/۲۵۵، الجامع الصغیر ۲۰۳۱، احیاء العلوم ۳/۲۷، درمنثور ۶/۴۲۰، المطالب العالیہ حدیث ۳۳۸۴، کامل ابن عدی ۳/۱۰۴۴، حلیۃ الاولیاء ۶/۲۶۸، ترغیب و ترہیب منذری ۲/۴۰۰، مکائد الشیطان ابن ابی الدنیا حدیث ۲۲ ص۴۳

[2] (ابوالقاسم) سہیلی (منہ) مکائد الشیطان ۹۸ روایت نمبر ۷۹، مصائب الانسان ۱۰۹

[3] (ابوالقاسم) سہیلی (منہ)

…واس کا دروازہ

حضرت یحییٰ بن ابی کثیرؒ فرماتے ہیں کہ انسان کے سینہ میں وسواس کا ایک دروازہ ہے … (شیطان) وسواس ڈالتا ہے۔[1]

…طان کو دل سے ہٹانے کا عمل

حضرت ابوالجوزاءؒ فرماتے ہیں شیطان انسان کے دل کے ساتھ چمٹا رہتا ہے جس کی وجہ … انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کر سکتا۔ تم دیکھتے نہیں انسان بازاروں اور مجالس میں سارا دن … یا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو یاد نہیں کرتا مگر قسم کے وقت، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں … جان ہے لا الٰہ الا اللہ کے سوا شیطان کو کوئی چیز دل سے نہیں ہٹا سکتی، پھر انہوں نے … تلاوت کی:

وَاِذَا ذَکَرْتَ رَبَّکَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَہٗ وَلَّوْا عَلٰٓی اَدْبَارِہِمْ نُفُوْرًا۔

(سورۃ اسراء آیت ۴۶)

(ترجمہ) جب آپ قرآن پاک میں صرف اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں تو یہ شیاطین (کفار وغیرہ) پیٹھ پھیر کر بھاگ جاتے ہیں۔[2]

…ے کی بنیاد حرکتِ شیطانی ہے

حضرت عبداللہ بن عمروؓ فرماتے ہیں کہ شیطان سب سے نچلی زمین میں قید ہے جب وہ … کرتا ہے تو زمین کے اوپر کی جن دو یا اس سے زیادہ تعداد کے لوگوں کے درمیان جھگڑے

---

[1] … ابی الدنیا (منہ)، مکائد الشیطان ۷، ص۹۱

[2] … الی الدنیا (منہ) آکام المرجان ۱۹۶، ذم الہوی ابن جوزی ۱۴۴، مکائد الشیطان ۲۳ ص۴۴، حلیۃ الاولیاء ۳/۸۰ بندہ

ہوتے ہیں وہ اسی حرکت کی بنا پر ہوتے ہیں۔[1]

وسواس کس کے دل میں ڈالتے ہیں

جریر بن عبداللہؒ کے والد فرماتے ہیں کہ مجھے بہت وسواس ہوتا تھا میں نے حضرت علاء بن زیادؒ سے کہا تو انہوں نے فرمایا اے بھیجے! اس کی مثال چوروں جیسی ہے جب وہ کسی ایسے گھر سے گزرتے ہیں جس میں مال ہوتا ہے تو اس کو چرانے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر اس میں کچھ نہیں ملتا تو اس کو چھوڑ کر چل دیتے ہیں۔[2]

وسوسہ خالص مومن کو بھی ہوتا ہے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وسوسہ کی شکایت فرمائی تو آپ نے ارشاد فرمایا "یہ خالص ایمان کی دلیل ہے"۔[3]

حضرت عبداللہ بن زید بن عاصمؓ سے روایت ہے کہ چند اصحابؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے وسوسہ کے متعلق عرض کیا کہ ہمارے لیے یہ بہتر ہے کہ ہم ثریا سے گر پڑیں اس سے کہ ہم وسوسہ کے ساتھ گفتگو کریں، تو آپؐ نے ارشاد فرمایا:-

ذٰلِكَ صَرِيحُ الْإِيمَانِ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي الْعَبْدَ فِيمَا دُونَ ذٰلِكَ فَإِذَا عُصِمَ مِنْهُ وَقَعَ فِيمَا هُنَالِكَ۔[4]

---

[1] ابن ابی الدنیا (منہ) فی مکائد الشیطان صفحہ ۴۶ حدیث نمبر ۲۶۔ آکام المرجان ۱۶۴

[2] الوسوسہ ابن ابی داؤد (منہ)

[3] مسند احمد (منہ) ۲/ ۴۵۶، ۶/ ۱۰۶، صحیح مسلم کتاب الایمان حدیث ۲۱۱، اتحاف السادہ ۸/ ۲۹۵، ۲۹۶، شرح السنۃ بغوی ۱/ ۱۰۹، مشکل الآثار ۲/ ۲۵۱، درمنثور ۱/ ۲۷۶، کنز العمال حدیث ۱۷۱۵

[4] مسند بزار (منہ) مشکل الآثار ۲/ ۲۵۱، اتحاف السادہ ۸/ ۲۹۵، درمنثور ۱/ ۲۷۶، کنز العمال ۱۷۱۵، تخریج عراقی ۳/ ۲۹

(ترجمہ) یہ خالص ایمان کی دلیل ہے شیطان انسان کے پاس دوسرے اعمال کے ذریعہ سے حملہ کرتا ہے جب وہ اس سے محفوظ ہو جائے تو وہ دل پر حملہ کرتا (اور وسواس ڈالتا ہے)۔

الوسوسہ ایمان کی دلیل ہے

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ ہم سے کوئی ایک اپنے دل میں کچھ کھٹکا پاتا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا:-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي رَدَّ كَيْدَهُ إِلَى الْوَسْوَسَةِ۔

(ترجمہ) سب تعریفیں اللہ کی ذات کے لیے ہیں جس نے شیطان کے فریب کو وسوسہ کی طرف دھکیل دیا۔[1]

وضو کے وسوسہ سے پناہ مانگو

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ وَسْوَسَةِ الْوُضُوْءِ۔[2]

(ترجمہ) وضو کے وسوسہ میں اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب کرو۔

وضو کا شیطان "ولہان"

(حدیث) حضرت اُبی بن کعبؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

---

[1] ابوداؤد، نسائی (منہ) ابوداؤد کتاب الادب باب ۱۰۹، مسند احمد ۱/ ۲۳۵، مشکل الآثار ۲/ ۲۵۲، مطالب عالیہ حدیث ۲۹۸۰، تخریج عراقی ۳/ ۳۰۶

[2] کتاب الوسوسہ ابن ابی داؤد (منہ)

اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَیْطَانًا یُقَالُ لَهٗ "اَلْوَلْهَانُ" فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ۔[1]

(ترجمہ) وضو کا بھی ایک شیطان ہے اس کا نام "ولہان" ہے تم پانی کے وسواس سے بچو۔

حضرت حسن (بصریؒ) فرماتے ہیں وضو کے شیطان کا نام ولہان ہے یہ لوگوں کے ساتھ وضو میں مذاق کرتا ہے کرتا ہے، حضرت طاؤس فرمایا کرتے تھے کہ یہ تمام شیاطین سے زیادہ طاقتور ہے۔[2]

وسواس وضو سے شروع ہوتا ہے

حضرت ابراہیم تیمیؒ فرماتے ہیں وسواس کی ابتدا وضو سے ہوتی ہے۔[3]

غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے وسواس کی بیماری ہوتی ہے

(حدیث) حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِیْ مُسْتَحَمِّہٖ فَاِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ۔[4]

---

[1] ترمذی، ابن ماجہ، حاکم (منہ) بیہقی ۱/۱۹۷، صحیح ابن خزیمہ ۱۲۲، تلخیص الحبیر ۱/۱۰۱، مشکوۃ ۴۱۹، اتحاف ال... ۷/۲۸۸، تخریج عراقی ۳/۲۷، میزان الاعتدال ۷۲۳۹

[2] ابن ابی الدنیا (منہ) فی مکائد الشیطان ۲۹ ص۵، ترمذی (۵۷)، ابن ماجہ ۴۲۱، مستدرک حاکم ۱/۱۶۲، ابن خزیمہ حدیث ...

[3] ابن ابی شیبہ (منہ)

[4] ابوداؤد، ترمذی، نسائی (منہ) ابوداؤد حدیث ۲۷، نسائی ۱/۳۴، ابن ماجہ حدیث ۳۰۴، مسند احمد ... بیہقی ۱/۹۸، مستدرک حاکم ۱/۱۶۷، ۱۸۵، عبدالرزاق حدیث ۹۷۸، مشکوۃ حدیث ۳۵۳، اتحاف ... ۲/۳۳۸، موضح اوہام الجمع والتفریق خطیب بغدادی ۱/۲۴۰، فتح الباری ۸/۵۸۸

(ترجمہ) تم غسل خانہ میں پیشاب ہرگز نہ کیا کرو عام طور پر وسواس کا مرض اسی سے پیدا ہوتا ہے۔

(فائدہ) حضرت عبداللہ بن مغفلؓ خود بھی فرماتے ہیں کہ غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے وسواس پیدا ہوتا ہے۔[1]

وسواس نہ ہونے کی ایک صورت

(حضرت حسن بصریؒ کے بھائی) حضرت سعید بن ابی الحسنؒ فرماتے ہیں غسل خانہ میں پیشاب سے وسواس بڑھتا ہے اگر پانی کی بہتی ہوئی (نالی) میں پیشاب کرے تو کوئی حرج نہیں ہے۔[2]

نماز کا شیطان

حضرت عثمان بن ابی العاصؓ فرماتے ہیں میں نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) عرض کیا یارسول اللہ! شیطان میرے اور میری نماز اور قرأت کے درمیان حائل ہو گیا اور قرأت کو مجھ پر خلط کرنے لگا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا:-

ذَاکَ شَیْطَانٌ یُقَالُ لَهٗ "خِنْزِبٌ" فَاِذَا اَحْسَسْتَهٗ فَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْهُ وَاتْفُلْ عَلٰی یَسَارِکَ ثَلَاثًا۔[3]

(ترجمہ) یہ شیطان ہے اس کا نام خنزب ہے جب تجھے اس کا علم ہو تو اس سے اللہ کی پناہ طلب کرو اور اپنی بائیں طرف تین بار تھوک دو (یہاں تھوک دینے سے مراد منہ سے ہوا کو تھوک کی طرح پھینکنا ہے)

---

[1] ابن ابی شیبہ (منہ)

[2] الوسوسہ ابن ابی داؤد (منہ) آکام المرجان ص۱۶۵ مع حاشیہ عبداللہ الصدیق

[3] مسلم (منہ): السلام: ۶۸، نسائی: ایمان باب ۱۲، مسند احمد ۱/۱۸۷، ۲۱۶، طبرانی کبیر ۹/۴۳، ۴۴، مشکل الآثار ۱/۱۴۰، مصنف عبدالرزاق ۲۵۸۲، ۲۲۰۴، ترغیب و ترہیب ۲/۶۲، ۴، ابن ابی شیبہ ۱۰/۲۵۳، دلائل النبوۃ بیہقی ۵/۳۰۷

شیطان کے لیے چھری

(حدیث) حضرت ابوالملیحؒ کے والد سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ کے پاس شکایت لے کر آیا ہوں کہ وسوسہ میرے سینے میں اُٹھتا ہے میں نماز میں اٹھتا ہوں تو مجھے یاد نہیں رہتا کہ میں نے دو رکعت پڑھی ہیں یا تین. تو جناب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَاِذَا وَجَدْتَ ذٰلِكَ فَارْفَعْ اِصْبَعَكَ السَّبَّابَةَ الْيُمْنٰى فَاطْعَنْهُ فِيْ فَخِذِكَ الْيُسْرٰى وَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ فَاِنَّهَا سِكِّيْنُ الشَّيْطَانِ.[1]

(ترجمہ) جب تجھے یہ صورت پیش ہو تو اپنی شہادت کی انگلی اٹھا کر بائیں پنڈلی پر چبھو دے اور کہہ "بسم اللہ"، یہ شیطان کے لیے چھری ہے (اس طریقہ سے شیطان دور ہو جائے گا).

وسوسہ کا علاج

حضرت ابوحازمؒ کے پاس ایک جوان آیا اور کہا شیطان میرے پاس آتا ہے اور وسوسہ میں ڈالتا ہے میں خود بھی اس کو اپنے پاس آتا ہوا دیکھتا ہوں، یہ شیطان مجھے کہتا کہ تو نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی ہے، تو حضرت ابوحازمؒ نے فرمایا کیا تو نے میرے آگے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی؟ اس نے کہا اللہ کی قسم! میں نے آپ کے پاس اس کو بالکل طلاق نہیں دی تو حضرت ابوحازمؒ نے فرمایا بس تو شیطان کے سامنے بھی ایسے ہی قسم اٹھا دے جیسے میرے سامنے اٹھائی ہے۔[2]

[1] بزار، طبرانی (منہ) جامع کبیر ۱/۹۲ بحوالہ حکیم ترمذی والباوردی والطبرانی، کنزالعمال حدیث ۱۲۷۳، طبرانی کبیر
میزان الاعتدال ۶/۸۸، لسان المیزان ۶/۳۶۳

[2] کتاب الوسوسہ ابن ابی داؤد (منہ)

اس پر عمل کرنا زیادہ خطرناک ہے

عمرو بن مرہؒ کہتے ہیں وہ وساوس جو تجھے نظر آتے ہیں یہ اپنے عمل سے زیادہ دلفریب ہیں۔[1]

اس کے ذریعہ ان کہی بات کا اظہار

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دل میں ایک عورت کا خیال کیا لیکن اس کا کسی سے ذکر نہ کیا تو آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہا آپ نے فلاں عورت کا ذکر کیا ہے وہ بہت خوبصورت شریف ہے نیک گھرانے کی ہے۔ انہوں نے فرمایا تمہیں یہ بات کس نے کہی؟ کہا لوگ یہ بات کہہ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا قسم بخدا میں نے تو یہ بات کسی کے سامنے ظاہر نہیں کی یہ کہاں سے مشہور ہو گئی؟ اس نے کہا میں جانتا ہوں خناس نے یہ بات پھیلائی ہے۔[2]

دوسری حکایت

حضرت ابوالجوزاءؒ فرماتے ہیں میں نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دے دی تھی اور دل میں ارادہ کیا تھا کہ میں جمعہ کے دن اس سے رجوع کر لوں گا لیکن اس کی کسی کو اطلاع نہ کی تو میری بیوی نے کہا آپ کا یہ ارادہ ہے کہ آپ جمعہ کے دن میری طرف رجوع فرمائیں گے میں نے کہا یہ ایسی بات ہے جو میں نے کسی سے ذکر نہیں کی، پھر میں نے حضرت ابن عباسؓ کی بات یاد کی کہ ایک انسان کا وسوسہ دوسرے انسان کے وسوسہ کو اطلاع کر دیتا ہے، پھر بات نکل نکلتی ہے۔[3]

[1] ابن ابی شیبہ (منہ)
[2] الوسوسہ ابن ابی داؤد (منہ)
[3] الوسوسہ ابن ابی داؤد (منہ)

حجاج بن یوسف کی حکایت

حجاج کے سامنے ایک ایسا شخص پیش کیا گیا جس کی طرف جادوگری کی نسبت کی گئی تھی۔ حجاج نے اس سے کہا کیا تو جادوگر ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ تو حجاج نے کنکریوں کی ایک مٹھی بھری اور ان کو شمار کیا اور پوچھا میرے ہاتھ میں کتنی کنکریاں ہیں؟ اس نے کہا اتنی اتنی، تو حجاج نے ان کو گرا دیا۔ پھر ایک اور مٹھی بھری اور ان کو شمار نہ کیا، پھر پوچھا یہ میرے ہاتھ میں کتنی ہیں؟ اس نے کہا نہیں معلوم۔ حجاج نے کہا تو نے پہلی تعداد کو کیسے جانا اور دوسری کو کیسے نہ جانا؟ تو اس نے کہا ان کو تم نے جانا تھا اور اس سے آپ کے وسواس نے جانا تھا پھر آپ کے وسواس نے میرے وسواس کو اطلاع دے دی تھی، اور اس بار آپ بھی نہیں جانتے تھے اس لیے آپ کا وسواس بھی اس کو نہ جان سکا، اس لیے آپ کے وسواس نے میرے وسواس کو نہ بتایا اس لیے مجھے بھی علم نہ ہو سکا۔[1]

امیر معاویہؓ کی حکایت

حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ عنہما نے اپنے منشی کو حکم دیا کہ ایک خفیہ [illegible] تیار کرو، تو اسی اثناء میں کہ وہ لکھ رہا تھا ایک مکھی اس رجسٹر کے کنارہ پر آکر بیٹھی [illegible] منشی نے اس کو قلم سے مارا، جس سے اس کے کچھ ہاتھ پاؤں کٹ گئے، پھر وہ منشی [illegible] آیا تو لوگوں نے محل کے دروازہ پر اس کا استقبال کیا اور کہنے لگے، امیرالمومنین نے ایسا اور ایسا لکھوایا ہے؟ اس نے کہا تمہیں کیسے معلوم ہوا؟ کہا لنگڑے حبشی نے جو ہمارے سامنے [illegible] نکلا ہے اس نے ہمیں بتلایا ہے تو وہ منشی حضرت امیر معاویہؓ کے پاس لوٹ گیا اور ان کو اطلاع [illegible] فرمائی تو آپ نے فرمایا۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ حبشی وہی مکھی ہے جس کو تو نے مارا تھا۔[1]

[1] الوسوسہ ابن ابی داؤد (منہ)

جنّات کا اِنسانوں کو مرگی میں مبتلا کرنا

کیا جن مرگی والے کے جسم میں داخل ہوتا ہے؟

معتزلہ فرقہ کے ایک گروہ نے اس کا انکار کیا ہے کہ جنات مرگی زدہ شخص کے بدن میں داخل ہو۔

حضرت امام ابوالحسن اشعریؒ ذکر فرماتے ہیں کہ اہلسنّت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ جن مرگی والے کے جسم میں داخل ہو جاتا ہے۔[1]

جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:۔

الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا يَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا يَقُوْمُ الَّذِيْ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ (سورۃ بقرہ آیت ۲۷۵)

(ترجمہ) جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ قیامت کے دن نہیں اُٹھیں گے مگر اس شخص کی طرح جس کے حواس شیطان نے لپٹ کر کھو دیئے ہوں۔

امام احمدؒ کا مذہب

حضرت عبداللہ بن امام احمدؒ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے عرض کیا کہ ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ جن مرگی والے کے جسم میں داخل نہیں ہوتا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اے بیٹے! یہ جھوٹ بولتے ہیں یہی تو اس کی زبان پر بول رہا ہوتا ہے۔

[1] مجموع الفتاویٰ ابن تیمیہؒ ۲۴/۲۷۶، ۱۲/۱۹

حضورؐ نے مرگی والے سے جن نکالا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں لے کر آئی اور عرض کیا یارسول اللہ! یہ میرا بیٹا دیوانہ ہے اور اس پر دیوانگی کا حملہ صبح اور شام کو ہوتا ہے یہ ہماری زندگی کا مزہ تلخ کر دیتا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور اس کے لیے دعا فرمائی تو اس بچے نے قے کر ڈالی جس سے اس کے پیٹ سے کتے کا سیاہ پلا نکلا اور بھاگ گیا[1] (یہ اصل میں جن تھا مگر اس نے کتے کے بچے کی شکل اختیار کر رکھی تھی)۔

آپؐ نے ایک اور بچے سے جن نکالا

حضرت ام ابان بنت الوازعؓ کا دادا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا ایک دیوانہ بچہ لے کر کے گیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو میرے قریب لاؤ اور اس کی پشت میرے سامنے کر دو پھر آپ نے اوپر نیچے سے اس کے کپڑوں سے پکڑا اور اس کی پشت پر مارتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے اے اللہ کے دشمن نکل جا تو وہ بچہ تندرست ہو کر دیکھنے لگ گیا۔[2]

آپؐ نے ایک اور جن نکالا

(حدیث) حضرت اسامہ بن زیدؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک حج کے لیے چلے بطن روحاء مقام پر ایک عورت نے اپنا بچہ پیش کیا اور عرض کیا یارسول اللہ

[1] مسند احمد، دارمی، طبرانی، ابونعیم دلائل النبوۃ، بیہقی دلائل النبوۃ (منہ)

[2] مسند احمد، ابوداؤد، طبرانی (منہ)

یہ میرا بیٹا ہے جب سے میں نے اسے جنا ہے اب تک اس کو افاقہ نہیں ہوا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وہ بچہ لے لیا اور اس کو اپنے سینے اور ٹانگوں کے درمیان رکھ دیا اور اس کے منہ میں تھوکا اور فرمایا اے خدا کے دشمن! نکل جا میں اللہ کا رسول ہوں، پھر آپ نے وہ بچہ اس کی والدہ کو دے دیا اور فرمایا اس کو لے جا، اب اس کو کوئی تکلیف نہیں ہے۔[1]

امام احمدؒ کا جن نکالنے کا واقعہ

ابوالحسن علی بن احمد بن علی عسکریؒ کے دادا کہتے ہیں کہ میں امام احمد بن حنبلؒ کی مسجد میں بیٹھا تھا ان کے پاس متوکل (بادشاہ) نے اپنا ایک وزیر بھیجا کہ وہ آپ کو اس کی اطلاع کرے کہ شہزادی کو مرگی ہو گئی ہے اور گذارش کرے کہ آپ اس کے لیے صحت کی دعا کریں۔ تو حضرت امام احمد بن حنبلؒ نے وضو کرنے کے لیے کھجور کے پتے کے تسمہ کا لکڑی کا جوتا اتارا اور اس وزیر سے فرمایا امیرالمومنین کے گھر جاؤ اور اس لڑکی کے سر کے پاس بیٹھو اور اس (جن) کو کہو امام احمد فرما رہے ہیں تمہیں اس لڑکی سے نکل جانا پسند ہے یا اس (احمد کے) ستر جوتے کھانا پسند ہے؟ تو وہ وزیر اس جن کے پاس گیا اور اس کو یہ پیغام سنایا تو اس کو اس سرکش جن نے لڑکی کی زبان سے کہا ہم سنیں گے اور اطاعت کریں، اگر امام احمد ہمیں عراق میں نہ رہنے کا حکم فرمائیں تو ہم عراق بھی چھوڑ دیں گے وہ تو اللہ کے فرمانبردار ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرتا ہے ساری مخلوق اس کی فرمانبردار ہوتی ہے۔ پھر وہ اس لڑکی سے نکل گیا اور لڑکی تندرست ہو گئی اور اس سے اولاد بھی ہوئی۔

جب امام احمدؒ کا انتقال ہوا تو وہ سرکش جن دوبارہ اس لڑکی کے پاس آ گیا تو متوکل بادشاہ نے اپنے وزیر کو امام احمدؒ کے شاگرد حضرت ابوبکر مروزیؒ کے پاس بھیجا اور سارا واقعہ سنایا۔

[1] ابویعلی، ابونعیم دلائل النبوۃ، بیہقی دلائل النبوۃ (منہ)، دلائل النبوۃ بیہقی ۶/۲۵، مجمع الزوائد ۹/۶

تو حضرت مروزیؒ نے جوتا لیا اور لڑکی کی طرف چل دئیے تو اس سرکش جن نے لڑکی کی زبانی کہا میں اس لڑکی سے نہیں نکلوں گا، میں تیری بات نہیں مانوں گا، امام احمد بن حنبلؒ تو اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار تھے ہم نے تو ان کی فرمانبرداری کی وجہ سے ان کا حکم مانا تھا۔[1]

انسان کو جن کیوں ہوتے ہیں؟

علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں انسان پر جن کا حملہ شہوت، محبت اور عشق کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی بغض اور بدلہ لینے کی خاطر اس وجہ سے ہوتا ہے کہ اس نے یا تو وہاں پیشاب کیا ہوتا ہے یا اس پر پانی پھینکا ہوتا ہے یا ان میں سے کسی کو قتل کیا ہوتا ہے اگرچہ اس کے قتل کا اس انسان کو علم نہیں ہوتا۔ اور کبھی محض کھیل اور تکلیف دینے کے لیے ہوتا ہے جیسے بیوقوف انسان بھی ایسا کرتے رہتے ہیں۔

پہلی صورت (عشق و محبت اور شہوت) میں جن بولتا ہے اور علم ہو جاتا ہے کہ یہ حرام اور گناہ کی وجہ سے ہے اور دوسری صورت انتقام وغیرہ میں انسان کو علم نہیں ہوتا۔

اور جو انسان جنات کو تکلیف دینے کی نیت نہیں کرتا وہ جنات کی طرف سے سزا کا مستحق نہیں ہوتا اگر اس نے اپنے گھر اور اپنی ملکیت میں ان کی تکلیف کا کام کیا ہوتا ہے تو وہ یہی کہتے ہیں کہ یہ جگہ اس کی ملکیت میں ہے اور اس کو ہر قسم کے تصرف کا حق حاصل ہے اور تم (جنات) انسان کی ملکیت میں ان کی اجازت کے بغیر نہیں رہ سکتے بلکہ تمہارے لیے وہ مقامات ہیں جہاں انسان نہیں رہتے مثلاً ویرانے اور خالی جگہیں ہیں۔[2]

---

[1] طبقات حنابلہ قاضی ابو یعلی حنبلیؒ (منہ)

[2] مجموع فتاوے ابن تیمیہؒ ۲۹/۱۹

جنات کا دفاع کیسے کیا جائے

جنات دفع کرنے وظائف

جنات کا مقابلہ ذکر، دعا، اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اور نماز کے ساتھ کیا جا سکتا ہے، اگر جنات کی وجہ سے کچھ لوگوں کو بیماری یا موت لاحق ہو جائے تو یہ خود اپنے آپ پر ظلم کرنے والے ہیں۔

سب سے بڑا عمل جس سے جنات کے خلاف مدد حاصل ہوتی ہے "آیۃ الکرسی" کا پڑھنا ہے۔ تجربہ کار حضرات نے اس کا بہت تجربہ کیا ہے۔ انسان سے شیاطین کو بھگانے کی آیۃ الکرسی میں بڑی عظیم تاثیر ہے، اور مرگی والے کے لیے بھی اور جنات کے حالات کو باطل کرنے کے لیے بھی اور ان کی آفات سے بچنے کے لیے بھی آیۃ الکرسی میں بڑی عظیم تاثیر ہے۔[1]

غیر شرعی طریقہ علاج

جنات کے مقابلہ میں غیر شرعی جھاڑ پھونک غیر شرعی تعویذ جن کے مطالب کا بھی علم نہ ہو سب ناجائز ہیں، عام طور پر جو عامل پڑھا کرتے ہیں ان میں بھی شرک ہوتا ہے اس سے اجتناب ضروری ہے۔[2]

جنات کو دفع کرنے کا ایک اور عمل

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ میں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ

---

[1] و [2] مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہؒ ۱۹/۴۶، ۵۵ - ۲۴/۲۷۷

کے ایک راستہ میں جا رہے تھے کہ ایک شخص کو مرگی ہوگئی۔ میں اس کے قریب گیا اور اس کے کان میں تلاوت کی تو اس کو افاقہ ہوگیا۔ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اس کے کان میں کیا پڑھا ہے؟ میں نے عرض کیا میں نے أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنَاكُمْ عَبَثًا وَأَنَّكُمْ إِلَيْنَا لَا تُرْجَعُونَ (سورۃ مومنون آیت ۱۱۵) آخر سورت تک تلاوت کی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا مُوْمِنًا قَرَأَ بِهَا عَلَى جَبَلٍ لَزَالَ۔

(ترجمہ) مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کوئی مومن شخص اس کو کسی پہاڑ پر بھی تلاوت کرے تو وہ بھی ہٹ جائے۔[1]

جن نکالنے کا عجیب واقعہ

ابو یاسین کہتے ہیں کہ بنی سلیم قبیلہ کا ایک دیہاتی مسجد میں آیا اور حضرت حسن بصریؒ کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا تم نے ان کو کیا کہنا ہے؟ اس نے کہا میں دیہات کا رہنے والا ہوں، میرا ایک بھائی اپنی قوم میں سب سے بڑا پہلوان تھا۔ اس کو ایک ایسی مصیبت نے گھیرا کہ ٹلنے کا نام نہ لیتی تھی، حتیٰ کہ ہم نے اس کو لوہے میں جکڑ دیا، اسی دوران میں ہم باہمی باتیں کر رہے تھے کہ ایک ہاتف نے کہا "السلام علیکم" ہم نے اس کو جواب تو دیا لیکن ہمیں کوئی نظر نہ آیا۔ ان (جنات) نے کہا ہم تمہارے پڑوسی ہیں ہم نے تمہارے پڑوسی بننے میں کوئی حرج نہیں سمجھا تھا۔ لیکن ہمارے ایک بے وقوف نے تمہارے اس ساتھی کا مقابلہ کیا تو ہم نے اس کو چھوڑ دینے کا کہا لیکن اس نے انکار کر دیا، جب ہمیں اس کا علم ہوا تو ہم نے چاہا کہ آپ لوگوں سے معذرت کرلیں۔ پھر اس کے بھائی (یعنی مجھ) سے کہا جب فلاں دن

[1] حکیم ترمذی، ابو یعلی، ابن ابی حاتم، عقیلی، حلیۃ الاولیاء، ابو نعیم، ابن مردویہ (منہ) درمنثور ۱۷/۵، قرطبی ۱۵۶/۱۲، عقیلی ۱۲۳/۲، موضوعات ابن جوزی ۱۵۶/۱۔

ہو تو اپنی قوم کو جمع کرلو اور اس کو جکڑ کر باندھ لو اگر یہ تم پر غالب آجائے تو تم کبھی بھی اس (کے جن اور اس پر) قابو نہیں پا سکو گے۔ اس کے بعد اس کو ایک اونٹ پر بٹھلا کر فلاں وادی میں لے آؤ اور اس (وادی) کی سبزی لے کر کوٹ دو پھر اس کو اس پر لیپ کر دو، اس بات کا خاص خیال رہے کہ وہ تم سے چھوٹنے نہ پائے۔ اگر وہ چھوٹ گیا تو تم کبھی بھی اس پر غالب نہیں آسکو گے۔

میں نے کہا اللہ تم پر رحمت فرمائے مجھے اس وادی اس سبزی کا کون بتلائے گا؟ کہا جب یہ دن آئے تو تم ایک آواز سنو گے تم اس آواز کے پیچھے پیچھے آجانا۔ چنانچہ جب وہ دن آیا تو میں نے اس کو ایک اونٹ پر بٹھایا تو میرے سامنے سے ایک آواز آئی اور میں اس کے پیچھے پیچھے ہوگیا، پھر اس نے کہا اس وادی میں اتر جاؤ پھر کہا اس سبزی سے لو اور ایسا ایسا کرو۔

ہم نے ویسا ہی کیا جب وہ دوا اس کے پیٹ میں پہنچی تو وہ اس جن سے اور اپنی مصیبت سے آزاد ہوگیا اور اپنی آنکھیں کھول دیں۔ اس رہنما جن نے کہا اب اس کا راستہ چھوڑ دو اور اس کے زنجیر کھول دو۔ میں نے کہا میں ڈرتا ہوں کہ یہ منہ چھوڑ بھاگ نہ جائے۔ اس نے کہا قسم بخدا یہ جن اب قیامت تک اس کے پاس نہیں آئے گا۔

میں نے کہا خدا تم پر رحم کرے تو نے ہم پر احسان کیا ہے اب ایک چیز رہ گئی ہے وہ بھی بتلاتے جاؤ۔ اس نے کہا وہ کیا ہے؟

میں نے کہا جب تو نے ہمیں تسلی دی تھی تو میں نے نذر مان لی تھی کہ اللہ تعالیٰ اگر میرے بھائی کو صحت عطا کرے گا تو میں ناک میں نکیل ڈال کر حج کا سفر پیدل کروں گا۔

اس نے کہا یہ ایسی بات ہے جس کا ہمیں علم نہیں لیکن میں تمہیں بتلاتا ہوں تم اس وادی سے اترو اور بصرہ جاؤ اور حضرت (حسن) بصریؒ سے پوچھو وہ نیک آدمی ہیں۔[1]

[1] ابن ابی الدنیا (منہ) فی الہواتف صد ۱۱۶ (۱۲۳)

(فائدہ) مذکورہ واقعہ لقط المرجان میں مکمل نہیں ہے۔ اصل کتاب (الہواتف ابن ابی الدنیا) میں مزید تفصیل بھی ہے۔ ہم اس کا خلاصہ یہاں نقل کرتے ہیں کہ پھر حضرت ابو یاسینؒ اس کو حضرت حسن بصریؒ کے پاس لے گئے اور اس نے اپنا سارا واقعہ اور اپنی نذر کا عرض کیا تو انہوں نے فرمایا، ناک میں نکیل ڈالنا تو شیطانی کام ہے ایسا تو نہ کرنا اور اپنی قسم کا کفارہ دے دینا اور بیت اللہ کی طرف پیدل چل کر حج کرنا اور اپنی نذر کو ادا کرنا۔[1] (یہ تیرے سوال کا جواب ہے)۔ امداد اللہ انور

شاعر کی بیوی پر جنّات

ایک شاعر کی بیوی کو جن ہو گئے تو اس نے وہی جھاڑ پھونک کی جو عامل حضرات کرتے ہیں۔ پھر پوچھا تو مسلمان ہے یا یہودی ہے یا عیسائی؟ شیطان نے اس عورت کی زبانی جواب دیا میں مسلمان ہوں۔ تو اس نے کہا پھر تو نے میری بیوی سے تعرض کرنے کو کیوں کر حلال جان لیا میں بھی تو تیری طرح کا مسلمان ہوں؟ اس نے جواب دیا اس لیے کہ میں اس کو پسند کرتا ہوں۔ شاعر نے کہا تو کہاں سے آیا ہے؟ اس نے جواب دیا جرجان سے، پوچھا کہ تو اس پر کیوں حملہ آور ہوا؟ اس نے جواب دیا اس لیے کہ یہ گھر میں سر کھول کر چل رہی تھی تو شاعر نے کہا اگر تو اتنا ہی غیرت مند تھا تو اس کے لیے جرجان سے دوپٹہ کیوں نہیں لایا جس سے اس کا سر ڈھک جاتا۔[2]

رافضی پر جنّات

حسین بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں منٰی میں ایک مرگی والے مجنون سے ملا جب وہ کسی

[1] الہواتف ابن ابی الدنیا ص ۱۱۸ (۱۶۳)

[2] تذکرہ حمدونیہ (منہ)

فریضہ کی ادائیگی یا ذکر اللہ کا ارادہ کرتا اس کو مرگی ہو جاتی تو میں نے بھی اس سے وہی کہا جو لوگ کہتے تھے کہ اگر تم یہودی ہو تو موسیٰؑ کا واسطہ، اگر تم عیسائی ہو تو عیسیٰؑ کا واسطہ اور اگر مسلمان ہو تو محمدؐ کا واسطہ دیتا ہوں تم اس کو چھوڑ دو، انہوں نے کہا ہم نہ تو یہودی ہیں نہ عیسائی ہم نے دیکھا ہے کہ یہ حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ سے بغض رکھتا ہے اس لیے ہم نے اس کو ایسے اہم فرائض سے روک دیا ہے۔[1]

ایک معتزلی پر جن

حضرت سعید بن یحییٰؒ فرماتے ہیں میں نے ایک مجنون کو حمص (شہر) میں مرگی میں دیکھا، جس پر لوگوں نے مجمع لگایا ہوا تھا میں نے اس کے قریب جا کر کہا اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس پر حملہ کرنے کی اجازت دی ہے یا تم از خود شرارت کر رہے ہو؟ تو اس نے مجنون کی زبانی کہا ہم اللہ تعالیٰ پر جرأت نہیں کر رہے تم اس کو چھوڑ دو تاکہ یہ مر جائے کیونکہ یہ کہتا ہے کہ قرآن پاک مخلوق ہے (یعنی اللہ کی صفت کلام نہیں ہے حالانکہ یہ کفر ہے)

ایک اور معتزلی پر جن

حضرت ابراہیم خواص (آجری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں کہ میں ایک ایسے آدمی کے پاس گیا جس کو شیطان نے مرگی میں مبتلا کر دیا تھا، میں نے اس کے کان میں اذان دینا شروع کر دی تو شیطان نے اس کے اندر سے مجھے پکار کر کہا مجھے چھوڑ دو تاکہ میں اس کو قتل کر دوں کیونکہ یہ کہتا ہے کہ قرآن پاک مخلوق ہے۔[3]

[1] عقلاء المجانین (ابن جوزیؒ) (منہ)

[2] عقلاء المجانین بحوالہ ابن ابی الدنیا (منہ)

[3] رسالہ قشیریہ (امام ابو القاسم قشیریؒ) (منہ)

جنّات کا انسانوں کو اغوا کرنا

پہلا واقعہ

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے روایت ہے کہ ان کی قوم کا ایک آدمی عشاء کی نماز پڑھنے کے لیے گھر سے نکلا اور گم ہو گیا تو اس کی بیوی حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان کو اس کا واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے اس کو چار سال انتظار کرنے کا حکم فرمایا تو اس نے انتظار کی پھر اس کو آپ نے اجازت دے دی کہ وہ نکاح کر سکتی ہے۔ اس کے دوسرے نکاح کے دیکھ ... بعد اس کا پہلا خاوند واپس آ گیا تو لوگوں نے اس کا واقعہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں پیش کیا تو آپ نے فرمایا تم میں سے ایک شخص ایک زمانہ تک غائب رہتا ہے جس کی زندگی کا علم اس کے گھر والوں کو نہیں ہوتا؟ تو اس شخص نے عرض کیا میرا ایک عذر تھا۔ آپ نے پوچھا کیا عذر تھا؟ عرض کیا میں عشاء کی نماز کے لیے نکلا تو مجھے جنات نے قید کر لیا اور میں ان میں ایک طویل زمانہ تک رہا پھر ان سے مومن جنات نے جنگ کی اور غالب آ گئے اور ان کے قیدیوں تک بھی پہنچ گئے جن میں میں بھی موجود تھا۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا تمہارا مذہب کون سا ہے؟ میں نے کہا مسلمان ہوں۔ تو انہوں نے کہا تم تو ہمارے دین کے ہو، ہمارے لیے حلال نہیں کہ ہم تمہیں اپنا قیدی بنائیں، پھر انہوں نے مجھے وہاں رہنے یا وہاں سے واپس آنے کا اختیار دے دیا۔ تو میں نے واپسی کو پسند کیا تو وہ رات کو میرے ساتھ انسانی شکل میں ہوتے تھے اور دن کو بگولے کی شکل میں ہوتے تھے میں اس کے پیچھے پیچھے چلتا تھا۔ حضرت عمرؓ نے سوال فرمایا تم کیا کھاتے تھے؟ عرض کیا ہر وہ کھانا جس پہ اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیا جاتا۔ آپ نے دوسرا سوال فرمایا کہ تم کیا پیتے تھے؟ عرض کیا وہ رس جو ابھی شراب نہ بنا ہو۔ تو حضرت عمرؓ نے اس شخص کو

(ترجمہ) جو شخص صبح کے وقت (سورۃ) حٰم سجدہ، اِلَیْہِ الْمَصِیْر تک اور آیۃ الکرسی کی تلاوت کرے گا اس کی شام تک اِن کے ذریعہ حفاظت کی جائے گی اور جو ان دونوں کو شام کے وقت تلاوت کرے گا اس کی ان کے ذریعہ صبح تک حفاظت کی جائے گی۔

قرآن پاک کا اثر

حضرت ابو خالد والبیؒ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضری کے لیے وفد کی شکل میں روانہ ہوا، ہم ایک منزل پر اُتر پڑے میرے اہل و عیال ابھی بچے تھے تو میں نے بچوں کا شور و غوغا سُنا تو میں نے اپنی آواز کو قرآن پاک کے ساتھ اونچا ... کسی چیز کے گرنے کی آواز سُنی تو ان سے پوچھا، تو انہوں نے کہا ہمیں شیاطین نے پکڑ لیا ... اور ہم سے کھیل تماشہ کرنے لگے تھے۔ جب آپ نے قرآن پاک کے ساتھ آواز کو اونچا کیا تو ... ہمیں پھینک کر بھاگ گئے۔ [1]

شیطان کا دفاع

(حدیث) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ فِيْ يَوْمِهٖ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهٗ عَدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَتْ لَهٗ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ

---

[1] ابن ابی الدنیا (ص...) مکائد الشیطان روایت نمبر ۲۱ ص ۴۳۔ آکام المرجان ص ۹۴

وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهٗ ذَالِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ.[1]

(ترجمہ) جو شخص روزانہ سو مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھتا ہے اس کو دس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو گناہ مٹائے جائیں گے اور یہ کلمہ اس کے لیے اس دن شام تک شیطان سے پناہ دے گا۔

شیطان کے سامنے ذکر اللہ کا قلعہ

(حدیث) حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَمَرَ يَحْيٰى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ ۔۔۔۔ الحديث

وَفِيْهِ : وَاَمَرَكُمْ اَنْ تَذْكُرُوا اللّٰهَ فَاِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِيْ اِثْرِهٖ سِرَاعًا حَتّٰى اَتٰى عَلٰى حِصْنٍ حَصِيْنٍ فَاَحْرَزَ نَفْسَهٗ مِنْهُمْ، كَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهٗ مِنَ الشَّيْطَانِ اِلَّا بِذِكْرِ اللّٰهِ.[2]

---

[1] بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ماجہ (منہ) صحیح بخاری بدء الخلق باب ۱۱ والدعوات باب ۶۵، صحیح مسلم فی الذکر حدیث ۱۱ سنن ترمذی فی الدعوات باب ۵۹، ۶۲، سنن ابن ماجہ فی الدعاء باب ۱۴، موطا مالک حدیث ۲۰ من الامر بالوضوء لمن مس القرآن مسند احمد ۲/۳۰۲، ۳۷۵، ۴/۲۲۷، ترغیب و ترہیب ۱/۴۵۱، فتح الباری ۱۱/۲۹۱، کنز العمال ۳۷۲۱

[2] ترمذی (منہ) سنن ترمذی فی کتاب الادب باب ۷۸ ۲۸۶۳، مستدرک ۱/۱۱۷، ۱۱۸، ۲۳۶، ۴۲۱، مسند احمد ۴/ ۲۰۲، ابن حبان ۱۲۲۲، ۱۵۵۰، طبرانی کبیر ۳/۳۲۴، کنز العمال ۴۳۵۷۷، ابن خزیمہ ۹۳۰، کتاب الشریعۃ آجری درمنثور ۱/۱۸۱، ابن کثیر ۱/۸۷، تفسیر قرطبی ۲/۲۰۹، جامع التحصیل للعلائی ۱۶۲، ۳۵۲، شرح السنۃ ۱۰/۴۹، ترغیب ۱/۴۶۶، طبقات ابن سعد ۴/۲/۷۶

ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ چیزوں کا حکم فرمایا ۔۔۔۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ تم اس کا ذکر کرو کیونکہ اس کی اور اس شخص کی مثال جس کے پیچھے دشمن لگ گیا ایسی ہے جیسے وہ شخص ایک محفوظ قلعہ میں آیا اور اپنے آپ کو دشمن سے بچالیا۔ اسی طرح سے کوئی شخص اپنے آپ کو شیطان سے نہیں بچا سکتا مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ۔

شیطان کا تخت

ابو الاسمر عبدی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رات کے دوران میں کوفہ کی جانب چلا تو ...ی شکل کی کوئی شئے سامنے آگئی اور اس کے گرد کچھ جماعت بھی تھی جو اس کو گھیرے ہوئے رہی تھی تو یہ شخص ٹھہر کر ان کو دیکھنے لگ گیا۔ ایک شخص آیا اور اس تخت پہ بیٹھ گیا، اس ... ایک بات کی جس کو یہ آدمی سن رہا تھا کہ عروہ بن مغیرہ کیسے ہے؟ تو ایک شخص اس مجمع ...ں سے کھڑا ہوا اور کہا اس کو میں آپ کے پیش کروں گا، تو اس نے کہا ابھی اور اسی وقت پیش کرو تو اس نے اپنا رخ مدینہ شریف کی طرف کیا اور تھوڑی دیر میں واپس آگیا اور کہا میرا عروہ پہ کوئی بس نہیں چلا۔ اس نے کہا کس وجہ سے؟ کہا کیونکہ وہ صبح شام ایک کلام پڑھتا ہے اس لیے اس پہ ہاتھ نہیں ڈالا جا سکتا۔ پھر یہ مجمع بکھر گیا اور یہ آدمی اپنے گھر واپس آگیا، ...ب صبح ہوئی تو اس آدمی نے ایک اونٹ خریدا اور چل پڑا، یہاں تک کہ مدینہ منورہ پہنچ گیا، اور جب حضرت عروہ بن مغیرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور اس کلام کے متعلق سوال کیا کہ وہ صبح اور شام کے وقت کیا پڑھتے ہیں پھر اس نے ان کے سامنے وہ قصہ بھی سنایا۔

تو انہوں نے فرمایا میں صبح اور شام کے وقت (تین مرتبہ) یہ پڑھتا ہوں :۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَكَفَرْتُ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ، وَاسْتَمْسَكْتُ

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔ [1]

ترجمہ: میں اللہ واحد پر ایمان لایا بت کاہن جادوگر اور غیر اللہ کا انکار کرتا ہوں اور مضبوط رسی اسلام کو تھامتا ہوں جو ٹوٹنے والی نہیں اور اللہ تعالیٰ خوب سننے جاننے والے ہیں۔

بھوتنی کا خطرناک واقعہ

حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن اسلمؒ فرماتے ہیں کہ قبیلہ اشجع کے دو آدمی اپنی ایک شادی میں شریک ہوئے جب وہ ایک جگہ ...... پر پہنچے تو ایک عورت سامنے آ گئی اور کہنے لگی تم کیا چاہتے ہو؟ انہوں نے کہا ہماری ایک شادی ہے اس کو تحفے دینے ہیں۔ کہنے لگی مجھے اس کا خوب علم ہے جب تم فارغ ہو جاؤ تو میرے پاس سے گزرنا۔ جب وہ فارغ ہو گئے تو اس کے پاس سے گزرے اس نے کہا میں تمہارے پیچھے چلوں گی تو انہوں نے دو اونٹوں میں سے ایک پر اس کو سوار کر لیا اور دوسرے کو اس کے پیچھے چلاتے رہے۔ یہاں تک کہ یہ ریت کے ایک ٹیلہ پر جا پہنچے۔ عورت نے کہا مجھے ایک کام ہے تو انہوں نے اس کے لیے اونٹ بٹھا دیا اور ایک گھڑی انتظار کی۔ جب اس نے دیر لگا دی تو ان دو میں ایک اس کے پیچھے نشان قدم پہ گیا اور اس نے بھی دیر لگا دی۔ تو وہ شخص کہتا ہے میں اس آدمی کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا جب میں اس کے پاس پہنچا تو وہ عورت اس کے پیٹ پر سوار ہو کر اس کا جگر نکال کر کھا رہی تھی۔ جب میں نے یہ دیکھا تو واپس لوٹ آیا اور سوار ہو کر اپنا راستہ لیا تو وہ واپس آ کر کہنے لگی تم نے بہت جلدی کی ہے؟ میں نے کہا تم نے جو دیر لگا دی ہے تو اس نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے چیختا ہوا دیکھ کر کہنے لگی تمہیں کیا ہو گیا؟ میں نے کہا ہمارے سامنے ایک ظالم جابر بادشاہ ہے۔ اس نے کہا میں تمہیں ایک دعا بتلاتی ہوں جب تو اس کے سامنے

[1] ابن ابی الدنیا فی الھواتف (منہ) الھواتف (۱۵۴) ص۱۱۲

جائے گا تو وہ اس کو ہلاک کر دے گی اور اس سے تمہارا حق دلا دے گی؟ میں نے کہا وہ کیا ہے؟ اس نے کہا یہ پڑھ:۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَمَا اَظَلَّتْ، وَرَبَّ الْاَرَضِيْنَ وَمَا اَقَلَّتْ، وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا اَذْرَتْ، وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضَلَّتْ، اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ تَاْخُذُ لِلْمَظْلُوْمِ مِنَ الظَّالِمِ حَقَّهٗ فَخُذْ لِيْ حَقِّيْ مِنْ فُلَانٍ فَاِنَّهٗ ظَلَمَنِيْ۔

(دعا کا ترجمہ) اے اللہ! آسمانوں کے رب اور ان چیزوں کے رب جن پہ آسمانوں نے سایہ کیا اور زمینوں کے رب اور جن کو زمینوں نے اٹھا رکھا ہے، ہواؤں کے رب اور ان کے جن کو ہواؤں نے اڑایا، اور شیاطین کے رب اور ان چیزوں کے جن کو شیاطین نے گمراہ کیا، آپ احسان فرمانے والے ہیں آسمانوں اور زمین کو ایجاد کرنے والے ہیں، جلال و اکرام والے ہیں، آپ ظالم سے مظلوم کا حق وصول کرتے ہیں میرا حق بھی فلاں سے وصول کر دے کیونکہ اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے۔

میں نے کہا اے عورت مجھے یہ دعا پھر سناؤ:۔

جب اس عورت نے دعا یاد کر لی تو اسی ڈائن عورت کے خلاف ہی مانگی اور یوں کہا:۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّهَا ظَلَمَتْنِيْ وَاَكَلَتْ اَخِيْ۔

(ترجمہ) اے اللہ! اسی نے مجھ پر ظلم کیا ہے اور میرا بھائی کھا گئی ہے۔

وہ شخص کہتا ہے کہ آسمان کی جانب سے اس کی شرمگاہ پہ آگ اتری جس نے اس کے دو حصے کر ڈالے اور اس کا ایک حصہ اس طرف جا پڑا اور دوسرا اس طرف۔ یہ عورت بھوتنی تھی جو انسانوں کو کھا جاتی تھی۔ [1]

[1] ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان (منہ) (۹) ص۲۹

جنّات کا ایک اور خطرناک واقعہ

حضرت ابوالمنذرؒ فرماتے ہیں کہ ہم حج کرنے کے بعد ایک بڑے پہاڑ کی غار میں جا اُترے قافلے والوں نے خیال کیا کہ یہاں جنّات رہتے ہیں. ہم نے ایک بوڑھے کو پانی کی طرف سے آتے دیکھا تو میں نے کہا اے ابوشمیر! تم اس پہاڑ کے متعلق کیا کہتے ہو؟ تم نے اس پہاڑ میں کچھ دیکھا ہے؟ اس نے کہا ہاں ایک دن میں نے اپنی کمان اور تیر اُٹھائے اور خوف کے مارے اس پہاڑ پہ چڑھ گیا اور پانی کے چشمہ کے پاس درخت کا ایک گھر بنایا اور اس میں رہنے لگا. ایک مرتبہ میں نے اچانک کچھ پہاڑی بکریوں کو دیکھا جو میری طرف آرہی تھیں کسی چیز سے ڈرتی نہیں تھیں انہوں نے اس چشمہ سے پانی پیا اور اس کے گرد بیٹھ گئیں، ان میں سے ایک دُبنہ کو میں نے تیر مارا جو اس کے دل پر لگا تو ایک چیخنے والے نے چیخ ماری تو پہاڑ میں کوئی چیز باقی نہ رہی مگر اپنے سامنے کو بھاگ گئی.... تو ایک شیطان نے دوسرے سے میرے متعلق کہا تو تباہ ہو جائے اسے قتل کیوں نہیں کر دیتا؟ اس نے کہا مجھ میں اس کی طاقت نہیں کہا تباہ ہو جائے طاقت کیوں نہیں؟ کہا اس لیے کہ اس نے پہاڑ کی ٹیک لگاتے ہوئے (یا پہاڑ پر گھر بناتے ہوئے) اللہ کی پناہ مانگ لی تھی، جب میں نے یہ بات سُنی تو مطمئن ہو گیا۔[1]

معوّذتین کے ذریعہ جنّات اور انسانوں سے پناہ

(حدیث) حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنات اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگتے تھے یہاں تک کہ آخری دونوں سُورتیں نازل ہو گئیں تو آپؐ نے ان دونوں کو پڑھنا شروع فرما دیا اور باقی اَوراد کو چھوڑ دیا۔[2]

---

[1] ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان ص۳۹ (۱۷)

[2] ترمذی وحسنہ (منہ) سنن ترمذی فی کتاب الطب باب، سنن نسائی فی کتاب الاستعاذہ باب۳۷، سنن ابن ماجہ فی کتاب الطب مشکوٰۃ حدیث ۴۵۶۳، کنز العمال ۱۸۰۳۸، فتح الباری ۱۰/۱۹۵، کتاب الاذکار حدیث ۲۸۳

وضو اور نماز کے ذریعہ پناہ

مصنف آکام المرجان فرماتے ہیں شیطان سے پناہ لینے کے لیے وضو اور نماز بھی ایک عمل ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے:۔

اِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّیْطَانِ وَاِنَّ الشَّیْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَاِنَّمَا تُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَاِذَا غَضِبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَوَضَّأْ۔[1]

(ترجمہ) غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا شدہ ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے پس جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ وضو کر لیا کرے.

مزید علاج

فضول نظر سے، فضول کلام سے، فضول طعام سے، فضول لوگوں کی ملاقاتوں سے رکنا بھی شیطان سے حفاظت کا طریقہ ہے کیونکہ شیطان ان چار دروازوں سے انسان پر مسلّط ہوتا ہے.

نظر بد سے بچنے کا انعام

(حدیث) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

---

[1] احمد، ابوداؤد (منہ) ابوداؤد ۴۷۸۴، درمنثور ۲/۷۴، مسند احمد ۴/۲۲۶، فتح الباری ۱۰/۴۶۷، الطب النبوی للذہبی ۲۴۳، ترغیب وترہیب ۳/۴۵۱، تخریج عراقی ۳/۱۶۳، تفسیر ابن کثیر ۲/۱۰۲، تفسیر قرطبی ۷/۲۸۷، مشکوٰۃ ۵۱۱۳، جمع الجوامع ۵۷۵۷، اتحاف السادۃ ۸/۱۱، ۲۳، طبرانی کبیر ۱۷/۱۶۷، کتاب الاذکار ۲۶۸، شرح السنۃ ۱۳/۱۶۱۔

اَلنَّظْرَةُ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ اِبْلِيْسَ مَسْمُوْمَةٌ فَمَنْ تَرَكَهَا مِنْ خَوْفِ اللّٰهِ اَثَابَهُ اِيْمَانًا يَجِدُ حَلَاوَتَهُ فِيْ قَلْبِهِ۔ [1]

(ترجمہ) نظر بد ابلیس کے زہر آلود تیروں میں سے ایک تیر ہے جو نظر بد کرنا چھوڑ دے اللہ کے خوف کی بناء پر، اس کو اللہ تعالیٰ ایسا ایمان عطا فرمائے گا جس کی مٹھاس یہ اپنے دل میں پائے گا۔

شیطانی مکر کا علاج

(حدیث) حضرت حسن (بصریؒ) سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

اِنَّ جِبْرِيْلَ اَتَانِيْ فَقَالَ: اِنَّ عِفْرِيْتًا مِنَ الْجِنِّ يَكِيْدُكَ فَاِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ۔ [2]

(ترجمہ) حضرت جبریلؑ میرے پاس آئے اور فرمایا عفریت جن آپ کے خلاف سازش کر رہا ہے آپ جب بھی اپنے بستر کی ٹیک لگائیں تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کریں۔

دو فرشتے حفاظت کرتے ہیں

(حدیث) حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں:-

مَنْ قَرَءَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ وُكِّلَ بِهِ مَلَكَانِ يَحْفَظَانِهِ حَتّٰى يُصْبِحَ۔ [3]

---

[1] حاکم (منہ) مستدرک حاکم ۴/۳۱۴ وصححہ واقرہ الذہبی واخرجہ الطبرانی عن ابن مسعودؓ مرفوعا، درمنثور ۵/۴۱، کشف الخفاء ۲/۴۳۸، ۴۳۹، ۴۵۵

[2] مکائد الشیطان (۶۷ و ۸۹) لابن ابی الدنیا، المجالسۃ للدینوریؒ (منہ) احیاء العلوم ۳/۳۶، درمنثور ۱/۳۲۷

[3] فضائل القرآن ابن الضریس (منہ)

(ترجمہ) جس نے اپنے بستر کی ٹیک لگاتے ہوئے آیۃ الکرسی پڑھ لی دو فرشتے اس کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں جو صبح تک اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

آیۃ الکرسی کی شان

(حدیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ فِيْهَا اٰيَةٌ سَيِّدَةُ اٰيِ الْقُرْاٰنِ لَا تُقْرَأُ فِيْ بَيْتٍ وَفِيْهِ شَيْطَانٌ اِلَّا خَرَجَ مِنْهُ: اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ۔ [1]

(ترجمہ) سورۃ البقرہ میں ایک ایسی آیت ہے جو قرآن پاک کی سب آیات کی سردار ہے جس گھر میں شیطان ہو اور اس کو پڑھا جائے تو وہ اس سے نکل جائے گا یہ آیت آیۃ الکرسی ہے۔

شیطان گھر میں نہیں آسکتا

(حدیث) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص سورۃ بقرہ کی دس آیات رات کو پڑھے گا اس رات میں شیطان اس کے گھر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ چار آیات تو شروع سورت کی ہیں، ایک آیۃ الکرسی ہے دو آیتیں اس کے بعد کی ہیں اور تین آیات آخر سورت کی ہیں۔ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ سے [2]

اور دارمی اور ابن ضریس کی روایت میں حضرت ابن مسعودؓ سے اس طرح سے بھی مروی ہے

---

[1] شعب الایمان بیہقی (منہ) مستدرک حاکم ۱/۵۶۰، ۲/۲۵۹، طبرانی کبیر ۱۰/۱۰۶، ۳۲۳، درمنثور ۱/۳۲۶، کنز العمال ۲۵۵۱، تفسیر ابن کثیر ۱/۵۴۷، جمع الجوامع ۱/۵۴۸، شعب الایمان بیہقی۔

[2] دارمی، ابن المنذر، طبرانی (منہ) سنن دارمی فی کتاب فضائل القرآن

کہ جو شخص سورۃ بقرہ کی ابتدائی چار آیات، آیۃ الکرسی اور اس کے بعد کی دونوں آیات اور سورۃ بقرہ کی آخری تین آیات پڑھے گا اس دن نہ ہو اس کے پاس شیطان آئے گا نہ اس کے اہل خانہ کے پاس آئے گا اور نہ اس کے گھر والوں میں کوئی تکلیف دہ چیز ظاہر ہو گی نہ اس کے مال میں۔ اور اگر ان آیات کو کسی مجنون پہ پڑھا جائے گا تو اس کو بھی فائدہ ہو گا۔ [1]

نظر بد کا علاج

(حدیث) حضرت عمران بن حصینؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَآيَةُ الْكُرْسِيِّ لَا يَقْرَأُهُمَا عَبْدٌ فِي دَارٍ فَتُصِيبُهُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ عَيْنُ إِنْسٍ أَوْ جِنٍّ. [2]

(ترجمہ) سورۃ فاتحہ اور آیۃ الکرسی کو جو شخص بھی اپنے گھر میں پڑھے گا اس دن اس کو نہ تو کسی انسان کی نظر بد لگے گی نہ جن کی۔

سرکش شیاطین پر سخت آیات

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

لَيْسَ شَيْءٌ أَشَدَّ عَلَى مَرَدَةٍ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ (وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ......) الآيتين [3]

[1] دارمی، ابن الضریس (منہ) سنن دارمی فی کتاب فضائل القرآن

[2] دیلمی (منہ) اتحاف السادۃ المتقین ۵/۱۳۲، درمنثور ۱/۵، کنز العمال ۲۵۰۲، تفسیر قرطبی ۱/۱۱۱، کشف الخفاء ۲/۱۰۷

[3] دیلمی (منہ) دیلمی حدیث ۵۱۷۷، ۲/۳۸۵، الدر المنثور ۱/۱۶۳، کنز العمال حدیث نمبر ۲۵۵۶، الجامع الکبیر ۱/۶۷۸

(ترجمہ) سورۃ بقرہ کی ان دو آیات وَإِلٰهُكُمْ إِلٰهٌ وَّاحِدٌ ...... سے زیادہ سخت شریر جنات کے لیے اور کوئی آیات نہیں ہیں۔

حضرت حسنؓ کی ضمانت

حضرت حسنؓ بن علیؓ فرماتے ہیں جو شخص ان بیس آیات کی ہر رات کو تلاوت کرے گا، میں اس کا ضامن ہوں اللہ تعالیٰ اس کی ہر ظالم حکمران، ہر سرکش شیطان، ہر پھاڑ کھانے والے درندے اور ہر عادی چور سے حفاظت فرمائے گا (وہ آیات یہ ہیں) آیت الکرسی، سورۃ اعراف کی (إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ) سے دس آیات، سورۃ صافات کی دس (ابتدائی) آیات، اور سورۃ الرحمٰن کی يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ سے تین آیات اور سورۃ حشر کی آخری آیت۔ [1]

مدینہ سے جنات کو کس آیت نے نکالا

حضرت سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت (إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ ......) نازل ہوئی تو ایک بہت بڑی جماعت حاضر ہوئی یہ نظر نہیں آتی تھی لیکن یہ معلوم ہو رہا تھا کہ یہ عرب ہیں تو صحابہ کرامؓ نے ان سے پوچھا تم کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم جنات ہیں مدینہ منورہ سے جا چکے ہیں اور ہمیں یہاں سے اسی آیت نے نکالا ہے۔ [2]

صبح تک فرشتے کے پر کا سایہ

حضرت عبداللہ بن ابی مرزوق فرماتے ہیں جس نے سوتے وقت (إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ

[1] کتاب الدعاء ابن ابی الدنیا، تاریخ بغداد خطیب بغدادی (منہ)

[2] ابن ابی حاتم (فی تفسیرہ) (منہ)

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ .....) پوری آیت پڑھ لی اس پر ایک فرشتہ صبح تک اپنا پر پھیلا کر رکھے گا۔[1]

سورۃ یٰسٓ کی تاثیر

حضرت عبید اللہ بن محمد بن عمرو الدباغ" فرماتے ہیں میں نے ایک ایسا راستہ اپنایا جس میں جن بھوت رہتے تھے تو اچانک ایک عورت میرے سامنے آئی جس پر پیلے رنگ کے کپڑے تھے اور خود ایک تخت پر بیٹھی تھی اور (اردگرد میں) شمعیں تھیں، یہ مجھے بلا رہی تھی جب میں نے دیکھا تو سورۃ یٰسین پڑھنا شروع کر دی، تو اس کی سب شمعیں بجھ گئیں اور وہ کہہ رہی تھی اے خدا کے بندے! تو نے میرے ساتھ کیا کر دیا۔ اس طرح سے میں اس سے محفوظ رہا۔[2]

ایک اور تاثیر

حضرت سعید بن جبیرؒ نے ایک مجنون پر سورۃ یٰسٓ کی تلاوت کی تو وہ اچھا ہو گیا۔[3]

ستّر ہزار فرشتے حفاظت کرتے ہیں

(حدیث) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

مَنْ تَعَوَّذَ بِاللّٰہِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ اٰخِرَ سُوْرَۃِ الْحَشْرِ بَعَثَ اللّٰہُ تَعَالٰی سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یَطْرُدُوْنَ عَنْہُ شَیَاطِیْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ اِنْ

[1] ابن ابی الدنیا، تفسیر ابو الشیخ (منہ)

[2] کتاب العظمۃ ابو الشیخ (منہ)

[3] فضائل قرآن، ابن ضریس (منہ)

كَانَ لَيْلًا حَتّٰى يُصْبِحَ، وَاِنْ كَانَ نَهَارًا حَتّٰى يُمْسِيَ۔[1]

(ترجمہ) جو شخص تین مرتبہ اعوذ باللہ پڑھے پھر سورۃ حشر کا آخری حصہ تلاوت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے مبعوث فرمائیں گے جو اس کی شیطان انسانوں جنوں سے حفاظت کریں گے۔ اگر رات کو پڑھے گا تو صبح تک حفاظت کریں گے اور اگر دن کو پڑھے گا تو شام تک حفاظت کریں گے۔

(فائدہ) مذکورہ حدیث حضرت انسؓ کی سند سے بھی مروی ہے مگر اس میں تعوذ کے متعلق اس طرح سے ہے کہ آپؐ نے فرمایا "شیطان سے دس مرتبہ پناہ مانگے"۔[2]

اکسیر سورتِ حشر کی تاثیر

حضرت ابو ایوب انصاریؓ کی گھر میں کھجور خشک کرنے کی ایک جگہ تھی انہوں نے اس کو کم ہوتا ہوا دیکھا تو رات کو اس کی نگرانی فرمائی۔ چنانچہ ایک آدمی آیا تو آپ نے اس سے پوچھا کون ہو؟ اس نے کہا جنات میں کا ایک مرد ہوں ہمارا اس گھر میں آنے کا ارادہ ہے ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے اس لیے ہم تمہاری کھجور لے رہے ہیں اللہ تعالیٰ تمہارے لیے اس میں کمی نہیں فرمائے گا۔ تو حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے فرمایا اگر تو (اپنے کو جن کہنے میں) سچا ہے تو اپنا ہاتھ مجھے پکڑا دے تو اس نے اپنا ہاتھ پکڑا دیا، تو وہ کتے کے ہاتھ کی طرح بالوں والا تھا، تو اس کو حضرت ابو ایوبؓ نے فرمایا جتنا تم ہماری کھجور لے چکے ہو وہ تمہیں معاف۔ اب تم اس افضل ترین عمل کا بتلاؤ جس کے ذریعہ انسان جن سے پناہ حاصل کر سکے؟ تو اس نے کہا یہ سورۃ حشر کی آخری آیت۔[3]

[1] ابن مردویہ (منہ) در منثور ۶/۲۰۲

[2] ابن مردویہ (منہ)

[3] ابن مردویہ (منہ)

سورۃ اخلاص کی تاثیر

(حدیث) حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

مَنْ صَلّٰی صَلٰوۃَ الْغَدَاۃِ ثُمَّ لَمْ یَتَکَلَّمْ حَتّٰی یَقْرَأَ (قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ) عَشْرَ مَرَّاتٍ لَمْ یُدْرِکْہُ ذٰلِکَ الْیَوْمَ ذَنْبٌ وَّاُجِیْرَ مِنَ الشَّیْطَانِ۔[1]

(ترجمہ) جو شخص صبح کی نماز ادا کرے اور بات چیت نہ کرے یہاں تک کہ وہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (پوری سورت) کو دس مرتبہ پڑھ لے اس کو اس دن کوئی تکلیف اور نقصان نہ پہنچے گا اور شیطان سے بھی اس کی حفاظت ہو گی۔

وظیفہ جبرائیلؑ

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جس رات جنات کی ایک جماعت آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوئی، میں آپؐ کے ساتھ تھا، جنات کی ایک جماعت آگ کا شعلہ لیے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے لگے تو آپؐ کی خدمت میں حضرت جبریلؑ حاضر ہوئے اور عرض کیا اے محمدؐ! میں آپ کو ایسے کلمات نہ بتلاؤں جب آپ ان کو پڑھیں تو ان کا شعلہ بجھ جائے اور وہ ناک کے بل جا گریں آپ یہ پڑھا کریں:۔

اَعُوْذُ بِوَجْہِ اللّٰہِ الْکَرِیْمِ وَکَلِمَاتِہِ التَّامَّۃِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْھَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْھَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَفِتَنِ النَّھَارِ، وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ اِلَّا طَارِقًا یَطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰنُ۔[2]

[1] ابن عساکر (منہ) در منثور ۴/۴۱۴، کنز العمال حدیث ۲۵۰۴۰

[2] دلائل النبوۃ ابو نعیم (منہ) بخاری ۶/۷۱، ۹/۱۲۵، احمد ۳/۴۰۹، مجمع الزوائد ۱۰/۱۴۳، تفسیر ابن کثیر ۳/۱۴۸، ابن عساکر ۱/۱۴۳، دلائل النبوۃ ابو نعیم ۲/۲

(ترجمہ) میں اللہ کریم کی عزت و مرتبہ اور کلمات تامہ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں جو شر آسمان سے اُترتے یا چڑھتے ہیں ان کے ساتھ کوئی نیک و بد ان کلمات سے سبقت نہیں کر سکتا، اور زمین میں ہر داخل ہونے والے اور نکلنے والے شر سے اور رات اور دن کے فتنوں کے شر سے اور رات کے اور دن کے چوروں کے شر سے خیر کو لانے والے کے سوا، اے اللہ۔

شیاطین کا حملہ اور حضورؐ کا دفاعی وظیفہ

(حدیث) حضرت ابو التیاحؒ سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰن بن خنبشؓ سے سوال کیا گیا کہ جب شیاطین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کیا تھا تو آپؐ نے اپنا دفاع کیسے فرمایا تھا؟ حضرت عبدالرحمٰن نے جواب دیا شیاطین نے پہاڑوں اور وادیوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر دھاوا بول دیا تھا، ان میں سے ایک شیطان کے ہاتھ میں آگ کا ایک شعلہ بھی تھا اس کا ارادہ یہ تھا کہ وہ اس کے ساتھ آپؐ کو جلائے گا، تو آپؐ کے پاس حضرت جبریل تشریف لائے اور عرض کیا اے محمدؐ! آپ یہ پڑھیں:۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَعْرُجُ فِیْھَا وَمِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَخْرُجُ مِنْھَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَفِتَنِ النَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقٍ یَطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰنُ۔[1]

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ کلمات پڑھے تو شیاطین کی آگ بجھ گئی اور اللہ تعالیٰ

[1] ترجمہ اس سے قبل کی دعا جیسا ہے کیونکہ الفاظ تقریباً ملتے جلتے ہیں۔ (امداد اللہ انور)

نے ان شیاطین کو بھی جلا دیا۔[1]

تعوّذ کی تاثیر

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ قَالَ حِيْنَ يُصْبِحُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اُجِيْرَ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتّٰى يُمْسِيَ[2]

ترجمہ: جو آدمی صبح کے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ پڑھے گا اس کو شام تک شیطان سے محفوظ کر دیا جائے گا۔

حضرت خضرؑ و الیاسؑ کی ملاقات میں آخری کلمات

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

يَلْتَقِي الْخَضِرُ وَاِلْيَاسُ كُلَّ عَامٍ فِي الْمَوَاسِمِ وَيَفْتَرِقَانِ عَنْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا يَسُوْقُ الْخَيْرَ اِلَّا اللّٰهُ، مَا كَانَ مِنْ نِعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا يَصْرِفُ السُّوْءَ اِلَّا اللّٰهُ مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

(ترجمہ) حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت الیاس علیہ السلام دونوں ہر سال موسم حج

---

[1] ابونعیم، بیہقی (منہ) دلائل النبوۃ بیہقی ۷/۹۵، مسند احمد ۳/۴۱۹، دلائل ابونعیم ۱/۶۰، الاسماء والصفات [illegible] حدیث نمبر ۲۵، ۱۸۴، ۱۸۵، کنز العمال ۵۰۱۸ بحوالہ ابن ابی شیبہ و بزار و حسن بن سفیان والبزار و [illegible] وابن مندہ وابونعیم فی دلائل النبوۃ والبیہقی فی دلائل النبوۃ وہو صحیح۔

[2] ابن سُنّی (منہ) عمل الیوم واللیلۃ حدیث ۴۹، دارمی ۲/۳۵۸، الادب المفرد حدیث ۱۲۰۱۔

یں ملاقات کرتے ہیں اور ان کلمات پر علیحدہ ہوتے ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ مَا شَآءَ اللّٰهُ ...... آخر تک۔

ترجمہ: اللہ کے نام سے، جو اللہ چاہے، خیر اللہ تعالیٰ ہی عطا فرماتا ہے، جو نعمت بھی ہو سب اللہ کی طرف سے ہے اللہ کے نام سے جو اللہ چاہے، تکلیف کوئی نہیں ٹال سکتا سوائے اللہ کے جو اللہ چاہے، کوئی قدرت اور طاقت نہیں مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جو شخص ان مذکورہ کلمات کو تین مرتبہ صبح اور شام پڑھ لیا [illegible] اللہ تعالیٰ اس کو غرق ہونے سے، جل جانے سے، چوری ہونے سے، شیطان سے، [illegible] کے ظلم سے، سانپ سے اور بچھو سے محفوظ رکھے گا۔[1]

[illegible]م تکالیف سے نجات

(حدیث) حضرت عبدالرحمٰن بن غنمؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] ارشاد فرمایا:۔

مَنْ قَالَ قَبْلَ اَنْ يَّنْصَرِفَ وَيُثْنِيَ رِجْلَهٗ مِنْ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَ لَهٗ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهٗ

---

[1] [illegible] الضعفاء عقیلی، کتاب الافراد دارقطنی، تاریخ ابن عساکر (منہ) عقیلی ۱/۲۲۵، تہذیب تاریخ دمشق ۵/۱۵۵، اتحاف السادۃ ۵/۶۹، ۱۱۲، کامل ابن عدی ۲/۴۰۷، بدایہ والنہایہ ۱/۳۳۳، کنز العمال ۵۲۰۴۳، شرح السنۃ ۱۸۱، ۳۴۴، درمنثور ۴/۲۴۳، لسان المیزان ۲/۹۷۰، تذکرہ زرکشی عن ابن عباس، مسند حارث بن اسامہ من حدیث انس، زوائد زہد عبداللہ بن احمد من حدیث عبدالعزیز بن ابی رواد بسند معضل المقاصد الحسنہ۔

عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَكَانَتْ لَهٗ حِرْزًا مِّنْ كُلِّ مَكْرُوْهٍ وَحِرْزًا مِّنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔[1]

ترجمہ۔ جو شخص نمازِ مغرب اور نمازِ صبح سے فارغ ہونے اور قدم اٹھانے سے پہلے پہلے دس مرتبہ یہ پڑھے گا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اس کے ہر دفعہ کے پڑھنے سے دس نیکیاں ملیں گی، دس گناہ معاف ہوں گے، دس درجات بلند ہوں گے اور ہر مصیبت سے اور شیطان مردود سے حفاظت ہوگی۔

(فائدہ) یہ کلمہ تمجید ہے اس کا ترجمہ یہ ہے "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے کوئی شریک نہیں، حکومت اسی کے لیے ہے، تعریف بھی اسی کے لیے ہے، خیر بھی اسی کے ہاتھ میں ہے، وہ زندہ بھی کرتا ہے اور مارتا بھی ہے وہ ہر شئے پر قادر ہے۔

کلمہ تمجید کا مزید فائدہ

(حدیث) حضرت عمارۃ بن شبیبؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. عَلٰى اِثْرِ الْمَغْرِبِ. بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالٰى لَهٗ مَسْلَحَةً يَّحْفَظُوْنَهٗ مِنَ الشَّيَاطِيْنِ حَتّٰى يُصْبِحَ.[2]

ترجمہ۔ جو شخص لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کو نمازِ مغرب کے بعد پڑھے گا اللہ تعالیٰ

[1] مسند احمد (منہ) ترغیب و ترہیب ۱/۳۰۷، مجمع الزوائد ۱۰/۱۰۷، کنز العمال ۳۵۳۲، مشکوٰۃ ۹۷۵، ۹۸۲

[2] ترمذی (منہ) سنن ترمذی فی کتاب الدعوات باب ۹۷

اس کے لیے کچھ محافظ بھیج دیں گے جو اس کی صبح تک نگہبانی کریں گے۔

رات میں جنات سے حفاظت کا وظیفہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت کعبؓ (احبار) نے بتلایا کہ انہوں نے غیر محرف تورات میں یہ لکھا ہوا پایا ہے کہ جو شخص ان کلمات کو پڑھے گا شام سے صبح تک شیطان اس کے قریب بھی نہ بھٹک سکے گا:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِاسْمِكَ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنَ الشَّرِّ فِي السَّامَّةِ وَالْعَامَّةِ وَاَعُوْذُ بِاسْمِكَ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ عَذَابِكَ وَشَرِّ عِبَادِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِاسْمِكَ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ خَيْرِ مَا تُسْئَلُ وَخَيْرِ مَا تُعْطِيْ وَخَيْرِ مَا تُبْدِيْ وَخَيْرِ مَا تُخْفِيْ، اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ مَا تَجَلّٰى بِهِ النَّهَارُ وَاِنْ كَانَ اللَّيْلُ قَالَ مِنْ شَرِّ مَا دَجٰى بِهِ اللَّيْلُ۔[1]

(ترجمہ) اے اللہ! میں آپ کے نام کے ساتھ اور کلماتِ تامہ کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں ہر خاص و عام چیز کے شر سے، اور میں پناہ پکڑتا ہوں آپ کے نام اور کلماتِ تامہ کے ساتھ تیرے عذاب اور بندوں کے شر سے، اے اللہ! میں آپ کے نام اور کلماتِ تامہ کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں شیطان مردود سے، اے اللہ! میں آپ سے آپ کے نام اور کلماتِ تامہ کے ساتھ ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جو آپ سے طلب کی جاتی ہے اور ہر اس خیر کا جو عطا جاتی ہے اور ہر اس خیر کا جو ظاہر کی جاتی ہے اور ہر اس خیر کا مخفی رکھی جاتی ہے،

[1] ابن ابی الدنیا (منہ) (فی کتاب الدعاء لہ)

اے اللہ! میں آپ کے نام اور کلماتِ تامہ کے ساتھ پناہ پکڑتا ہوں ہر اس شئے کے شر سے جس پر سورج روشن ہوتا ہے (اور اگر رات ہو تو یوں کہے) ہر اس شئے کے شر سے جس کو رات نے ڈھانپا ہے۔

امام ابراہیم نخعیؒ کا وظیفہ

حضرت امام نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ پڑھے گا اس کی شام تک شیطان سے حفاظت کی جائے گی اور جو اس کو صبح کو پڑھے گا صبح تک اس کی شیطان سے حفاظت کی جاتے گی۔[1]

(فائدہ) اس حدیث کو حضرت انسؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مذکورہ طریقہ [illegible] فرمایا ہے اور اس میں اس بات کا بھی اضافہ ہے کہ اس کے اور شیطان کے درمیان [illegible] فرشتہ رکاوٹ بن جاتا ہے جو شیطان کو اس سے اس طرح سے دور کرتا ہے جس طرح [illegible] اونٹ کو دور کیا جاتا ہے۔[2]

بسم اللہ کی مُہر

حضرت صفوان بن سلیمؒ فرماتے ہیں کہ جنات انسانوں کے سامان اور کپڑوں [illegible] استعمال کرتے ہیں پس تم میں سے جو شخص کوئی کپڑا اٹھائے یا رکھے تو "بسم اللہ" کہا کرے کیونکہ "اللہ کا نام" مہر ہے۔[3] (اس طرح سے جنات ان کپڑوں کو استعمال نہیں کریں [illegible]

---

[1] ابن ابی الدنیا (منہ)

[2] ابن ابی الدنیا (منہ) درمنثور ۶/۲۰۲ بلفظہ

[3] کتاب العظمۃ ابوالشیخ (منہ)

[illegible] جن کا علاج

(حدیث) حضرت خالد بن ولیدؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! جنات میں سے ایک مکار [illegible] ایذاء دے رہا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ یہ پڑھا کرو۔

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِی الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَخْرُجُ مِنْھَا، وَمِنْ شَرِّ مَا یَعْرُجُ فِی السَّمَاءِ وَمَا یَنْزِلُ مِنْھَا، وَمِنْ شَرِّ کُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا یَطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰنُ۔

چنانچہ حضرت خالد بن ولیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا عمل کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس [illegible] سے دفع فرما دیا۔[1]

(فائدہ) مذکورہ دعا کا ترجمہ سابقہ عنوان "وظیفہ جبریل"، ترجمہ جیسا ہے، وہاں [illegible] لیں۔

[illegible] کا تہدیدی نامہ مُبارک

حضرت ابو دجانہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں [illegible] کی اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اپنے بستر پہ سوتا ہوں اور چکی چلنے کی اپنے گھر میں [illegible] سنتا ہوں اور شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ سنتا ہوں پس جب میں گھبراہٹ اور مرعوبیت [illegible] اٹھاتا ہوں تو مجھے ایک سیاہ سایہ نظر آتا ہے جو بلند ہو کر میرے گھر کے صحن میں پھیل [illegible] ہے۔ پھر میں اس کی طرف جھکتا ہوں اور اس کی جلد کو چھوتا ہوں تو اس کی جلد سیہی کی طرح [illegible] ہوتی ہے اور وہ میری طرف آگ کے شعلے پھینکتا ہے، میرا خیال یہ ہوتا ہے کہ وہ مجھے

---

[1] [illegible] النبوۃ بیہقی (منہ)، دلائل النبوۃ ۷/۹۶، مسند احمد ۳/۴۱۹، کتاب السنۃ ابن ابی عاصم ۱/۱۶۴، تجرید التمہید ابن عبدالبر ۱/۷

بھی جلادے گا اور میرے گھر کو بھی۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا گھر میں رہائش رکھنے والا (جن) بُرا ہے، اے ابودُجانہ! رب کعبہ کی قسم کیا تیرے جیسا بھی ایذا دینے کے قابل ہے؟ پھر فرمایا میرے پاس دوات اور قلم لے آؤ، جب وہ پیش کیے گئے تو آپ نے ان کو حضرت علیؓ کو دے دیا اور فرمایا اے اُبوالحسن! لکھو، انہوں نے عرض کیا میں کیا لکھوں؟ آپ نے فرمایا یہ لکھو۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ مُّحَمَّدٍ رَّسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اِلٰى مَنْ طَرَقَ الْبَابَ مِنَ الْعُمَّارِ وَالزُّوَّارِ، اَمَّا بَعْدُ: فَاِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي الْحَقِّ مَنْعَةً فَاِنْ شَكَّ عَاشِقًا مُّوْلِعًا اَوْ فَاجِرًا مُّقْتَحِمًا اَوْزَاعِمًا حَقًّا مُّبْطِلًا، هٰذَا كِتَابُ اللّٰهِ يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ، اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ وَرُسُلُنَا يَكْتُبُوْنَ مَا تَكْتُمُوْنَ، اُتْرُكُوْا صَاحِبَ كِتَابِيْ هٰذَا وَانْطَلِقُوْا اِلٰى عَبَدَةِ الْاَصْنَامِ وَاِلٰى مَنْ يَزْعَمُ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهٌ اٰخَرَ، لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ، كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ، لَهُ الْحُكْمُ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ. تُغْلَبُوْنَ ”حٰمٓ“ لَا تُنْصَرُوْنَ، حٰمٓ عٓسٓقٓ تَفَرَّقَ اَعْدَاءُ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

حضرت ابودُجانہ فرماتے ہیں میں نے اس (تہدیدی نامہ مبارک) کو لپیٹ لیا اور اپنے گھر میں اُٹھا لے گیا اور اپنے سر کے نیچے رکھ کر رات اپنے گھر میں گزاری بس ایک چیخنے والے کی چیخ سے ہی میں بیدار ہوا جو یہ کہہ رہا تھا، اے اُبودجانہ! لات وعزیٰ کی قسم! ان کلمات نے ہمیں جلا ڈالا، تمہیں اپنے نبی کی قسم! یہ نامہ مبارک یہاں سے اُٹھا لو ہم تیرے گھر میں کبھی نہیں آئیں گے، اور ایک روایت میں ہے کہ ہم نہ تمہیں ایذا دیں گے، نہ تمہارے پڑوسیوں کو اور نہ اس جگہ پر جہاں یہ خط مبارک ہوگا۔ حضرت اُبودجانہ فرماتے ہیں

(تو انہیں) جواب دیا مجھے میرے رسول کے حق کی قسم (جو اللہ نے مجھ پر واجب کیا ہے) میں اس (نامہ مبارک) کو یہاں سے نہیں اُٹھاؤں گا جب تک کہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لے لوں۔ حضرت ابودجانہ فرماتے ہیں جنات کے رونے، چیخنے اور بلبلانے سے وہ رات مجھ پر بہت طویل ہوگئی، جب ہوئی تو میں روانہ ہوا اور صبح کی نماز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی اور جو کچھ جنات سے میں نے سُنا تھا اور ان کو جو جواب دیا تھا سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کر دیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا اے ابودجانہ تم وہ نامہ مبارک جنات سے اُٹھا لو اس ذات کی قسم جس نے مجھے حق کے ساتھ نبی بنا کر مبعوث فرمایا ان جنات کو قیامت تک عذاب ہوتی رہے گی۔[1]

لاحول ولا قوۃ کی تاثیر

(حدیث) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: قُلْ لِاُمَّتِكَ يَقُوْلُوْا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ عَشْرًا عِنْدَ الصُّبْحِ وَعَشْرًا عِنْدَ الْمَسَاءِ وَعَشْرًا عِنْدَ النَّوْمِ، يُدْفَعُ عَنْهُمْ عِنْدَ النَّوْمِ بَلْوَى الدُّنْيَا وَعِنْدَ الْمَسَاءِ مَكَائِدُ الشَّيْطَانِ وَعِنْدَ الصُّبْحِ اَسْوَأُ غَضَبِيْ.[2]

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (اے نبی!) آپ اپنی امت کو فرمادیں کہ وہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ دس دفعہ صبح کے وقت پڑھا کریں اور دس دفعہ شام کو اور دس دفعہ سوتے وقت پڑھا کریں۔ نیند کے وقت ان سے دُنیا کی مصیبتیں ہٹائی جائیں

---

[1] (اخرجہ البیہقی) فی دلائل النبوۃ ۷/۱۲۰، تذکرۃ الموضوعات ابن جوزی ۲۱۱، اللآلی المصنوعہ ۲/۳۴۷

[2] (اخرجہ الدیلمی) مسند الفردوس ۵/۲۴۸، زہر الفردوس ۳/۲۶۴، جمع الجوامع ۱/۱۰۰۷، تسدید القوس، کنز العمال ۷/۳۶۰، اتحاف سنیہ ۲۶

گی، شام کے وقت شیطان کے قریب دور کیے جائیں گے اور صبح کے وقت میرا سخت غصہ ختم ہوگا۔

تین قسم کے افراد شیاطین سے محفوظ

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

ثَلَاثَةٌ مَعْصُوْمُوْنَ مِنْ شَرِّ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ : اَلذَّاكِرُوْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَالْمُسْتَغْفِرُوْنَ بِالْاَسْحَارِ وَالْبَاكُوْنَ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔ [1]

(ترجمہ) تین قسم کے افراد ابلیس اور اس کے لشکر کے شر سے محفوظ رہیں گے۔ رات دن اللہ تعالیٰ کا خوب ذکر کرنے والے، شبانہ سحر گناہ سے استغفار کرنے والے، اللہ عزوجل کے خوف سے رونے والے۔

سفید مرغ کی برکات

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اِتَّخِذُوا الدِّيْكَ الْاَبْيَضَ، فَاِنَّ دَارًا فِيْهَا دِيْكٌ اَبْيَضُ لَا يَقْرَبُهَا شَيْطَانٌ وَلَا سَاحِرٌ وَلَا الدُّوَيْرَاتُ حَوْلَهَا۔ [2]

[1] دیلمی (منہ)، کنز العمال ۴۳۳۴۳

[2] معجم اوسط طبرانی (منہ)، الودیک فی اخبار الدیک للسیوطی، مجمع الزوائد ۱۱۷/۵، اللآلی المصنوعۃ ۱۲۴/۲، کشف الخفاء ۱/۳۶،۳۹۷، ۴۹۷، کنز العمال ۳۵۲۲۸

(ترجمہ) سفید مرغ رکھا کرو کیونکہ جس گھر میں سفید مرغ ہوگا نہ تو شیطان اس کے قریب جائے گا نہ جادوگر اور ان گھروں میں بھی (نہیں) جو اس گھر کے اردگرد ہوں گے۔

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اَلدِّيْكُ يُؤْذِنُ بِالصَّلٰوةِ مَنِ اتَّخَذَ دِيْكًا اَبْيَضَ حُفِظَ مِنْ ثَلَاثَةٍ : مِنْ شَرِّ مَحَلِّ شَيْطَانٍ وَسَاحِرٍ وَكَاهِنٍ۔ [1]

(ترجمہ) مرغ نماز کے لیے اذان دیتا ہے، جو شخص سفید مرغ رکھے گا اس کی تین چیزوں سے حفاظت کی جائے گی۔ شیطان کے شر سے، جادوگر کے شر سے، کاہن کے شر سے۔

(حدیث) حضرت ابو زید انصاریؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اَلدِّيْكُ الْاَبْيَضُ صَدِيْقِيْ وَصَدِيْقُ صَدِيْقِيْ يَحْرُسُ دَارَ صَاحِبِهٖ وَسَبْعَ دُوْرٍ حَوْلَهَا۔ [2]

(ترجمہ) سفید مرغ میرا بھی دوست ہے اور میرے دوست کا بھی دوست ہے یہ اپنے مالک کے گھر کی بھی حفاظت کرتا ہے اور اس کے اردگرد کے سات گھروں کی بھی۔

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے گھر میں مرغ رکھا تھا۔ (منہ)

(حدیث) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

[1] شعب الایمان بیہقی (منہ) جامع صغیر ۴۲۹۵، کنز العمال ۳۵۲۸۸، تذکرۃ الموضوعات طاہر پٹنوی ۱۵۳، الاسرار المرفوعۃ ۴۳۱،

[2] مسند حارث بن اسامہ (منہ)، کشف الخفاء ۱۳۲۳، جامع صغیر

اَلدِّيْكُ الْاَبْيَضُ الْاَفْرَقُ حَبِيْبِيْ وَحَبِيْبُ حَبِيْبِيْ جِبْرِيْلَ يَحْرُسُ بَيْتَهٗ وَسِتَّةَ عَشَرَ بَيْتًا مِنْ جِيْرَتِهٖ: اَرْبَعَةً عَنِ الْيَمِيْنِ وَاَرْبَعَةً عَنِ الشِّمَالِ وَاَرْبَعَةً مِنْ قُدَّامِهٖ وَاَرْبَعَةً مِنْ خَلْفِهٖ۔ [1]

(ترجمہ) شاخ شاخ کلغی والا سفید مرغ میرا بھی دوست ہے اور میرے دوست حضرت جبریلؑ کا بھی دوست ہے، یہ اپنے گھر کی بھی حفاظت کرتا ہے اور اپنے پڑوس کے سولہ گھروں کی بھی، چار دائیں طرف سے، چار بائیں طرف سے، چار سامنے سے اور چار پیچھے سے۔

(حدیث) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

لَا تَسُبُّوا الدِّيْكَ الْاَبْيَضَ فَاِنَّهٗ صَدِيْقِيْ وَاَنَا صَدِيْقُهٗ، وَعَدُوُّهٗ عَدُوِّيْ وَاِنَّهٗ لَيَطْرُدُ مَدَى صَوْتِهٖ مِنَ الْجِنِّ۔ [2]

(ترجمہ) تم سفید مُرغ کو بُرا بھلا مت کہا کرو یہ میرا دوست ہے اور میں اس کا دوست ہوں، اس کا دشمن میرا دشمن ہے جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے یہ جنات کو دفع کرتا ہے۔

جنّات نکالنے کا عجیب واقعہ

امام ابن جوزیؒ نقل فرماتے ہیں کہ ایک طالب علم سفر کر رہا تھا، راستہ میں ایک شخص

[1] ضعفاء عقیلی، کتاب العظمۃ ابو الشیخ (منہ) کشف الخفاء ۱۳۲۳، جامع صغیر ۴۲۹۴، کنز العمال ۲۵۲۷۷، ضعفاء عقیلی ۱۲۷/۱، اللآلی مصنوعہ ۱۲۳/۲، الاسرار المرفوعہ ۴۳۰، کتاب الموضوعات ابن جوزی ۳/۳

[2] ضعفاء ابن حبان، کتاب العظمۃ ابو الشیخ (منہ) کتاب الموضوعات ۳/۳، اسرار المرفوعہ ۲۰۰، ۴۳۰، تذکرۃ الموضوعات قیسرانی ۹۶۶

کے ساتھ آ ملا، جب یہ اپنے شہر کے قریب پہنچا جس میں اس نے جانا تھا تو طالب علم سے (کہا) مجھ پر ایک حق اور ذمہ ہے میں جن ہوں مجھے تم سے ایک کام ہے، طالب علم نے (پوچھا) وہ کیا؟ طالب علم نے کہا جب تو فلاں گھر میں جائے گا تو وہاں مرغیوں کے درمیان میں ایک (مرغ) بھی پائے گا تو اس کے مالک کا پوچھ کر اس کو خرید لے اور ذبح کر دے۔ میں نے کہا بھائی مجھے بھی تم سے ایک کام ہے۔ جن نے پوچھا وہ کیا؟ جب شیطان سرکش ہو اس (پر) جھاڑ پھونک دم وغیرہ کچھ فائدہ نہ دیں اور آدمی کو پریشان کر دے تو اس کا علاج کیا (ہے)؟ جن نے کہا چھوٹی دُم والے بارہ سنگے کی کھال ایک عدد اتاری جائے اور جن والے (آدمی) کے ہاتھوں کے دونوں انگوٹھوں کو مضبوطی سے باندھ دیا جائے پھر سُداب بری کا تیل (لے) کر اس کے ناک کے داہنے نتھنے میں چار مرتبہ اور بائیں نتھنے میں تین مرتبہ ڈال دیں تو اس (کا) جن مر جائے گا اور کوئی دوسرا بھی اس کے پاس نہ آ سکے گا۔ وہ طالب علم کہتا ہے جب میں (شہر) میں داخل ہوا تو اس مکان میں آیا تو معلوم ہوا کہ بڑھیا کا ایک مرغ ہے میں نے اس (کو) فروخت کرنے کا کہا تو اس نے انکار کر دیا، تو میں نے اس کو کئی گونہ قیمت میں خریدا۔ جب میں خرید چکا تو جن نے دُور سے مجھے شکل دکھلائی اور اشارہ سے کہا اس کو ذبح کر دے تو اس وقت مرد اور عورتیں باہر نکل آئے اور مجھے مارنے لگے، یہ مجھے کہتے تھے تو جادوگر ہے، میں نے کہا نہیں میں جادوگر نہیں ہوں، انہوں نے کہا جب سے تو نے مرغ کو ذبح کیا ہے ہماری لڑکی پر جن نے حملہ کر دیا ہے، تو میں نے ان سے چھوٹی دم والے بارہ سنگے کی ایک کھال اور سُداب بری کا تیل منگوایا، جب میں نے یہ کیا تو وہ جن چیخ پڑا اور کہا کیا میں نے تمہیں یہ عمل اپنے خلاف بتلایا تھا؟ پھر میں نے اس کی ناک میں تیل کے قطرے ڈالے تو اسی وقت وہ جن مر کر گر پڑا، اور اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو شفا بخشی اور کوئی شیطان اس کے بعد اس کے پاس نہ آیا۔ [1]

[1] کتاب العرائس امام ابن جوزیؒ (منہ)

اس وظیفہ کی برکت سے ابلیس بھی ناکام

حضرت ہشام بن عروہؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ خلیفہ بننے سے قبل میرے والد حضرت عروہ بن زبیرؒ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا "میں نے گذشتہ رات ایک عجیب خواب دیکھا ہے میں اپنی چھت پر بستر پر لیٹا ہوا تھا کہ میں نے راستہ میں ایک دھماکہ سُنا تو جھانک کر دیکھا تو وہاں پر شیاطین اُتر رہے تھے حتیٰ کہ وہ میرے گھر کے پیچھے والی جگہ میں جمع ہو گئے، پھر ابلیس آیا اور بلند آواز سے چلایا کہ میرے پاس عروہ بن زبیرؒ کو کون پیش کرے گا؟ تو ان میں سے ایک جماعت نے کہا ہم پیش کریں گے. چنانچہ وہ چلے گئے اور واپس آ گئے اور کہا ہم اس پر بالکل قابو نہیں پا سکے. تو وہ دوسری مرتبہ پہلے سے بھی سخت چلایا کہ عروہ بن زبیرؒ کو میرے پاس کون پیش کرے گا؟ تو ایک اور جماعت نے کہا ہم پیش کریں گے، تو وہ چلے گئے اور کافی دیر گزارنے کے بعد واپس آئے اور کہا ہم بھی اس پر قابو نہیں پا سکے. پھر وہ تیسری مرتبہ چلایا. میں نے خیال کیا کہ شاید زمین پھٹ گئی ہے. کون عروہ بن زبیرؒ کو میرے پیش کرے گا؟ تو ایک اور جماعت اُٹھی اور چلی گئی. بہت دیر کے بعد واپس لوٹی اور کہا ہم بھی اس پر قابو نہیں پا سکے. تو ابلیس ناراض ہو کر چل دیا اور یہ جنات بھی اس کے پیچھے پیچھے چلے گئے.

تو حضرت عروہؒ نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے فرمایا مجھے میرے والد حضرت زبیر بن العوامؓ نے بیان فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے آپؐ نے فرمایا جو شخص رات اور دن کے شروع میں یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو ابلیس اور اس کے لشکر سے محفوظ رکھے گا:

بِسْمِ اللّٰهِ ذِی الشَّانِ عَظِیْمِ الْبُرْهَانِ شَدِیْدِ السُّلْطَانِ مَا شَآءَ اللّٰهُ مَا کَانَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ.[1]

[1] تاریخ حاکم، مسند الفردوس دیلمی، تاریخ ابن عساکر (منہ) کنز العمال ۳۸۶۲، ۵۰۱۷

(ترجمہ) شان والے اللہ کے نام سے جو عظیم البرہان ہے، شدید السلطان ہے، جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے، میں اللہ تعالیٰ سے پناہ لیتا ہوں شیطان سے.

شیطان کو بے بس کرنے کا عمل

حضرت عروہ بن زبیرؒ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ دھوپ میں مسجد نبوی میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آنے والے نے آ کر کہا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا ابْنَ الزُّبَیْرِ۔

اے ابن زبیر! تم پر سلام ہو.

تو میں نے دائیں بائیں دیکھا تو کوئی شئے نظر نہ آئی. میں نے اس کو جواب تو دے دیا، لیکن میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے. اس نے کہا آپ گھبرائیں نہیں میں خافیہ کے علاقہ والوں کا آدمی ہوں میں آپ کو ایک چیز بتلانے آیا ہوں اور ایک پوچھنے آیا ہوں. میں ابلیس کے ساتھ تین دن تک رہا، وہ کالے منہ والے نیلی آنکھوں والے شیطان کو شام کے وقت کہہ رہا تھا تُو نے اس آدمی کے ساتھ کیا کیا؟ تو اس شیطان نے جواب دیا میں اس کو قابو نہیں کر سکا کیونکہ وہ ایک کلام صبح و شام پڑھا کرتا ہے. جب تیسرا دن ہوا تو میں نے شیطان سے کہا تم سے ابلیس کس کے بارے میں پوچھ رہا تھا، کہا وہ مجھ سے عروہ بن زبیرؒ کا مطالبہ کر رہا تھا کہ میں اس کو اغوا کر کے لے آؤں لیکن میں اس کلام کی وجہ سے جو وہ صبح اور شام کے وقت پڑھتا ہے قادر نہ ہو سکا.

اس لیے میں آپ کے پاس آیا یہ تبلائیں کہ آپ صبح شام کیا پڑھتے ہیں؟ حضرت عروہؒ نے فرمایا میں یہ پڑھتا ہوں: اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَاعْتَصَمْتُ بِهٖ وَکَفَرْتُ بِالطَّاغُوْتِ وَاسْتَمْسَکْتُ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى الَّتِیْ لَا انْفِصَامَ لَهَا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ. (ترجمہ) میں اللہ عظیم پر ایمان لایا، اس کو مضبوطی سے تھاما، طاغوتوں سے کفر کیا اور مضبوط رسی کو تھاما جو ٹوٹنے والی نہیں. بلاشبہ اللہ تعالیٰ خوب سُننے والے خوب جاننے والے ہیں۔ (الدینوری فی مجالسۃ، تاریخ ابن عساکر (منہ))

قتلِ جنّات

دُولہا صحابی اور جن کا قتل

حضرت ہشام بن زہرہ کے غلام حضرت ابوالسائب ایک مرتبہ حضرت ابوسعید خدری کے گھر میں حاضر ہوئے، یہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ کی نماز مکمل ہونے کی انتظار میں بیٹھا رہا۔ اسی اثنا میں میں نے گھر کے کونہ میں کھجور کی چھڑیوں میں حرکت سُنی تو اس کی طرف متوجہ ہوا، وہ ایک سانپ تھا میں نے اس کو قتل کرنے کے لیے حملہ کیا تو حضرت ابوسعیدؓ نے مجھے بیٹھ جانے کا اشارہ کیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو گھر کے ایک کمرہ کی طرف اشارہ کرکے فرمایا تم یہ کمرہ دیکھ رہے ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں دیکھ رہا ہوں۔ فرمایا اس میں ہمارا ایک نوجوان رہتا تھا اس کی نئی نئی شادی ہوئی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوۂ خندق کے لیے نکلے تھے یہ نوجوان آنحضرتؐ سے دوپہر کے وقت اجازت لیتا اور اپنی دُلہن کے پاس آتا تھا۔ ایک دن اس نے اجازت طلب کی تو آپ نے ارشاد فرمایا اپنے ہتھیار ساتھ لے جاؤ میں تمہارے متعلق بنو قریظہ سے فکر مند ہوں۔

تو اس نے اپنے ہتھیار اُٹھائے اور لَوٹ گیا (جب وہ اپنے گھر پہنچا تو دیکھا) کہ اس کی دلہن دروازہ کے درمیان کھڑی ہوئی تھی یہ جوان نیزہ لے کر اس کی طرف لپکا تا کہ اس کو چبھوئے اس کو غیرت غالب تھی۔ دلہن نے اس سے کہا اپنا نیزہ روک لے اور گھر میں دیکھ مجھے کس چیز نے نکالا ہے؟ تو وہ اندر داخل ہوا، وہاں بستر پر بہت بڑا سانپ سمٹ کر بیٹھا ہوا تھا تو اس نے نیزہ کے ساتھ حملہ کرکے سانپ کو چبھو دیا پھر باہر نکلا اور اس کو گھر (کی دیوار) پر پٹخ دیا تو سانپ واپس اس پر پلٹ آیا اور ہمیں معلوم نہ ہو سکا کہ ان میں سے کون پہلے فوت ہوا سانپ یا جوان۔

پھر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ حادثہ سُنایا اور عرض کیا آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ وہ اس کو ہمارے لیے زندہ کر دیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا، "تم اپنے (اس) ساتھی کے لیے استغفار کرو" پھر فرمایا "مدینہ میں جو جنات ہیں وہ مسلمان ہو چکے ہیں جب تم ان میں سے کوئی دیکھو تو اس کو تین دن کی مہلت دو اگر پھر بھی وہ تمہارے سامنے آئے تو اس کو قتل کر دو کیونکہ (اس کے بعد لوٹنے والا) شیطان (ہی ہو سکتا) ہے۔[1]

(فائدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث میں یُوں بھی الفاظ منقول ہیں:۔

اِنَّ لِهٰذِهِ الْبُيُوْتِ عَوَامِرَ ، فَاِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْهَا فَاَخْرِجُوْا عَلَيْهَا ثَلَاثًا فَاِنْ ذَهَبَ وَاِلَّا فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّهٗ كَافِرٌ۔[2]

(ترجمہ) ان (انسانوں کے) گھروں میں جنات (بھی) رہتے ہیں جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو اس کو تین مرتبہ نکال دو اگر وہ چلا جائے تو ٹھیک ورنہ اس کو مار ڈالو کیونکہ ایسا (جن) کافر ہوتا ہے۔

جنّات کو قتل کرنا جائز ہے

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ جنات کو بلاوجہ قتل کرنا جائز نہیں ہے جیسا کہ انسانوں کو قتل کرنا جائز نہیں، ظلم ہر حال میں حرام ہے اس لیے یہ کسی کے لیے درست نہیں کہ وہ کسی پر ظلم کرے اگرچہ وہ کافر بھی کیوں نہ ہو۔ جنات مختلف شکلیں تبدیل کر لیتے ہیں کبھی کبھار گھروں کے سانپ بھی جنات ہوتے ہیں ان کو تین مرتبہ نکال دینا چاہیئے اگر نکل جائیں تو ٹھیک ورنہ قتل

---

[1] مسلم، ابوداؤد (منہ) صحیح مسلم فی تفسیر سورت ۲۸، ۲۹، وفی السلام حدیث ۱۳۹، ۱۴۱، سنن ابوداؤد کتاب الادب باب ۱۶۲، مؤطا مالک کتاب الاستئذان حدیث ۳۳، مشکل ۴/ ۹۴، ترغیب وترہیب ۳/ ۶۲۵ قرطبی ۱/ ۳۱۶، شرح السنۃ ۱۲/ ۱۹۴

[2] مجمع الزوائد ۴/ ۴۸، ترغیب وترہیب ۳/ ۶۲۶، مشکوٰۃ ۴۱۱۸، کتاب العلل ابن ابی حاتم ۲۴۶۶

کر دیا جائے۔ اگر تو یہ اصلی سانپ ہوگا تو قتل ہو جائے گا اور اگر یہ جن ہوگا تو چونکہ سانپ کی شکل میں انسانوں کو خوفزدہ کرنے کے لیے نافرمان بن کر ظاہر ہونے کا اصرار کیا ہے (اس لیے) قتل کا مستحق ہوا)۔

جن کے فدیہ میں بارہ ہزار درہم کا صدقہ

حضرت ابو ملیکہؒ سے روایت ہے کہ ایک جن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا کرتا تھا حضرت عائشہؓ نے اس کے قتل کا حکم دیا تو اس کو قتل کر دیا گیا۔ پھر وہ آپؓ کو خواب میں نظر آیا اور عرض کیا آپؓ نے اللہ کے ایک مسلمان بندے کو مروا ڈالا ہے تو انہوں نے فرمایا اگر تو مسلمان ہوتا تو آپؐ کی ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے پاس نہ جھانکتا؟ تو ان کو کہا گیا وہ آپ کے پاس اس وقت آتا تھا جب آپ کا لباس درست ہوتا تھا اور یہ تو قرآن پاک سننے کے لیے آیا کرتا تھا جب حضرت عائشہؓ بیدار ہوئیں تو بارہ ہزار درہم (صدقہ کرنے) کا حکم فرمایا اور مساکین پر تقسیم کر دیا گیا۔[1]

قتل جن کے بدلہ میں چالیس غلام آزاد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے حجرے میں ایک سانپ دیکھا اور اس کے قتل کا حکم فرمایا چنانچہ اس کو قتل کر دیا گیا، تو رات کو آپ نے خواب دیکھا کہ ان سے کہا گیا ہے (وہ جس کو آپ نے جن کی شکل میں قتل کرایا ہے) ان جنات میں سے تھا جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے وحی (سورۃ جن) کو سُنا تھا۔ تو آپ نے یمن میں کچھ لوگ بھیجے جو ان کے لیے چالیس غلام خرید کر لائے اور آپ نے ان سب کو آزاد کر دیا۔[2]

---

[1] کتاب العظمۃ ابو الشیخ (منہ)

[2] ابن ابی الدنیا (منہ)

کیا ان سے گھریلو سانپ قتل کریں؟

حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنی ایک مُنہدم عمارت کے پاس تھے وہاں انہوں نے ایک جن سانپ دیکھی۔ آپ نے فرمایا بھاگو اس جن کے پیچھے اور قتل کر دو، تو حضرت ابو لبابہ انصاریؓ نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ آپؐ نے ان جنات کے قتل سے منع فرمایا جو گھروں میں رہتے ہیں مگر زہریلا سانپ اور خبیث قسم کا سانپ کیونکہ یہ نظر کو ختم کرتے ہیں اور عورتوں کے شکم میں موجود بچوں کو ضائع کرتے ہیں۔[1]

گھر کے جنات کو کب قتل کریں؟

(حدیث) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

إِنَّ الْهَوَامَّ مِنَ الْجِنِّ فَمَنْ رَأَى فِي بَيْتِهِ شَيْئًا فَلْيُحَرِّجْ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنْ عَادَ فَلْيَقْتُلْهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ۔[2]

(ترجمہ) گھروں میں رہنے والے سانپ اور بچھو جنات میں سے ہیں جو کوئی ان میں سے اپنے گھروں میں کچھ دیکھے تو اس کو تین مرتبہ نکال دے اگر پھر بھی وہ واپس آجائے تو اس کو قتل کر دے کیونکہ یہ شیطان ہے۔

(حدیث) حضرت ابن ابی لیلیٰؒ فرماتے ہیں کہ آنجناب حضرت رسول دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] (منہ) صحیح مسلم کتاب السلام حدیث ۱۳۵، ۱۳۶، سنن ابن ماجہ کتاب الطب ۴۵، صحیح بخاری فی بدء الخلق باب ۱۵، سنن ابو داؤد کتاب الادب باب ۱۶۲، سنن نسائی کتاب الحج باب ۸۳، مؤطا مالک فی کتاب الاستئذان حدیث ۳۲، مسند احمد ۲/۱۳۶

[2] (ابو داؤد منہ) سنن ابو داؤد کتاب الادب باب ۱۶۳ حدیث نمبر ۵۲۵۶، جمع الجوامع ۵۹۹۹، کنز العمال ۳۹۹۹۰، الفتاوی الحدیثیہ ابن حجر مکی ۲۱

سے گھر کے سانپوں کو مارنے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا :-

إِذَا رَأَيْتُمْ مِنْهُنَّ شَيْئًا فِي مَسَاكِنِكُمْ فَقُولُوا : أَنْشُدُكُنَّ الْعَهْدَ الَّذِي أَخَذَ عَلَيْكُمْ نُوحٌ ، أُنْشِدُكُنَّ الْعَهْدَ الَّذِي عَلَيْكُمْ سُلَيْمَانُ أَلَّا تُؤْذُونَا فَإِنْ عُدْنَ فَاقْتُلُوهُنَّ . [1]

(ترجمہ: جب تم ان میں سے کسی کو اپنے گھروں میں دیکھو تو (یہ) کہو ہم تمہیں وہ عہد یاد دلاتے ہیں جو تم سے حضرت نوح ؑ نے لیا تھا اور وہ عہد یاد دلاتے ہیں جو تم سے حضرت سلیمان ؑ نے لیا تھا، تم ہمیں تکلیف نہ پہنچاؤ۔ اگر یہ (جنات اس کے بعد بھی گھر میں) آجائیں تو ان کو مار ڈالو۔

کون سا سانپ جن ہوتا ہے؟

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں تم تمام قسم کے سانپ مار ڈالو سوائے (سفید) جنات کے جو چاندی کی لڑی کی طرح (سفید) ہوتے ہیں۔ [2]

[1] ابوداؤد (منہ) سنن ابوداؤد کتاب الادب باب ۱۶۲ حدیث ۵۲۶۰، طبرانی کبیر ۷/۹۲

[2] ابوداؤد (منہ) سنن ابوداؤد فی کتاب الادب باب ۱۶۲

آسمان سے باتیں چُرانا

شیطان باتیں کیسے چُراتے تھے؟

(حدیث) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک آدمی نے ذکر فرمایا کہ وہ حضور ﷺ کے ساتھ ایک رات بیٹھے تھے کہ ایک شہابہ چھوڑا گیا جو روشن بھی ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام ؓ سے فرمایا تم قبل از اسلام اس کے متعلق کیا کہا کرتے تھے، صحابہ ؓ نے عرض کیا ہم کہتے تھے آج رات کوئی انسان پیدا ہوا ہے یا کوئی عظیم الشان فوت ہوا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کسی کی موت یا کسی کی حیات کی وجہ سے نہیں پھینکے جاتے بلکہ ہمارے پروردگار تبارک وتعالیٰ جب کسی معاملہ کا فیصلہ فرماتے ہیں تو عرش اٹھانے والے فرشتے تسبیح کہتے ہیں، اس کے بعد اس کے متصل آسمان والے تسبیح کہتے ہیں حتیٰ کہ یہ خبر اس آسمانِ دنیا تک پہنچ جاتی ہے جس کو جنات چُرا لیتے ہیں اور اپنے متعلقین کو پہنچا دیتے ہیں۔ پھر یہ لوگ اپنے طور پر جیسے چاہتے ہیں انہیں بیان کرتے ہیں یہ ہے تو حق لیکن اس کے وقت اس میں بہت کچھ ملا دیتے ہیں (اس لیے یہ بات زیادہ ملاوٹ کی وجہ سے جھوٹ بن جاتی ہے) [1]

ایک بات میں سو جھوٹ

(حدیث) حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کاہن جو بات کہتے ہیں سچ (بھی) ملتی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا :-

[1] مسلم (منہ) صحیح مسلم کتاب السلام باب ۳۵ حدیث ۱۲۴

تِلْكَ الْكَلِمَةُ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقْذِفُهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ وَيَزِيدُ فِيهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ۔ [1]

ترجمہ۔ یہ بات حق ہوتی ہے اس کو جن چوری کر کے اپنے دوست کے کان میں ڈال دیتا ہے اور وہ اس میں سو جھوٹ ملا دیتا ہے۔

ابلیس کو آسمانوں سے کب روکا گیا

حضرت معاذ بن خَرَّبُوذ فرماتے ہیں کہ ابلیس ساتوں آسمانوں میں چلا جاتا تھا، جب [illegible] عیسٰی علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو اس کو تین آسمانوں سے روک دیا گیا، صرف چار آسمانوں [illegible] جا سکتا تھا۔ پھر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو اس کو ساتوں آسمانوں [illegible] سے روک دیا گیا۔ [2]

شہابے آنحضرتؐ کی آمد کی دلیل ہیں

امام شعبیؒ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمدِ مبارکہ ہوئی تو [illegible] پرستاروں کے شہابے چھوڑے گئے یہ اس سے پہلے نہیں چھوڑے جاتے تھے تو [illegible] عبد یالیل (نامی نجومی) کے پاس آئے اور کہا لوگ تو فارغ ہو گئے، اپنے غلام آزاد کر [illegible] اور اپنے جانوروں کو باندھ دیا ہے جب سے انہوں نے ستاروں کو (ایسا گرتے) دیکھا [illegible] تو عبد یالیل نے کہا تم جلدی مت کرو بلکہ دیکھو اگر کوئی مشہور ستارے (گرتے) ہیں تو لوگوں [illegible]

---

[1] بخاری، مسلم (منہ) صحیح بخاری کتاب الطب باب ۴۶ و کتاب التوحید باب ۵۷، صحیح مسلم کتاب السلام حدیث [illegible] مسند احمد ۱/۲۱۸، ۶/۸۷، دلائل النبوۃ بیہقی ۲/۲۳۵، سنن الکبریٰ بیہقی ۸/۱۳۸، درمنثور ۵/۹۹، شرح السنۃ [illegible] فتح الباری ۱۰/۲۱۶، ۵۹۵، مشکوٰۃ ۴۵۹۳، تفسیر ابن کثیر ۶/۱۸۳، تفسیر قرطبی ۷/۴

[2] زبیر بن بکار، تاریخ ابن عساکر (منہ)

[illegible] کا وقت آ گیا ہے اور اگر غیر معروف ستارے (شہابے گرتے) ہیں تو کوئی نئی چیز ظاہر [illegible] ہے۔ تو انہوں نے دیکھا کہ یہ غیر معروف ستارے گرتے ہیں تو کہا کوئی نئی بات واقع ہوئی [illegible] چنانچہ کچھ زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کی آمدِ مبارکہ) [illegible] لیا۔ [1]

[illegible] اسلام میں بھی شہابے گرتے تھے

حضرت معمر بن ابی شہاب سے شہابوں کے چھوڑے جانے کا سوال کیا گیا کہ یہ قبل از [illegible] میں بھی گرتے تھے؟ تو آپ نے فرمایا ہاں گرتے تھے لیکن جب اسلام ظاہر ہوا تو زیادہ [illegible] لگے۔ [2]

[illegible] حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ کی شان۔ عجیب حکایت

حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ فرماتے ہیں کہ میں "تستر" کے کسی راستہ پر اس کے فتح ہونے [illegible] سفر کر رہا تھا کہ میں نے (ایک مرتبہ) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا تو وہاں کے بہادروں میں [illegible] ایک بہادر نے سُنا تو کہا جب سے میں نے یہ کلام آسمان سے سُنا ہے پھر کسی سے نہیں سُنا۔ [illegible] نے کہا وہ کیسے؟ اس نے کہا میں ایسا آدمی تھا جو بادشاہوں کے پاس وفد لے کر جایا کرتا [illegible] کسریٰ کے پاس بھی وفد لے جاتا تھا اور قیصر کے پاس بھی۔

ایک سال میں بادشاہ کسریٰ کے پاس وفد لے کر گیا تو شیطان میری شکل میں آ کر میری [illegible] کے پاس رہتا رہا، جب میں واپس آیا تو اس نے کوئی خوشی کا اظہار نہ کیا جیسا کہ وہ پہلے [illegible] تی تھی۔ تو میں نے کہا تمہیں کیا ہوا؟ اس نے کہا تم ہم سے کب غائب ہوئے تھے؟ پھر وہ شیطان

---

[1] [illegible] عبدالبر (منہ) ہذا الخبر مضطرب جدا و فی دلائل النبوت بیہقی ۲/۲۱۴۱ و البدایہ والنہایہ ۳/۱۹ بلفظ آخر

[2] [illegible] عبدالرزاق (منہ)

میرے سامنے ظاہر ہو گیا اور کہا تم اس کو تسلیم کرو کہ تمہاری بیوی کا ایک دن تمہارے لیے اور ایک دن میرے لیے ہو گا۔ پھر وہ ایک دن میرے پاس آیا اور کہا میں ان جنات میں سے ہوں (جو آسمان سے) باتیں چراتے ہیں اور ان کی چوری کی باری مقرر ہوتی ہے آج رات میری باری کیا تم بھی میرے ساتھ چلو گے؟ میں نے کہا ہاں چلوں گا۔ جب شام ہوئی تو وہ میرے پاس آیا اور مجھے اپنی پشت پر بٹھایا اس وقت اس کی شکل خنزیر جیسی تھی، اس نے مجھے کہا قابو ہو جا اب تم عجیب باتیں اور خطرناکیاں دیکھو گے تم مجھے نہ چھوڑنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔

پھر وہ جنات اوپر کو چڑھے حتیٰ کہ آسمان سے جمٹ گئے اور میں نے ایک کہنے والے سے سنا جو یہ کہہ رہا تھا (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَا يَشَاءُ لَا يَكُنْ) نہیں کوئی طاقت اور نہیں کوئی قدرت مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے، اللہ جو چاہتا وہی ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا نہیں ہوتا۔

پھر ان جنات پر آگ پھینکی گئی تو وہ آبادی کے پیچھے پاخانہ اور درخت پر جا گرے اور میں نے کلمات یاد کر لیے۔ جب صبح ہوئی تو میں اپنی بیوی کے پاس آیا، اور جب وہ آتا میں یہ کلمات کہتا جس وہ بہت گھبراتا حتیٰ کہ حجرے کے روشندان سے نکل جاتا پھر میں ان کو پڑھتا رہا، یہاں تک کہ وہ مجھے چھوڑ گیا۔[1]

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ شیطان آسمان کی طرف چڑھتے تھے اور وحی کے کلمات سنتے تھے اور ان کو لے کر زمین پر آتے اور ان میں نو حصے اضافہ کر دیتے تھے تو زمین والے وہ اصل بات تو سچ پاتے اور نو باتیں جھوٹ پاتے (ان جنات) کی یہی حالت رہی حتیٰ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد مبارکہ ہوئی اور ان شرارتوں سے ان کو روک دیا گیا تو انہوں نے اس کا ابلیس سے ذکر کیا تو اس نے کہا کہ زمین میں کوئی نئی بات واقع ہوئی ہے، پھر اس نے جنات پھیلا دیئے تو ان جنات نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نخل کے دو پہاڑوں کے درمیان

[1] ابن ابی الدنیا، کتاب العجائب ابو عبدالرحمٰن ہرویؒ (منہ) ابن ابی الدنیا کتاب الہواتف (۹۱) ص۷۷، آکام المرجان

کی تلاوت کرتے ہوئے پایا تو کہا قسم بخدا یہی وہ نئی بات ہے اور اسی کی وجہ سے ان ... چھوڑے جاتے ہیں۔[1]

... کو آسمان سے کب دھتکارا گیا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جنات کے ہر قبیلہ کی آسمان میں ایک نشست ہوتی تھی جہاں سے ... ان کر کاہنوں کو بتلاتے تھے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی تو ان کو ... دیا گیا۔[2]

... آسمان میں کب تک بیٹھے؟

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیانی زمانہ ... جنات سے آسمان دنیا کی حفاظت نہیں کی جاتی تھی ان جنات کی آسمان میں سننے کے ... گاہیں تھیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو آسمان کی ... یادہ حفاظت کر دی گئی اور شیاطین پر شہابے چھوڑے گئے۔[3]

... فترۃ میں جنات آسمان پر بیٹھتے تھے

حضرت ابی بن کعبؓ فرماتے ہیں جب سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا گیا شیاطین ... شہابے نہیں چھوڑے گئے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنایا گیا تب سے ان پر ... ابے پھینکے گئے۔[4]

[1] ... النبوۃ بیہقی (منہ) مسند احمد، دلائل النبوۃ بیہقی ۲/۲۳۹، ۲۴۰، البدایہ والنہایہ ۲/۱۸، ۱۹
[2] ... بیہقی (منہ) دلائل النبوۃ بیہقی ۲/۲۴۰
[3] ... (منہ) ۲/۲۴۱ مع اضافۃ بلفظہ والنظر السیرۃ النبویہ لابن ہشام ۲/۳۱
[4] ... (منہ) دلائل النبوۃ ابو نعیم

ماہِ رمضان میں

شیطان کی بندش

(حدیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ
نے ارشاد فرمایا :-

إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ۔[1]

(ترجمہ) جب ماہِ رمضان کی پہلی رات شروع ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش
جنات کو باندھ دیا جاتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے حضرت عبد اللہؒ فرماتے ہیں میں نے اس حدیث کے
اپنے والدؒ سے سوال کیا اور عرض کیا کہ رمضان المبارک میں بھی تو انسان کو وسواس ہوتا ہے اور
حملہ ہوتا ہے؟

تو آپ نے جواب دیا حدیث شریف میں ایسے ہی وارد ہوا ہے۔

(فائدہ) (علامہ عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ شیاطین
زنجیروں میں اس لیے جکڑ دیا جاتا ہے تاکہ وہ روزہ دار کو وسوسہ میں مبتلا نہ کریں، اس کی علامت
ہے کہ اکثر وہ لوگ جو گناہوں میں مبتلا ہوتے ہیں وہ رمضان المبارک میں گناہ چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی
طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔

وہ حرکات جو بعض افراد میں (جنات کی طرف سے) سمجھی اور دیکھی جاتی ہیں سرکش جنات کی

---

[1] ترمذی، ابن ماجہ (منہ) ترمذی حدیث نمبر ۶۸۲، مستدرک ۱/۴۲۱، شرح السنۃ ۶/۲۱۵، معالم التنزیل
الشریعۃ آجری حدیث ۳۹۳، درمنثور ۱/۱۸۳، فتح الباری ۴/۱۱۴، کنز العمال حدیث ۲۳۶۶۴، بیہقی
امالی الشجری ۱/۲۸۸، ۲/۱۷۳، ۴، حلیۃ الاولیاء ۸/۳۰۶، کنز العمال ۲۳۷۰۳

اوہام ہوتے ہیں جو ان شریر نفوس میں پیوست ہو چکے ہوتے ہیں اور ان لوگوں کے سروں
میں گھر ڈال چکے ہوتے ہیں۔

بعض علماء کرام نے یہ جواب دیا ہے کہ شریر جنات کے سرداروں اور ان میں کے صاحب
طاقت جنات و شیاطین کو بیڑیاں ڈالی جاتی ہیں (چھوٹے جنات و شیاطین کو قید نہیں کیا جاتا)[1]
مزید فرماتے ہیں کہ جو شخص روزہ کو تمام شرائط کے ساتھ ادا کرتا ہے اس سے شیاطین
کو روکا جاتا ہے، یا یہ کہ تمام روزہ داروں سے اس کو روک دیا جاتا ہے لیکن سرکشی اور وجہ
سے ہوتی ہے مثلاً نفس خبیث ہوتا ہے یا سرکش جنات تو قید میں ہوتے ہیں اور یہ شرارت سرکشی
کرنے والے جن سے ظاہر ہو جاتی ہے۔[2]

---

[1] فیض القدیر شرح جامع صغیر علامہ عبد الرؤف مناوی ۱/۳۴۰

[2] فیض القدیر مناوی ۴/۳۹

جنّات کے مجموعی حالات

مدینہ میں بعثتِ نبویؐ کی پہلی خبر جنّات نے دی

حضرت جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مدینہ منوّرہ میں سب سے پہلی جو خبر پہنچی تھی وہ اس طرح سے تھی کہ مدینہ میں ایک عورت رہتی تھی جس کا ایک جن عاشق تھا وہ ایک پرندہ کی شکل میں آیا اور ان کے گھر کی دیوار پہ بیٹھ گیا تو عورت نے اس سے کہا اُترآؤ ہم تمہیں کچھ سُنائیں اور کچھ تو ہمیں سُنا ، اس نے کہا اب ایسا نہیں ہوسکتا، کیونکہ مکہ میں ایک نبی مبعوث ہوا ہے جس نے ہم پہ دوستی کو منع کیا ہے اور ہم پر زنا کو بھی حرام کردیا ہے۔[1]

حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطابؓ نے حضرت سواد بن قاربؓ سے فرمایا ہمیں اپنی ابتدائے اسلام کی بات سناؤ ، انہوں نے فرمایا میرا ایک کھیا جن تھا جس کی میں ساری باتیں مانا کرتا تھا۔ میں ایک رات سو رہا تھا کہ ایک آنے والے نے کہا اٹھ اگر تمہیں عقل ہے تو غور و فکر کر توی بن غالب کے نسب سے ایک رسول کی بعثت ہوتی ہے۔ پھر اس نے یہ اشعار کہے :۔

عَجِبْتُ لِلْجِنِّ وَاَنْجَاسِهَا ۔ وَشَدِّ هَا الْعِیْسَ بِاَحْلَاسِهَا

هْوِیْ اِلیٰ مَکَّۃَ تَبْغِی الْهُدیٰ ۔ مَا مُوْمِنُوْهَا مِثْلَ اَرْجَاسِهَا

فَانْهَضْ اِلَی الصَّفْوَۃِ مِنْ هَاشِمٍ ۔ وَاسْمُ بِعَیْنَیْکَ اِلیٰ رَاْسِهَا

[1] معجم اوسط طبرانی ، بیہقی دلائل النبوۃ ، دلائل النبوۃ ابونعیم (منہ) دلائل النبوۃ بیہقی سبب اسلام خفاف بن نعتلہ ۲/۲۶۱

(ترجمہ) ا۔ میں جنات اور ان کی نجاستوں سے حیران ہوں اور بھورے رنگ کے (قیمتی) [اونٹوں] کو (بے قیمت) ٹاٹ سے باندھنے پر بھی

۲۔ تم ہدایت کی تلاش میں مکہ جاؤ (آپ پہ) ایمان لانے والے وہاں کے مومن بہت کمزور ہیں۔

۳۔ بنو ہاشم کی پونجی (آنحضرتؐ) کے پاس حاضری دو اور اس کے سر کو اپنی آنکھوں سے چوم لو۔

پھر اس نے مجھے بیدار کر کے پریشان کیا اور کہا اے سواد بن قارب : اللہ تعالیٰ نے ایک [نبی] کو مبعوث فرمایا ہے تم ان کے پاس جاؤ اور رشد و ہدایت حاصل کرو۔

پھر جب دوسری رات آئی تو وہ پھر میرے پاس آیا اور جگا کر یہ اشعار کہے :۔

عجبت للجن و تطلابها ۔ وشدها العیس باقتابها

تهوی الیٰ مکة تبغی الهدی ۔ لیقد اباها کاذنابها

فانهض الی الصفوة من هاشم ۔ واسم بعینك الیٰ نابها

(ترجمہ) ا۔ میں جنات سے اور ان کی سرگردانی سے حیران ہوں اور ان کے بھورے اونٹ کو [پالان] سے باندھنے سے بھی۔

۲۔ تم ہدایت کی تلاش میں مکہ جاؤ . . . . .

۳۔ تم بنو ہاشم کے سردار (آنحضرتؐ) کی طرف جاؤ ، اور اپنی آنکھوں سے اس کے سر کو بوسہ دو۔

پھر وہ تیسری رات بھی میرے پاس آیا اور بیدار کر کے کہا :۔

عجبت للجن و تنفارها ۔ وشدّها العیس باکوارها

تهوی الیٰ مکّة تبغی الهدیٰ ۔ لیس ذووالشرّ کاخیارها

فانهض الی الصّفوة من هاشم ۔ ما مؤمنوا الجن ککفّارها

(ترجمہ) میں جنات سے اور ان کے دور بھاگنے سے حیران ہوں اور بھورے اونٹ کو [ع]مامہ کے پیچوں کے ساتھ باندھنے سے بھی۔

۲. تم مکہ کی طرف ہدایت کے لیے جاؤ، شریر نیکو کاروں کی طرح نہیں ہیں۔

۳. بنو ہاشم کے عظیم الشان نبی کی طرف اُٹھو، ایمان لانے والے (خوش بخت) جنات حضورؐ کے کافروں کی طرح (بدبخت) نہیں ہیں۔

توحضرت عمرؓ نے پوچھا کیا اب بھی تمہارا سرغنہ جن تمہارے پاس آیا کرتا ہے؟ آپ نے فرمایا جب سے میں نے قرآن پاک پڑھنا شروع کیا ہے وہ میرے پاس نہیں آتا اور قرآن پاک اس جن کا بہترین عوض ہے۔ [1]

صداقتِ نبوّت کے واقعات

عباس بن مرداسؓ کے اسلام لانے کا واقعہ

حضرت عباس بن مرداسؓ دوپہر کے وقت نر کھجور کے شگوفہ کے پاس تھے کہ اُن کے سامنے ایک سفید شتر مُرغ ظاہر ہوا، جس پہ ایک سفید شکل کا سوار سفید کپڑوں میں تھا، اس نے مجھ سے کہا اے عباس بن مرداس! تم دیکھتے نہیں ہو آسمان پہ پہرے دار مقرر کئے گئے اور جنات گھبرا گئے اور گھوڑوں نے اپنے سوار اُتار دیئے، جو ذات بابرکات نیکی اور تقوے کے ساتھ سوموار کو منگل کی شب مبعوث ہوئی ہے وہ قصواء نامی اُونٹ والی ہے۔

تو میں مرعوب ہو کر کے نکلا، جو کچھ میں نے کیا سُنا اور دیکھا اس نے مجھے مرعوب کر دیا تھا، میں اپنے ایک بُت کے پاس جس کی ہم پُوجا کرتے تھے ذی ضمار مقام پہ آیا، ہم اس کی اندر سے آواز سُنا کرتے تھے، میں اس کے پاس آیا، اس کے اردگرد جھاڑو دیا، پھر اس کو چھُوا اور بوسہ دیا تو اس کے اندر سے زور سے بولنے والے کی آواز آئی۔ وہ کہہ رہا تھا۔

---

[1] بیہقی (منہ) بخاری شریف کتاب مناقب الانصار باب ۵۲ اسلام عمر بن خطاب، ابن الجوزی، ابو یعلیٰ، خرائطی فی الہواتف، سیرت ابن اسحاق، دلائل النبوۃ بیہقی ۲/۲۴۸

قُلْ لِلْقَبَائِلِ مِنْ سُلَيْمٍ كُلِّهَا ... هَلَكَ الضِّمَارُ وَفَازَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ

هَلَكَ الضِّمَارُ وَكَانَ يُعْبَدُ مَرَّةً ... قَبْلَ الْكِتَابِ إِلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدِ

إِنَّ الَّذِي وَرِثَ النُّبُوَّةَ وَالْهُدَى ... بَعْدَ ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ قُرَيْشٍ مُهْتَدِي

(ترجمہ) ۱. قبیلہ بنو سُلیم کے تمام قبائل سے کہہ دو، ضمار (بُت) ہلاک ہو گیا اور مسجد والے (مسلمان) کامیاب ہو گئے۔

۲. حضرت محمد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن پاک نازل ہونے سے پہلے جس کی پُوجا کی جاتی تھی وہ ضمار ہلاک ہو گیا۔

۳. وہ ذات جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد نبوّت و ہدایت کی وارث ہوئی ہے وہ ہدایت یافتہ، قریش میں سے (تشریف لا چکی) ہے۔ [1]

(فائدہ) آکام المرجان اور مکائد الشیطان میں اس حکایت میں مزید اضافہ بھی ہے کہ یہ حضرت عباسؓ فرماتے ہیں میں خوفزدہ ہو کر نکلا اور اپنی قوم میں آ کر ان کو واقعہ سُنایا، پھر میں اپنی قوم بنی حارث کے تین سو افراد کو لے کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں مدینہ طیبہ مسجد نبوی میں حاضر ہوا جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو مُسکرا کر فرمایا۔ اے عباس! تم کیسے مسلمان ہو گئے؟ تو میں نے آپ کے سامنے سارا واقعہ سُنا دیا تو آپؐ نے فرمایا، تم نے سچ کہا، اس طرح سے میں اور میری قوم (سب) مسلمان ہو گئے۔ [2]

ولادتِ نبیؐ پر جبل ابُو قُبیس پر جنّات کی ندا

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف ہوئی

---

[1] ابن ابی الدنیا، طبرانی، ابونعیم، ہواتف الخرائطی (منہ)، ہواتف ابن ابی الدنیا ص۸۲، ہواتف خرائطی ص۸، مجمع الزوائد ۸/۲۴۷ بدایہ والنہایہ ۲/۳۴۱، ۳، دلائل النبوۃ ابونعیم ۲/۳۴

[2] ہواتف ابن ابی الدنیا ص۸۲، آکام المرجان ص۱۳۰ طبع مکتبہ خیر کثیر کراچی

تو جبلِ ابو قبیس اور حجون کے پہاڑ پر چڑھ کر جن نے ندا کی :-

فاقسم لا انثی من الناس انجبت — ولا ولدت انثی من الناس واحدة

کما ولدت زھریة ذات مفخر — مجنبة لؤم القبائل ماجدة

فقد ولدت خیر القبائل احمد — فاکرم بمولود واکرم بوالدة

(ترجمہ) ۱. میں قسم اُٹھاتا ہوں انسانوں میں سے کوئی عورت مرتبہ والی نہیں جنی اور نہ انسانوں میں سے کسی عورت نے کوئی (ایسا) بچہ جنا۔

۲. جس طرح کا ذاتِ فخر بچہ آمنۃ الزہرا نے جنا ہے، یہ قبائل کی ملامت سے دور رہنے والی ہے شان والی ہے۔

۳. اس نے تمام قبائل میں سے بہترین بیٹا احمد جنا ہے، کیا ہی شان والا بیٹا ہے اور کیا ہی شان والی ماں ہے۔

اور جو جن جبلِ ابو قبیس پر تھا اس نے یہ اشعار کہے :-

یا ساکنی البطحاء لا تغلطوا — ومیزوا الامر بعقل مضیء

ان بنی زھرة من سرکم — فی غابر الدھر وعند البدی

واحدة منکم فھاتوا لنا — فیمن مضی فی النّاس او من بقی

واحدة من غیرکم مثلھا — جنینھا مثل النبی التقی

(ترجمہ) ۱. اے بطحا کے رہنے والو! غلطی میں نہ پڑو معاملہ کو روشن عقل کے ساتھ واضح کرو۔

۲. بنو زہرہ تمہاری نسل میں سے ہیں قدیم زمانہ میں بھی اور موجودہ زمانہ میں بھی۔

۳. جو لوگ گزر چکے یا موجود ہیں ان میں سے ایک خاتون ایسی ہو تو وہ ہمارے سامنے لاؤ۔

۴. ایسی کسی غیر سے ہی لا دو جس نے آنحضرتؐ جیسا پاکباز نبی جنا ہو۔ ؎

؎ ابن ابی الدنیا (منہ) فی الہواتف ص۶۵ (۷۷)

مازن طائی کے مسلمان ہونے کا سبب

ہشام کلبی کہتے ہیں مجھے قبیلہ طے کے شیوخ میں سے بہت سے شیوخ نے ذکر کیا کہ حضرت مازن طائی رضؓ عمان کے علاقہ میں بت پرستوں کے لیے بتوں کی خدمت کرتے تھے، اُن کا اپنا ایک بت تھا جس کا نام ناجر تھا۔ حضرت مازن فرماتے ہیں میں نے ایک دن ایک جانور ذبح کیا تو اس بت سے آواز سنی جو یہ کہہ رہا تھا :-

یَا مَازِنُ اَقْبِلْ اِلَیَّ اَقْبِلْ — تَسْمَعُ مَا لَا یُجْهَلُ

هٰذَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ — جَاءَ بِحَقٍّ مُنْزَلٍ

فَآمِنْ بَدَلِیْ تُعْدَلُ — عَنْ حَرِّ نَارٍ تُشْعَلُ

وَقُوْدُهَا بِالْجَنْدَلِ

(ترجمہ) ۱. اے مازن! میرے پاس آؤ میرے پاس آؤ (اور) ایسی بات سنو جس سے ناواقفیت نہیں کی جاتی۔

۲. یہ (محمدؐ) بھیجا ہوا نبی ہے جو نازل شدہ حق لایا ہے۔

۳. میری جگہ تو ان پر ایمان لے آ، تجھے شعلہ زن آگ سے بچا دیا جائے گا۔

اس کا ایندھن ٹبری (بڑی) چٹانیں ہوں گی۔

حضرت مازنؓ فرماتے ہیں میں نے کہا خدا کی قسم یہ تو عجیب بات ہے (آج بت بھی بول رہا ہے) میں نے چند دن بعد ایک اور جانور قربان کیا تو پہلے سے بھی زیادہ واضح آواز میں سنا کہ وہ یہ کہہ رہا ہے :-

یَا مَازِنُ اِسْمَعْ تُسَرّ — ظَهَرَ خَیْرٌ وَبَطَنَ شَرّ

بُعِثَ نَبِیٌّ مِنْ مُضَرَ — بِدِیْنِ اللّٰهِ الْکُبَرْ

فَدَعْ نَحِیْتًا مِنْ حَجَرٍ — تَسْلَمْ مِنْ حَرِّ سَقَرْ

(ترجمہ) ۱. اے مازن! تجھے خوشی ہوگی، خیر ظاہر ہوگئی اور شر چھپ گیا.

۲. ایک نبی (مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں) قبیلہ مضر سے مبعوث ہوا ہے اللہ کا سب سے بڑا دین لے کر.

۳. پتھر سے گھڑے ہوئے (بت) کو چھوڑ، تو دوزخ کی آگ سے محفوظ ہو جائے گا۔[1]

حضرت ذُباب بن الحارثؓ کے مسلمان ہونے کا سبب

حضرت ذباب بن حارثؓ فرماتے ہیں کہ ابن وقشہ کا ایک جن تھا جو اس کو چند پیش آنے والی باتیں بتلا دیتا تھا، ایک دن وہ آیا اور اس کو ایک بات بتلائی تو ابن وقشہ نے میری طرف دیکھا اور کہا:-

يَا ذُبَابُ يَا ذُبَابُ ... اِسْمَعِ الْعَجَبَ الْعُجَابَ

بُعِثَ مُحَمَّدٌ بِالْكِتَابِ ... يَدْعُوْ بِمَكَّةَ فَلَا يُجَابُ

(ترجمہ) ۱. اے ذباب! اے ذباب! ایک عجیب و غریب بات سنو

۲. محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مکہ میں نبی بنا کر بھیجا گیا ہے لیکن اس کو مانا نہیں جا رہا۔ میں نے اس کو کہا یہ کیا بات ہے؟

اس نے کہا میں نہیں جانتا ایسے ہی (جن کی طرف سے) کہا گیا ہے۔[2]

اُمِّ مَعبدؓ کو بعثت کی خبر

ابن اسحاقؒ کہتے ہیں مجھے حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ سے حدیث بیان کی گئی ہے کہ

[1] بیہقی (منہ) دلائل النبوۃ بیہقی ۲/۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹ مطولا

[2] ابن شاہین فی الصحابہ، المعارفی فی الجلیس (منہ) دلائل النبوۃ بیہقی ۲/۲۵۹۔ اشارۃ

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ ہجرت کو تشریف لے گئے تو تین راتوں تک ہمیں (معلوم نہ) ہوئی کہ آپ کس طرف گئے ہیں حتیٰ کہ مکہ کی نچلی جانب سے ایک جن ظاہر ہوا جو عرب کے (گانے) والے اشعار گا رہا تھا لوگ اس کے پیچھے پیچھے جا رہے تھے اور اس کی آواز کو سنتے (تھے مگر) اس کو دیکھتے نہیں تھے حتیٰ کہ وہ مکہ کی نچلی جانب سے نکل گیا وہ یہ کہہ رہا تھا:-

(جَ)زَى اللهُ رَبُّ النَّاسِ خَيْرَ جَزَائِهٖ ... رَفِيْقَيْنِ قَالَا خَيْمَتَيْ اُمِّ مَعْبَدِ

(هُ)مَا نَزَلَا بِالْبِرِّ ثُمَّ تَرَحَّلَا ... فَاَفْلَحَ مَنْ اَمْسٰى رَفِيْقَ مُحَمَّدِ

(لِيَـ)هْنِ بَنِيْ كَعْبٍ مَقَامُ فَتَاتِهِمْ ... وَمَقْعَدُهَا لِلْمُؤْمِنِيْنَ بِمَرْصَدِ

(ترجمہ) ۱. انسانوں کا پروردگار اللہ تعالیٰ بہترین جزاء عطا فرماتے ان دو ساتھیوں پر جنہوں (نے) ام معبد کے خیموں میں قیلولہ کیا.

۲. یہ دونوں میدان میں اُترے پھر کوچ کیا پس وہ کامیاب ہو گیا جس نے محمد (صلی اللہ علیہ و)سلم کا رفیق بن کر شام کی.

۳. — — — — — — — — — — — — — — — — — —

— — — — — — — — — — — — — — — — — — —

حضرت اسماءؓ فرماتی ہیں جب ہم نے اس کی بات سُنی تو معلوم ہوا کہ آپ کس طرف کو تشریف (لے) گئے ہیں. آپ اس وقت مدینہ منورہ کا رُخ فرما گئے تھے.[1]

(سعد) بن معاذؓ و سعد بن عبادہؓ کے اسلام کی خبر

حضرت محمد بن عبس بن جبیر فرماتے ہیں کہ قریش نے جبل اُبو قبیس پر ایک بلند آواز سُنی جو (کہہ رہ)ا تھا:-

[1] (ابن ا)سحاق (منہ) دلائل النبوۃ بیہقی ۲/۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴ مطولا، البدایہ والنہایہ ۳/۱۹۱، ۱۹۲، (سبل الہدیٰ و الر)شادیہ للصالحی ۳/۳۵۰، سیرت ابن ہشام ۱/۱۰۰، ۱۰۱، روض الانف ۲/۸ آکام المرجان صفحہ ۱۳۴

فَاِنْ یُسْلِمُ السَّعْدَانِ یُصْبِحُ مُحَمَّدٌ
بِمَکَّۃَ لَا یَخْشٰی خِلَافُ مُخَالِفٍ

(ترجمہ) اگر دونوں سعد مسلمان ہو جائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں کسی مخالف کی مخالفت سے فکر مند نہیں ہوں گے۔

تو ابوسفیان اور اشرافِ قریش نے کہا یہ سعدان کون ہیں؟ کیا یہ سعد بن ابی بکر اور سعد بن زید اور سعد بن قضاعہ ہیں۔

جب دوسری رات ہوئی تو انہوں نے جبل ابوقبیس پر (دوبارہ) آواز سنی:۔

اَیَا سَعْدَ سَعْدَ الْاَوْسِ کُنْ اَنْتَ نَاصِرًا   وَیَا سَعْدَ سَعْدَ الْخَزْرَجِیْنَ الْغَطَارِفِ
اُجِیْبَا اِلٰی دَاعِی الْھُدٰی وَتَمَنَّیَا   عَلَی اللّٰہِ فِی الْفِرْدَوْسِ زُلْفَۃَ عَارِفِ
فَاِنَّ ثَوَابَ اللّٰہِ لِطَالِبِ الْھُدٰی   جِنَانٌ فِی الْفِرْدَوْسِ ذَاتَ رَفَارِفِ

(ترجمہ) ۱۔ اے قبیلہ اوس کے سعد! تم مددگار ہو جاؤ اور اے صاحب سخاوت قبیلہ خزرج کے سعد تم بھی۔

۲۔ تم دونوں ہدایت کے داعی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو لبیک کہو اور اللہ تعالیٰ کے سامنے جنت الفردوس میں عارف (خداوندی) کے قرب جیسی تمنا کرو۔

۳۔ کیونکہ ہدایت کے طالب کا نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنات الفردوس ہیں جو نرم بچھونے تکیے ریشمی باریک کپڑوں والی ہیں۔

تو قریش نے کہا یہاں تو سعدان سے حضرت سعد بن عبادہؓ اور حضرت سعد بن معاذؓ...

(فائدہ) حضرت عبدالمجید بن ابی عبسؒ فرماتے ہیں کہ رات کے کسی حصہ میں مدینہ شریف میں سنا گیا کہ ہاتف یہ کہہ رہا تھا۔

لہ ابن ابی الدنیا، خرائطی، بیہقی (منہ)، الہواتف ابن ابی الدنیا (۷۵) ص۶۳، دلائل النبوۃ بیہقی ۲۲۸/۲، ۱۲۹، البدایہ والنہایہ ۳/ ۱۶۵، روض الانف ۱/ ۲۷۲

خَیْرَ کُھُوْلِیْنَ فِیْ بَنِی الْخَزْرَجِ الْغَ   ـتَرِیْسِیْرُوْا سَعْدَ بْنَ عُبَادَۃَ
اَلْمُجِیْبَانِ اِذَا دَعَا اَحْمَدُ الْخَیْرَ   فَنَالَتْھُمَا ھُنَاکَ السَّعَادَۃُ
ثُمَّ عَاشَا مُھَذَّبَیْنِ جَمِیْعًا   ثُمَّ لَقَّاھُمَا الْمَلِیْکُ شَھَادَۃً

(ترجمہ) ۱۔ شان والے بنو خزرج قبیلہ کے بوڑھوں کے بہترین لوگو! سعد بن عبادہ کی طرف چلو۔

۲۔ جب آنحضرتؐ نے ان کو اسلام کی دعوت دی تو انہوں نے لبیک کہی اور ان دونوں کو اسی وقت سعادت حاصل ہو گئی۔

۳۔ پھر ان دونوں نے مہذب زندگی گزاری پھر ان کو اللہ تعالیٰ نے شہادت عطا فرمائی۔ لہ

جنگ بدر میں کفار کی شکست کی اطلاع

حضرت قاسم بن ثابتؒ روایت کرتے ہیں کہ جب قریش مکہ جنگ بدر کے لیے نکلے تو جس دن ان پر مسلمانوں نے فتح پائی تھی اس دن مکہ میں ایک جن نے ترنم سے آواز کے ساتھ یہ اشعار کہے تھے جب کہ وہ خود نظر نہیں آ رہا تھا:۔

ازار الحنیفیون بدرا وقیعۃ   سینقض فیھا رکن کسریٰ وقیصر
ابادت رجالا من لؤی وابرزت   حرائر یضر بن الترائب حسرا
فیا ویح من امسیٰ عدو محمد   لقد حاد عن قصد الھدیٰ وتحیرا

(ترجمہ) ۱۔ حنیفیون نے جنگ بدر میں خوب اکسایا، اس میں قیصر و کسریٰ کی بنیادیں اکھڑ جائیں گی۔

۲۔ قبیلہ لؤی کے جوانوں کو ضائع کر دیا اور ان کی عورتیں باہر نکل کر حسرت کے ساتھ سینہ پیٹنے لگیں۔

لہ ابن عبدالبر (منہ)، لعلہ فی الاستیعاب، الہواتف ابن ابی الدنیا (۷۶) ص۶۴

۲۔ بہت افسوس اس پر جس نے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے دشمنی کی وہ ہدایت کے ارادہ کرنے سے ہٹ گیا۔ اور حیران پریشان رہا۔

(تو کسی نے ان میں سے کہا یہ حنیفیون کون ہیں تو انہوں نے کہا یہ محمد اور اس کے اصحاب ہیں جن کا دعوے یہ ہے کہ یہ حضرت ابراہیم کے دین حنیف پر ہیں) اس کے بعد کچھ دیر نہ گزری تھی کہ ان کے پاس (مسلمانوں کی فتح) کی خبر بھی پہنچ گئی۔[1]

عورتوں کے سامنے جنات کا ظہور

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے گھر کے صحن میں بیٹھا تھا کہ میری بیوی کا قاصد آیا کہ آپ میرے پاس آئیں، مجھے فکر ہوئی چنانچہ میں اندر گیا تو اس نے کہا ٹھہرو، پھر اس نے اشارہ کر کے کہا یہ سانپ ہے۔ جب میں گھروں سے باہر بادیہ میں قضا حاجت کے لیے گئی تھی تو اس کو دیکھا تھا پھر مجھے یہ نظر نہ آیا، اب میں اس کو دیکھ رہی ہوں یہ وہی سانپ ہے میں اس کو پہچانتی ہوں تو حضرت سعدؓ نے خطبہ پڑھا اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی۔ پھر فرمایا، امابعد: تو نے مجھے تکلیف پہنچائی ہے میں تیرے لیے اللہ کی قسم اٹھاتا ہوں اگر میں نے تجھے اب کے بعد دیکھا تو قتل کر ڈالوں گا، تو وہ سانپ حجرہ کے دروازہ سے نکلا، پھر گھر کے دروازہ سے نکل گیا۔ پھر حضرت سعدؓ نے اس سانپ کے ساتھ ایک انسان کو روانہ کیا اور فرمایا تم اس کو دیکھو یہ کہاں جاتا ہے تو وہ اس کے پیچھے ہو گیا۔ حتیٰ کہ وہ سانپ مسجد نبوی میں آیا پھر منبر رسول اللہ کے پاس آیا اور اس پر چڑھ کر آسمان کی طرف چلا گیا اور غائب ہو گیا۔[2] (در حقیقت یہ ایک جن تھا جو سانپ کی شکل میں ظاہر ہوا تھا)۔

[1] الدلائل علی معانی الحدیث بالشاہد والمثل (مخطوط بخزانۃ الرباط) للمحدث اللغوی، قاسم ابن ثابت السرقسطی (منہ)، آکام المرجان ص۱۳۳ ط خیر کثیر کراچی

[2] ابن ابی الدنیا (منہ) فی الہواتف (۱۳۲)

عورتوں پر جنات کے حملہ سے اللہ تعالیٰ کی حفاظت

حضرت حسن بن حسینؒ کہتے ہیں کہ میں حضرت رُبَیّع بنت مُعَوّذ بن عفراء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کچھ پوچھنے کے لیے حاضر ہوا۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں اپنی نشست پر بیٹھی تھی کہ میرے گھر کی چھت پھٹی اور اونٹ کی طرح کا کوئی جانور یا گدھے جیسا کوئی جانور میرے اوپر گرا، میں نے اس جیسا کالے پن، پیدائش اور گھبراہٹ کے اعتبار سے کوئی جانور نہیں دیکھا۔ فرماتی ہیں کہ وہ میرے قریب آیا اور وہ مجھے پکڑنا چاہتا تھا لیکن اس کے پیچھے ایک کاغذ کا ٹکڑا آیا جب اس کو اس (جن جانور) نے کھولا اور پڑھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا:

مِنْ رَبِّ عَكْبٍ إِلَى عَكْبٍ أَمَّا بَعْدُ: فَلَا سَبِيلَ لَكَ عَلَى الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ بِنْتِ الصَّالِحِينَ.

(ترجمہ) (یہ رقعہ) عکب کے رب کی طرف سے عکب کی طرف ہے اس کے بعد تمہیں حکم ہے کہ تمہیں نیک والدین کی نیک بیٹی پر (شرارت کی) کوئی اجازت نہیں ہے۔

آپؓ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد وہ جہاں سے آیا تھا وہیں سے نکل گیا اور میں اس کے جانے کو دیکھ رہی تھی۔ حضرت حسن بن حسینؒ فرماتے ہیں کہ پھر انہوں نے مجھے وہ رقعہ دکھلایا، جو ان کے پاس ابھی تک موجود تھا۔[1]

ایک اور واقعہ

حضرت یحییٰ بن سعیدؒ فرماتے ہیں جب حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰنؒ کی وفات کا وقت آیا تو ان کی خدمت میں بہت سے تابعین جمع ہوئے ان میں حضرت عروہ بن زبیرؒ، حضرت قاسم بن محمدؒ، حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰنؒ بھی تھے۔ یہ حضرات ان کے پاس ہی تھے کہ حضرت عروہؒ کو غشی ہو

[1] ابن ابی الدنیا (منہ)، مکائد الشیطان ص۲۷ (۶)، مصائب الانسان ص۱۳۳، دلائل النبوۃ بیہقی ۷/۱۱۶-۱۱۷

گئی اور ان حضرت نے چھت پھٹنے کی آواز سُنی پھر ایک کالا سانپ گرا، جو بڑی کھجور کی (... کی طرح)
(موٹا اور لمبا) تھا اور وہ اس خاتون کی طرف لپکا کہ اچانک ایک سفید کاغذ گرا، جس میں لکھا ہوا تھا:۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ رَبِّ عَكَبٍ إِلٰى عَكَبٍ لَيْسَ لَكَ عَلٰى بَنَاتِ الصَّالِحِيْنَ سَبِيْلٌ.

ترجمہ: بسم اللہ الرحیم، عکب کے رب کی طرف سے عکب کی طرف؛ تمہیں نیک لوگوں کی بیٹیوں پر ہاتھ بڑھانے کی اجازت نہیں ہے۔

جب اس نے اس رقعہ کو دیکھا تو اُوپر کو چڑھا جہاں سے اُترا تھا اور وہیں سے نکل گیا[1]

ایک اور واقعہ

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عوف بن عفراءؓ کی صاحبزادی اپنے ... لیٹی ہوئی تھیں ان کو معلوم بھی نہ ہوا کہ ایک کالا سیاہ شخص ان کے سینہ پر چڑھ آیا اور ... ان کے حلق میں ڈال دیا، تو اچانک پیلے رنگ کا ایک کاغذ کا ٹکڑا آسمان سے زمین کی (طرف) آرہا تھا حتیٰ کہ ان کے سینہ پہ آگرا تو اس (جن) نے اس کو اٹھایا اور پڑھا تو اس (میں) لکھا ہوا تھا:۔

مِنْ رَبِّ لُكَيْنٍ إِلٰى لُكَيْنٍ اِجْتَنِبْ ابْنَةَ الْعَبْدِ الصَّالِحِ فَإِنَّهُ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا.

ترجمہ: لکین کے رب کی طرف سے لکین کی طرف یہ حکم نامہ ہے کہ نیک انسان کی بیٹی سے دُور رہو تمہارا اس پر کوئی بس نہیں چلے گا۔

[1] ابن ابی الدنیا، دلائل النبوۃ بیہقی (منہ) دلائل النبوۃ ۷/۱۱۶-۱۱۷، مکائد الشیطان (۸) ... مصائب الانسان صفحہ ۱۵۱

(وہ فرماتی ہیں) کہ وہ اُٹھا، اپنا ہاتھ میرے حلق سے ہٹایا اور اپنا ہاتھ میرے گھٹنے پر مارا جس پر ورم آگئی حتیٰ کہ بجری کے سر کی طرح (پھول) گیا۔ یہ فرماتی ہیں کہ پھر میں حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ واقعہ ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا۔ اے چچا کی بیٹی! جب تو حیض میں ہو تو اپنے کپڑوں کو سمیٹ کر رکھا کر، تو یہ تمہیں کبھی بھی تکلیف نہیں پہنچا سکے گا۔ انشاء اللہ

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی اس کے باپ کی وجہ حفاظت فرمائی تھی کیونکہ وہ جنگِ بدر میں شہید ہوئے تھے۔[1]

جن لوگوں کو فتویٰ دے رہا تھا

حضرت یحیی بن ثابتؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت حفص طائفی کے ساتھ منیٰ میں تھا کہ (ہم) نے دیکھا کہ ایک سفید سر والا سفید ریش لوگوں کو فتوے دے رہا ہے تو حضرت حفصؒ نے مجھ سے فرمایا اے ابو ایوب! اس بوڑھے کو دیکھ رہے ہو جو لوگوں کو فتوے دے رہا ہے، یہ عفریت (جن) ہے پھر حفص اس کے قریب گئے میں ان کے ساتھ تھا جب اس نے حضرت حفصؒ کو دیکھا تو جوتے اُٹھائے اور بھاگ گیا، لوگ بھی اس کے پیچھے بھاگے حفصؒ یہی کہہ رہے تھے اے لوگو! یہ عفریت (جن) ہے۔[2]

انسان کو جن کا وعظ

ابو خلیفہ عبدیؒ فرماتے ہیں کہ میرا چھوٹا سا بچہ فوت ہو گیا جس کا مجھے بہت صدمہ ہوا تو کسی نے سورۃ آل عمران کی آخری آیات تلاوت کیں، جب وہ (وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْأَبْرَارِ) تک پہنچا تو کہا اے ابو خلیفہ! میں نے کہا لبیک۔ کہا تم کیا چاہتے ہو کہ اسی دُنیا ہی کے لیے

[1] ابن ابی الدنیا، بیہقی (منہ) مکائد الشیطان (۸) ص۲۸۵، دلائل النبوۃ بیہقی ۷/۱۱۶

[2] ابن عبد الرحمٰن ہروی (منہ)

زندگی مخصوص ہو کر رہ جائے؟ تم زیادہ شان والے ہو یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم؟ ان کا صاحبزادہ حضرت ابراہیمؓ بھی تو فوت ہوا" تو آپ نے فرمایا آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں، دل غمگین ہے لیکن ہمیں کوئی ایسی بات نہیں کہنی چاہیئے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کر دے۔" کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے بیٹے سے موت کو دور کر دو جو تمام مخلوق کے لیے لکھی جا چکی ہے؟ یا تم چاہتے ہو کہ اللہ تعالیٰ پر ناراض ہو جاؤ اور اس کی مخلوق کے متعلق تدبیر کو رد کر دو؟ اللہ کی قسم! اگر موت نہ ہوتی تو زمین اتنا وسیع نہ ہوتی، اگر دُکھ تکلیف نہ ہوتے تو مخلوق کسی عیش سے فائدہ نہ اُٹھا سکتی۔ پھر اس نے کہا تمہیں کوئی ضرورت ہے؟ میں نے پوچھا اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے تم کون ہو؟ اس نے کہا میں تیرے پڑوسی جنات میں سے ایک ہوں۔[1]

سمجھ دار جنات کی حکایت

حضرت اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہؒ فرماتے ہیں کہ جنات کے کچھ افراد انسان کی شکل اختیار کر کے ایک آدمی کے پاس آتے اور کہا تم اپنے لیے کون سی شئے کو پسند کرتے ہو؟ کہا اونٹ پسند کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا تم نے اپنے لیے سختی، محنت اور طویل مصیبت کو پسند کیا ہے تجھے مسافری لاحق ہو گی جو تمہارے دوستوں سے تمہیں دُور کر دے گی (کیونکہ اونٹوں والوں کو یہی پیش آتا ہے) پھر یہ اس کے پاس سے نکل کر دوسرے آدمی کے پاس گئے اور اس کو پوچھا تم اپنے لیے کون سی چیز پسند کرتے ہو؟ کہا غلاموں کو پسند کرتا ہوں۔ اُنہوں نے کہا (پھر تو) بہت عزت ہو گی، ہیجڑوں کی طرح غصہ پائے گا اور مال اور دور دراز کے سفر حاصل ہوں گے پھر یہ اس سے نکل کر ایک اور شخص کے پاس گئے اور پوچھا تمہیں کیا پسند ہے؟ کہا بکریاں پسند ہیں۔ تو ان جنات نے کہا کھانا حلال کا ہو گا، سائل کی ضرورت کا پورا کرنا بھی حاصل ہو گا جنگ میں شرکت نہیں کر سکو گے، آرام بھی نہیں پا سکو گے اور دُکھ سے راحت بھی نہ ملے گی، پھر وہ

[1] ابن ابی الدنیا (منہ) الہواتف (۴۰) صد ۴۲

[...]کے پاس سے روانہ ہوئے اور ایک اور شخص کے پاس پہنچے اور پوچھا تمہیں اپنے پاس [...]کے لیے کون سی شئے پسند ہے؟ کہا درختوں کو پسند کرتا ہوں۔ تو جنات نے کہا [...]سو ساٹھ کھجور پورے سال کے لیے کافی ہیں۔ یہ سردی اور گرمی دونوں کا مال ہے، پھر [...]سے روانہ ہوئے اور ایک اور آدمی کے پاس پہنچے اور کہا تمہیں اپنے لیے کون سی [...]پسند ہے؟ کہا میں کھیتی باڑی کو پسند کرتا ہوں۔ کہا تیری گذران اس طرح سے مقرر ہوئی [...] کاشت کاری کرے گا تو پائے گا اگر نہیں کرے گا تو نہیں پائے گا۔ پھر یہ اس سے بھی [...]ہوئے اور ایک اور شخص کے پاس پہنچے اور پوچھا تمہیں اپنے لیے کون سی [...]پسند ہے؟ اس نے فرمایا پہلے تم اپنے متعلق بتلاؤ کہ تم کون ہو؟ تاکہ میں تم سے کوئی [...]سکوں پھر اُن کے پاس روٹی لے آئے تو جنات نے کہا کار آمد گندم ہے۔ پھر وہ ان کے [...]گوشت لے کر آئے تو جنات نے کہا روح ہے جو روح کو کھائے گی یہ جتنا کم اتنا ہی [...]ہے کثرت سے، پھر وہ کھجور اور دودھ لے کر آئے تو جنات نے کہا کھجوروں کی کھجور [...]بکریوں کا دودھ ہے اللہ کا نام لے کر کے کھاؤ، جب کھا چکے تو کہا آپ یہ بتلائیں کہ [...]سی شئے زیادہ تیز ہے اور کون شئ زیادہ حسین ہے؟ اور کون سی شئے خوشبو کے [...]سے زیادہ عمدہ ہے؟ اس آدمی نے فرمایا سب سے تیز وہ بھوکی داڑھ ہے جو بھوکی [...]وں میں (کھانا وغیرہ) ڈالتی ہے اور سب سے حسین وہ بارش ہے جو اُونچی زمین پر [...]کے ظاہر ہونے پر برسے اور خوشبو کی زیادہ عمدگی اس کلی کی ہوا ہے جو بارش کے [...]پھوٹتی ہے۔

ان جنات سے پوچھا اب آپ یہ بتلائیں کہ آپ اپنے لیے کون سی شئے پسند کرتے ہیں؟ [...]نے فرمایا میں موت کو پسند کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا آپ نے تو ایسی تمنا کی ہے جو [...]سے پہلے کسی نے نہیں کی۔ اب آپ ہمیں کچھ وصیت بھی فرمائیں اور توشہ سفر عنایت [...]تو آپ نے اُن کے لیے دودھ کا ایک مشکیزہ دیا اور فرمایا یہ تمہارا توشہ سفر ہے۔

انہوں نے کہا وصیت بھی فرمائیں۔ فرمایا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ پڑھا کرو یہ آگے پیچھے کی سب مصیبتوں
کے لیے کافی ہے۔ اس کے بعد وہ جنات آپ کے پاس سے روانہ ہو گئے اور آپ کو جنات
اور انسانوں پر ترجیح دے رہے تھے۔

ابو نصر ہاشم بن قاسم فرماتے ہیں یہ شخص جن کو یہ جنات (سب سے آخر میں) ملے تھے
حضرت عُویمر ابو الدرداء رضی اللہ عنہ تھے۔ ۱؎

عجیب ترین علاج

حضرت زید بن وہب فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک جنگ میں شرکت کی۔ پھر ایک جزیرہ
میں اُترے، وہاں پر ایک بہت بڑا حجرہ موجود تھا۔ (ہماری) جماعت کے ایک آدمی نے
کہا میں نے ایک بہت بڑا حجرہ دیکھا ہے شاید تمہیں اس کے رہائشی سے اذیت ہو۔ تم اپنی
آگ یہاں سے اُٹھا لو (یعنی پڑاؤ کی یہ جگہ بدل لو) جب وہ (رہائشی) رات کو لوٹا تو اس
نے کہا تم نے ہمارے گھروں سے اپنے ساتھیوں کو دور کیا اس لیے میں تمہیں طب کا علم بتاتا ہوں
جس سے تندرستی ہوتی ہے وہ یہ کہ جب کوئی مریض تمہیں درد کی شکایت کرے تو جو
تیرے جی میں آئے وہی اس کا علاج ہے۔

(فائدہ) اس کے آگے کتاب الہواتف لابن ابی الدنیا میں یہ اضافہ بھی ہے کہ ان کے
پاس مسجد کوفہ میں لوگ علاج کے لیے آتے تھے، چنانچہ ایک بڑے پیٹ والا شخص آیا اور کہا مجھے
کوئی دوا بتلاؤ تم میری حالت دیکھ رہے ہو میں کھاؤں تب بھی نہ کھاؤں تب بھی یہی حال
ہے (یعنی پیٹ پھولا رہتا ہے) تو اس علاج کرنے والے جوان نے کہا اے لوگو! تم تعجب
کرتے یہ جو مجھ سے علاج کا پوچھ رہا ہے یہ آج دوپہر کے وقت مرجائے گا تو یہ شخص وا

۱؎ ابن ابی الدنیا (منہ) ولم اجدہ فی الہواتف ومکائد الشیطان کلاھما لابن ابی الدنیا والحکایۃ موجودۃ
آکام المرجان للشبلی صـ۸۵ ط خیر کثیر کراچی (امداد اللہ انور)

لوٹ گیا، پھر تندرست ہونے کے بعد واپس آیا جب کہ اس حکیم کے پاس اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے
اس نے آتے ہی کہنا شروع کر دیا کہ (حکیم) جھوٹا ہے (میں تو زندہ ہوں حالانکہ اس نے کہا تھا کہ تم
دوپہر تک مرجاؤ گے) تو حکیم نے کہا اس سے یہ تو پوچھو کہ اس کے درد کا کیا ہوا (آرام آیا کہ نہیں؟)
اس نے کہا درد تو ختم ہو گیا۔ تو حکیم نے کہا میں نے اسی علاج کے لیے تو اسے اس طرح سے
ڈرایا تھا۔ ۱؎

جنات کنویں سے پانی پینے پر پتھر مارتے تھے

حضرت ابو مُیَسَّرہ حرّانیؒ فرماتے ہیں کہ جنات اور انسان قاضی محمد بن غلاثہ کے پاس مدینہ
شریف کے ایک کنویں کا جھگڑا لے کر گئے، ابو میسرہ سے سوال کیا گیا کہ کیا جنات ان کے سامنے
بھی آئے تھے، فرمایا سامنے تو نہیں آئے تھے صرف انہوں نے ان کی بات چیت سُنی تھی۔
اور انسانوں کے لیے یہ فیصلہ کیا کہ وہ طلوع آفتاب سے غروب تک اس سے پانی لیا کریں اور
جنات کے لیے یہ فیصلہ کیا کہ وہ غروب آفتاب سے طلوع فجر تک اس کنویں سے پانی لیا کریں۔
اس حکایت کے ناقل کہتے ہیں انسانوں میں سے جب کوئی اس کنویں سے غروب آفتاب
کے بعد پانی لیتا تو اس پر پتھر پڑتے تھے۔ ۲؎

بڑا عالم جنات میں ہے یا انسانوں میں؟

علی بن سرح کہتے ہیں کہ جنات کے کچھ لوگ جمع ہوتے اور کہا ہمارا عالم انسانوں کے
عالم سے زیادہ عالم ہے۔ تو انسانوں اور جنوں کا اس میں اختلاف ہوا اور طے یہ پایا کہ قائف
بن خثعم کے پاس چلتے ہیں چنانچہ وہ اس کے پاس گئے اور اس کے خیمہ میں داخل ہو گئے وہاں

۱؎ ابن ابی الدنیا (منہ) فی الہواتف صـ۱۰۶ (۱۳۳)
۲؎ کتاب العجائب ابو سلیمان محمد بن عبد اللہ بن زبر الربعی الحافظ (منہ) آکام المرجان صـ۸۸ خیر کثیر کراچی

ایک بوڑھا بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا کس غرض سے آئے ہو؟ کہا ہمارا اونٹ گم ہو گیا ہے ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ آپ یہاں کہیں اونٹ تلاش کر دیں۔ تو بوڑھے نے کہا میں بہت کمزور ہوں میرا دل بھی میرے جسم کا حصہ ہے وہ بھی کمزور ہو گیا ہے جیسے میرا جسم کمزور ہو گیا ہے، انہوں نے کہا تم اسی حالت میں ہمارے ساتھ چلو اور دیکھ دو۔ بوڑھے نے کہا میں نے تمہیں اپنی حالت بتا دی ہے لیکن تم میرے غلام کے پاس جاؤ وہ تمہیں دیکھ دے گا انہوں نے کہا ہم آپ کے پاس اس لیے آئے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ کوئی چھوٹا لڑکا ہی بھیج دیں تو بوڑھے نے اس سے بھی انکار کر دیا، پھر وہ بچے کے ساتھ نکل چلے جب خیموں سے دور ہوئے تو ان کے سامنے سے ایک پرندہ گزرا اس نے ایک پر نیچے کیا اور دوسرا اوپر کیا، تو بچہ اٹھ کھڑا ہوا اور کہا اے لوگو! اللہ سے ڈرو میرے علاوہ اس کو کوئی یاد نہیں کہ رہا میں تو چھوٹا بچہ ہوں، تم اللہ سے ڈرو اور مجھے چھوڑ دو انہوں نے کہا کیسے؟ ہمیں بتلاؤ تو سہی؟ بچے نے کہا تم نے پرندہ کی طرف دیکھا نہیں جو تمہارے سامنے سے گزرا ہے، اس نے ایک پر جھکایا ہے اور ایک اٹھایا ہے اس نے مجھے آسمان اور زمین کے رب کی قسم دی ہے کہ ان کا اونٹ گم نہیں ہوا" (اس لیے یقیناً تم لوگ جن ہو انسان نہیں ہو۔ تو جنات نے کہا خدا تمہیں رسوا کرے اپنے باپ کے پاس چلے جاؤ (واقعی جنات کی بجائے انسانوں میں بڑے عالم ہیں)[1]

جنّات انسانوں سے ڈرتے ہیں

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات نماز ادا کر رہا تھا کہ اچانک میرے سامنے ایک لڑکا آکر کھڑا ہو گیا تو میں نے اس کو قابو کرنے کی تیاری کی تو اس نے جمپ لگایا اور دیوار کے پیچھے جا پڑا میں نے اس کے گرنے کی آواز بھی سُنی تھی اس کے بعد وہ کبھی بھی میرے پاس نہیں آیا۔ حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں یہ جنات تم سے اسی طرح سے ڈرتے ہیں جس طرح سے تم

[1] کتاب العجائب ابو عبدالرحمٰن ہروی حافظ شکر (منہ)

جنات سے ڈرتے ہو۔[1]

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ جتنا تم شیطان سے گھبراتے ہو شیطان اس سے بھی زیادہ تم سے گھبراتا ہے جب وہ تمہارے سامنے آئے تو تم اس سے ڈرا نہ کرو ورنہ وہ تم پر سوار ہو جائے گا تم اس کے مقابلہ کے لیے تیار ہو جایا کرو وہ بھاگ جائے گا۔[2]

ابو شراعہؒ فرماتے ہیں مجھے یحییٰ جنازؒ نے دیکھا کہ میں رات کے وقت گلیوں میں جانے سے ڈر رہا ہوں تو مجھے فرمایا جس سے ہم ڈرتے ہیں وہ تو زیادہ ہم سے ڈرتے ہیں۔[3]

[1] ابن ابی الدنیا (منہ)

[2] ابن ابی الدنیا (منہ)

[3] ابن ابی الدنیا (منہ)

انسانوں کا تسخیرِ جنات

گھڑوں میں بند جنات

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے موسیٰ بن نصیرؒ مغرب کے گورنر سے سوال کیا کیونکہ یہ موسیٰ بن نصیرؒ لشکرِ اسلام کے سپہ سالار بنا کر جنگوں کے لیے روانہ کیے جاتے تھے اور انہوں نے مغرب تک کے علاقے اور ممالک فتح کیے تھے کہ سمندر کی کوئی عجیب بات جو تم نے دیکھی یا سنی ہو بیان کرو تو انہوں نے فرمایا کہ ہم سمندر کے جزائر میں سے ایک جزیرے میں گئے ہم نے وہاں پر ایک تعمیر شدہ گھر دیکھا اور اس میں سترہؐ سبز گھڑے دیکھے جس پر حضرت سلیمان علیہ السلام کی مہر لگی ہوئی تھی تو میں نے درمیان والے، قریب والے اور اوپر والے گھڑے کو پیش کرنے کا حکم دیا تو ان کو گھر کے صحن میں لایا گیا۔ میں نے ایک کے کھولنے کا حکم دیا تو اس میں سوراخ کیا گیا تو اس میں ایک شیطان تھا جس کے ہاتھ اس کی گردن سے بندھے ہوئے تھے وہ کہہ رہا تھا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو نبوت کا شرف بخشا ہے میں زمین میں فساد کرنے کے لیے پھر کبھی نہیں آؤں گا۔ پھر اس شیطان نے (اِدھر اُدھر) دیکھا اور کہا اللہ کی قسم! نہ تو مجھے سلیمان نظر آ رہا ہے نہ اس کا ملک پھر اس نے زمین میں غوطہ لگایا اور زمین غائب ہو گیا۔ باقی گھڑوں کے متعلق میں نے حکم دیا تو ان کو ان کی جگہ پر رکھ دیا گیا۔[1]

مذکورہ واقعہ کی ایک اور روایت

موسیٰ بن نصیرؒ جہاد کے لیے سمندر کے راستہ سے چلے حتیٰ کہ وہ تاریک سمندر تک جا پہنچے

[1] کتاب العجائب للحافظ شکر (منہ)

...لیوں کو اُن کے رُخ پر چلتا ہوا چھوڑ دیا۔ پھر انہوں نے کشتیوں کے پاس کچھ آواز سُنی، دیکھا تو سبز رنگ کے گھڑے ہیں ان میں سے ایک گھڑا اُٹھایا تو اس کی مہر توڑنے سے ڈر گئے اور حکم دیا کہ اس کے نیچے سے سوراخ کرو جب گھڑے کا منہ ایک پیالے کے برابر ہو گیا تو ایک چیخنے والے کی آواز آئی وہ کہہ رہا تھا "نہیں اللہ کی قسم اے اللہ کے نبی میں آئندہ کوئی ایسی شرارت نہیں کروں گا"، تو موسیٰ بن نصیر نے کہا یہ تو ان شیاطین میں سے ہے جن کو حضرت سلیمان بن داؤدؑ نے قید کیا تھا، پھر گھڑے کے اس سوراخ کو بند کر دیا گیا۔ پھر انہوں نے کشتی پر ایک آدمی کو دیکھا جو گھور رہا تھا اور ان کو دیکھ کر کہہ رہا تھا، اللہ کی قسم! تم وہی ہو اگر تمہارا مجھ پر احسان نہ ہوتا تو میں تم سب کو غرق کر دیتا۔[1]

(فائدہ) یہ موسیٰ بن نصیرؒ حضرت معاویہؓ کے زمانہ میں سمندر کے راستوں سے جہاد پر مامور کیے گئے تھے اُندلس انہوں نے فتح کیا تھا، کہا جاتا ہے جتنے کافر انہوں نے قید کیے اور کسی ...ل نے نہیں کیے۔ واللہ اعلم[2] (امداد اُلقد الفر)

...ات سے نیکی کا بدلہ

ولید بن ہشام کہتے ہیں کہ عبید بن ابرص اور اس کے ساتھی سفر میں تھے یہ ایک سانپ کے ...اس سے گزرے جو گرمی کی شدت سے تڑپ رہا تھا ان میں سے ایک شخص نے اس کو قتل ...کرنے کا ارادہ کیا تو عبید نے کہا اس پر جو مصیبت ہے اس کی وجہ سے یہ ایک قطرہ پانی کا زیادہ ...محتاج ہے پھر وہ اُترا اور اس پر پانی ڈال دیا پھر یہ سب چل پڑے۔ حتیٰ کہ یہ بُری طرح سے بھٹک ...گئے اور راستہ بھی گم ہو گیا۔ یہ اسی پریشانی میں تھے کہ ایک ہاتف نے آواز دے کر کہا ے

[1] ...العجائب لشکر (منہ)

[2] آکام المرجان صفحہ ۹۰ طبع خیر کثیر (مترجم)

یا ایها الرکب المضل مذهبه — دونك هذا البكر منا فاركبه

حتى اذا الليل تولى مغربه — و سطع الفجر ولاح كوكبه

فخل عنه رحله و سبسبه

ترجمہ (۱) اے راستہ سے بھٹک جانے والی جماعت! یہ جوان اونٹ لو اور سوار ہو جاؤ۔

(۲) جب رات ختم ہو جائے، صبح روشن ہو جائے اور سورج طلوع ہو جائے۔

(۳) تو اس کی منزل اور ہموار میدان سے ہٹ جانا۔

پس جب وہ رات ہی کو وہاں سے چل کر پورے دس دن اور راتوں کے برابر چلتے رہے تب جاکر سورج طلوع ہوا تو عبید نے کہا۔

یا ایها المرء قد انجیت من غمر — ومن فیاف یضل الراکب الهادی

هلا تخبرنا بالحق نعرفه — من الذی جاد بالنعماء فی الوادی

ترجمہ ۱۔ اے جوان تو نے (ہمیں) غم سے نجات دی اور اس بیابان جنگل سے بھی جس میں واقف کار سوار بھی گم ہو جاتا ہے۔

۲۔ تو ہمیں سچ سچ نہیں بتلائے گا، تاکہ ہمیں بھی معلوم ہو کہ تو کون ہے جس نے (اس پرخطر) وادی میں نعمتوں کی سخاوت کی ہے۔

تو اس (جن) نے جواب دیا ؎

انا الشجاع الذی ابصرته رمضا — فی ضحضح نازح یسری به صادی

تجدت بالماء لما ضن شاربه — روبیت منه ولم تبخل بانجاد

الخیر یبقی وان طال الزمان به — والشر اخبث ما اوعیت من زاد

ترجمہ (۱) میں وہ بہادر ہوں جس کو تو نے گرم ریت پر دور دراز (بیابان) میں تڑپتے دیکھا تھا جس کی وجہ سے میرا شکار کرنا آسان ہو گیا تھا۔

(۲) تو نے پانی کی اس وقت سخاوت کی جب اس کے پینے والا بخل کرتا ہے تو نے اس

اب کیا اور کم ہونے کے ڈر سے بخل نہ کیا۔

۳۔ نیکی باقی رہتی ہے اگرچہ زمانہ طویل ہو جائے، اور شر بدترین ہے جس کو تو نے توشہ سفر بنایا۔ [1]

ن اور انسان کی کشتی

ہیثمؒ فرماتے ہیں میں اور میرا ایک ساتھی دونوں کہیں سفر کو نکلے ہم نے ایک عورت کو راہ کھڑے ہوئے دیکھا اس نے ہم سے سواری کا سوال کیا تو میں نے اپنے ساتھی سے کہا تم اسے سوار کر لو تو اس نے اسے اپنے پیچھے بٹھا لیا تو اس عورت نے میرے ساتھی کی طرف دیکھا اور اپنا منہ کھولا، تو اس کے منہ سے حمام کے چولہے جیسے انگارے نکل رہے تھے تو میں نے اس عورت پر حملہ کر دیا تو وہ کہنے لگی میں نے تمہارا کیا قصور کیا ہے اور چیخنے لگی تو میرے ساتھی نے کہا تو اس سے کیا چاہتا ہے؟ پھر کچھ گھڑی چلتا رہا میں پھر اس کی طرف متوجہ ہوا تو اس نے منہ کھولا ہوا تھا اور اس کے منہ سے حمام کے چولہے کی طرح کے انگارے نکل رہے تھے تو پھر میں نے اس پر حملہ کر دیا، اس نے تین مرتبہ کیا جب میں نے یہ تماشہ دیکھا تو اس کو پکا ارادہ کر کے دبوچ لیا تو وہ زمین پر جاگری اور کہنے لگی تمہیں خدا قتل کرے کتنے سخت دل ہو میری اس حالت کو جس نے بھی دیکھا ہے اس کا دل پارہ پارہ ہو گیا ہے (لیکن ایک تو ہے مجھ سے ڈرنے کی بجائے مقابلہ پر اتر آیا ہے) [2]

ن کے پیشاب سے سر کے بال جھڑ گئے

امام اصمعیؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضر موت کے علاقہ سے بھاگا اس کے پیچھے پیچھے جادوگر بھی بھاگا، جب اس نے دیکھا کہ جن مجھے پکڑے گا تو اس نے کنویں میں چھلانگ لگا دی تو جن

---

۱ ابن ابی الدنیا (منہ)، الہواتف (۹۲) ص۷۵، آکام المرجان ص۱۰۵ طبع خیر کثیر کراچی

۲ ابن ابی الدنیا (منہ)

نے اس کے اُوپر سے پیشاب کر دیا تو جب وہ شخص کنوئیں سے باہر نکلا تو اس کے بال گر چکے تھے اور کوئی بال بھی باقی نہ رہا تھا۔[1]

جنّات کے مویشی

حمید بن ہلال یاکسی اور سے روایت ہے کہ ہم کہا کرتے تھے کہ ہرن جنات کے مویشی ہیں ایک مرتبہ ایک لڑکا آیا جس کے پاس تیر کمان تھے درخت ارطاۃ[2] کے پیچھے چھُپ کر بیٹھا اس کا ارادہ تھا کہ وہ ان ہرنوں میں سے کسی ایک کا شکار کرے تو ایک ہاتف نے آواز دی جو نظر نہیں آ رہا تھا۔

ان غلاما ثقف الیدین — یسعی بکید او بلهذمین

متخذ الارطاۃ جُنتین — لیقتل التیس مع العنزین

ترجمہ: ۱۔ ہاتھوں کے ساتھ تیر اندازی کا ماہر لڑکا کمان کے دونوں کناروں کے درمیانی حصہ اور کاٹنے والی دو تلواروں (مراد تیر کمان ہیں) سے کوشش کر رہا ہے۔

۲۔ ارطاۃ کے درخت کو ڈھال بنا رکھا ہے تاکہ بکری، ہرن اور گائے کو نیزوں سے مار ڈالے۔ جب ہرنوں نے یہ شعر سُنے تو تتر بتر ہو گئے۔[3]

ایک اور واقعہ

حضرت عمرؓ نے ایک آدمی کو ایک بستی میں روانہ فرمایا اس نے دودھ والی ایک ہرنی تو اس پر حملہ کر کے پکڑ لیا تو ایک جن نے آواز دے کر کہا ؎

---

[1] الاصمعی (منہ) آکام المرجان ص۱۱۵

[2] ارطاۃ ایک درخت ہے جو ریت میں پیدا ہوتا ہے اس کے پتے پیٹے ہوئے ہوتے ہیں جڑیں ... ہیں جس کا پھل عناب کے مشابہ ہوتا ہے۔ (مترجم)

[3] ابن ابی الدنیا (منہ) الہواتف ص۶۶ (۷۹)

یاصاحب الکنانۃ المکسورۃ — خل سبیل الظبیۃ المصرورۃ

فانہا لصبیۃ مضرورۃ — غاب ابوہم غیبۃ مذکورۃ

فی کورۃ لا بورکت من کورۃ

(ترجمہ) (۱) اے ٹوٹے ہوئے تیر دان والے دودھ والی ہرنی کو چھوڑ دے۔

(۲) یہ ایک محتاج بچی کی ملکیت ہے جس کے والد کا غائب ہو جانا مشہور ہو چکا ہے۔

(۳) ایسے ضلع میں (غائب ہوا ہے) جہاں سے اس کے لیے کوئی برکت نہ ہو (تاکہ وہ واپس آ جائے)[1]

جن سے نیکی کا بہترین بدلہ

قبل از اسلام زمانۂ جاہلیت میں مالک بن خریم قبیلہ عکاظ کی طرف جا رہے تھے جب انہوں نے ... کر لیا تو ان کو شدید پیاس لاحق ہوئی اور ایک ایسی جگہ جا پہنچے جس کا نام اُجیرہ تھا انہوں نے ایک ہرن کو پکڑا اور پیاس کے مارے اس کا خون پینے لگے جب اس کا خون ختم ہوا تو اس کو ذبح کیا ... لکڑیوں کو جمع کرنے کے لیے نکل کھڑے ہوئے اور مالک اپنے خیمہ میں چھپے بیٹھے رہے ایک ... ان میں سے ایک سانپ کے پیچھے بھاگا اور سانپ آگے بھاگا حتیٰ کہ مالک کے پالان میں گھس گیا اور اس میں پناہ لے لی وہ شخص بھی اس کے نشانِ پر وہاں پہنچ گیا اور کہا اے مالک اپنے پاس سے سانپ کو قتل کر دو تو مالک جاگ اُٹھے اور سانپ کی طرف دیکھا اور اس کو پناہ دے دی اور جوان کو کہا میں تمہیں منع کرتا ہوں تم اس کو چھوڑ دو تو وہ باز آ گیا اور سانپ اپنی محفوظ جگہ پہ چلا گیا اور ان کا قافلہ بھی روانہ ہو گیا، جب ان کو سخت پیاس لگی تو کسی ہاتف نے ان کو آواز دی ؎

یا ایہا القوم لا ماء امامکم — حتی تسوموا المطایا یومہا التعبا

ثم اعدلوا ساعۃ فالماء عن کثب — عین رواء وماء یذہب اللغبا

---

[1] ابن ابی الدنیا (منہ) الہواتف ص۶۵ (۷۸)

حتیٰ اذا ما اصبحتم منہ ریکم — فاسقوا المطایا ومنہ وفاملؤا القربا

(ترجمہ) (۱) اے لوگو! تمہارے آگے پانی نہیں ہے یہاں تک کہ تم اپنی سواریوں کو تھکاوٹ میں مبتلا کر دو (یعنی دُور تک سفر کرلو)

(۲) پھر پیاس کو ختم کرو تمہیں بہت زیادہ پانی ایک ٹیلے کے پاس ملے گا جو کہ پیاس کو ختم کر دے گا.

(۳) جب تم سیر ہو چکو تو اپنی سواریوں کو بھی پانی پلاؤ اور اس سے مشکیزے بھی بھر لو.

تو یہ لوگ شام میں جا اُترے وہاں پہاڑ کی جڑ میں ایک چشمہ اُبل رہا تھا انہوں نے خود پیا اور اپنے اونٹوں کو بھی پلایا اور اس سے کچھ ساتھ بھی لے لیا اور عکاظ پہنچ گئے. پھر واپسی میں اسی مقام پر پہنچے تو کچھ بھی نہ تھا اور ایک ہاتف نے آواز دی ؎

یامال عنی جزاك الله صالحة	هذا وداع لکم منی والسلام
لا تزهدن فی اصطناع العرف مع احد	ان الذی یحرم المعروف محروم
من یفعل الخیر لا یعدم مغبتة	ما عاش والکفر بعد الغدر مذموم
انا الشجاع الذی انجیت من زهق	شکرت ذلك ان الشکر مقسوم

(ترجمہ) (۱) اے مالک اللہ تعالیٰ تمہیں میری طرف سے جزائے خیر عطا کرے، یہ میری طرف سے الوداع ہے اور سلام ہے.

(۲) کسی کے ساتھ نیکی کرنے سے کنارہ کشی مت کرنا جو خیر خواہی سے محروم کرتا ہے وہ بھی محروم رہتا ہے.

(۳) جو خیر خواہی کرتا ہے وہ قابل رشک ہوتا ہے جب تک زندہ رہتا ہے، ...

(۴) میں وہی سانپ ہوں جس کو تم نے موت سے بچایا تھا میں نے اس کا شکریہ ادا کیا شکر لازم ہے پھر ان لوگوں نے چشمہ تلاش کیا تو نہ پایا.[1]

---

[1] ابن ابی الدنیا (منہ) الهواتف (۹۷) ص ۸۴

گمشدہ اُونٹ تلاش کرنے والا جن

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک شخص حضرت ابوبکر تیمی رحمۃ اللہ علیہ ... رہے ہیں یہ فرماتے ہیں میں نے بنو عقیل کے ایک آدمی سے سُنا وہ کہتا تھا کہ میں نے ایک اُونٹ پکڑا اور گھر میں باندھ دیا جب رات ہوئی تو ایک ہاتف کو کہتے ہوئے سُنا اے فلانے! تم نے یتیموں کا اونٹ دیکھا ہے؟ اس نے کہا ہاں مجھے ایک لڑکے نے بتایا ہے کہ ایک انسان نے اس کو پکڑا ہے اللہ کی قسم! اگر اس نے اس میں کوئی نقصان کیا تو میں بھی ویسا ہی نقصان کر ڈالوں گا جب میں نے یہ بات سُنی تو اس اُونٹ کے پاس جاکر اس کو چھوڑ دیا. پھر کسی کو سُنا جو اُس کو بُلا رہا ہے. میں اس کی طرف گیا تو وہ ایسے بلبلا رہا تھا جیسے اونٹ بلبلاتا ہے.[1]

انسان جنات کی عبادت کرتے تھے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انسانوں کا ایک طبقہ جنات کے ایک طبقہ کی عبادت کرتا تھا. جنات کا یہ گروہ تو مسلمان ہو گیا لیکن انسان پھر ان کی عبادت کرتے رہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:-

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَىٰ رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ.[2]

ترجمہ. یہ لوگ کہ جن کو مشرکین (اپنی حاجت روائی یا مشکل کشائی کے لیے) پکار رہے ہیں وہ خود ہی اپنے رب کی طرف (پہنچنے کا) ذریعہ ڈھونڈ رہے ہیں.

سبب اسلام حجاج بن علاط

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت حجاج بن علاط الهزاری سُلمی رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا سبب

---

[1] ابن ابی الدنیا (منہ) الهواتف ابن ابی الدنیا ص ۱۰۱ (۱۲۷)

[2] بخاری، نسائی (منہ) بخاری کتاب التفسیر سورۃ الاسراء، جلد ۲/ ۶۸۵ طبع کراچی مسلم کتاب التفسیر آخری صفحہ (مترجم)

یہ ہوا کہ یہ اپنی قوم کے چند افراد کے ساتھ مکہ روانہ ہوئے تھے. جب خطرناک وادی میں رات ہو گئی

تو ان کو ساتھیوں نے کہا اے ابو کلاب! اُٹھو اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لیے امان پکڑو، تو

حجاج اُٹھے اور اُن کے گرد چکر لگایا اور حد بندی کی اور یہ شعر کہے۔

اعیذ نفسی و اعیذ صحبی

من کل جن بهذا النقبی

حتی اؤوب سالما و رکبی

میں اپنی اور اپنی جماعت کی پناہ طلب کرتا ہوں، اس وادی کے ہر جن سے، حتیٰ کہ میں

اور میری جماعت صحیح سالم لوٹ جائیں.

حضرت (حجاج بن علاطؓ) فرماتے ہیں میں نے (ان اشعار کے کہنے کے بعد) کسی سے

آیت سُنی:۔

يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا مِنْ أَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ إِلَّا بِسُلْطَانٍ. (سورۃ الرحمٰن آیت ۳۳)

ترجمہ. اے گروہ جن وانس! اگر تم کو یہ قدرت ہے کہ آسمان اور زمین کی حدود سے کہیں باہر نکل جاؤ تو (ہم بھی دیکھیں) نکلو، (مگر) طاقت کے بغیر نہیں نکل سکتے (اور طاقت ہے نہیں، پس نکلنے کا واقع ہونا بھی ممکن نہیں).

جب یہ مکہ میں پہنچے تو مجلس قریش کو بتلایا تو انہوں نے کہا اے ابو کلاب! قسم بخدا (تم بے دین) ہو گیا ہے محمدؐ کا دعوٰے ہے کہ یہ آیت اس پر نازل ہوئی ہے. انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم اس کو میں نے بھی سُنا ہے اور میرے ان ساتھیوں نے بھی، یہ اسی طرح بیٹھے ہوئے تھے کہ عاص بن وائل آئے تو کفار قریش نے ان کو کہا اے ابو ہشام: ابو کلاب جو کہہ رہے ہیں تم نے بھی سُنا ہے، اس نے کہا یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ تو انہوں نے اپنا واقعہ بتلایا؛ تو عاص بن وائل نے کہا تم اس پر کیوں ہو رہے ہو یہ آیت جس کو انہوں نے وہاں پر سُنا ہے یہ (آنحضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی

(زبانِ مبارک) پر القاء ہوئی ہے. پھر اس قوم کفار نے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روکا لیکن اس معاملہ میں میری بصیرت اور بڑھ گئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد نے بتلایا کہ وہ مکہ سے مدینہ چلے گئے ہیں تو میں اپنی سواری پہ سوار ہو کر روانہ ہو گیا حتیٰ کہ مدینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور جو کچھ سُنا تھا آپ سے عرض کر دیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:۔

سَمِعْتَ وَاللّٰهِ الْحَقَّ هُوَ وَاللّٰهِ مِنْ كَلَامِ رَبِّي الَّذِيْ أَنْزَلَ عَلَيَّ وَلَقَدْ سَمِعْتَ حَقًّا يَا أَبَا كِلَابٍ.

ترجمہ. اے ابو کلاب! قسم بخدا تم نے جو کچھ سُنا حق سُنا، اللہ کی قسم یہ میرے رب کا کلام ہے جو اس نے مجھ پہ نازل فرمایا ہے۔

تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ مجھے اسلام کی تعلیم فرمائیں تو آپ نے مجھے کلمہ اسلام کی (تلقین) دلوائی اور فرمایا:۔

سِرْ إِلٰى قَوْمِكَ فَادْعُهُمْ إِلٰى مِثْلِ مَا أَدْعُوْكَ إِلَيْهِ فَإِنَّهُ الْحَقُّ.

اپنی قوم کی طرف روانہ ہو جاؤ، ان کو اس کی دعوت دو جس طرح کہ میں نے تمہیں اس کی دعوت دی ہے "یہ دین حق ہے"۔[1]

الف جنات کے ذریعہ ہدایت

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک دن اپنے ہمنشین حضرات میں سے موجود افراد کو فرمایا جنات کے متعلق کچھ ذکر کرو۔

تو ایک آدمی نے کہا اے امیر المؤمنین! میں اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ ملک شام کے

---

[1] ابن ابی الدنیا ہواتف الجان (منہ) الہواتف (۱/۴) ص۴۳، کنز العمال حدیث نمبر ۳۶۹۷۹ بحوالہ ہواتف ابن ابی الدنیا و تاریخ دمشق ابن عساکر، اس روایت میں ایوب بن سوید اور محمد بن عبداللہ لیثی ضعیف ہیں. (کنز العمال ۱۳/۳۴۹)

لیے نکلا ہم نے سینگ ٹوٹی ہرنی پکڑی، اس وقت ہم چار شخص تھے، ہمارے پیچھے سے ایک شخص آیا اور کہا اس کو چھوڑ دو، میں نے کہا مجھے اپنی زندگی کی قسم میں اس کو بالکل نہیں چھوڑوں گا۔ اس نے کہا تم نے ہمیں اس راستہ میں دیکھا ہے اللہ کی قسم ہم دس افراد سے بھی زائد ہیں اور ہم (جنات) انسانوں کو اغوا بھی کر لیتے ہیں، یا امیر المؤمنین! اس نے یہ کہہ کر مجھے پاگل کر دیا، حتیٰ کہ ہم دیر عُثنین میں جا پہنچے، اور ہم وہاں سے بھی روانہ ہو گئے وہ بھی ہمارے ساتھ تھا کہ اچانک ایک ہاتف نے منادی کی ۔

یا ایھا الرکب السراع الاربعة — خلوا سبیل النافر المروعة

مھلا عن العضباء فی الارض سعة — ولا اقول ما قال کذوب اِمّعة

اے چار افراد کی تیز رو جماعت! اس بھاگنے والی خوفزدہ ہرنی کو چھوڑ دو۔

اس سینگ ٹوٹی ہرنی کو چھوڑ دو جنگل سے اور ہرنی مل سکتی ہے، میں جھوٹے فسادی کی طرح جھوٹ نہیں بولتا۔

تو اے امیر المؤمنین! میں نے اس کی رسی کو اپنی سواری سے کھول دیا تو ہمارے پاس ایک بہت بڑا قبیلہ آیا اور ہمارے سامنے کھانا پینا پیش کیا پھر ہم ملک شام چلے گئے اور اپنے کام کاج سے فارغ ہوئے اور واپس لوٹے تو جب ہم اس مقام پر پہنچے جہاں اس قبیلہ نے استقبال کیا تو وہاں کچھ بھی نہ تھا، اے امیر المؤمنین! مجھے یقین ہو گیا کہ یہ جنات تھے پھر میں ایک گرجا کے پاس گیا تو ایک ہاتف نے آواز دی ۔

ایاک لا تعجل وخذ عن ثقة — اسیر سیر الجد یوم الحقحقة

قد لاح نجم واستوی بمشرقه — ذو ذنب کالشعلة المحرقة

یخرج من ظلماء عسر موبقة — انی امرؤ انباؤہ مصدقة

ترجمہ: تم جلدی نہ کرو میری نصیحت کو مضبوطی سے تھام لو، تیز ترین چلنے کے دن کی طرح بہت جلدی روانہ ہو جاؤ۔

۲. ایک ستارہ چمکا ہے اور مقام طلوع کو گھیرے میں لیا ہے، جلا دینے والے شعلے کی طرح

والا ہے۔

(۳) یہ ہلاک کر دینے والی تنگ و تاریک وادی سے طلوع ہوا ہے، میں وہ شخص ہوں جس کی طرح درست ہوتی ہے۔

تو اے امیر المؤمنین! جب میں واپس آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نبوت کا اعلان فرما چکے تھے انہوں نے مجھے اسلام کی دعوت دی تو میں مسلمان ہو گیا۔

ایک اور آدمی نے بیان کیا کہ اے امیر المؤمنین! میں اور میرا ایک ساتھی اپنے کسی کام کو گئے تو ہم نے ایک سوار شخص کو دیکھا جب وہ مقام "مزجر الکلب" کے نزدیک پہنچا تو بلند آواز سے ندا کی ۔

احمد یا احمد، اللہ اعلیٰ واجمد، محمد اتانا بالہ یوحد، یدعوالی الخیر فالیہ فاعمد

اے احمد! اے احمد! اللہ بہت بلند اور بزرگی والا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس صرف ایک خدا کی دعوت دینے کے لیے تشریف لائے ہیں، وہ ہمیں سچائی کی دعوت دیتے ہیں تم ان کے پاس حاضری دو۔

اس کی اس بات نے ہمیں گھبرا دیا، پھر اس نے اپنے بائیں سے آواز دے کر کہا ۔

انجز ما وعد من شق القمر — اللہ اکبر النبی ظھر

(ترجمہ) اس نے چاند دو ٹکڑے کرنے کا جو وعدہ کیا تھا اُس کو پورا کر دیا، اللہ اکبر (سب سے بڑی شان کے) نبی ظاہر ہو گئے۔

جب میں واپس لوٹا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو چکے تھے، انہوں نے اسلام کی دعوت دی تو میں بھی مسلمان ہو گیا۔

پھر حضرت عمرؓ نے بیان فرمایا میں جنات کے ایک ذبح شدہ جانور کے پاس تھا کہ اس کے اندر سے ایک ہاتف نے آواز دی۔

"اے ذریح اے ذریح ! چیخنے والا چیخ رہا ہے کامیاب معاملہ کے لیے نجات دہندہ ہدایت کے لیے کہہ رہا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تو میں نے واپس آکر کے دیکھا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاچکے تھے انہوں نے اسلام کی دعوت دی تو میں بھی مسلمان ہوگیا۔ [1]

(فائدہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کا جو واقعہ مشہور ہے ہوسکتا ہے کہ واقعہ ہذا بھی ان کے اسلام لانے کا ایک سبب ہو۔ (مترجم)

سببِ اسلام خُرَیم بن فاتک بدری صحابی رضی اللہ عنہ

حضرت خُریم بن فاتک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا ایک اُونٹ گم ہوگیا میں اس کی تلاش میں نکلا جب بارق العُزّاف مقام پر پہنچا اپنی اُونٹنی کو بٹھلایا اور گھٹنا باندھ دیا پھر میں نے کہنا شروع کر دیا

اعوذ بسید ھذا الوادی　　اعوذ بعظیم ھذا الوادی

(میں اس وادی کے سردار کی پناہ لیتا ہوں، میں اس وادی کی عظیم شخصیت کی پناہ لیتا ہوں)

پھر میں نے اپنا سر (سونے کے لیے) اونٹ پر رکھ دیا تو رات کے وقت ایک ہاتف نے آواز دی اور کہا

الا فعذ باللہ ذی الجلال　　ثم اقرأ أیات من الانفال

ووحد اللہ ولا تبال　　ما ھول الجن من الاھوال

(ترجمہ) (۱) ارے سُن : جلال والے اللہ سے مانگ، پھر سُورۃ انفال سے کچھ آیات تلاوت کر

(۲) اللہ کو ایک جان اور اس کا خوف نہ کر جس سے جنات ڈراتے ہیں

تو میں گھبرا کر اُٹھ بیٹھا اور کہا

---

[1] ابن ابی الدنیا (ص) ہواتف الجان ابن ابی الدنیا (۴۹) ص۲۶

یا ایھا الھاتف ما تقول

ارشد عندک ام تضلیل

اے ہاتف! تو کیا کہتا ہے کیا تیرے پاس ہدایت کی بات ہے یا گمراہی کی۔

اس نے جواب دیا

ھذا رسول اللہ ذوالخیرات　　بیثرب یدعو الی النجاۃ

وینزع الناس عن الھنات　　یأمر بالصوم والصلوٰۃ

(ترجمہ) (۱) یہ اللہ کے رسول ہیں خیر کے مالک ہیں، مدینہ منورہ میں نجات کی دعوت دے رہے ہیں۔

(۲) لوگوں سے رنج و مشقت کو دُور کرتے ہیں، نماز روزے کا حکم فرماتے ہیں۔

اس کی یہ بات میرے دل کو لگی میں اپنے اونٹ کی طرف گیا، اس کا گھٹنا کھولا اور اس پر بیٹھ گیا اور کہا

اَرْشِدْنَا رُشْدًا اُھْدِیْتَا　　لاجُعتَ ما عشت ولا عریتا

بین لی الرشد الذی اوتیتا؟

ترجمہ ہمیں اس کا پتہ دے جس سے تُو نے ہدایت پائی جب تو سیراب ہوا تو پیاسا رہا اور نہ بے ستر ہوا، مجھے اس ہدایت کی راہ دکھلا جو تجھے عطا ہوئی ہے؟

تو اس نے جواب دیا

صاحبک اللہ وسلّم نفسکا　　وعظّم الاجر وادّی رحلکا

اٰمن بہ افلح ربی کعبکا　　وابذل لہ حتی الممات نصرکا

(ترجمہ) (۱) اللہ تیری طرف متوجہ ہوا اور تجھے (دوزخ سے) محفوظ فرمایا، تیرا ثواب بڑھا دیا اور تیری سواری لوٹا دی۔

(۲) اس پر ایمان لے آ، پروردگار تیری شان بلند کرے، آخر دم تک آنحضرت کی مدد

میں لگارہ۔

میں نے پُوچھا تم کون ہو؟ کہا میں اہلِ نجد کا سردار مالک بن مالک ہوں، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو چکا اور ایمان لا چکا ہوں اور ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کر چکا ہوں، مجھے آپؐ نے نجد میں رہنے والے جنات کی طرف روانہ کیا ہے تاکہ میں ان کو اللہ کی عبادت اور اطاعت کی طرف بُلاؤں۔ اے خُریم تم بھی مومنین میں شامل ہو جاؤ، جب تم گھر پہنچو گے تمہارا اُونٹ بھی پہنچ چکا ہو گا اس کو میں ڈھونڈ دوں گا۔

حضرت خریم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں (دوسرے اونٹ پر بیٹھ کر) مدینہ میں حاضر ہوا یہ جمعہ کا دن تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جانا چاہتا تھا آپ اس وقت منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے میں نے کہا اونٹ کو مسجد کے دروازہ پر بٹھلا دیتا ہوں، جب آپ نماز سے فارغ ہوں گے تو آپ کو اپنا واقعہ عرض کروں گا۔ جب میں اُونٹ بٹھلا چکا تو حضرت ابوذرؓ میرے پاس تشریف لائے اور کہا اے خریم! خوش آمدید، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آپ کی طرف بھیجا ہے آپ فرما رہے ہیں خوش آمدید، آپ کے مسلمان ہونے کی خبر مجھے مل چکی ہے آجاؤ لوگوں کے ساتھ نماز ادا کرو، تو میں داخل ہوا اور صحابہ کرامؓ کے ساتھ نماز ادا کی، پھر آپ کی خدمت میں پہنچا اور واقعہ سُنایا تو آپ نے فرمایا:۔

قَدْ وَفٰى لَكَ صَاحِبُكَ، وَقَدْ بَلَغَ لَكَ الْإِبِلَ، وَهِيَ بِمَنْزِلِكَ. [1]

تیرے ساتھی (مالک بن مالک) نے تیرے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کر دیا ہے، تیرا اونٹ تیرے گھر میں پہنچ چکا ہے۔

---

[1] تاریخ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ، طبرانی، ابن عساکر (منہ) طبرانی کبیر (۱۶۵ھ، ۱۶۶ھ) الہواتف (۹۴) ص۹۹، مجمع الزوائد ۸/۲۵، مستدرک حاکم ۳/۶۲۱ و تعقبہ الذہبی بقولہ لم یصح، اسد الغابہ ابن اثیر ۵/۴۷، ۴۸، الاصابہ ۶/۳۳ کلاہما عن الطبرانی

سعد بن عبادہؓ کے قاتل جن تھے

حضرت محمد بن سیرینؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن عبادہؓ حالتِ قیام میں ہی کھڑے کھڑے لت ہوئے تھے آپ کو جنات نے قتل کیا تھا، حاضرین نے کسی کہنے والے کو یہ شعر بھی کہتے ہوئے سُنا تھا۔

قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادة   رمیناه بسهم فلم یُخط فؤاده [1]

ہم نے قبیلہ خزرج کے سردار سعد بن عبادہؓ کو مار ڈالا، ہم نے اس پر ایسا تیر چلایا جس نے اس کے دل کا نشانہ کیا۔

عورت کا شیطان

حضرت سالم بن عبداللہؓ (بن عمرؓ) فرماتے ہیں کہ حضرت ابُوموسیٰ (اشعریؓ) کے پاس خبر لانے والے حضرت عمرؓ کے جن نے آنے میں دیر لگا دی تو حضرت ابوموسیٰ ایک عورت کے پاس گئے جس کے اندر سے شیطان بولتا تھا، آپ نے اس سے پُوچھا تو اس نے کہا میں نے ان کو چادر باندھے ہوئے دیکھا ہے آپ صدقہ کے اونٹ جمع کر رہے تھے۔ حضرت عمرؓ کی یہ شان تھی کہ جب بھی کوئی شیطان آپؓ کو دیکھ لیتا منہ کے بل گر پڑتا، فرشتہ آپ کے سامنے ہوتا تھا اور روح القُدس آپ کی زبان پر بولتا تھا۔ [2]

مذکورہ واقعہ کی تفصیل

حضرت سالم بن عبداللہؓ (بن عمرؓ) فرماتے ہیں کہ بصرہ کے گورنر حضرت ابوموسےٰ اشعریؓ

---

[1] مسند الحارث (منہ)

[2] ابن ابی الدنیا، ابن عساکر (منہ) الہواتف ابن ابی الدنیا (۱۶۵)

کے پاس حضرت عمرؓ کی خبر پہنچنے میں تاخیر ہوگئی، وہاں ایک عورت تھی جس کے پہلو میں شیطان بولتا تھا حضرت ابوموسیٰؓ نے اس عورت کے پاس ایک قاصد بھیجا تو اس نے عورت سے جاکر کہا اپنے شیطان سے کہو کہ وہ جاکر حضرت امیرالمومنین (حضرت عمرؓ) کی خبر لادے تو اس نے جواب دیا کہ آپ اس وقت یمن میں ہیں عنقریب آ ہی جائیں گے تو یہ انتظار میں رہے پھر وہ حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا تم دوبارہ جاؤ اور حضرت امیرالمومنینؓ کی خبر لادو کیونکہ ان کی تاخیر نے ہمیں بہت پریشان کردیا ہے تو شیطان نے کہا یہ (حضرت عمرؓ) ایسے شخص ہیں جن کے سامنے جانے کی ہم میں طاقت نہیں اس کی دونوں آنکھیں کے درمیان روح القدس جلوہ گر ہے اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی شیطان پیدا نہیں کیا مگر جب وہ آپؓ کی آواز سنتا ہے تو منہ کے بل گر جاتا ہے۔[1]

جنّات کا ڈاکیا

روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے ایک لشکر (دشمنانِ اسلام کی سرکوبی کے لیے) روانہ کیا، (بعد میں) ایک شخص آیا اور مدینہ والوں کو اطلاع فرمائی کہ مسلمانوں نے دشمنوں پر فتح پائی ہے، یہ خبر مدینہ شریف میں گردش کرنے لگی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق پوچھا اور سے ذکر کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ ابوالہیثم مسلمان جنات کے خبر رساں ہیں عنقریب انسانوں میں سے بھی خبر رساں پہنچنے والا ہے چنانچہ چند یوم میں وہ بھی پہنچ گیا۔[2] کیونکہ جنات اڑتے ہوتے ہیں اس لیے جلدی سے خبر پہنچادی اور انسان جلدی نہیں پہنچ سکتا اس لیے اس کو دیر سے پہنچی۔ (مترجم)

تنبیہ

عنوان "فی نعی الجن عبداللہ بن جدعان ص۱۹۳" سے لے کر فی بیان نوح الجن علی آمنہ

[1] فضائل الصحابہ عبداللہ بن امام احمد بن حنبلؒ (منہ)

[2] بلاحوالہ از مصنف علامہ سیوطیؒ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ص۲۰۷ تک کا حصہ نوحہ کے قصائد ہیں جن کو بعض مصلحت کی وجہ سے ترجمہ سے حذف کردیا گیا ہے۔ (امداد اللہ مترجم)

آٹا پیسنے والا جن

نوف البکالی کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی ایک لونڈی ہر رات تین قفیز (کے پیمانے) آٹا پیسا کرتی تھی، اس کے پاس شیطان آیا اور اس کو سمندر کی طرف لے جاکر دو ٹکڑے کردیا اور چکی چھین لی، پھر وہ خود اس طرح سے ہر رات گندم لے جاتا اور تھوڑی دیر میں پیس کر آپ کے پاس لے آتا حضرت سلیمان علیہ السلام اس کے اس کام سے حیران ہوئے تو آپ نے ایک لونڈی سے اس کا سبب پوچھا تو اس نے اس شیطان کا اشارہ کیا تو آپ نے سمندر کے گرد منڈیہ کا کام کرادیا، چنانچہ حضرت سلیمان علیہ السلام سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے یہ کام کرایا ہے۔[1]

ابلیس کی خواہش

حضرت مجاہدؒ (مشہور تابعی مفسر) فرماتے ہیں ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے یہ خواہش کی تھی کہ وہ خود تو دیکھیں لیکن کوئی دوسرا (انسان) ان کو نہ دیکھ سکے، اور یہ کہ وہ زمین کے نیچے سے بھی نمودار ہوسکے اور یہ کہ جب وہ بوڑھا ہو تو دوبارہ جوان ہوجائے۔ اس کی یہ تینوں خواہشات پوری کی گئیں۔[2]

جنّات شیاطین کو نہیں دیکھ سکتے

نعیم بن عمر کہتے ہیں کہ جس طرح انسان جنات کو نہیں دیکھ سکتے اسی طرح جنّات

[1] اعتلال القلوب خرائطی (منہ)

[2] تفسیر ابوالشیخ (منہ)

شیاطین کو نہیں دیکھ سکتے۔[1]

شیطان کے مقابلہ کا طریقہ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ تم میں سے جس کے سامنے شیطان ظاہر ہو جائے تو یہ اس سے مُنہ نہ موڑے بلکہ اس کی طرف نظر ٹکا دے کیونکہ وہ تمہارے اُن سے ڈرنے سے زیادہ وہ تم سے ڈرتے ہیں کیونکہ اگر کوئی اس کی طرف متوجہ نہ ہو گا تو وہ اس پر سوار ہو جائے گا اور اگر آنکھ سے آنکھ ملائے گا اور کوئی اہمیت نہ دے گا تو وہ بھاگ جائے گا۔

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں یہ واقعہ میرے ساتھ بھی پیش آیا جب میں نے شیطان کو دیکھا تو حضرت ابن عباسؓ کا فرمان یاد آیا میں نے اس کو کوئی اہمیت نہ دی اور چلتا رہا چنانچہ وہ مجھ سے (ڈر کر) بھاگ گیا۔[2]

شیطان نے کلام کی حقیقت بتلائی

ایک روایت میں آتا ہے کہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے ایک قیدی شیطان سے پُوچھا بات کی حقیقت کیا ہے؟ اس نے کہا "ہوا" آپ نے پُوچھا اس کو پابند کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ اس نے کہا لکھ لینا۔[3]

جن کی دعوتِ اسلام کا عجیب واقعہ

حضرت کلبیؒ کہتے ہیں کہ خنافر بن توم ایک کاہن تھا وہ ایک سرسبز وادی میں گیا، اس کا

[1] کتاب العظمۃ ابوالشیخ (منہ)
[2] کتاب العظمۃ ابوالشیخ (منہ)
[3] طیوریات (منہ)

زمانہ کفر میں ایک رہنما جن تھا جب اسلام ظاہر ہوا تو یہ گُم ہو گیا۔ یہ کاہن کہتا ہے کہ میں اسی طرح اس وادی میں تھا کہ عقاب کی رفتار کی طرح وہ میرے پاس آیا، خنافر کہتا ہے میں نے پوچھا شصا ہو؟ اس نے کہا (ہاں) میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا میں سُنوں گا۔ اس نے کہا لوٹ آ نصیحت پائے گا ہر امت کی انتہا ہوتی ہے اور ہر ابتداء کا اختتام۔ میں نے کہا درست ہے۔ اس نے کہا ہر حکومت کی ایک عمر ہوتی ہے پھر سرگردانی، تمام مذہب منسوخ ہو گئے اور حقائق اصل دین کی طرف آ گئے، میں نے ملک شام میں آل العدام کے کچھ لوگ حاکموں کے حکام دیکھے ہیں، وہ بارونق کلام کے طلب گار ہیں وہ گھڑے ہوتے شعر بھی نہیں اور نہ پُر تکلف سجع بندی بھی نہیں، میں نے اس کی طرف توجہ کی تو ڈانٹ پائی پھر توجہ کی اور جھانک کر کہا تم کس شئے سے خوش ہو رہے ہو اور کس شئے سے پناہ مانگ رہے ہو؟ انہوں نے کہا بہت بڑا خطاب ہے جو بادشاہ جبار کی طرف سے آیا ہے اے شصار تو بھی اس سچے کلام کو سُن اور واضح ترین راستہ پر چل سخت ترین آگ سے نجات پائے گا۔

میں نے کہا یہ کیا کلام ہے؟

کہا یہ کلام کفر و ایمان کو جُدا جُدا کرتا ہے اس کو قبیلہ مضر کا رسُول (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) لے کر کے مبعوث ہوا ہے پھر انسانوں میں سے ظاہر ہوا ہے پھر وہ ایسا فرمان لائے ہیں جو سب سبقت لے گیا اور سبقت پا گیا ہے، واضح راستہ والا ہے جس نے باقی سب نشان مٹا دیئے ہیں اس میں اس کے لیے عبرتیں ہیں جو عبرت حاصل کرے۔ میں نے پُوچھا ان بڑی آیات کے ساتھ کون مبعوث ہوئے ہیں؟

انہوں نے کہا حضرت احمد (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تمام انسانوں میں سے افضل، اگر تو ایمان لے آئے تو بڑی دولت پائے گا اگر نافرمانی کرے گا دوزخ میں جائے گا۔

اے خنافر! میں تو ایمان لایا ہوں اور تیری طرف بھاگا بھاگا آیا ہوں تو بھی ہر نجس اور کافر سے دُور ہو جا اور ہر مومن کا ہمقدم بن جا ورنہ تیرا میرا راستہ الگ ہے۔

وہ کاہن کہتا ہے کہ میں سوار ہو کر صنعاء (یمن) میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور اسلام کی بیعت حاصل کی، اور اسی کے متعلق میں نے کہا ؎

الم تر ان اللہ عاد بفضلہ	وانقذ من لفح الرجیم خنافرا
دعانی شصار للتی لو رفضتھا	لأُصلیت جمرا من لظی اھون جائرا

(ترجمہ) (۱) تم دیکھتے نہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا اور خنافر کو دوزخ کی لپٹوں سے دور کر دیا۔

(۲) مجھے شصار نے دین کی دعوت دی اگر میں اس کو چھوڑ دیتا تو ظالم بن کر ذلت کے شعلوں کے ساتھ دوزخ کے انگاروں میں پھینک دیا جاتا۔[1]

قتلِ عثمانؓ میں جنات کی طرف سے مذمت

حضرت نائلہ بنت فرافصہؓ فرماتی ہیں جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے لیے کچھ لوگ گھر میں گھسے میں اس وقت حجرہ میں تھی ان کو ایک ہاتف نے ایک کونے سے پکار کر کہا ؎

فان تکن الدنیا تزول عن الفتیٰ	ویورث دار الخلد فالخلد افضل
وان یکن الاحکام ینزل بھا القضاء	فما حیلۃ الانسان والحکم ینزل
فلا تقتلوا عثمان بالظلم جھلۃ	فانکم عن قتل عثمان تسألوا

(ترجمہ) (۱) اگر دنیا اس جوان سے دور ہٹنا چاہتی ہے اور یہ جنت کا وارث بننا چاہتا ہے تو جنت ہی افضل ہے۔

(۲) اگر شہادت کے احکام کے ساتھ قضا اتر چکی ہے تو انسان کیا حیلہ کر سکتا ہے اگر (حکم) نازل ہو چکا۔

---

[1] الاخبار المنثورہ ابن درید (منہ)

(۳) حضرت عثمانؓ کو جہالت و ظلم سے قتل مت کرو تم سے (روزِ قیامت) خونِ عثمانؓ کے بارے میں حساب لیا جائے گا۔

لیکن ان ظالموں نے حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا اور ہاتف کی آواز کی کوئی پرواہ نہ کی۔[1]

(فائدہ) یہ حضرت نائلہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں، آپ کی شہادت کے وقت بڑی بہادری سے آپ سے قاتلوں کو ہٹانے کی کوشش کرتی رہیں جب انہوں نے حضرت عثمانؓ پر تلوار چلائی تو انہوں نے اس کو اپنے ہاتھ پر روکا جس سے اُن کی انگلیاں کٹ گئیں اور حضرت عثمانؓ شہید ہو گئے، پھر انہوں نے باہر نکل کر فریاد کی جس سے قاتل بھاگ گئے۔ (مترجم)

انسانوں پر جنوں کے غصہ کی شدت

(حدیث) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شبِ معراج کے بارے میں ارشاد فرمایا:-

لَمَّا نَزَلْتُ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا نَظَرْتُ اَسْفَلَ مِنِّيْ فَاِذَا اَنَا بِرَهْجٍ وَ دُخَانٍ وَاَصْوَاتٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ؟ قَالَ هٰذِهِ الشَّيَاطِيْنُ يَحُوْمُوْنَ عَلٰى اَعْيُنِ بَنِيْ اٰدَمَ وَلَا يَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَرَاَوُا الْعَجَائِبَ۔[2]

(ترجمہ) جب میں پہلے آسمان پر اترا تو اپنے نیچے دیکھا تو مجھے آگ، دھواں اور آوازیں نظر آئیں میں نے پوچھا اے جبریل! یہ کیا ہے؟ کہا یہ شیاطین ہیں جو انسانوں کے گرد ہی گھوم رہے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی سلطنت کی طرف نہیں دیکھتے، اگر یہ اس طرف دیکھیں تو ان کو بڑے بڑے عجائبات نظر آئیں۔

---

[1] تاریخ ابن نجار (منہ) [2] مسند احمد و ابن ابی شیبہ (منہ) مسند احمد ۲/۳۵۳، ۳۶۳، الدر المنثور ۴/۱۵۲، ۱۵۳ بحوالہ ابن ابی شیبہ و ابن ماجہ و ابن ابی حاتم و ابن مردویہ

(فائدہ) یعنی چونکہ شیاطین ابلیس کے مردود ہونے کی وجہ سے انسانوں کے دشمن آرہے ہیں اور حسد کی آگ نے اُن کو خدا کی عبادت سے اندھا کر دیا ہے یہ صرف انسانوں کو گمراہ کرنے پر ہی لگے ہوئے ہیں اگر اس تکبر کو چھوڑ کر اللہ کی عظمت کی طرف دیکھیں تو مسلمانوں کی طرح دُنیا و آخرت میں ان کو بڑے بڑے عجائبات نظر آئیں گے۔ (امداد اللہ النور)

تعمیر بیتُ المقدس کا عجیب واقعہ

حضرت وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے بیتُ المقدس کی تعمیر کا ارادہ کیا تو شیاطین سے فرمایا" مجھے اللہ تعالیٰ نے ایک گھر بنانے کا حکم دیا ہے جس کے پتھر کو لوہے سے نہ کاٹا گیا ہو۔ تو شیاطین نے کہا اس کی کوئی طاقت نہیں رکھتا مگر ایک شیطان جس کے پینے کی سمندر میں ایک جگہ ہے یہ وہاں آیا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا تم اس کی اس پینے کی جگہ پر جاؤ اس کا پانی نکال کر اس کی جگہ شراب بھر دو۔ جب وہ پینے کے لیے آیا تو اُس کو بُو محسوس ہوئی تو کچھ کہا لیکن پانی نہ پیا۔ جب اس کو بہت پیاس لگی تو آکر اس کو پی لیا اس طرح سے اس کو گرفتار کیا گیا۔ جب شیاطین اس شیطان کو گرفتار کر کے لا رہے تھے تو راستہ میں ایک شخص کو اس نے دیکھا جو لہسن کو پیاز کے بدلہ میں بیچ رہا تھا تو وہ ہنس پڑا، پھر ایک عورت کے پاس سے گزرا جو لوگوں کے سامنے غیب کی باتیں بتلا رہی تھی اس کو دیکھ کر بھی ہنس پڑا۔ جب یہ حضرت سلیمانؑ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اس کے ہنسنے کی خبر بھی دی گئی تو آپ نے اس سے پُوچھا تو اس نے کہا میں جس آدمی کے پاس سے گزرا تھا جو دوا (لہسن) کو بیماری (پیاز) کے بدلہ میں بیچ رہا تھا (اس کی وجہ سے ہنس پڑا) اور عورت کے پاس سے گزرا جو غیب کی خبریں بتلا رہی تھی حالانکہ اس کے نیچے خزانہ تھا مگر اس کو اس کا ہی علم نہ تھا۔ تو حضرت سلیمانؑ نے اس کو تعمیر کی نوعیت بتلائی تو اس شیطان نے کہا کہ اس کے پاس لوہے کی اتنی [illegible]

[illegible] لائی جائے جس کو بہت بڑی جماعت بھی نہ اُٹھا سکے پھر تم اس کو گدھ کے بچوں پر رکھ دو [illegible] انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر یہ اس ہانڈی کے پاس گیا لیکن اس بچے تک نہ پہنچ سکا [illegible] بچہ فضائے آسمانی میں اُڑ گیا پھر واپس آیا تو اس کی چونچ میں ایک لکڑی تھی جس کو [illegible] اس ہانڈی پر رکھ دیا اور وہ ہانڈی دو ٹکڑے ہو گئی تو یہ اس لکڑی کے حاصل کرنے کو دوڑے لیکن اس نے اس کو پہلے ہی اُٹھا لیا اس سے (معماروں نے بیت المقدس [illegible] کے لیے) لوہے سے کاٹے بغیر پتھر بنائے تھے۔[1]

[illegible] اللہ کی طاقت کا عجیب واقعہ

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] میں مسجد میں تشریف فرما تھے اور آپس میں فضائل قرآن پہ مذاکرہ کر رہے تھے اُن میں ایک نے کہا سُورۃ براءت کا اختتام افضل ہے، ایک نے کہا سورۃ بنی اسرائیل کا اختتام [illegible] ہے، ایک نے کہا کھیعص اور طٰہٰ افضل ہے اسی طرح سے ہر ایک نے اپنے اپنے مطابق مختلف قول ذکر کیے۔ ان حضرات میں حضرت عمرو بن معدیکرب الزبیدیؓ بھی [illegible] تھے۔ انہوں نے کہا اے امیر المومنین! آپ لوگوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا عجوبہ [illegible] بھلا دیا، قسم خدا کی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں عجائبات میں سے ایک بہت ہی عجیب چیز [illegible] تو حضرت عمرؓ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا اے ابو ثور! ہمیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا [illegible] بیان کرو۔

تو حضرت عمرو بن معدی کربؓ نے بیان کیا کہ اے امیر المومنین! زمانہ جاہلیت [illegible] (اسلام) میں ہم پر سخت قحط سالی ہوئی تو میں نے جنگل میں رزق تلاش کرنے کے [illegible] ڈال دیا، میں اسی حالت میں جا رہا تھا کہ میرے سامنے ایک گھوڑا، کچھ مویشی اور

[1] فضائل بیتُ المقدس ابو بکر واسطی (منہ)

خیمہ نظر آیا۔ میں خیمہ کے پاس پہنچا تو وہاں ایک خوبصورت ترین عورت نظر آئی اور صحن میں ایک بُوڑھا ٹیک لگائے پڑا تھا۔ میں نے کہا جو کچھ تیرے پاس ہے مجھے دے دے تیری ماں تجھے برباد کرے؟ اس نے کہا ارے! اگر مہمانی چاہتا ہے تو اُتر آ، اگر مدد چاہتا ہے ہم تیری مدد کریں گے۔ میں نے کہا تیری ماں تجھے برباد کر دے یہ سب مجھے دے دے تو وہ ایسے بُوڑھے کی طرح اُٹھا جو کھڑا نہ ہو سکتا ہو پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوئے میری طرف بڑھا اور مجھے اپنی طرف کھینچا کہ میں نیچے آ رہا اور وہ میرے اوپر آ گیا اس نے کہا میں تجھے قتل کر دوں یا چھوڑ دوں؟ میں نے کہا چھوڑ دو، تو وہ میرے اوپر سے اُٹھ گیا۔ میں نے دل میں کہا اے عمرو! تو اہل عرب کا شہسوار ہے اس بوڑھے سے بھاگنے سے زیادہ موت آسان ہے۔ چنانچہ میرے دل نے پھر دو دو ہاتھ کرنے کو کہا تو میں نے کہا یہ سب مال مجھے دے دے تیری ماں تجھے بوجھل کر دے۔ چنانچہ وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوئے آگے بڑھا اور یک دم ایسا کھینچا کہ میں اس کے نیچے آ رہا اور وہ میرے سینے پر چڑھ بیٹھا اور کہا کیا تجھے قتل کر دوں یا معاف کر دوں میں نے کہا بلکہ معاف کر دے (چنانچہ اس نے مجھے چھوڑ دیا) میں نے پھر کہا اپنا مال مجھے دے دے تیری ماں تجھے ہلاک کر دے، وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتے ہوئے پھر میرے قریب آیا تو مجھ پر رُعب چھا گیا اور اس نے مجھے ایسا کھینچا کہ میں اس کے نیچے آ پڑا۔ تو میں نے کہا مجھے چھوڑ دو؟ اس نے کہا اب تیسری بار تو میں تجھے نہیں چھوڑوں گا، پھر اس نے کہا اے لونڈی تیز دھار کی تلوار لے آؤ، وہ اس کے پاس لے آئی تو اس نے میری چوٹی کاٹ دی اور اُٹھ گیا۔ اے امیر المؤمنین! ہماری رسم یہ تھی کہ جب ہماری چوٹی کاٹ دی جاتی تو اس کے اُگنے سے پہلے ہمیں اپنے گھر لوٹ جانے میں حیا آتی تھی۔ چنانچہ میں ایک سال تک اس کی خدمت کرنے پر راضی ہو گیا پُورا ایک سال گزر گیا تو اس نے مجھے کہا اے عمرو! میرا ارادہ ہے کہ تم میرے ساتھ

وادی کی طرف چلو تو میں اس کے ساتھ چل پڑا، اس نے وادی میں پہنچ کر جنگل والوں کو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی آواز لگائی تو تمام پرندے اپنے اپنے گھونسلے چھوڑ کر نکل گئے۔ پھر دوسری مرتبہ آواز لگائی تو تمام درندے اپنے احاطوں سے باہر چلے گئے۔ پھر تیسری مرتبہ آواز لگائی تو ایک شخص طویل کھجور کی طرح لمبا اور بالوں کا لباس پہنے نظر آنے لگا جس سے مجھ پر رعب چھا گیا۔ اس بُوڑھے نے کہا اے عمرو! ڈرو مت اگر ہم ہار گئے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ نہیں گے، لیکن مقابلہ میں ہم ہار ہی گئے۔

تو میں نے کہا میرا مالک لات و عزیٰ کی وجہ سے مغلوب ہو گیا تو اس نے مجھے ایسا تھپڑ مارا کہ میرا سر اُکھڑ جاتا میں نے کہا میں دوبارہ یہ حرکت نہیں کروں گا۔ پھر جب وہ جیتے تو میں نے کہا میرا مالک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی برکت سے جیت گیا تو اس بوڑھے نے اس کو اُٹھا کر زمین میں اس طرح سے گاڑ دیا جیسے پودے کو گاڑا جاتا ہے پھر اس کے پیٹ کو پھاڑ کر اس سے سیاہ لالٹین کی طرح کی کوئی چیز نکالی اور کہا اے عمرو! یہ ہے دشمن کا دھوکہ اور کفر، میں نے کہا آپ کا اور اس پلید کا کیا قصہ ہے؟ اس نے کہا وہ لڑکی جو تم نے خیمہ میں دیکھی یہ فارعہ بنت مستورد ہے، جنات میں میرا ایک بھائی بند تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دین کا پابند تھا یہ اُس کی قوم تھی، ہر سال ایک جن ان میں سے میرے ساتھ جنگ لڑتا تھا اور اللہ تعالیٰ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی برکت سے مجھے اُن پر فتح عطا کرتا تھا۔

پھر ہم میدان میں چلتے رہے پھر وہ میرے ایک ہاتھ کا تکیہ لے کر سو گیا اور میں نے اس کے نیچے سے اس کی تلوار کھینچ کر اس پر ایک وار کر کے دونوں پنڈلیاں کاٹ دیں اس نے مجھے کہا اے غدار! تو نے کیسا خطرناک دھوکہ دیا ہے لیکن میں اس کے ٹکڑے کرتا رہا پھر خیمہ میں آیا تو وہ لونڈی میرے سامنے آئی اور کہا اے عمرو! اس شیخ نے کیا کیا؟ میں نے کہا اس کو جن نے قتل کر دیا ہے۔ اس نے کہا تو جھوٹ

بولتا ہے بلکہ اے غدار! تُو نے اس کو قتل کیا ہے. پھر وہ خیمہ میں جاکر رونے لگ گئی اور کچھ اشعار کہے.

پھر میں خیمہ میں اس کو قتل کرنے کے لیے داخل ہوا تو مجھے کوئی نظر نہ آیا گویا کہ اس کو زمین نے نگل لیا تھا.[1]

بچہ چور جنّات

سعد بن نصر کہتے ہیں کہ جنات کے ایک گروہ نے عیافہ بنی اسد کا تذکرہ کیا اور ان کے پاس آکر کہا ہماری اُونٹنی گم ہو گئی ہے تم ہمارے ساتھ قبیلہ ثقیف میں سے کسی کو ساتھ کردو تو انہوں نے اپنے ایک کم عُمر لڑکے کو ساتھ کر دیا چنانچہ ایک جن نے اس کو اپنے پیچھے سوار کر لیا اور چل پڑے تو ان کو ایک بازو ٹوٹا ہوا عقاب نظر آیا تو وہ لڑکا چوکس ہو کر رونے لگ گیا جنات نے اس کو کہا تمہیں کیا ہوا؟ کہا میں نے ایک بازو توڑ دیا، دوسرا دلیل کر دیا، میں بہانگ دہل اللہ کی قسم اُٹھاتا ہوں کہ تم انسان نہیں ہو اور نہ اُونٹنی کی تلاش کو نکلے ہو چنانچہ انہوں نے اس کو وہیں پھینک دیا اور وہ لڑکا گھر واپس آگیا.[2]

(فائدہ) ان جنات نے اس بچہ کی مہارتِ علم کے خوف سے اس کو پھینکا ہوگا کہ کہیں یہ ہمارے لیے بھی کوئی مصیبت نہ کھڑی کر دے. (مترجم)

جنّات کو پانی پلانے کا ثواب

(حدیث) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

[1] المجالسة للدینوری (منہ)

[2] المجالسة للدینوری (منہ)

مَنْ حَفَرَ مَاءً لَمْ تَشْرَبْ مِنْهُ كَبْدُ حَرِيٍّ مِنْ إِنْسٍ وَجِنٍّ وَلَا سَبُعٍ وَلَا طَائِرٍ إِلَّا آجَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.[1]

(ترجمہ) جس نے کنواں کھودا، اس سے کسی انسان یا جن یا درندہ یا پرندے کے پیاسے جگر نے پیاس بجھائی تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کا اس کو اجر و ثواب عطا فرمائیں گے.

شیطان کی طرف نسبت کرنے کی ممانعت

امام ابن اثیر نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرب کے ایک قبیلہ کا وفد حاضر ہوا تو آپ نے پوچھا تم کس قبیلہ کے ہو؟ انہوں نے عرض کیا "بنو نہم" سے آپ نے فرمایا نہم تو شیطان ہے نہم تو شیطان ہے (تم شیطان کے بندے نہیں بلکہ) تم اللہ کے بندے کی اولاد ہو.[2]

اور اس حدیث میں حضرت ابو سلمہؓ کی روایت میں ہے کہ یہ "الھو" شیطان ہے جو اس کے ساتھ مؤکل ہے.[3]

حضورؐ نے شیطان والے نام بدل دیئے

(حدیث) حضرت عروہؒ (بن زبیرؓ) سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی سلول (کا نام بدل کر) فرمایا تمہارا نام عبداللہ ہے کیوں کہ حباب

---

[1] فوائد سمویہ، مختارہ لضیاء مقدسی (منہ) الجامع الکبیر للسیوطی ۱/۷۷۲، کنز العمال ۱۵/۴۳۱۸۹ بحوالہ ابن خزیمہ والشاشی وسمویہ۔ ترغیب وترہیب ۱/۱۹۴، ۲/۷۴

[2] نہایہ ابن اثیر (منہ)

[3] نہایہ ابن اثیر (منہ)، بیہقی ۴/۲۷، مسند احمد ۴/۱۶۳، مجمع الزوائد ۳/۱۲۳، ۸/۵۰، ۱۴۸

شیطان کا نام ہے (یاد رہے کہ ان عبداللہ کا سابقہ کا نام حباب تھا)۔ [1]

حضرت خیثمہ بن عبدالرحمٰنؒ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپؐ نے میرے والد سے پوچھا یہ تمہارا بیٹا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، آپ نے فرمایا اس کا کیا نام ہے؟ عرض کیا حباب۔ فرمایا اس کا نام حباب نہ رکھو کیونکہ حباب شیطان کا نام ہے۔ [2]

اَجْدَع شیطان کا نام ہے

حضرت مسروق (مشہور تابعیؒ) فرماتے ہیں میں نے حضرت عمر بن خطابؓ سے ملاقات کی تو آپؓ نے پوچھا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا مسروق بن الاجدع ہوں۔ تو آپ نے فرمایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا آپ نے ارشاد فرمایا "الاجدع شیطان" اَجدع شیطان (کا نام) ہے۔ [3]

شہاب شیطان کا نام ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو شہاب (کا نام) پکارتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا تم ہشام ہو شہاب شیطان کا نام ہے۔ [4]

---

[1] ابن سعد (منہ)

[2] طبرانی کبیر (منہ)

[3] ابن ابی شیبہ (منہ) ابوداؤد حدیث ۴۹۵۷، ابن ماجہ ۳۷۳۱، احمد ۱/۳۱، حاکم ۴/۲۷۹، الدولابی فی الکنی ۱/۹۴، تاریخ بغداد ۱۳/۲۳۲، ابن ابی شیبہ ۸/۴۷۷، کنز العمال ۴۵۲۳۷

[4] شعب الایمان امام بیہقی (منہ) مجمع الزوائد ۸/۵۱، الادب المفرد ۸۲۵، طبقات ابن سعد ۱/۱۷، حاکم ۴/۲۷۷

اشہب بھی شیطان کا نام ہے

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضرت ابن عمرؓ کے سامنے چھینک ماری اور کہا "اشہب"، تو حضرت ابن عمرؓ نے فرمایا اشہب شیطان کا نام ہے ابلیس نے اس کو چھینک اور الحمدللہ کے درمیان مقرر کیا ہے کہ اس کو یاد کیا جائے۔ [1]

شعر سکھانے والا شیطان

اعشی کہتے ہیں میں حضرموت کے قیس بن معدی کرب کے پاس جانے کے لیے چلا لیکن یمن کے علاقہ ہی میں میں بھٹک گیا اور بارش بھی شروع ہوگئی تو میں نے ادھر اُدھر نگاہ گھمائی تو میری نگاہ بالوں کے بنے ایک خیمہ پر جا ٹکی اور میں اس کی طرف روانہ ہوگیا وہاں خیمہ کے دروازہ پر ایک بوڑھے شخص سے ملاقات ہوئی۔ میں نے اس کو سلام کیا اس نے مجھے سلام کا جواب دیا پھر وہ میری اُونٹنی کو کمرے کے کونہ میں لے گیا جہاں وہ خود بیٹھا تھا۔ اس نے مجھے کہا اپنا کجاوہ کھول دے اور کچھ آرام کر لے۔ چنانچہ میں نے کجاوہ کھول دیا اور وہ میرے لیے کوئی شے لے آیا میں اس پر بیٹھ گیا۔ اس نے کہا تم کون ہو؟ اور کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا میں اعشی ہوں۔ اس نے کہا اللہ عمر لمبی کرے، میں نے کہا میں قیس بن معدی کرب کے پاس جانا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا میرا خیال ہے کہ تم نے اشعار میں اس کی تعریف کہی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا وہ مجھے بھی سناؤ۔ چنانچہ میں نے شعر کہنا شروع کیا۔

رحلت سمية غدوة احمالها

غضبي عليك فما تقول بدا لها

اس نے کہا بس بس۔ کیا یہ قصیدہ تم نے کہا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں، میں نے ابھی

---

[1] ابن ابی شیبہ (منہ)

اس کا صرف یہی ایک بیت سُنایا تھا۔ اس نے پوچھا یہ سمیہ کون ہے جس کی طرف تم نے شعر کی نسبت کی ہے؟ میں نے کہا میں نہیں جانتا لیکن اس کا نام میرے دل میں آیا تھا اور میں نے اس کو اچھا سمجھا تھا اور اس کی طرف شعر کی نسبت کر دی۔ تو اس نے پکارا اے سمیہ! باہر آؤ۔ تو ایک پانچ سالہ لڑکی باہر آکر کھڑی ہوگئی اور پوچھا اے ابا کیا کام ہے؟ اس نے کہا اپنے چچا کے سامنے میرا وہ قصیدہ سناؤ جس میں میں نے قیس بن معدی کرب کی تعریف کی ہے اور اس کا پہلا بیت تمہارے نام منسوب کیا ہے۔ تو اس نے فوراً تیار ہو کر شروع سے اخیر تک سارا قصیدہ سُنا دیا اور ایک حرف بھی نہ چوکا، جب وہ سارا قصیدہ سُنا چکی تو اس نے کہا اب واپس چلی جا۔ چنانچہ وہ واپس ہوگئی۔ پھر کہا کیا تُو نے اس کے علاوہ بھی کچھ کہا ہے؟

میں نے کہا ہاں میری اور میرے چچازاد میں عداوت تھی جس کا نام یزید بن مسہر ہے اور کنیت ابو ثابت، میں نے اس کی بُرائی بیان کی ہے اور اس کو لاجواب کیا ہے۔ اس نے کہا تم نے اس کے بارے میں کیا کہا ہے؟

میں نے کہا ایک پُورا قصیدہ کہا ہے اس کی ابتداء یہ ہے

ودع هريرة وداعاان الركب مرتحل

وهل تطيق وداعا ايها الرجل

میں یہ ایک بیت ہی کہنے پایا تھا کہ اس نے کہا بس کرو۔ پھر اس نے پوچھا یہ ہریرہ کون ہے جس کی طرف تم نے اس بیت کو منسُوب کیا ہے؟ میں نے کہا میں نہیں جانتا یہ بھی ویسے ہی ذکر کیا ہے جس طرح سے سمیہ کا ذکر کیا تھا۔ تو اس نے آواز دی اے ہریرہ! تو ایک لڑکی ظاہر ہوئی جو پہلی لڑکی کی ہم عمر تھی۔ اس نے کہا اپنے چچا کو میرا وہ قصیدہ سناؤ جس میں میں نے ابو ثابت یزید بن مسہر کی مذمت بیان کی ہے۔

تو اس نے وہ قصیدہ از اوّل تا آخر بغیر کوئی حرف چھوڑے سب سُنا دیا۔ تو میرا یہ حال گر گیا اور حیران، لرزہ براندام تھا، جب اس نے میری حالت دیکھی تو کہا اے ابو بصیر گھبراؤ مت،

میں "ہاجس بن اثاثہ" (جن) ہوں جس نے تمہاری زبان پر یہ شعر کہلوائے تھے، اب جاکر میرے ہوش ٹھکانے آئے اور سکون ہوا۔ بارش بھی رُک چکی تھی۔ میں نے اس کو کہا مجھے راستہ بتلا دو۔ تو اس نے مجھے راستہ بتلایا اور میرے روانہ ہونے کی سمت دکھلائی اور کہا ادھر ادھر نہ مڑنا قیس کے علاقہ میں پہنچ جاؤ گے۔[1]

(فائدہ) اس قسم کا ایک مختصر سا واقعہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ کے متعلق بھی حضرت وکیع کی غرر کے حوالہ سے ذکر کیا ہے ہم نے اس کو تکرار مضمون کی بناء پہ ترک کر دیا ہے۔ (مترجم)

بعض کتے جنات ہوتے ہیں

حضرت سعید بن المسیبؒ فرماتے ہیں کہ ہم کہا کرتے تھے بعض کتے جنات ہوتے ہیں چنانچہ بنی فیروز کا ایک کتا ہمارے کتے کے پاس لایا گیا یا ہمارا کتا بنو فیروز کے کتے کے پاس گیا اس نے کہا مجھے چربی دار گوشت کھلاؤ تو میں ایک خبر سُناؤں گا۔ دوسرے نے کہا میرے پاس کچھ نہیں ہے، ہاں میرے گھر والوں نے گوشت بھونا ہے اس کی سیخ لے آتا ہوں تم اس کو کھا لینا چنانچہ وہ اس کے پاس لے آیا جب وہ کھا کر فارغ ہوا تو بتایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال ہو گیا ہے۔ چنانچہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے متعلق سب سے پہلی اطلاع تھی جو فارس والوں کو معلوم ہوئی۔[2]

(فائدہ) چنانچہ یہ دونوں کتے اصل میں جنات تھے اور جنات ایک دوسرے کی خبر بڑی تیزی سے معلوم کر لیتے ہیں انہوں نے بھی اسی طرح کیا۔ ہر علاقہ کے جنات اسی علاقہ کی زبان بولتے ہیں ہو سکتا ہے انہوں نے ایسے موقعہ پہ انسانوں کی زبان میں بات کی ہو اور انسانوں

---

[1] شرح دیوان الاعشی للاحدی (منہ)

[2] کتاب الاصمعیات للاصمعی (منہ)

نے اس کو سن لیا ہو یا کوئی شکل ظاہر ہوئی ہو۔ (مترجم واللہ اعلم)

نماز میں شیطان گردن موڑ دیتا ہے

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں جب کوئی آدمی نماز میں کھڑے کھڑے کسی طرف التفات کرتا ہے تو شیطان اس کی گردن پھیر دیتا ہے۔[1]

خیتعور شیطان کا نام ہے

امام ابن اثیر جزری ذکر کرتے ہیں کہ خیتعور شیطان کا نام ہے۔[2]

(فائدہ) اس کے بعد علامہ سیوطی نے خیتعور کا ایک بہت طویل عربی قصیدہ ذکر کیا ہے ہم نے اس کو زیادہ مفید نہ ہونے کی وجہ سے ترک کر دیا ہے۔

ابو ہدبش کہتے ہیں کہ یہ خیتعور ان جنات میں سے تھا جو حضرت آدمؑ سے قبل زمین پر رہتے تھے اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ پر بھی ایمان لایا تھا۔[3]

خواب کا شیطان

(حدیث) حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن ذکر کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

وُكِّلَ بِالنُّفُوْسِ شَيْطَانٌ يُقَالُ لَهُ : اَللَّهْوُ فَهُوَ يُخَيِّلُ اِلَيْهَا وَيَتَرَاءَى اَنْ يَنْتَهِيَ اِذَا عَرَجَ بِهَا فَاِذَا انْتَهَى اِلَى السَّمَاءِ فَمَا رَاَتْ فَهُوَ الرُّؤْيَا الَّتِيْ تُصَدَّقُ۔[4]

---

[1] مصنف عبدالرزاق (منہ)
[2] نہایہ ابن اثیر (منہ)
[3] المختار (منہ)
[4] نوادر الاصول حکیم ترمذی (منہ) الجامع الکبیر ۱/۷۸ مرسلا، اتحاف السادۃ ۷/۲۸۸، کنز العمال ۴۱۴۲۹

(ترجمہ) ایک شیطان نفوس کے متعلق ہے اس کا نام "لَہْو" ہے یہ (نیند کے وقت) نفوس میں خیال ڈالتا ہے اور ان کے درپے رہتا ہے اگر وہ نفس (خواب میں) اوپر کو بلند ہو تو یہ بھی اس کے ساتھ جاتا ہے، جب وہ آسمان تک پہنچتا ہے تو پھر انسان جو خواب دیکھتا ہے وہ سچ ہوتا ہے (کیونکہ آسمان پر شیطان کی رسائی نہیں ہوتی وہ صرف زمینی خوابوں میں اپنی شرارت لا سکتا ہے)۔

(فائدہ) مسلمان کے خواب اچھے ہوں یا برے اللہ کی طرف سے مسلمان کی تاکید کے لیے ہوتے ہیں اگر خواب اچھے ہوں تو مسلمان کی حوصلہ افزائی اور نیکی کی تاکید کی جاتی ہے اور اگر برے ہوں تو گناہوں کے متعلق تنبیہ کی جاتی ہے۔ اس کی تفصیل احقر مترجم کی کتاب "جہنم کے ہولناک مناظر" کا آخری مضمون ملاحظہ فرمائیں۔

شیاطین کے پر بھی ہیں

حضرت ضحاکؒ سے سوال کیا گیا کہ کیا شیاطین کے پر بھی ہیں؟ تو آپ نے فرمایا ہاں پر ہی تو ہوتے ہیں جن کے ذریعہ وہ فضا میں اُڑتے ہیں۔[1]

---

[1] ابن جریر (منہ)

اولیاء جنات کے واقعات

رافضی شیعوں کے دشمن جنات

حضرت سلمہ بن شبیبؒ کہتے ہیں میں نے مکہ شریف منتقل ہونے کا پروگرام بنایا اور اپنا گھر بیچ دیا۔ جب میں نے اس کو خالی کر کے سپرد کر دیا اور اس کے دروازے پر کھڑے ہو کر (جنات کو) کہا اے گھر والو ہم تمہارے ہمسائے رہے اور تم نے ہمیں اچھا پڑوس مہیا کیا (یعنی جن ہم کو کبھی نہ ستایا) اللہ تعالیٰ تمہیں نیک اجر عطا کرے ہم نے تم سے خیر ہی پائی ہے اب ہم نے اپنا گھر بیچ دیا ہے اور مکہ مکرمہ منتقل ہو رہے ہیں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ تو گھر سے کسی نے جواب دیا اللہ تمہیں بھی جزائے خیر عطا کرے ہم بھی یہاں سے جا رہے ہیں کیوں کہ جس نے یہ گھر خریدا ہے وہ رافضی شیعہ ہے اس نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دی ہیں۔ [1]

آیت قرآن سن کر چار جنات فوت ہو گئے

حضرت غلیدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے کھڑے ہو کر نماز شروع کی اور آیت کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ کو بار بار دہرا رہا تھا تو کسی نے گھر کے کونے سے پکار کر کہا اس آیت کو مت دہراؤ تم نے ہمارے چار جن قتل کر دیئے ہیں جو تمہارے اس آیت کے دہرانے سے آسمان کی طرف بھی سر نہیں اٹھا سکے حتیٰ کہ فوت ہو گئے۔ غلیدؒ کی بیوی فرماتی ہیں اس کے بعد حضرت غلیدؒ ایسے بے خود ہوئے کہ ہم نے پہچاننے سے انکار کر دیا گویا کہ یہ وہ نہیں تھے۔ [2]

[1] صفۃ الصفوہ ابن جوزی (منہ)

[2] صفۃ الصفوہ ابن جوزی (منہ)

ی سقطیؒ کو تعلیم دینے والے جن

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سری سقطیؒ سے فرماتے ہوئے سنا
ب دن سفر میں نکلا اور ایک پہاڑ کے صحن میں تاریک رات نے گھیر لیا وہاں میرا کوئی انیس
اچانک مجھے رات کے درمیان سے کسی منادی نے ندا کی کہ ”اندھیروں میں دل نہیں پگھلنے
ا بلکہ محبوب (اللہ تعالیٰ) کے حاصل نہ ہونے کے خوف سے نفوس کو پگھلنا چاہئیے؟“ حضرت
فرماتے ہیں کہ میں حیران رہ گیا اور پوچھا مجھے جن نے ندا کی ہے یا انسان نے؟ کہا بلکہ اللہ
ان رکھنے والے مومن جن نے اور میرے ساتھ میرے اور بھائی (مومن جنات) بھی ہیں۔
پوچھا کیا ان کے پاس بھی وہ (ایمان) ہے جو تمہارے پاس ہے؟ کہا جی ہاں بلکہ
پاس مجھ سے زیادہ (ایمان) ہے۔ تو ان میں سے دوسرے نے مجھے آواز دی "بدن
دا کا غیر اس وقت تک نہیں نکلتا جب تک کہ دائمی طور پر بے گھر نہ رہا جائے،" میں
ل میں کہا ان کی بات کتنا اونچے درجہ کی ہے، تو تیسرے نے مجھے پکارا کہ "جو اندھیر
تعالیٰ کے ساتھ مانوس رہتا ہے اس کو کسی قسم کا فکر نہیں رہتا"؛ تو میری چیخ نکل گئی
بے ہوش ہو گیا چنانچہ مجھے خوشبو سونگھے بغیر افاقہ نہ ہوا۔ چنانچہ ایک پھول میرے
پر رکھا ہوا تھا میں نے اس کو سونگھا تو ہوش آیا میں نے کہا اللہ تم پر رحم کرے،
وصیت بھی کر دو، تو ان سب نے کہا اللہ تعالیٰ تقویٰ اختیار کرنے والوں کے دلوں
جلا بخشنا چاہتے ہیں جو غیر خدا کی طمع کرے گا اس نے ایسی جگہ کی جو طمع کے
نہ تھی۔ اور جو مریض ہمیشہ ڈاکٹر کے چکر لگائے وہ بیمار ہی رہتا ہے۔ اس کے
انہوں نے مجھے الوداع کیا اور چلے گئے، میں اس گھڑی کی برکت کلام ہمیشہ اپنے دل
محسوس کرتا ہوں [1]

[1] الصفوۃ ابن جوزی (منہ)

وعظ سُننے والے جنات

حضرت ابوعلی دقاق رحؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نیشاپور میں وعظ و تبلیغ کے لیے رکا ہوا تھا مجھے آشوب چشم کی مرض ہو گئی تو مجھے اپنی اولاد سے ملاقات کا شوق دامنگیر ہو گیا۔ چنانچہ میں نے ان راتوں میں ایک رات خواب دیکھا گویا کہ ایک شخص میرے پاس آ کر کہتا ہے اے شیخ آپ اتنی جلدی واپس نہیں جا سکتے کیونکہ جنات کے جوانوں کی ایک جماعت آپ کی مجلس میں حاضر ہو کر آپ کا وعظ سُن رہی ہے اور وہ وعظ کو کسی دوسرے موقع پر سننے کے لیے تیار نہیں جب تک وہ اپنی ضرورت پوری نہیں کر لیتے آپ ان کو چھوڑ کر نہیں جا سکتے شاید کہ اللہ اُن کو راحت کی دائمی زندگی نصیب فرما دے۔ پھر جب صبح ہوئی تو میری آشوب چشم کا نشان تک نہ تھا۔[1]

جن عورت کی نصیحت

حضرت صالح بن عبدالکریم رحؒ فرماتے ہیں مجھے اس کا شوق تھا کہ کسی جن سے ملاقات کروں اور اس سے بات چیت کروں چنانچہ ایک جن عورت کو دیکھا اور اس کے ساتھ ہو گیا اور کہا مجھے کچھ نصیحت کرو، تو اس نے کہا " لکھو، غزالہ کہتی ہے تمام کاموں سے بہتر یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ مشغول ہو جا اور ایک لمحہ بھی غفلت نہ کر، اگر وہ لمحہ فوت ہو گیا تو کبھی ہاتھ نہیں آ سکے گا۔[2]

گھروں میں رہنے والے مسلمان یا کافر جنات

(حدیث) حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

[1] صفۃ الصفوۃ ابن جوزی (منہ)

[2] صفۃ الصفوۃ ابن جوزی (منہ)

اِدَّخِرُوا لِبُيُوتِكُمْ نَصِيبًا مِنَ الْقُرْآنِ، فَإِنَّ الْبَيْتَ إِذَا قُرِئَ فِيهِ آنَسَ عَلَى أَهْلِهِ وَكَثُرَ خَيْرُهُ وَكَانَ سُكَّانُهُ مُؤْمِنِي الْجِنِّ وَإِذَا لَمْ يُقْرَأْ فِيهِ أَوْحَشَ عَلَى أَهْلِهِ وَقَلَّ خَيْرُهُ وَكَانَ سُكَّانُهُ كَفَرَةَ الْجِنِّ.[1]

ترجمہ۔ اپنے گھروں کے لیے قرآن پاک کا ذخیرہ کر لیا کرو کیونکہ جس گھر قرآن کی تلاوت ہوتی ہے وہ گھر والوں کے لیے مانوس بن جاتا ہے، اس کی خیر بڑھ جاتی ہے اور اس میں مومن جنات رہائش کرتے ہیں اور جب اس میں تلاوت نہیں کی جاتی تو گھر والوں پر وحشت بن جاتا ہے، خیر کم رہ جاتی ہے اور کافر جنات بسیرا کرتے ہیں۔

(تنبیہ) مذکورہ حدیث کے بعد علامہ سیوطیؒ نے جنات کے ایسے اشعار ذکر کیے ہیں جن کو کہنے والے نے کہے تھے لیکن وہ نظر نہیں آتے تھے۔ ان میں زیادہ فائدہ نہ ہونے کی وجہ سے ترجمہ ترک کر دیا ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحؒ کی صُحبت میں جن صحابی

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحؒ نے جب حج کیا تو آپ کے ساتھ اُن کے مریدین بھی چلے یہ جب بھی کسی منزل پر اُترتے اُن کے پاس سفید کپڑے پہنے ایک جوان آ موجود ہوتا مگر نہ تو ان کے پاس کھاتا تھا نہ پیتا تھا۔ اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے اپنے مریدوں کو تاکید کر رکھی تھی کہ وہ اس سے بات چیت نہ کریں۔ چنانچہ جب یہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو ایک گھر میں جا کر قیام کیا۔ لیکن جب یہ لوگ گھر سے نکلتے تھے تو وہ شخص داخل ہوتا تھا اور یہ داخل ہوتے تو وہ نکل جاتا تھا۔ ایک مرتبہ سب لوگ نکل گئے مگر بیت الخلاء میں ایک شخص باقی رہ گیا تھا۔ اسی دوران میں وہ جن داخل ہوا جب کہ اس کو کسی نے نہیں دیکھا تھا۔ اس نے تھیلی کھولی اور ایک سینگنی

[1] تاریخ ابن نجار (منہ) کنز العمال حدیث ۴۱۵۲۵

نکال کر کھانی شروع کردی تو وہ جوان بیت الخلاء سے نکلا اور اس کی نگاہ اس پر جا پڑی تو وہ میں
وہاں سے چلا گیا پھر کبھی بھی ان کے پاس نہ آیا۔ تو اس شخص نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو اس
کی اطلاع کی تو آپ نے فرمایا یہ شخص اُن جنات میں سے تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے قرآن پاک سُنا تھا اور جنات میں شرف صحابیت حاصل کیا تھا۔[1]

جنات نے آیت قرآنی کے اسرار پوچھے

حضرت ابراہیم خواص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک سال میں حج کے لیے گیا راستہ میں
یکایک میرے دل میں خیال گزرا کہ تو سب سے علیحدہ ہو کر شارع عام چھوڑ کر چل چنانچہ میں عام
راستہ چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلنے لگا۔ میں تین دن رات برابر چلتا گیا مجھے کھانے کا
خیال آیا نہ پینے کا نہ کوئی دوسری حاجت پیش آئی۔ آخر کار ایک ہرے بھرے جنگل میں گزر
ہوا جہاں میوے دار درخت اور خوشبودار پھول تھے۔ وہاں ایک چھوٹا سا تالاب تھا میں نے
اپنے دل میں کہا یہ تو جنت ہے اس سے میں بہت حیران تھا اور فکر میں تھا کہ لوگوں کی ایک
جماعت آتی ہوئی نظر پڑی جن کا چہرہ آدمیوں جیسا تھا، نفیس پوشاک، خوب صورت بنکے سے
آراستہ آتے ہی ان لوگوں نے مجھے گھیر لیا اور سب نے سلام کیا۔ میں نے جواب میں وعلیکم
السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہا، پھر میرے دل میں خیال گزرا کہ شاید یہ لوگ جن ہیں اور یہ عجیب
غریب قوم ہے اتنے میں ایک شخص ان میں سے بولا ہم لوگوں میں ایک مسئلہ در پیش ہے
اور باہم اختلاف ہے اور ہم لوگ جن قوم ہیں ہم نے خدائے بزرگ کا کلام جناب رسالت پناہ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے سُن کر لیۃ العقبہ میں شرف حضوری حاصل کیا۔ جناب
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام مبارک نے ہماری تمام دنیا کے کام ہم سے لے لیے اور خداوند تعالیٰ
نے یہ مقام اس جنگل میں ہمارے لیے مقرر فرما دیا ہے میں نے دریافت کیا کہ جس مقام پر میں

[1] ارجوزۃ الجان لابن عمادؒ (منہ)

ہوں یا میں یہاں سے کتنے فاصلہ پر ہے؟ یہ سُن کر ان میں سے ایک مسکرایا اور کہا اے ابواسحٰق
خداوند عالم کے اسرار و عجائبات میں یہ مقام جہاں اس وقت تو ہے ایک انسان کے سوا آج
تک کوئی نہیں آیا۔ اور وہ انسان تیرے ساتھیوں میں سے تھا، اس نے یہاں وفات پائی
دیکھو وہ اس کی قبر ہے اور اس کی قبر کی جانب اشارہ کیا وہ قبر تالاب کے کنارے تھی
اس کے گرد باغیچہ تھا جس میں پھول کھلے ہوئے تھے ایسے پھول اور خوشنما باغ میں نے
کبھی نہ دیکھے تھے پھر اس جن نے کہا تیرے ساتھیوں اور تیرے درمیان اس قدر مہینوں
اور برسوں کا فاصلہ ہے۔ خدا جانے ابراہیم نے کیا ذکر کیا مہینے کہے یا سال۔ ابراہیم کہتے ہیں
میں نے ان جنوں سے کہا اس جوان کا کچھ حال بیان کرو، ایک ان میں سے بولا ہم یہاں تالاب
کے کنارے بیٹھے ہوئے محبت کا ذکر کر رہے تھے اس میں گفتگو ہو رہی تھی کہ اچانک ایک
شخص پہنچا اور ہمیں سلام کیا۔ ہم نے جواب دیا اور دریافت کیا کہاں سے آتے ہو؟ کہا نیشاپور
سے۔ ہم نے کہا کب چلے تھے؟ کہا سات دن ہوئے۔ پھر ہم نے کہا گھر سے نکلنے کی وجہ؟
کہا میں نے خدا کا یہ کلام انیبوا الی ربکم الآیہ یعنی اللہ کی طرف رجوع کرو اور اس کے
فرمانبردار ہو جاؤ قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ ہو گی۔

ہم نے کہا انابت، تسلیم اور عذاب کے کیا معنی؟ جواب دیا، انابت یہ ہے کہ اپنے
رب سے رجوع کر کے اس کا ہو رہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اصل قصہ میں تسلیم کا ذکر نہیں
شاید تسلیم کے معنی یہ ہیں کہ اپنی جان اس کے سپرد کر دے اور یہ جانے کہ خدا میری بہ نسبت اس
کا زیادہ مالک و مستحق ہے۔ پھر کہا اور عذاب اور ایک چیخ ماری اور مر گیا۔ ہم لوگوں نے اسے
یہاں دفن کر دیا اور یہی اس کی قبر ہے خدا اس سے راضی ہو۔ ابراہیم کہتے ہیں مجھے ان کے
بیان اوصاف سے تعجب ہوا۔ پھر میں قبر کے پاس گیا تو اس کے سرہانے نرگس کے پھولوں
کا ایک بہت بڑا گلدستہ رکھا ہوا تھا اور یہ عبارت لکھی ہوئی دیکھی کہ یہ خدا کے دوست کی
قبر ہے اسے غیرت نے مارا ہے اور ایک ورق پر انابت کے معنی لکھے تھے کہتے ہیں جو کچھ لکھا

تھا میں نے پڑھا۔ تو م جن نے بھی اس کے معلوم کرنے کی درخواست کی میں نے بیان کیا تو
خوش ہوئے اور کہا ہمیں ہمارے مسئلہ کا جواب مل گیا۔ ابراہیم کہتے ہیں پھر میں سو گیا اور مجھے
ہوش آیا اور نیند سے بیدار ہوا تو (مکہ مکرمہ میں) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مسجد کے پاس
اپنے آپ کو دیکھا میرے پاس پھولوں کی پنکھڑیاں تھیں جن کی خوشبو سال بھر تک رہی پھر
وہ خود بخود گم ہو گئیں۔ ؎

لڑکے نے جن عورت کو لاجواب کر دیا

(مقامات حریری کے مصنف) علامہ حریری لکھتے ہیں عرب کی کہانیوں میں سے ایک
ہے کہ ایک جن عورت نے عربوں کا مقابلہ کرنے کا ارادہ کیا یہ ہر وائل سے غالب آنے والی
شخص کے سامنے جاتی اور مقابلہ کرتی تھی مگر کوئی شخص اس کے مقابلہ میں ثابت قدم نہ رہ سکا
یہاں تک کہ عرب کے لڑکوں میں سے ایک نے اس کے سامنے آ کر کہا میں تم سے مقابلہ کروں گا
عورت نے کہا تو مقابلہ شروع کرو۔
لڑکے نے کہا (قریب تھا)
عورت نے کہا (کہ دولہا بادشاہ بن جاتا)
لڑکے نے پھر کہا (قریب تھا)
عورت نے کہا (کہ پیدل چلنے والا سوار بن جاتا)
لڑکے نے پھر کہا (قریب تھا)
عورت نے کہا (کہ شتر مرغ پرندہ ہوتا)
اب لڑکا خاموش ہو گیا تو عورت نے کہا اب میں تمہیں گناؤں گی۔

؎ روض الریاحین من حکایات الصالحین امام یافعی یمنیؒ (منہ) یہ کتاب کرامات اولیاء کے نام
اختصار کر کے احقر مترجم نے شائع کی ہے جو طبع ہو چکی ہے۔

لڑکے نے کہا پوچھو ؟
عورت نے کہا (میں حیران ہوں)
لڑکے نے کہا (تم حیران ہو زمین سے کہ اس کی تہہ کس طرح سے ہلکی نہیں ہوتی اور
ظاہر نہیں ہوتی)
عورت نے کہا (میں حیران ہوں)
لڑکے نے کہا (تو کنکریوں سے حیران ہے کہ چھوٹی بڑی کیوں نہیں ہوتیں اور بڑی
چھوٹی کیوں نہیں ہوتیں)
عورت نے کہا (میں حیران ہوں)
لڑکے نے کہا (تو اپنے سامنے کھدے ہوئے گڑھے سے حیران ہے کہ اس کی تہہ
تک نہیں پہنچا جاتا اور اس گڑھے کو کیوں نہیں بھرا جاتا)
کہتے ہیں کہ وہ جن عورت اس کے پورے پورے جواب سن کر شرمندہ ہو کر چلی گئی پھر
لوٹ کر نہ آئی۔ ؎

(فائدہ) اس حکایت میں جن عورت اور لڑکے کا دل کی باتیں اندازہ سے معلوم کر کے
صحیح جواب دینے کا مقابلہ ہوا چنانچہ لڑکے نے دوسرے کے ذہن میں موجود بات کا
فراست کی وجہ سے معلوم کر کے صحیح صحیح جواب دے کر جن عورت کو لاجواب کر دیا یہ غیب
نہیں اس کو شاید علم قیافہ کہیں تو کچھ بعید نہیں۔ (مترجم)

...کی نصیحت

اصمعیؒ کہتے ہیں ابو عمرو بن العلاء کی انگوٹھی پر یہ عبارت نقش تھی " وہ آدمی جس کی تگ و دو
...ہو تو وہ غرور کی رسی کو تھامے ہوئے ہے"، میں نے اس سے اس کے نقش کرنے

؎ ...الخواص للقاسم حریری (منہ)

کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ میں دوپہر کو اپنے مال واسباب میں گھوم رہا تھا کہ ایک کہنے والے
کو سُنا جو یہ کہہ رہا تھا یہی گھر ہے (یعنی یہ مال واسباب یہیں کام آئے گا فقط) میں نے جب دیکھا
تو کوئی نظر نہ آیا۔ میں نے پُوچھا انسان ہو یا جن؟ کہا بلکہ جن ہوں۔ اس وقت سے میں نے اپنی
انگوٹھی پر اس عبارت کو نقش کرایا ہے۔[1]

چار سو سال کا شاعر جن

قبیلہ ثقیف کا ایک شخص بیان کرتا ہے کہ میں عبدالملک بن مروان کے دروازہ پر کھڑا تھا
کہ اس کے پاس حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ایک آدمی آیا اور کہا اے امیر المومنین
میں نے آج بہت ہی عجیب واقعہ دیکھا ہے۔ اس نے کہا تم نے کیا دیکھا ہے؟ کہا میں شکار
کھیل رہا تھا جب بے آب وگیاہ جنگل میں پہنچا تو وہاں پر ایک بُوڑھے کو دیکھا جس کے ابرو
پر گرے پڑے تھے اور لاٹھی کی ٹیک لگا رکھی تھی۔ میں نے پُوچھا اے بڈھے تم کون ہو؟ اس
نے کہا اپنے کام کو جاؤ جس بات کے جاننے کا فائدہ نہیں اس کے درپے مت ہو۔ بس
کیا تم عرب والوں کے اشعار بھی نقل کرتے ہو؟ اس نے کہا ہاں۔ میں بھی ان کی طرح کے شعر
ہوں جیسے وہ کہتے ہیں۔ میں نے کہا تم کیا کہتے ہو؟ تو اس نے یہ شعر کہے ؎

اقول والنجم قد مالت اواخره — الی المغیب تبین حار
المسحة من سنا برق رأی مصیری — ام وجه نعم بدا لی ام سنا نار
بل وجه نعم بدا والليل معتكر — ولاح بين اثواب واستار

میں نے کہا یہ اشعار تو نابغہ بن ذبیان کے ہیں اے شیخ! اس نے یہ شعر کہنے میں تم سے
پہل کی ہے۔ تو وہ ہنس پڑا اور میرے لفظوں میں کہا اللہ کی قسم ابو ہادر (نابغہ کی کنیت) اہل
میری طرف) سے شعر کہتا تھا۔ پھر اس نے میرے گھوڑے کی گردن پر ٹیک لگائی اور کہا تم نے

۱؎ تاریخ ابن عساکر (منہ)

بچپن یاد دلا دیا۔ خدا کی قسم میں نے یہ شعر چار سو سال پہلے کہے تھے۔
پھر میں نے زمین کی طرف دیکھا تو اس کا کوئی نام ونشان نہ تھا۔[1]

امام سیبویہ کے شاگرد نحوی جن

حضرت ابوالحسن بن کیسان فرماتے ہیں میں سبق یاد کرنے کے لیے ایک رات جاگتا رہا،
پھر سو گیا خواب میں جنات کی ایک جماعت کو دیکھا جو فقہ، حدیث، حساب، نحو اور شعر کا مذاکرہ
کر رہی تھی۔ میں نے کہا کیا تم میں بھی علماء ہوتے ہیں؟ انہوں نے کہا جی ہاں ضرور۔ میں نے پوچھا پھر
تم نحو کے مسائل میں کون سے علمائے نحو کے پاس جاتے ہو؟ انہوں نے کہا سیبویہ کے پاس۔[2]

موصل کا شیطان، شاعر کے پاس

(مشہور نحوی عالم علامہ) ابن درید فرماتے ہیں میں فارس کے علاقے میں اپنے گدھے
سے گر پڑا اور ساری رات درد سے کراہتا رہا۔ تو میرے پاس کوئی شخص خواب میں آیا اور کہنے لگا
"شراب کے بارے میں کچھ اشعار کہو" میں نے کہا ابونواس نے شراب کے بارے میں کچھ کہنے کو
کیا چھوڑا ہے (جو میں کہوں)؟ اس نے کہا آپ اس سے بڑے شاعر ہیں یہ شعر آپ نے نہیں کہے۔

وحمراء قبل المزج صفراء بعده — اتت بين ثوبي نرجس وشقائق
حكت وجنة المعشوق صرفا فسلطوا — عليها مزاجا فاكتست ثوب عاشق

میں نے کہا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں تمہارا شیطان ابو زاجیہ ہوں۔ میں نے پوچھا تم کہاں
رہتے ہو؟ اس نے جواب دیا موصل میں۔[3]

۱؎ فوائد البجیرمی (منہ)
۲؎ تاریخ خطیب بغدادی (منہ)
۳؎ تاریخ ابن نجار (منہ)

دو شیطان جنت میں

ابو علی بن اشعثؒ ایک متروک اور متہم محدث ہے اس کی کتاب "السنن" میں ایک صحابی جن کا ذکر آیا ہے اس جن کا نام ابیض تھا اس کے حوالہ سے حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا اللہ تعالیٰ تیرے شیطان کو رسوا کرے (الحدیث) اسی حدیث میں آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا (میرے ساتھ بھی ایک شیطان ہے) لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف میری مدد کی اور وہ مسلمان ہو گیا ہے اس شیطان کا نام ابیض ہے یہ شیطان اور ہامہ (ابلیس کا پڑپوتا) دونوں جنت میں جائیں گے۔[1]

اسود عنسی کے دو شیطان

حضرت نعمان بن برزخؒ فرماتے ہیں اسود (عنسی کذاب) نے جب نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا اس کے ساتھ دو شیطان ہوتے تھے ایک کا نام سحیق اور دوسرے کا نام شقیق تھا، یہ دونوں شیطان لوگوں کے درمیان کے واقعات کی اس کو اطلاع کر دیتے تھے (جن کے بل بوتے پر یہ لوگوں کو گمراہ کرتا اور جھوٹی نبوت چمکاتا تھا)۔[2]

اذان شیاطین کا علاج

امام مالک بن انسؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت زید بن اسلمؒ کو بنی سلیم کی کان کا ذمہ دار بنایا گیا یہ کان ایسی تھی جس میں جنات انسانوں کا شکار کر لیتے تھے جب حضرت زید اس کے والی ہوئے تو لوگوں نے آپ سے اس کی شکایت کی تو آپ نے ان کو اذان دینے کا حکم فرمایا کی اونچی

[1] الاصابہ فی معرفۃ الصحابہ ابن حجر عسقلانیؒ (منہ) الاصابہ جلد ۱ صفحہ ۱۸

[2] سنن الکبریٰ بیہقی (منہ)

آوازوں سے اذانیں دو، چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور یہ مصیبت ٹل گئی۔[1]

شیطان کی نسل کا رومی بادشاہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں وہ زمانہ قریب آگیا ہے جب حمل الضأن ظاہر ہوگا۔ کسی نے سوال کیا یہ حمل الضأن کیا ہے؟ فرمایا ایک آدمی ہے اس کے والدین میں سے ایک شیطان ہوگا ملک روم کا بادشاہ بنے گا اور میدان میں پچاس کروڑ فوجیں لائے گا اس زمین کا نام عمق ہوگا۔[2]

(فائدہ) اگر یہ روایت صحیح ہو تو ابھی تک اس کا ظہور نہیں ہوا۔ ہو سکتا ہے کہ قرب قیامت میں دجال کے ساتھ اس کا امدادی فوجوں کی شکل میں ظہور ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ خود وہی دجال ہو جس نے قرب قیامت ظاہر ہو کر خدائی کا دعویٰ کرنا ہے اور یہ پچاس کروڑ کی تعداد اس کے ماننے والوں کی ہو اور مسلمانوں کے مقابلہ کو اتریں کیونکہ یہ دجال بھی شیاطین میں سے ہوگا جیسا کہ آئندہ روایت سے معلوم ہوتا ہے یا یہ کہ اس کے ساتھ یہ پچاس کروڑ کی تعداد شیاطین کی ہو کیونکہ اس بادشاہ کے والدین میں کا ایک شیطان ہوگا اس لیے اس کی نصرت کے لیے اور اسلام کو مٹانے کے لیے اہل اسلام کے سامنے آئیں۔
واللہ اعلم (مترجم)

دجال شیطانوں میں سے ہوگا

کثیر بن مرۃؒ فرماتے ہیں دجال انسان نہیں ہوگا بلکہ شیطان ہوگا۔[3]

[1] طبقات ابن سعد (منہ)

[2] سنن نعیم بن حماد (منہ)

[3] سنن نعیم بن حماد (منہ)

(تنبیہ) یہاں پر حضرت جریر بن عبداللہ بجلیؓ سے ایک رومی سپہ سالار کا وہ واقعہ کچھ تفصیل سے بیان کیا ہے [1] جس کو علامہ سیوطیؒ نے آسمانوں سے باتیں چرانے کے باب میں مسہ کچھ مختصر طور پر بیان کیا تھا ہم نے تکرار کی وجہ سے اس کو یہاں سے حذف کر دیا ہے۔

کثرتِ جنات

ابوالاعیس خولانیؒ (تابعی) فرماتے ہیں جن اور انسانوں کے دس حصہ کریں تو انسان ایک حصہ ہوتے ہیں اور جنات نو حصے ہوتے ہیں۔ [2]

بیت اللہ کا طواف کرنے والی جن عورتیں

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ فرماتے ہیں میں ایک رات حرم شریف میں داخل ہوا تو چند عورتوں کو طواف کرتے دیکھ کر حیران سا ہو گیا، جب انہوں نے طواف کر لیا تو باب الحذاءین سے چل نکلیں، میں نے کہا میں ان کے پیچھے جاؤں گا اور ان کے گھر دیکھوں گا چنانچہ وہ چلتی رہیں حتیٰ کہ ایک وادی میں پہنچیں پھر اس وادی پر چڑھ گئیں میں بھی ان کے پیچھے اس پر چڑھ گیا پھر وہ اس سے اتریں تو میں بھی ان کے پیچھے اتر گیا، پھر وہ ایک ویرانہ میں پہنچیں تو میں بھی ان کے پیچھے داخل ہو گیا میں کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں پر کچھ مشائخ بیٹھے ہوئے ہیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا اے ابن زبیرؓ! آپ یہاں کیسے آگئے؟ میں نے کہا اور تم لوگ کون ہو؟ انہوں نے کہا ہم جنات ہیں۔ میں نے کہا میں نے چند عورتوں کو بیت اللہ شریف کا طواف کرتے دیکھا تھا وہ مجھے کوئی دوسری مخلوق معلوم ہوئیں۔ چنانچہ میں ان کے پیچھے چل پڑا یہاں تک کہ اس جگہ پہنچ گیا۔ انہوں نے کہا یہ ہماری عورتیں تھیں۔ اے ابن زبیرؓ! آپ کیا پسند کریں گے؟

[1] معرفۃ الصحابہ ابونعیم اصبہانی (منہ)

[2] تاریخ ابن عساکر (منہ)

میں نے کہا تازہ کھجور کھانے کو دل چاہ رہا ہے حالانکہ اس وقت مکہ شریف میں تازہ کھجور کا کہیں نام و نشان نہ تھا لیکن وہ میرے پاس تازہ کھجور لے آئے جب میں نے کھا لیا تو انہوں نے کہا جو باقی بچ گئی ہیں ان کو آپ اپنے ساتھ لے جائیں۔

حضرت ابن زبیرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اُن کو اُٹھا اور گھر لوٹا، میرا ارادہ یہ تھا کہ یہ کھجور گھر والوں کو دکھلاؤں گا جب میں گھر میں داخل ہوا تو ان کو ٹوکری میں رکھا پھر ٹوکری کو صندوق میں رکھ کر سو گیا۔ خدا کی قسم میں نیند اور بیداری کے بین بین تھا کہ گھر میں کودنے کی آوازیں سُنیں ان میں سے ایک نے کہا کہاں رکھی ہیں دوسرے نے کہا صندوق میں، ایک نے کہا صندوق کھولو پھر انہوں نے صندوق کھولا۔ پھر ایک نے کہا کھجور کہاں ہیں؟ تو دوسرے نے کہا ٹوکری میں۔ تو اس نے کہا ٹوکری کو کھولو۔ انہوں نے کہا ہم اس کو نہیں کھول سکتے کیونکہ ابن زبیرؓ نے اس پر بسم اللہ پڑھ رکھی ہے۔ تو ایک جن نے کہا یہ جس طرح سے ہے اس کو سالم کو اٹھا لو چنانچہ وہ اس کو اُٹھا کر چل دئے۔

حضرت ابن زبیرؓ فرماتے ہیں میں نے اتنا کسی شئے پر افسوس نہیں کیا جتنا اس پر افسوس کیا کہ ان پر جھپٹ لگا کر ان کو کیسے دبوچ لوں جب کہ وہ میرے گھر ہی میں تھے۔ [1]

[1] تاریخ ابن عساکر (منہ)

شیاطین کے مجموعی حالات

کیا اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے بلا واسطہ کلام کیا تھا؟

علامہ ابن عقیلؒ فرماتے ہیں اگر کوئی یہ سوال کرے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے ابلیس مردود سے بلاواسطہ گفتگو فرمائی تھی؟

(جواب) اس بارے میں علماء نے اختلاف فرمایا ہے درست یہی مذہب ہے جس پر محققین ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابلیس سے براہِ راست کلام نہیں کیا تھا بلکہ کسی فرشتے کی زبان سے اس سے گفتگو فرمائی تھی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کسی سے کلام کرنا اس پر رحمت فرمانے، اس سے راضی ہو جانے، اس کی عزت افزائی کرنے اور اس کی شان بڑھانے کے لیے ہوتا ہے کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت محمد اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے علاوہ سب انبیاء پر اس کلام فرمانے کی وجہ سے فضیلت عطا فرمائی گئی ہے۔[1]

کیا ابلیس فرشتوں میں سے تھا؟

اس میں علماء نے اختلاف فرمایا ہے۔ اکثر علماء یہی فرماتے ہیں کہ ابلیس فرشتوں میں سے تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ فَسَجَدُوا اِلَّا اِبْلِیْسَ (سورۃ بقرہ آیت ۳۴) سب فرشتوں نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا اس مقام پر استثناء بتلا رہا ہے کہ ابلیس فرشتوں کی جنس سے تھا۔

ارشادِ باری تعالیٰ اِلَّا اِبْلِیْسَ کَانَ مِنَ الْجِنِّ سے جو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابلیس جنات

۱؎ ابن عقیل (منہ) لعلہ فی کتاب الفنون

میں سے تھا اس کا یہ حضرات جواب دیتے ہیں کہ جنات بھی فرشتوں کی ایک قسم ہے جبکہ فرشتوں کی ایک قسم کو کروبیون اور دوسری قسم کو روحانیون کہا جاتا ہے۔

شیطان کے مردود ہونے کا واقعہ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ابلیس فرشتوں کے قبائل میں سے ایک قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا جس کو جن کہا جاتا تھا ان کو ملائکہ کے درمیان میں لو کی آگ سے پیدا کیا گیا، ابلیس کا نام حارث تھا اور یہ جنت کے دربانوں میں سے ایک دربان تھا، اس قبیلہ کے علاوہ فرشتوں کے سب قبائل نور سے پیدا کیے گئے اور جنات کو آگ کے شعلہ سے پیدا کیا گیا۔ زمین پر سب سے پہلے یہی رہتے تھے انہوں نے زمین پر فساد برپا کیا، خون بہاتے اور ایک دوسرے کو قتل کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی سرکوبی کے لیے فرشتوں کا لشکر دے کر ابلیس کو روانہ کیا اس نے ان سے جنگ کی اور ان کو سمندروں کے جزیروں اور پہاڑوں کی اطراف میں بھگا دیا۔ جب ابلیس نے یہ کیا تو اس کے نفس میں غرور آگیا، اس نے کہا میں نے ایسا کام کیا ہے جو اور کوئی نہیں کر سکا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کی بات معلوم کر لی لیکن فرشتوں کو اس کا علم نہ ہو سکا تو جب اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمایا "میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانا چاہتا ہوں" تو فرشتوں نے عرض کیا "کیا آپ زمین میں اس کو پیدا کریں گے جو اس میں فساد کرے گا اور خون بہائے گا جیسا کہ جنات نے کیا تھا"، اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ایسی بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے، فرمایا میں نے ابلیس کے دل میں تکبر اور غرور کی بات دیکھی ہے جس کو تم فرشتوں نے نہیں دیکھا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو کھنکھناتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا اور آپ کا جسد خاکی چالیس رات تک ابلیس کے سامنے رکھا رہا، ابلیس آپ کے پاس آتا آپ کو پاؤں کی ٹھوکر مارتا اور منہ سے گھس کر پیچھے سے نکل جاتا اور پیچھے سے داخل ہو کر منہ سے نکل جاتا پھر کہتا تو کچھ

نہیں ہے اگر تو پیدا نہ ہوتا تو کیا حرج تھا، اگر مجھے تم پر مسلط کر دیا گیا تو تجھے تباہ کر دوں گا، اگر مجھے تم پر مسلط کیا گیا تو تجھے گناہوں میں ملوث کر دوں گا.

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ میں روح پھونکی تو فرشتوں کو حکم کیا کہ آدم کو سجدہ کریں تو ان سب نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے انکار کیا اور جو اس کے دل میں تکبّر پیدا ہو چکا تھا اس کی وجہ سے تکبر کیا اور کہا میں اس کو سجدہ نہیں کروں گا میں اس سے بہتر ہوں، عمر میں بڑا ہوں، اور طاقتور جسم کا مالک ہوں اس وقت سے اللہ تعالیٰ نے اس سے خیر چھین لی اور تمام بھلائی سے محروم کر دیا اور اس کو شیطان مردود قرار دیا.[1]

ابلیس کی کتنی عظمت تھی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ابلیس فرشتوں میں بڑا درجہ رکھتا تھا، اس کا قبیلہ بھی فرشتوں کے قبیلوں سے افضل تھا، یہ جنّتوں کا داروغہ اور ذمہ دار تھا، آسمانِ دُنیا پہ اس کا حکم چلتا تھا مجمع البحرین (بحیرہ روم اور فارس) بھی اس کے تصرف میں تھے ایک مشرق کی طرف چلتا اور دوسرا مغرب کی طرف. یہ زمین کا حکمران بھی تھا. اس لیے اس کے نفس نے اس کو گمراہ کیا کہ وہ اس وجہ آسمان والوں میں عظیم اور بلند مرتبہ ہے، اس بات نے اس کے دل میں تکبّر بھر دیا تھا جس کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا، جب یہ سجدہ کرنے کا وقت آیا اس وقت اللہ تعالےٰ نے اس کا تکبر ظاہر کرایا اور قیامت تک اس کو ملعون کر دیا.[2]

ابلیس آسمان و زمین کا حکمران تھا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ فرشتوں کا ایک قبیلہ تھا جس کا نام جن تھا یہ ابلیس انہیں میں

[1] ابن جریر طبری (منہ)

[2] ابن جریر طبری، ابن المنذر (منہ)

سے تھا یہ آسمان اور زمین کا حکمران تھا جب اس نے نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے اس پہ ناراض ہو کر شیطان کو مُردود قرار دے دیا.[1]

ن کو جن کیوں کہتے ہیں

حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن مسعودؓ اور دیگر کئی صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں ابلیس کو پہلے آسمان کا ذمہ دار قرار دیا گیا تھا، یہ فرشتوں کے اس قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا جس کو جن کہا جاتا تھا ابلیس انہیں جنات میں سے تھا، ان کو جن اس لیے کہا گیا کیونکہ یہ جنت کے نگران اور ذمہ دار تھے، ابلیس اپنی حکومت سمیت جنّت کا بھی نگران تھا اس لیے اس کے دل میں تکبر آ گیا اور اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ سب کچھ اس لیے دیا ہے کہ تمام فرشتوں پہ میری برتری ظاہر کرے.[2]

ابلیس ہوا کا نظام بھی سنبھالتا تھا

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں جو دس فرشتے ہوا کا نظام سنبھالتے تھے ان میں سے ایک یہ ابلیس بھی تھا.[3]

ابلیس کا اصل نام

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابلیس کا اصل نام عزازیل تھا، یہ چار پر والے فرشتوں میں بڑا مرتبہ رکھتا تھا. بعد میں خدا کی رحمت سے مردود کر دیا گیا.[4]

[1] ابن جریر، ابن المنذر، کتاب العظمۃ ابو الشیخ، شعب الایمان بیہقی (منہ)

[2] ابن جریر طبری (منہ)

[3] ابن ابی الدنیا (منہ)

[4] ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان (منہ) (۲/۷) ص۹۱، الدر المنثور ۱/۵۵

حضرت ابو المثنیٰؒ فرماتے ہیں کہ ابلیس کا نام نائل تھا جب اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوا تو اس کا نام شیطان رکھ دیا گیا۔[1]

(فائدہ) یہ جو ابلیس کے کئی نام ذکر کیے گئے ہیں یہ سب اس کے نام ہو سکتے ہیں جیسا کہ ہر علاقہ میں چیزوں کے نام الگ الگ ہوتے ہیں۔ (مترجم)

شیطان کا نام ابلیس کیوں رکھا گیا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ شیطان کا نام ابلیس اس لیے رکھا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہر قسم کی خیر سے محروم کر دیا تھا۔[2]

ابلیس فرشتوں کے ایک قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا

حضرت ضحاکؒ نقل کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن مسعودؓ میں اختلاف ہوا تو ان میں سے ایک نے فرمایا کہ ابلیس ملائکہ کے اس قبیلہ سے تھا جن کو "جن" کہا جاتا تھا۔[3]

فرمانِ خداوندی اِلَّآ اِبْلِیْسَ کَانَ مِنَ الْجِنِّ (سورۃ کہف آیت ۵۰) کی تفسیر میں حضرت [illegible] فرماتے ہیں کہ فرشتوں میں ایک قبیلہ تھا اس کو "جن" کہتے تھے (یہ ابلیس انہیں میں سے تھا) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں اگر ابلیس فرشتوں میں سے نہ ہوتا تو اس کو سجدہ کا حکم بھی نہ کیا جاتا، یہ آسمان کا نگران تھا۔[4]

---

[1] ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۷) صـ۹، ابن ابی حاتم، ابن الانباری فی الاضداد، [illegible] بیہقی (درمنثور ۱/۵۵)

[2] ابن جریر (منہ)

[3] ابن المنذر، کتاب العظمۃ ابوالشیخ (منہ)

[4] عبدالرزاق، ابن جریر (منہ)

جنات جنتیوں کے لیے زیور بناتے تھے

ارشادِ خداوندی اِلَّآ اِبْلِیْسَ کَانَ مِنَ الْجِنِّ (سورۃ کہف آیت ۵۰) کی تفسیر میں حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں یہ جنات فرشتوں کے ایک قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے جو ہمیشہ سے قیامت تک جنت والوں کے لیے زیور بناتے رہیں گے۔[1]

ابلیس کی صُورت بدل دی گئی

حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو ملعون قرار دیا اس کی فرشتوں والی بھی صُورت بھی بدل ڈالی اس وقت اس نے آہ فریاد کی اور اس قدر رویا کہ دنیا میں قیامت تک رونے اس میں شمار کیے جا سکتے ہیں (یعنی عرصہ دراز تک روتا رہا) دوسرے اس وقت جب شیطان نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں نماز پڑھتے دیکھا تب بھی بہت رویا تھا، تیسرے جب اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ مکرمہ (کو فتح کرتے) دیکھا اس وقت بھی بہت رویا تھا، اس کی وجہ سے اس کے پاس اس کی اولاد جمع ہوئی تو ابلیس نے کہا تم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی امت کو شرک میں مبتلا کرنے سے ناامید ہو جاؤ لیکن ان کو ان کے دین کے معاملہ میں فتنہ بازی کر سکتے ہو ان میں نوحہ ماتم اور شعر داخل کر دو۔[2]

(فائدہ) اُوپر کے تمام مضامین اس کی وضاحت کر رہے ہیں کہ ابلیس فرشتوں میں سے تھا یہاں پر اس فریق کے دلائل ختم ہو گئے جو ابلیس کو فرشتوں سے مانتے تھے آگے ان حضرات کے دلائل ہیں جو ابلیس کو فرشتوں میں سے نہیں مانتے۔ (مترجم)

---

[1] ابن ابی حاتم، ابوالشیخ (منہ)

[2] ابن ابی الدنیا فی مکائد الشیطان، ابن ابی حاتم، ابوالشیخ (منہ) مکائد الشیطان (۳۳) صـ۵۳، حلیہ ابو نعیم ۹/۶۳، الدر المنثور ۴/۲۲۷

شیطان کے فرشتہ نہ ہونے کے دلائل

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ ابلیس ایک لحظہ کے لیے بھی فرشتوں میں سے نہیں تھا اس کی اصل جن تھی جس طرح سے انسان کی اصل حضرت آدم علیہ السلام تھے۔[1]

امام ابن شہاب (زہریؒ) فرماتے ہیں کہ ابلیس تمام جنات کا باپ ہے جس طرح حضرت آدمؑ تمام انسانوں کے باپ ہیں، آدم انسانوں میں سے تھے اور ان کے باپ تھے اور ابلیس جنات میں سے ہے اور ان کا باپ ہے۔[2]

فرشتوں کی جنات سے جنگ

حضرت شہر بن حوشبؒ فرماتے ہیں ابلیس ان جنات میں سے ہے جس کو فرشتوں نے شکست دی تھی، کسی فرشتے نے ابلیس کو گرفتار کر لیا تھا اور آسمان پر لے گیا تھا۔[3]

شیطان کی گرفتاری

حضرت سعد بن مسعودؒ فرماتے ہیں فرشتے (جنات سے) جنگ کیا کرتے تھے چنانچہ (جنگ میں) جب اس شیطان کو گرفتار کیا گیا یہ اس وقت بچہ تھا پھر فرشتوں کے ساتھ عبادت کرتا رہا۔[4]

---

[1] ابن جریر، ابو الشیخ (منہ)

[2] ابن ابی الدنیا، ابن ابی حاتم، ابو الشیخ (منہ) مکائد الشیطان (۳۲) صفحہ ۵۲ مصائب الانسان ابن مفلح مقدسی صفحہ ۸۳

[3] ابن جریر، ابن ابی حاتم (منہ)

[4] ابن جریر (منہ)

ابلیس فرشتہ نہ تھا

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو قتل کر دے جن کا یہ گمان ہے کہ ابلیس فرشتوں میں سے تھا اللہ تعالیٰ تو فرماتے ہیں (مِنَ الْجِنِّ) وہ جنات میں سے تھا۔[1]

شیطان کے تکبر کی ایک اور وجہ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو روانہ کیا کہ زمین کی سطح سے درست اور شور والا خمیر اٹھا لائے۔ اسی سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کیا تھا اور اسی کی وجہ سے ابلیس نے کہا تھا أَأَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِينًا (سورۃ اسراء آیت ۶۱) کیا میں اس کو سجدہ کروں جس کو آپ نے مٹی سے پیدا کیا اور اس مٹی کو میں خود لایا تھا۔[2]

وسواس ڈالنے کے لیے شیطان جنت میں کیسے داخل ہوا؟

حضرت ابن مسعودؓ اور کئی صحابہ کرامؓ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ سے فرمایا تھا اُسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ (سورۃ بقرہ آیت ۳۵) تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو۔ تو ابلیس نے ان کے پاس جنت میں جانے کا ارادہ کیا تو جنت کے داروغوں نے روک دیا۔ تو یہ سانپ کے پاس آیا اس وقت اونٹ کی طرح سانپ کی چار ٹانگیں ہوا کرتی تھیں اور یہ سب جانوروں سے زیادہ خوبصورت تھا، اس سے شیطان نے بات کی کہ اس کو اپنے منہ میں بٹھا لے تاکہ وہ آدمؑ تک پہنچ جائے۔ چنانچہ سانپ نے اس کو اپنے منہ میں داخل کیا اور داروغوں کے پاس سے گزر کر جنت میں داخل ہو گیا داروغوں کو پتہ نہ چل سکا کیونکہ جس کام

---

[1] ابن منذر، ابن ابی حاتم (منہ)

[2] طبقات ابن سعد، ابن جریر، ابن ابی حاتم (منہ)

کا اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا تھا اس نے ہو کر رہنا تھا۔ چنانچہ شیطان نے سانپ کے منہ سے کلام کیا اور اس کی بات سے کوئی فتنہ محسوس نہ کیا۔ پھر شیطان حضرت آدمؑ کے پاس گیا اور کہا "اے آدمؑ! کیا میں آپ کو ہمیشہ رہنے والے درخت اور کبھی ختم نہ ہونے والے ملک کا پتہ نہ بتلاؤں۔[1]

شیطان کا ساتھ دینے سے سانپ کی بدبختی

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ خدا کے دشمن ابلیس نے خود کو زمین کے سب جانوروں کے سامنے پیش کیا کہ اسے کون اُٹھائے گا تاکہ وہ اس کے ساتھ جنت میں داخل ہو سکے اور آدمؑ سے گفتگو کر سکے تو ہر جانور نے اس سے انکار کر دیا جب ابلیس نے سانپ سے بات کی کہ میں تجھے انسان کی ایذا سے بچاؤں گا اگر تو مجھے جنت میں داخل کر دے تو تو میرے ذمہ ہے تو سانپ نے ابلیس کو اپنے دانتوں میں اُٹھایا حتیٰ کہ شیطان اس کے منہ میں داخل ہو گیا پھر شیطان نے سانپ کے منہ سے گفتگو کی۔

یہ سانپ، چار ٹانگوں پر چلتا اور کپڑے پہنتا تھا، شیطان کا ساتھ دینے سے اللہ تعالیٰ نے اس کے کپڑے بھی اُتار دیئے اور ٹانگیں بھی چھین لیں اور پیٹ کے بل چلا دیا۔

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں یہ سانپ تمہیں جہاں پر ملے اسے مار ڈالو اور اللہ کے دشمن کا اس سے بدلہ چکا دو۔[2]

سانپ کی ٹانگیں

جنات اُونٹ کی شکل میں

ایک محدث بیان کرتے ہیں شیطان جنت میں چار ٹانگوں والے جانور کی شکل میں داخل

[1] ابن جریر، ابن ابی حاتم (منہ)

[2] (تفسیر) عبدالرزاق، (تفسیر) ابن جریر طبری (منہ)

ہوا گویا کہ یہ اُونٹ معلوم ہوتا تھا، اللہ کی اس پر لعنت ہوئی، اس کی ٹانگیں گر گئیں اور سانپ بن گیا۔ حضرت ابو العالیہؒ فرماتے ہیں کہ کچھ اونٹ شروع پیدائش میں جنات ہوتے تھے۔[1]

ابلیس نے حضرت حواؑ کو کیسے وسواس ڈالا

سعید بن احمد بن حضرمیؒ کہتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ و حضرت حواؑ کو جنت میں داخل فرمایا تو حضرت آدمؑ جنت کی سیر کو نکل گئے۔ ابلیس نے آپ کی غیر موجودگی غنیمت جانا اور وہاں پہنچ گیا جہاں حضرت حواؑ موجود تھیں اور ایسی بانسری بجائی کہ سننے والوں نے ایسی لذیذ و پسند کوئی شے نہ سُنی ہو گی حتیٰ کہ حضرت حوا کا جوڑ جوڑ پھڑکنے لگا۔ پھر شیطان نے بانسری ہٹا کر دوسری طرف سے بجایا کہ رونے اور چلانے کا ایسا محشر برپا کیا کہ سننے والوں نے ایسا کبھی نہ سنا ہو گا۔

حضرت حوا نے اس سے فرمایا تو یہ کیا چیز لایا ہے؟

شیطان نے کہا میں جنت میں تمہارا مقام اور اللہ کے نزدیک تمہاری شان دیکھ کر خوش ہوا ہوں اور اس بات کو یاد کر کے کہ تم کو یہاں سے نکال دیا جائے گا تمہارے حق میں رویا اور غمگین ہوا ہوں کیا تمہارے پروردگار نے تمہیں یہ نہیں کہا کہ جب تم اس درخت سے کھاؤ گے تو مر جاؤ گے اور اس جنت سے نکال دیئے جاؤ گے۔ اے حوا! مجھے دیکھو جب میں اس درخت کو کھا چکوں اور مر جاؤں یا میری شکل و صورت بگڑ جائے تو تم اس سے مت کھانا۔ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں تمہارے رب نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا مگر اس وجہ سے کہ تم جنت میں ہمیشہ نہ رہنے لگو۔ میں تمہارے لیے قسم کھاتا ہوں کہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔[2]

[1] (تفسیر) ابن جریر (منہ)

[2] ابن منذر (منہ)

کوکھ پر ہاتھ رکھنا شیطان کا طریقہ ہے

حضرت حمید بن ہلالؒ فرماتے ہیں کہ نماز میں کوکھ پہ ہاتھ رکھنے کو اس لیے منع فرمایا گیا ہے کیونکہ جب شیطان کو زمین پر اُتارا گیا تھا تو اس نے کوکھ پہ ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔[1] (نیز جب شیطان چلتا ہے تو کوکھ پہ ہاتھ رکھ کر چلتا ہے) (ترمذی شریف ۲/۲۲۳)

شیطان زمین پہ کہاں اُتارا گیا؟

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ ابلیس کو بصرہ سے چند میل کے فاصلہ پر دشت میسان پر اُتارا گیا تھا۔[2]

ابلیس کے ہاتھ کی نحوست

حضرت سری بن یحییٰؒ فرماتے ہیں جب حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اُترے تھے تو ان کے ہاتھ میں گندم تھے اور۔۔۔۔ پر ابلیس نے اپنا (منحوس) ہاتھ رکھا ہوا تھا چنانچہ اس کا ہاتھ جس شئے پر پڑا اس کا نفع جاتا رہا۔[3]

شیطان حضرت حوا کے سامنے

(حدیث) حضرت سمُرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

---

[1] ابن ابی شیبہ (منہ)

[2] ابن ابی حاتم (منہ)

[3] ابن ابی حاتم، ابوالشیخ (کتاب العظمۃ) (منہ)

لَمَّا وَلَدَتْ حَوَّاءُ طَافَ بِهَا إِبْلِيسُ وَكَانَ لَا يَعِيشُ لَهَا وَلَدٌ. فَقَالَ: سَمِّيهِ عَبْدَ الْحَارِثِ فَإِنَّهُ يَعِيشُ. فَسَمَّتْهُ عَبْدَ الْحَارِثِ فَعَاشَ. وَكَانَ ذٰلِكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ وَأَمْرِهِ.[1]

حضرت حوا نے جب بچہ جنا تو ابلیس آپ کے گرد گھوما کیونکہ آپ کا کوئی بچہ زندہ نہ رہتا تھا شیطان نے کہا آپ اس کا نام عبدالحارث رکھ دو تو یہ فوت نہ ہوگا۔ چنانچہ انہوں نے اس کا نام عبدالحارث رکھ دیا اور وہ زندہ رہا۔ آپ نے یہ کام شیطان کے القاء اور اس کے کہنے سے کیا تھا۔

(فائدہ) بعد میں جب حضرت آدمؑ کو معلوم ہوا تو انہوں نے بتلایا کہ وہ تو ہمارا دشمن شیطان ابلیس نے یہ حرکت کی تھی چنانچہ اس کے نام کو بدل دیا گیا۔ (مترجم)

شیطان حضرت نوحؑ کے سامنے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں جب حضرت نوح علیہ السلام بیڑے میں سوار ہوئے تو ایک بوڑھے کو دیکھ کر پہچان نہ سکے اور پوچھا تم کون ہو؟ کہا شیطان ہوں۔ تم یہاں کیوں آئے ہو؟ کہا تاکہ تیرے پیروکاروں کے دلوں کو خراب کروں ان کے دل میرے ساتھ ہوں اور بدن تیرے ساتھ۔ نوح علیہ السلام نے فرمایا اے دشمن خدا یہاں سے نکل جاؤ۔ شیطان نے کہا پانچ کام ہیں جن کے ساتھ میں لوگوں کو گمراہ کرتا ہوں، میں اُن میں سے تین تم کو بتا دوں گا اور دو نہیں بتاؤں گا (مجھے کشتی سے نہ نکالو)، حضرت نوح علیہ السلام کی طرف وحی کی گئی کہ آپ کو ان تین کی ضرورت نہیں اس کو کہو کہ وہ دو چیزیں بتادے انہی کی وجہ سے یہ لوگوں کو گمراہ کرتا ہے شیطان نے کہا وہ دونوں یہ ہیں ① حسد اسی کی وجہ سے میں ملعون اور شیطان مردود ہوا ②

---

[1] مسند احمد، ترمذی (حسنہ)، ابن جریر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، حاکم وصححہ (منہ) بدایہ والنہایہ ۱/۹۶، درمنثور ۳/۱۵۱، تفسیر ابن کثیر ۵/۵۲۹۔

حرص۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کے لیے جنت حلال کر دی لیکن چونکہ حضرت آدمؑ کو جنت میں ہمیشہ رہنے کی حرص تھی، اسی وجہ سے میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوا تھا۔

حضرت موسیٰؑ سے شیطان کی ملاقات کا واقعہ

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں اسی طرح سے شیطان حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھی ملا تھا اس نے کہا تھا اے موسیٰ! اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنی رسالت کے لیے منتخب فرمایا ہے اور آپ سے کلام فرمایا ہے میں بھی خدا کی مخلوق ہوں، میں نے گناہ کیا ہے اب توبہ کرنا چاہتا ہوں اپنے پروردگار کے سامنے میرے لیے سفارش کردو تاکہ وہ میری توبہ کو قبول فرمادے۔

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی، اللہ نے فرمایا "اے موسیٰ! میں نے تیری حاجت پوری کر دی"۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ابلیس سے ملے اور فرمایا مجھے یہ حکم ملا ہے کہ تم حضرت آدمؑ کی قبر کو سجدہ کر دو تو تمہاری توبہ قبول کر لی جائے گی۔ تو اس نے تکبر کیا اور غصہ میں آکر کہنے لگا میں نے اس کو زندگی میں سجدہ نہ کیا اب مرجانے کے بعد کیسے کروں؟

ابلیس نے کہا اے موسیٰ! تمہاری میرے حق میں سفارش کرنے سے حق بن گیا ہے تم تین مقام پر مجھے یاد کر لیا کرو (یعنی مجھ سے ڈرا کرو) ہلاکت کی یہی تین جگہیں ہیں۔

(۱) جب غصہ آئے تو سمجھ لینا کہ یہ میرا اثر ہے جو تمہارے دل پر پڑا ہے میری آنکھیں اس وقت تمہاری آنکھوں میں لگی ہوتی ہیں اور میں اس وقت تمہارے خون میں دوڑ رہا ہوتا ہوں۔

(۲) جب دو لشکروں کی جنگ ہو رہی ہو تو اس وقت بھی میں ہی انسان کے پاس آتا ہوں اور اس کو اس کی اولاد بیوی بچے یاد دلاتا ہوں حتیٰ کہ وہ پیٹھ دے کر بھاگ جائے۔

(۳) نامحرم عورت کی مجلس میں بیٹھنے سے بھی بچتے رہو کیونکہ میں اس کا تیرے پاس اور تیرا اس کے پاس قاصد بنتا ہوں۔[1]

[1] ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان (دمنہ) (۴۴) ص۶۵، تلبیس ابلیس ص۳۲، احیاء العلوم ۳/۳۱، درمنثور ۱/۵۱، مصائب الانسان ص۱۲۸

ابلیس کی توبہ کی خواہش

حضرت ابو العالیہؒ فرماتے ہیں جب حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی لنگر انداز ہوئی تو آپ نے ابلیس کو کشتی کے پچھلے حصہ میں موجود دیکھا تو فرمایا تو تباہ ہو جائے تیری وجہ سے زمین والے ہلاک ہوئے تو نے ان کو تباہ کر دیا؟ ابلیس نے کہا تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا تم توبہ کر لو۔ اس نے کہا پھر آپ اللہ عزوجل سے پوچھیں کیا میری توبہ قبول ہونے کی گنجائش ہے؟ تو حضرت نوح نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی کہ اس کی توبہ کی صورت یہ ہے کہ وہ آدم کی قبر کو سجدہ کرے۔ تو حضرت نوح نے شیطان سے فرمایا تیری توبہ مقرر ہو گئی ہے۔ اس نے پوچھا کیسے؟ فرمایا تو قبر آدم کو سجدہ کر دے۔ اس نے کہا میں نے زندگی میں اس کو سجدہ نہیں کیا تھا اب اس کے مرجانے کے بعد کیسے کر لوں۔[1]

ابلیس سفینہ نوحؑ میں کیسے داخل ہوا؟

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ کشتیِ نوح میں سب سے پہلے چیونٹی داخل ہوئی اور سب سے آخر میں گدھا۔ اور ابلیس گدھے کی دم سے لٹک کر داخل ہوا تھا۔[2]

کشتی میں داخلہ کے وقت ابلیس کی شرارت اور حیلہ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں جانوروں میں سے سب سے پہلے چیونٹی کو سوار کیا اور آخر میں گدھے کو۔ جب گدھے نے اپنا اگلا حصہ کشتی میں داخل کر لیا تو ابلیس اس کی دم سے لپٹ گیا جس کی وجہ سے گدھا اپنے پاؤں اندر نہ لے جا سکا، حضرت نوح

[1] مکائد الشیطان ابن ابی الدنیا (دمنہ) درمنثور ۳/۳۳، مصائب الانسان ص۱۲۸

[2] بحوالہ از علامہ سیوطیؒ

علیہ السلام نے یہ کہنا شروع کر دیا تو تباہ ہو جائے اندر آجا تو اس نے پاؤں اُٹھاتے مگر
نہ ہوئی حتیٰ کہ حضرت نوحؑ نے فرمایا پُورا داخل ہو جا چاہے تیرے ساتھ شیطان بھی کیوں (نہ)
ہو۔ آپ کی زبان سے یہ الفاظ جاری ہو گئے۔ جب حضرت نوحؑ نے یہ فرمایا شیطان نے گدھے
کا راستہ صاف چھوڑ دیا اور گدھا اندر آ گیا اور شیطان بھی اس کے ساتھ ہی آ گیا تو اس
سے نوح نے پوچھا اے دشمنِ خدا تمہیں کس نے داخل کیا؟ اس نے کہا کیا آپ نے (گدھے
سے) نہیں کہا تھا کہ داخل ہو جا چاہے تیرے ساتھ شیطان بھی کیوں نہ ہو۔ آپ نے (فرمایا)
چل نکل یہاں سے۔ اس نے کہا تم پر مجھے سوار کرنا لازمی ہے (کیونکہ مجھے قیامت تک مہلت
ملی ہوئی ہے اور اللہ نے اس عذاب کے طوفان سے مجھے اسی کشتی کے ذریعہ سے بچانا
ہے) چنانچہ یہ کشتی کی چھت پر سوار رہا۔ [1]

ابلیس گدھے کی دُم میں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے گدھے کو کشتی میں سوار کرانے کا
ارادہ کیا تو حضرت نوحؑ نے گدھے کے کانوں سے کھینچا اور ابلیس نے اس کی دُم سے۔ نوح
علیہ السلام اس کو اپنی طرف کھینچتے تھے اور ابلیس ملعون اپنی طرف۔ تو حضرت نوحؑ نے فرمایا
اے شیطان داخل ہو جا تو گدھا بھی داخل ہو گیا اور ابلیس بھی اس کے ساتھ داخل ہو گیا
جب کشتی چل پڑی تو ابلیس گدھے کی دم میں گانا گانے لگا تو حضرت نوحؑ نے پوچھا تو تباہ
ہو جائے تجھے کس نے کشتی میں آنے کی اجازت دی؟ کہا آپ نے۔ آپ نے فرمایا
کب؟ کہا جب آپ نے گدھے سے کہا تھا اے شیطان داخل ہو جا تو میں آپ کی
اجازت سے داخل ہوا تھا۔ [2]

---

[1] ابن جریر، ابن ابی حاتم (منہ)

[2] تفسیر ابوالشیخ (منہ)

شیطان کشتیٔ نوح کے بانس پر

حضرت عطاءؒ اور حضرت ضحاکؒ فرماتے ہیں جب ابلیس سفینۂ نوح میں بیٹھنے کے
لیے آیا تو حضرت نوحؑ نے اس کو دُور کر دیا۔ شیطان نے کہا اے نوح! مجھے تو مہلت ملی
ہوئی ہے تیرا مجھ پر کوئی بس نہیں چل سکتا (یعنی تم مجھے نہیں روک سکتے) چنانچہ حضرت
نوح نے جان لیا کہ یہ سچ کہہ رہا ہے لہٰذا اس کو اجازت دے دی کہ کشتی کے بانس پر
بیٹھ جائے۔ [1]

شیطان کا انگور میں جھگڑا

حضرت مسلم بن یسارؒ فرماتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ اپنے
ساتھ (کشتی میں) ہر مخلوق کا جوڑا لے لیں ایک فرشتہ بھی ان کے ساتھ ہو گا، چنانچہ آپ نے
ایک ایک جوڑا اٹھالیا، انگور باقی رہ گئے تو ابلیس نے آکر کہا یہ تو سب میرے ہیں تو حضرت
نوحؑ نے فرشتہ کی طرف دیکھا (کہ تمہارا کیا مشورہ ہے؟) اس نے کہا یہ آپ کا شریک ہے
آپ اس سے بہتر شرکت کا معاملہ کریں۔ تو حضرت نوحؑ نے فرمایا بہت اچھا اور فرمایا دو
تہائیاں میری اور ایک تہائی اس کی، فرشتے نے پھر کہا آپ اس سے بھی اچھی شرکت کا معاملہ
کریں۔ تو آپ نے فرمایا آدھے میرے آدھے اس کے۔ تو ابلیس نے کہا (نہیں) یہ تو سب
میرے ہیں تو حضرت نوحؑ نے فرشتے کی طرف دیکھا تو اس نے کہا یہ آپ کا شریک ہے تو
آپ نے فرمایا بہت اچھا میری ایک تہائی اس کی دو تہائیاں۔ فرشتے نے کہا آپ نے
بہت اچھا کیا آپ محسن ہیں آپ اس کو انگور کی شکل میں کھائیں گے اور یہ کشمش بنا کر اور
جُوس بنا کر تین دن تک پیئے گا۔ [2]

---

[1] (تاریخ) ابن عساکر (منہ)

[2] ابن ابی حاتم (منہ)

حضرت محمد بن سیرینؒ سے بھی ایسے ہی منقول ہے لیکن آخر میں یوں ہے کہ آپ اس کو پکائیں گے جس سے دو ثلث خباثت اُتر جائے گی یہ شیطان کا حصہ ہوگا اور باقی ایک ثلث آپ کے (یعنی انسانوں کے) پینے کے لیے ہے۔[1]

حضرت انس بن مالکؓ سے اس طرح سے روایت ہے کہ شیطان نے حضرت نوح علیہ السلام سے انگور کی لڑی کے متعلق جھگڑا کیا اور کہا یہ میری ہے، حضرت نوح نے فرمایا یہ میری ہے، تو اُن کی صلح اس پر ہوئی کہ ایک تہائی حضرت نوح کے لیے اور دو تہائیاں شیطان کے لیے۔[2]

شیطان حضرت ابراہیمؑ کے مقابلہ میں

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسحٰق علیہ السلام کو خواب میں ذبح کرتے دیکھا (تو چونکہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے اس لیے حضرت ابراہیم کو اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کی خواب میں وحی کی گئی) اس لیے شیطان نے کہا اگر میں ان کو اس موقع پر فتنہ میں نہ ڈالا تو پھر کبھی نہیں ڈال سکوں گا۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے لے کر نکلے تو شیطان حضرت سارہؓ کے پاس گیا اور کہا ابراہیم تمہارے بیٹے کو کہاں لے کر جا رہے ہیں؟ فرمایا اپنے کسی کام کو۔ شیطان نے کہا یہ اپنے کسی کام کو نہیں لے کر جا رہے بلکہ اس کو ذبح کرنے کے لیے لے کر جا رہے ہیں۔ انہوں نے پوچھا وہ اس کو کیوں ذبح کریں گے؟ کہا اس کا خیال ہے کہ اس کا اللہ نے حکم کیا ہے تو انہوں نے فرمایا حضرت ابراہیمؑ نے اللہ کا حکم مانا تو بہت اچھا کریں گے۔

تو شیطان وہاں سے (نامراد ہو کر) حضرت اسحٰقؑ کے پاس گیا اور کہا تمہارا والد تمہیں

[1] (تفسیر) ابن منذر (منہ)

[2] سنن نسائی (منہ) نسائی کتاب الاشربہ باب ۵۳

کہاں لے جا رہا ہے؟ فرمایا اپنے کسی کام کے لیے۔ کہا وہ تمہیں اپنے کام کے لیے نہیں لے جا رہا بلکہ وہ تمہیں ذبح کرنے کے لئے جا رہا ہے۔ آپ نے پوچھا وہ مجھے کیوں ذبح کریں گے؟ کہا اس کا خیال ہے کہ اللہ نے اس کو اس کا حکم فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر اس کا حکم فرمایا ہے تو خدا کی قسم وہ اس کو ضرور کر گزریں۔

چنانچہ شیطان ان کو چھوڑ کر حضرت ابراہیمؑ کے پاس گیا اور کہا اپنے بیٹے کو کہاں لے کر جا رہے ہو۔ فرمایا کسی کام کو۔ کہا تم کسی کام کو لے کر نہیں جا رہے ہو بلکہ اس کو ذبح کرنے لے جا رہے ہو، فرمایا میں اس کو کیوں ذبح کروں گا؟ کیا تمہارا گمان ہے اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم فرمایا ہے۔ فرمایا اللہ کی قسم! اگر اللہ نے مجھے اس کا حکم فرمایا ہے تو میں ضرور کروں گا۔ تو شیطان نے آپ کو چھوڑ دیا اور اپنی پیروی کرانے سے مایوس ہو گیا۔[1]

شیطان کا حضرت ابراہیمؑ کے قربانی کرنے میں رکاوٹ کی کوشش کرنا

حضرت قتادہؒ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا بیٹا ذبح کرنے کا حکم دیا تو آپ نے فرمایا اے بیٹے چھری لے آؤ۔

شیطان نے کہا یہ وقت ہے میں اس وقت آل ابراہیم میں خدا کی نافرمانی پیدا کر سکتا ہوں۔ چنانچہ یہ حضرت ابراہیمؑ کو ان کے دوست کی شکل میں ملا اور کہا اے ابراہیم! کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا کسی کام کو جا رہا ہوں۔ کہا تم نے جو خواب دیکھا ہے اس کی وجہ سے اللہ کی قسم تم اپنے بیٹے کو ذبح کرنے جا رہے ہو خواب کبھی درست ہوتا ہے کبھی غلط، اسحٰق کو ذبح کرنے کے سوا تم خواب میں کچھ نہیں دیکھتے؟

جب شیطان مردود نے دیکھا کہ ابراہیم کو نہیں پھسلا سکا تو حضرت اسحٰق سے ملا اور ان سے کہا اے اسحٰق کہاں جا رہے ہو؟ فرمایا حضرت ابراہیم کے کام کو۔ کہا ابراہیم تو تمہیں

[1] عبدالرزاق، ابن جریر، حاکم، شعب الایمان بیہقی (منہ)

ذبح کرنے لے جارہے ہیں۔ حضرت اسحٰق نے فرمایا ان کو میرے ذبح کر دینے سے کیا فائدہ ہوگا۔ پھر فرمایا تو نے کسی کو دیکھا ہے جس نے اپنے بیٹے کو ذبح کیا ہو؟ کہا وہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے لیے ذبح کرے گا۔ فرمایا اگر وہ مجھے اللہ کے لیے ذبح کریں گے تو میں صبر کروں گا۔ اللہ تعالیٰ اس کا اہل ہے (کہ میں اس کے لیے قربان ہو جاؤں)۔

جب شیطان نے دیکھا کہ وہ حضرت اسحٰق کو بھی نہیں پھسلا سکا تو حضرت سارہ کے پاس گیا اور پوچھا کہ اسحٰق کہاں جا رہا ہے؟ فرمایا ابراہیمؑ کے ساتھ اس کام کے لیے۔ کہا وہ تو اس کو ذبح کرنے لیے جا رہا ہے۔ انہوں نے فرمایا کیا تو نے کسی کو دیکھا ہے جو اپنے بیٹے کو ذبح کر دے؟ کہا وہ اس کو اللہ کے لیے ذبح کرے گا۔ فرمایا اگر وہ اسے اللہ کے لیے ذبح کریں گے تو ابراہیم اور اسحٰق اللہ کے بندے ہیں اور اللہ کی ذات اس کے لائق ہے۔

جب شیطان نے دیکھا کہ حضرت سارہ پر اس کا بس نہیں چل سکا تو مقام منیٰ میں (جمرہ) عقبیٰ کے پاس آیا اور غصہ سے اتنا پھولا کہ پوری وادی میں اپنے جسم کو پھیلا دیا، اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ایک فرشتہ (حضرت جبریل بھی) تھے۔ فرشتہ نے کہا اے ابراہیم! سات کنکریاں مارو اور ہر کنکری کے بعد اللہ اکبر کہو۔ چنانچہ اس طریقہ سے شیطان راستہ سے ہٹ گیا۔ پھر جب حضرت ابراہیم چل کر جمرہ ثانیہ پر پہنچے تب بھی غصہ میں پھول کر ساری وادی کو بھر دیا، فرشتہ نے کہا اے ابراہیم! پھر سات کنکریاں مارو۔ چنانچہ آپ نے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہی جس سے اس نے راستہ کھول دیا۔ پھر حضرت ابراہیمؑ جمرہ ثالثہ پر پہنچے تو شیطان پھر پھول گیا اور وادی کے سب راستے بند کر دیئے تو فرشتہ نے پھر کہا اس کو کنکریاں ماریئے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم نے سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری مارنے کے بعد اللہ اکبر کہا اس طرح سے ملعون راستہ سے ہٹا اور آپ قربان گاہ تک پہنچ گئے۔ [1]

[1] ابن ابی حاتم (منہ)

حضرت ابراہیمؑ نے شیطان کو کنکریاں ماریں

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قربانی کا حکم ہوا تو منیٰ میں شیطان نے آپ کا مقابلہ کیا لیکن آپ جیت گئے۔ پھر حضرت جبریل آپ کو جمرہ عقبیٰ پر لے گئے لیکن شیطان نے وہاں بھی رکاوٹ ڈالنا چاہی تو آپ نے اس کو سات کنکریاں ماریں اور چل پڑے، پھر شیطان نے جمرہ وسطیٰ میں آکر رکاوٹ ڈالنا چاہی تب بھی آپ نے سات کنکریاں ماریں، حتی کہ وہ بھاگ گیا۔ [1]

قربان اسماعیلؑ ہوئے یا اسحاقؑ

(فائدہ) مذکورہ روایات سے یہی ثابت ہوتا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت اسحٰق علیہ السلام کو قربان کرنے کے لیے لے گئے تھے، حضرت عمر بن خطاب، حضرت عباس، حضرت ابن مسعود، حضرت انس بن مالک، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بھی ایسے ہی منقول ہے۔ حضرت علیؓ سے اس کے متعلق روایات کا اختلاف ہے بعض میں حضرت اسحاق کو بعض میں حضرت اسماعیل کو ذبیح بیان کیا گیا ہے۔ تابعین میں حضرت کعبؒ، سعید بن جبیرؒ، مجاہدؒ، قاسم بن برہؒ، مسروقؒ، قتادہؒ، عکرمہؒ، وہب بن منبہؒ، عبید بن عمیرؒ، عبدالرحمن بن یزیدؒ، ابوالہذیلؒ، ابن شہاب زہریؒ، سدیؒ بھی حضرت اسحاقؑ کو ذبیح مانتے ہیں، امام احمد بن حنبلؒ نے بھی اس کو اختیار کیا ہے، علامہ سہیلیؒ فرماتے ہیں حضرت اسحاق علیہ السلام کے ذبیح ہونے میں شک ہی نہیں ہو سکتا۔

علماء کا ایک اور گروہ یہ کہتا ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ابراہیم علیہ السلام قربان کرنے کے لیے لے گئے تھے۔ اس کے قائل حضرت عبداللہ بن عمرؓ، حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور حضرت امام حسنؓ اور حضرت سعید بن المسیبؒ، امام شعبیؒ، محمد بن کعب قرظیؒ ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ

[1] ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، شعب الایمان بیہقی (منہ)

اور عمرو بن العلاء ؒ سے بھی یہی روایت کیا گیا ہے۔[1] (مترجم)

شیطان زمین میں دھنس گیا

(حدیث) حضرت ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

إِنَّ جِبْرِيلَ ذَهَبَ بِإِبْرَاهِيمَ إِلَى جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ، فَعَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ فَسَاخَ، ثُمَّ أَتَى بِهِ الْجَمْرَةَ الْوُسْطَى فَعَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ فَسَاخَ ثُمَّ أَتَى بِهِ الْجَمْرَةَ الْوُسْطَى فَعَرَضَ لَهُ الشَّيْطَانُ فَرَمَاهُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ فَسَاخَ۔[2]

جب جبریل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لے کر جمرہ عقبہ کی طرف گئے تو شیطان نے رخنہ اندازی کی تو آپ نے اس کو سات کنکریاں ماریں جن سے وہ زمین میں دھنس گیا پھر ان کو جمرہ وسطی کے پاس لے آئے تب بھی اس نے رخنہ اندازی کی تو پھر آپ نے اس کو سات کنکریاں ماریں اور وہ پھر زمین میں دھنس گیا پھر جبریل آپ کو ایک اور جمرہ کے پاس لے آئے شیطان نے مقابلہ کیا۔ پھر آپ نے اس کو سات کنکریاں ماریں۔ چنانچہ وہ پھر زمین میں دھنس گیا۔

موسیٰ علیہ السلام سے شیطان کا مقابلہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک دفعہ کہیں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس ابلیس حاضر ہوا اس نے رنگ دار ٹوپی پہن رکھی تھی جب آپ کے قریب ہوا تو ٹوپی اتار کر رکھ دی

[1] آکام المرجان فی احکام الجان علامہ محمد بن عبداللہ شبلی حنفی ۷۶۹ھ ص۹۰، طبع خیر کثیر کراچی

[2] مسند احمد (مفہ) مسند احمد ۱/۳۰۶، مجمع الزوائد ۳/۲۵۹، کنز العمال حدیث ۱۲۱۴۵

اور آپ کے پاس آکر کہا السلام علیک یا موسیٰ۔ موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا تم کون ہو؟ کہا ابلیس فرمایا خدا تجھے زندہ نہ چھوڑے کیوں آئے ہو؟ کہا اس لیے کہ میں آپ کے سامنے مسلمان ہو جاؤں کیونکہ اللہ کے نزدیک آپ کی بڑی شان اور قدر ہے۔ آپ نے پوچھا یہ کیا چیز تھی، جو میں نے تم پر دیکھی تھی؟ کہا اس کی وجہ سے میں انسانوں کے دل لیتا ہوں۔ فرمایا انسان کے کون سے کام کرنے سے تو اس پر غالب ہوتا ہے؟ کہا وہ جب خود پسندی میں مبتلا ہو اور اپنے عمل کو بہت سمجھنے لگے میں آپ کو تین چیزوں سے ڈراتا ہوں (۱) وہ عورت کو جو آپ کے لیے حلال نہ ہو اس سے خلوت نہ کرنا کیوں کہ جب کوئی شخص نامحرم عورت سے خلوت کرتا ہے تو میں اس وقت موجود ہوتا ہوں اور اس کو گناہ میں مبتلا کر دیتا ہوں (۲) جب تو اللہ کے ساتھ کسی قسم کا معاہدہ کرے تو اس کو پورا کیا کر کیونکہ کوئی شخص جو اللہ کے ساتھ کوئی معاہدہ کرتا ہے میں اس کے پیچھے پڑ جاتا ہوں حتیٰ کہ اس کے ایفائے عہد سے پھیر دیتا ہوں (۳) اور جب تو کوئی صدقہ خیرات نکال اس کو خرچ کر دیا کر۔ کیونکہ جو شخص صدقہ خیرات نکالے مگر خرچ نہ کرے تو میں اس کے پیچھے بھی پڑ جاتا ہوں تا آنکہ وہ نکالا ہوا صدقہ مستحقین کو نہیں دیتا اس کے بعد شیطان تین مرتبہ ہلاکت ہلاکت پکارتے ہوئے واپس چلا گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جان لیا کہ انسانوں کو کون کون سے کاموں سے بچنا چاہیئے (جن سے شیطان کو ان کے گمراہ کرنے میں زیادہ موقع ملتا ہے)۔[1]

حضرت موسیٰ ؑ سے شیطان کی امید گناہ

حضرت فضیل بن عیاض ؒ فرماتے ہیں ہمارے ایک شیخ نے بیان کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس ابلیس اس وقت آیا جب آپ اللہ تعالیٰ سے مناجات فرما رہے تھے۔ فرشتے نے اس

[1] ابن ابی الدنیا (مفہ) مکائد الشیطان ۴/۷ ص۷، تلبیس ابلیس ص۳۱، ۳۱، احیاء العلوم غزالی ۳/۳۱-۹۷

کو کہا تو تباہ ہو جائے حضرت موسیٰؑ سے کیا چاہتا ہے وہ بھی اس حالت میں جب وہ اللہ
مناجات کر رہے ہیں ؟ شیطان نے کہا میں اس سے وہی امید باندھ کر آیا ہوں جس کی
نے آدمؑ سے امید کی تھی جب وہ جنت میں تھے۔[1]

حضرت ذُوالکفلؑ کے مقابلہ میں

حضرت عبداللہ بن حارثؓ فرماتے ہیں ایک نبی نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم میں
کون شخص ایسا ہے جو غصہ نہ ہونے کی ذمہ داری دے اور میرے درجہ میں پہنچے اور میری
میں میرا جانشین بنے ؟ اس جماعت میں سے ایک جوان نے کہا میں ضمانت دیتا ہوں
نبی نے پھر پوچھا تو بھی اسی جوان نے جواب دیا میں ضمانت دیتا ہوں. چنانچہ جب ان کا
ہوا تو یہ جوان ان کے درجہ پر فائز ہوئے اور ابلیس بھی ان کو غصہ آلود کرنے کے لیے
تو آپ نے ایک آدمی سے فرمایا تم شیطان کے ساتھ جاؤ. چنانچہ جب وہ واپس آیا اور
کہ مجھے تو کچھ نظر نہیں آیا شیطان پھر آیا آپ نے اس کے ساتھ ایک اور آدمی کر دیا
بھی آکر بتلایا کہ اسے کچھ نظر نہیں آیا، پھر جب شیطان (تنگ کرنے کے لیے) آیا تو آپ
اس کا ہاتھ پکڑ لیا (اور غصہ نہ کیا) اور شیطان کھسک گیا. اس واقعہ کی بنا پر آپ کا نام
پڑ گیا کیونکہ آپ نے غصہ ظاہر نہ کیا تھا۔[2]

شیطان کی ایذا اور صبر ایوبؑ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ شیطان نے آرزو کی کہ اے پروردگار
حضرت ایوبؑ پر مسلط کر دے. اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے تجھے ان کی مال و اولاد پر مسلط

---

[1] ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۴۸) ص۲۷، تلبیس ابلیس ص۳۱

[2] ابن ابی الدنیا کتاب ذم الغضب، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم (فی تفاسیر ہم) (منہ)

ان کے بدن پر مسلط ہونے کی تجھے اجازت نہیں. چنانچہ شیطان نے اپنے لشکر جمع کیے
کہا مجھے حضرت ایوبؑ پر مسلط کیا گیا ہے تم مجھے اپنا تسلط دکھاؤ. تو شیاطین پہلے تو آگ
کر سامنے آئے پھر مشرق سے مغرب اور مغرب سے مشرق تک پانی بن گئے.

شیاطین نے ان میں سے ایک گروہ کو حضرت ایوبؑ کی کھیتی کی طرف روانہ کیا، ایک
کے اونٹوں کی طرف، ایک کو ان کی گائیوں کی طرف، ایک کو ان کی بکریوں کی طرف، اور
حضرت) ایوبؑ تم سے محفوظ نہیں رہ سکتا مگر صبر کے ساتھ، چنانچہ انہوں نے حضرت
پر مصیبت پر مصیبت ڈھائی اور کھیتی والا آپ کے پاس آیا اور کہا دیکھا نہیں اللہ تعالیٰ
آپ کی زراعت پر آگ اُتاری جس نے اس کو راکھ کر دیا، پھر آپ کے پاس اونٹوں والا
اور کہا اے ایوب! آپ نے نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے اونٹوں پر مصیبت ڈال دی
اور وہ مر گئے، پھر بکریوں والا آیا اور کہا اے ایوبؑ! آپ نے نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ نے
کی بکریوں پر دشمن بھیج دیا جس نے ان کو تباہ کر دیا.
اور اب آپ اور آپ کی اولاد اکیلے رہ گئے.

پھر شیطان نے آپ کی اولاد کو سب سے بڑے مکان میں جمع کیا جب وہ کھانے
پینے میں مشغول تھے تو ایسی ہوا چلائی کہ گھر کے ستون اکھڑ گئے اور مکان کو ان کے اوپر
گرا دیا.

پھر شیطان حضرت ایوبؑ کے پاس لڑکے کی شکل میں آیا اس نے کانوں میں بالیاں
ان رکھی تھیں. اس نے کہا اے ایوب! تم نے اپنے پروردگار کو دیکھا ہے اس نے تیرے
بیٹوں کو مکان میں جمع کیا جب وہ کھانے پینے میں مشغول ہوئے تو ایسی ہوا چلائی جس نے
مکان کے ستون تک اُکھیڑ دیئے اور اس کو اُن پر گرا دیا، اگر تو ان کو کھانے پینے اور
ان میں غلطاں دیکھتا تو کیا حالت ہوتی ؟ حضرت ایوبؑ نے پوچھا تم اس وقت کہاں تھے ؟
کہا میں اس وقت ان کے ساتھ تھا. پوچھا پھر تم کیسے بچ گئے ؟ کہا بس بچ گیا. حضرت ایوبؑ

نے فرمایا پھر تو شیطان ہے، پھر فرمایا میں اب اس حالت میں ہوں جب میری والدہ نے مجھے جنا تھا، پھر آپ کھڑے ہوئے، سر منڈوایا اور کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی، تو شیطان نے اپنی ناکامی اور حضرت ایوبؑ کے صبر پہ) اتنا رویا کہ اس کو آسمان اور زمین والوں نے سُنا تھا۔

پھر شیطان آسمان کی طرف چڑھا (کیونکہ اس زمانہ میں شیطان کو آسمان پر جانے کی اجازت تھی) اور کہا اے رب! وہ تو مجھ سے بچ نکلا آپ مجھے خود اسی (کے بدن) پر مسلط ہونے کی اجازت دے دیں کیونکہ میں اس پر آپ کی اجازت کے بغیر غالب نہیں آسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جا میں نے ان کے جسم پر بھی حملہ کرنے کی اجازت دے دی۔

تو شیطان پھر اُترا اور آپ کے قدموں کے نیچے سے پھونک ماری تو آپ پیروں سے لے کر سر تک کانپ گئے اور سارا بدن پھوڑا بن گیا اور آپ راکھ پہ گر گئے حتیٰ کہ ان کا پیٹ ظاہر ہو گیا۔

آپ کی بیوی آپ کی خدمت کرتی تھیں ایک دفعہ اُنہوں نے عرض کیا اے ایوب! خدا کی قسم مجھے خدمت اور فاقہ سے بڑی دقت ہو رہی ہے، میں نے اپنا سب قیمتی سامان روٹی کے بدلہ میں بیچ کر تمہیں کھلا دیا ہے دُعا کرو اللہ تعالیٰ آپ کو شفا کاملہ عطا فرما دے۔ آپ نے فرمایا تو تباہ ہو جائے ہم ستر سال تک نعمتوں میں رہے اب صبر کرو تاکہ ہم دُکھ میں بھی ستر سال گزار لیں، چنانچہ آپ نے اس دُکھ اور مصیبت کے امتحان میں بھی ستر سال کاٹ دیئے۔[1]

تکلیفِ ایوبؑ سے شیطان لذت لیتا تھا

طلحہ بن مصرفؒ کہتے ہیں ابلیس ملعون نے کہا مجھے (حضرت) ایوبؑ سے کوئی خوشی نہیں ملی تھی سوائے اس کے کہ جب میں اُن کے درد سے کراہنے کو سنتا تھا تو معلوم ہوتا تھا کہ میں نے ان

[1] کتاب الزہد امام احمد، ابن ابی حاتم (فی تفسیرہ) (منہ) آکام المرجان ص۲۱۱ والترجمۃ لہ

کو بڑی تکلیف پہنچائی ہے۔[1]

حضرت ایوبؑ کی بیوی سے دھوکہ کی کوشش

حضرت وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں کہ ابلیس نے حضرت ایوبؑ کی بیوی سے پوچھا یہ مصیبت تمہیں کیسے پہنچی؟ فرمایا اللہ کی قدرت سے۔ شیطان نے کہا تم میرے پیچھے آؤ، تو وہ اس کے پیچھے گئیں تو شیطان نے ان کو وہ سب چیزیں ایک وادی میں جمع شدہ دکھائیں اور کہا تم مجھے صرف سجدہ ہی کر دو میں یہ سب تمہیں واپس کر دوں گا۔ فرمایا میرا خاوند بھی ہے میں ان سے اس کی اجازت لے لوں تب سجدہ کروں گی، چنانچہ انہوں نے حضرت ایوبؑ کو بتایا تو آپ نے فرمایا ابھی تک وہ گھڑی نہیں آئی کہ تو جان لیتی کہ وہ شیطان تھا، اگر میں شفایاب ہوا تو تجھے اس کے بدلہ میں سو دُرّے ماروں گا۔[2]

دوسرا واقعہ

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں ابلیس ملعون راستہ میں بیٹھا اور صندوق کھول کر لوگوں کے علاج کرنے لگا۔ حضرت ایوبؑ کی بیوی نے کہا اے بندہ خدا! یہاں پر ایک آدمی ایسی ایسی مرض میں مبتلا ہے کیا تم اس کا بھی علاج کرو گے؟ اس نے کہا ضرور کروں گا لیکن شرط یہ ہے کہ اگر میں نے اس کو درست کر دیا تو تم صرف اتنا کہہ دینا کہ تُو نے شفا دے دی اس کے علاوہ میں تم سے کوئی اور فیس نہیں لوں گا۔

تو وہ حضرت ایوبؑ کے پاس آئیں اور اُن کو اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تم پہ بھی

[1] عبداللہ بن احمد زوائد زہد، ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۴۹) ص۴۲، در منثور ۴/۳۳۴، زوائد زہد ص۱۱۳

[2] ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۵۰) ص۴۳

افسوس ہے یہ تو شیطان تھا۔ قسم بخدا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے شفا عطا فرمائی تو میں تمہیں سو درے ماروں گا (کہ تو شیطان کے ورغلانے میں کیوں پھنس گئی)۔[1]

حضرت ایوبؑ کو مبتلائے مصیبت کرنے والے شیطان کا نام

نوف بکالیؒ کہتے ہیں جس شیطان نے حضرت ایوب علیہ السلام کو ایذا پہنچائی تھی اس کا نام "سیوط" تھا۔[2]

شیطان حضرت یحییٰؑ کے سامنے

حضرت وہیب بن الوردؒ فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ابلیس ملعون حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کے سامنے ظاہر ہوا اور کہنے لگا میں آپ کو ایک نصیحت کرنا چاہتا ہوں؟ آپ نے فرمایا تو جھوٹ بولتا ہے تو مجھے نصیحت نہیں کر سکتا بلکہ تو مجھے انسانوں کے متعلق کچھ بتلا؟ اس نے کہا ان کی ہمارے سامنے تین قسمیں ہیں:۔

(۱) سب سے پہلی قسم تو ہم پر سب سے زیادہ گراں ہے ہم ان کو گناہ میں مبتلا کرتے اور خوش ہوتے ہیں پھر وہ وقت نکال کر استغفار اور توبہ کر لیتا ہے اس طرح سے وہ ہماری محنت پر پانی پھیر دیتا ہے پھر ہم اس کو مبتلا کرتے ہیں تو وہ پھر مبتلا ہو جاتا ہے ہم اس سے کبھی مایوس نہیں ہوتے اور اپنا مطلب بھی حاصل نہیں کر پاتے ہمیں اس کے (گمراہ کرنے) کی بڑی فکر ہوتی ہے۔

(۲) یہ قسم ہمارے ہاتھوں میں اس گیند کی طرح ہے جو تمہارے بچوں کے ہاتھوں میں ہوتی ہے ہم جیسے چاہیں ان کو شکار کر لیتے ہیں ہم ان کو کافی ہوتے ہیں۔

[1] کتاب الزہد امام احمد، عبد ابن حمید، ابن ابی حاتم (منہ)

[2] ابن ابی حاتم (منہ)

(۳) یہ قسم گناہوں سے معصوم حضرات کی ہے ہم ان پر ذرہ برابر بھی قابو نہیں پا سکتے۔

یہ سن کر حضرت یحییٰؑ نے فرمایا کیا تم نے کبھی مجھ پر بھی قدرت پائی؟ کہا نہیں صرف ایک مرتبہ اس طرح سے کہ آپ کھانا کھا رہے تھے میں آپ کی بھوک تیز کرتا گیا اور آپ نے اتنا کھا لیا کہ اس رات سو گئے اور جس طرح سے آپ نماز کے لیے اٹھا کرتے تھے نہ اٹھ سکے حضرت یحییٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اب تو مجھ پر لازم ہو گیا ہے کہ میں اب کبھی سیر ہو کر کھانا نہیں کھاؤں گا۔ شیطان نے کہا اب کے بعد میں کبھی آدمی کو تیرے بعد نصیحت نہیں کروں گا۔[1]

خواہشاتِ انسانی شیطان کا جال ہیں

حضرت ثابت بنانیؒ فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ابلیس حضرت یحییٰ علیہ السلام کے سامنے ظاہر ہوا تو آپ نے اس پر ہر شئے کا بوجھ دیکھ کر پوچھا اے ابلیس یہ بوجھ کیا ہیں؟ جن کو میں تم پر دیکھ رہا ہوں؟ کہا یہ خواہشات ہیں ان کے ذریعہ سے میں انسانوں کا شکار کرتا ہوں، حضرت یحییٰؑ نے پوچھا کیا ان میں سے کسی شئے کی میں خواہش کرتا ہوں؟ کہا نہیں۔ پھر پوچھا کبھی تم مجھ پر کامیاب بھی ہوئے؟ کہا جب کبھی آپ سیر ہو کر کھا لیتے ہیں تو ہم آپ کو نماز کے لیے اور ذکر کے لیے سست کر دیتے ہیں۔ آپ نے پوچھا اس کے علاوہ کچھ؟ کہا اور کچھ نہیں۔ فرمایا اللہ کی قسم! اب کبھی بھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاؤں گا۔ ابلیس نے بھی کہا اللہ کی قسم! میں بھی اب کبھی کسی مسلمان کو نصیحت نہیں کروں گا۔[2]

شیطان کے پسند و ناپسند کے لوگ

حضرت عبداللہ بن خبیقؒ کہتے ہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی شیطان سے اس کی اصل صورت

[1] ابن ابی الدنیا (منہ)، مکائد الشیطان (۵۲) ص ۵

[2] کتاب الزہد امام احمد، شعب الایمان بیہقی (منہ)

میں ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا اے ابلیس! لوگوں میں سے سب سے زیادہ تجھے کون پسند اور کون سب سے زیادہ ناپسند ہے؟ کہا مجھے سب سے زیادہ پسند وہ مومن ہے جو بخیل بھی ہو اور سب سے ناپسند وہ فاسق گنہگار ہے جو سخاوت کرتا ہو۔ حضرت یحییٰ نے پوچھا یہ کیوں؟ کہا اس لیے کہ بخیل کا تو مجھے بخل ہی کافی ہے۔ اور فاسق سخی کے بارے میں مَیں خوفزدہ رہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کی سخاوت کو دیکھ کر اسے قبول نہ فرمالے۔ اس کے بعد شیطان یہ کہتا ہوا واپس چلا گیا کہ اگر آپ یحییٰ نہ ہوتے تو میں آپ کو یہ راز کبھی نہ دیتا۔[1]

شیطان نے حضرت جبریلؑ کے تھپڑ کھائے

حضرت سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ابلیس سے ملاقات ہوئی تو ابلیس نے آپ سے کہا آپ کی ذات تو اتنی اونچی ہے جو خدائی کے بڑے مرتبہ پہ فائز ہے آپ نے گود میں بچپن میں کلام کیا جبکہ آپ سے پہلے کسی نے اس میں کلام نہیں کیا

آپ نے فرمایا ”خدائی اور عظمت تو اللہ کے لیے ہے جس نے مجھ سے بلوایا پھر موت دے گا پھر زندہ کرے گا“

شیطان نے کہا ”(نہیں نہیں) آپ ہی تو ہیں جو اپنی خدائی کے بڑے درجہ پر پہنچے یہاں تک کہ مُردوں کو بھی زندہ کر دیا“

آپ نے فرمایا بلکہ خدائی اور عظمت اللہ کے لیے ہے جو مجھے بھی موت دے گا اور اسے بھی جس کو میں نے (اللہ کے حکم سے) زندہ کیا پھر وہ مجھے زندہ بھی کرے گا۔

شیطان نے کہا ”اللہ کی قسم آسمان کے بھی تم خدا ہو اور زمین کے بھی تم خدا ہو“

تو حضرت جبریل علیہ السلام نے اس کو اپنے پَر سے ایسا تھپڑ رسید کیا کہ وہ سورج کے قریب جا گرا، پھر ایک اور تھپڑ رسید کیا تو عین حامیہ کے پاس جا گرا، پھر ایک اور تھپڑ رسید کیا،

[1] ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۵۳) ص۷۵، احیاء العلوم ۳/۲۸

اس کو سات سمندروں کی تہہ میں اُتار دیا اور ایسا دھنسایا کہ اُس کے کیچڑ کا مزہ چکھا دیا۔

جب شیطان وہاں سے نکلا تو یہ کہہ رہا تھا ایسی ذلت کسی نے کسی سے نہ پائی ہو گی جیسی میں نے (حضرت) عیسیٰ سے پائی۔[1]

حضرت عیسیٰؑ کے ہلاک کرنے کی سازش

حضرت طاؤسؒ فرماتے ہیں شیطان نے حضرت عیسیٰؑ سے ملاقات کی اور کہا اے مریم کے بیٹے! اگر تو (اپنی نبوت میں) سچا ہے تو اپنے آپ کو اس بلند پہاڑ سے نیچے گرا کر زندہ بچ کر دکھا) آپ نے فرمایا تو تباہ ہو جائے کیا اللہ تعالیٰ نے انسان کو نہیں فرمایا کہ تو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال کر میرا امتحان نہ کر کیونکہ میں جو چاہتا ہوں وہی کرتا ہوں۔[2]

بندے اللہ کا امتحان نہیں کر سکتے

ابو عثمانؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہاڑ کی چوٹی پہ نماز ادا کر رہے تھے، آپ کے پاس ابلیس نے آکر کہا آپ کہتے ہیں کہ ہر شئے قضاء و قدرت سے ظاہر ہوتی ہے؟ فرمایا ہاں۔ کہا تو پھر اپنے آپ کو پہاڑ سے نیچے گرائیں اور یہ کہیں اے اللہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھا آپ نے فرمایا اے ملعون! اللہ تعالیٰ تو بندوں کا امتحان کر سکتے ہیں لیکن بندوں کو یہ حق نہیں کہ وہ اللہ عزوجل کا امتحان کریں۔[3]

[1] ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۵۴) ص۴۶

[2] ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۵۵) ص۴۷، مصائب الانسان ص۱۳۰

[3] ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۵۶) ص۴۷، حلیۃ ابو نعیم ۴/۱۲، مصائب الانسان ص۱۳۰

حضرت عیسیٰؑ کی دنیا سے بے رغبتی

حضرت سعید بن عبد العزیزؒ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شیطان کو دیکھ کر فرمایا یہ ہے دنیا کی ریاست اس کی طرف انسان (جنت سے) نکلا اور اسی کے متعلق جواب دہ ہو گا، میں اس کی کسی شئے میں حصہ دار نہیں ہوگا، اور کوئی پتھر اپنے سر کے نیچے (بطور تکیہ) استعمال نہیں کروں گا، اور اس میں رہ کر کبھی نہیں ہنسوں گا حتیٰ کہ یہاں سے واپس بلا لیا جاؤں۔ [1]

شیطان کے جال

(اضافہ از مترجم) حضرت ابن حلبس (یونس بن میسرہؒ) فرماتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الشَّیْطَانَ مَعَ الدُّنْیَا، وَمَکْرُہٗ مَعَ الْمَالِ، وَتَزْیِیْنُہٗ عِنْدَ الْھَوٰی وَ اِسْتِمْکَانُہٗ عِنْدَ الشَّھَوَاتِ۔ [2]

شیطان دنیا کے ساتھ ساتھ ہے، مال کے ساتھ فریب دیتا ہے، عشق و محبت میں خوبی دکھلاتا ہے، اور خواہشات نفس کے وقت غلبہ حاصل کرتا ہے۔

شیطان کا حضرت عیسیٰؑ کے پتھر کے تکیہ پر اعتراض

ابلیس ایک دن حضرت عیسیٰ کے پاس سے گزرا جب کہ آپ نے پتھر کو تکیہ بنا رکھا تھا اور نیند سے بیدار ہو چکے تھے۔ شیطان نے آپ سے کہا آپ کا تو یہ دعوےٰ تھا کہ دنیا سے کچھ نہیں چاہیے

[1] ابن ابی الدنیا (منہ)، مکائد الشیطان (۵۷) ص۶۷، ذم الدنیا ابن ابی الدنیا ص۱۰۹
بتحقیق مجدی سید ابراہیم

[2] ابن ابی الدنیا مکائد الشیطان (۵۸) ص۶۸، حلیۃ ابو نعیم ۵/۲۵۲ (مترجم)

پھر یہ پتھر جو دنیا سے تعلق رکھتا ہے (کیوں تکیہ بنا رکھا ہے)؟ تو حضرت عیسیٰ اٹھ بیٹھے اور پتھر اٹھا کر پھینک دیا اور فرمایا دنیا سمیت یہ بھی تیرا ہے (اے شیطان)۔ [1]

حضرت عیسیٰؑ سے پہاڑ کو روٹی بنا لینے کی خواہش

حضرت وہبؒ فرماتے ہیں کہ ابلیس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کہا آپ کا دعوے ہے کہ آپ مُردوں کو زندہ کرتے ہیں اگر ایسا ہے تو اللہ سے دعا کرو اس پہاڑ کو روٹی بنا دے؟

آپ نے فرمایا کیا سارے جاندار روٹی کے سہارے جیتے ہیں؟

شیطان نے کہا چلو اگر آپ ایسے ہیں جیسا کہ کہتے ہیں تو اس مقام سے چھلانگ لگا دیں آپ کو فرشتے سنبھال لیں گے (زمین پر نہیں گرنے دیں گے)

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں اپنے نفس کا تجربہ نہ کروں (اس لیے) کہ مجھے کیا معلوم میں سلامت رہتا ہوں یا نہیں۔ [2]

شیطان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں

(پہلی حدیث) حضرت ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو ہم نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْكَ میں تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔ پھر آپ نے تین مرتبہ فرمایا اَلْعَنُكَ بِلَعْنَةِ اللّٰہِ میں تجھ پر خدا کی لعنت بھیجتا ہوں۔ پھر آپ نے اس طرح سے ہاتھ بڑھایا گویا کہ وہ کوئی شئے پکڑنا چاہتے ہیں جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم نے آپ سے ایسی بات سنی ہے جو آپ نے پہلے کبھی نہیں فرمائی اور (آپ نے) اپنے ہاتھ بھی پھیلائے تھے؟

[1] ابن عساکر (منہ) تاریخ دمشق

[2] کتاب الزہد امام احمد بن حنبل (منہ)

فرمایا اللہ کا دشمن ابلیس آگ کا شعلہ لے کر آیا اور اس کو میرے منہ میں دینا چاہا تو میں نے کہا اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ تو وہ پیچھے نہ ہٹا، میں نے پھر یہی (تین مرتبہ لعنت بھیجی) تب بھی نہ ہٹا۔ تو میں نے اس کے گرفتار کرنے کا ارادہ کر لیا۔ اگر ہمارے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو یہ صبح کو بندھا ہوا ہوتا اور مدینہ والوں کے بچے اس سے کھیلتے ہوتے۔[1]

(فائدہ) حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث میں اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شیطان میرے سامنے آیا اور میرے سامنے رکاوٹ ڈالنی چاہی تاکہ میری نماز خراب کرے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر تسلط بخشا اور میں نے اس کو پچھاڑ دیا۔ میرا ارادہ یہ ہوا تھا کہ میں اس کو ایک ستون سے باندھ دوں تاکہ تم صبح کو اس کو دیکھ لو۔ پھر مجھے حضرت سلیمان کی یہ دعا یاد آئی رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَهَبْ لِيْ مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِيْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِيْ (سورۃ ص آیت ۳۵) تو اللہ تعالیٰ نے اس کو نامراد لوٹا دیا۔[2]

(فائدہ) حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھے ایسا ملک عطا فرما دے کہ میرے بعد ایسی مملکت کسی اور کو نہ ملے مذکورہ آیت کا بھی یہی مفہوم ہے چونکہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی مملکت میں شیاطین و جنات بھی تابع تھے اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کو گرفتار نہ کیا تاکہ یہ خصوصیت حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے ہی باقی رہے۔ (مترجم)

حضرت عائشہؓ اس طرح سے بیان فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے آپ کے پاس شیطان آگیا اور آپ نے اس کو پکڑ کر نیچے گرا دیا اور اس کا گلا دبایا۔ آپ ارشاد فرماتے ہیں (گلا دبانے کی وجہ سے) میں نے اس کی زبان کی ٹھنڈک اپنے ہاتھ پر محسوس

---

[1] مسلم، نسائی (منہ) مسلم کتاب المساجد حدیث (۴۰) نسائی کتاب السہو باب ۱۹، دلائل النبوۃ بیہقی ۷/۹۸

[2] بخاری، مسلم (منہ) بخاری کتاب الصلوٰۃ باب ۷۵، کتاب العمل فی الصلوٰۃ باب ۱۰، کتاب التفسیر سورۃ ۳۸، مسلم کتاب المساجد حدیث ۳۹، مسند احمد ۲/۲۹۸، دلائل النبوۃ بیہقی ۷/۹۷ باب ماجاء فی الجنی او الشیطان ۰۰۰۰)

کی۔ اگر سلیمانؑ نے دعا نہ کی ہوتی تو یہ صبح کو بندھا ہوا ہوتا اور لوگ اسے دیکھ لیتے۔[1]

(فائدہ) آگے علامہ سیوطیؒ نے مسند احمد کے حوالہ سے حضرت ابوسعید خدریؓ کی اور عبد بن حمید اور ابن مردویہ کے حوالہ سے حضرت ابن مسعودؓ کی روایات وغیرہ بیان کی ہیں جن میں تھوڑا تھوڑا فرق ہے ہم نے تکرار مضمون کی وجہ سے ترجمہ ترک کر دیا ہے۔ لیکن ان روایات سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیطان کا یہ واقعہ متعدد بار پیش آیا ہے۔ (امداد اللہ انور)

ابلیس چار دفعہ رویا

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ ابلیس چار مرتبہ (بڑے زور سے) رویا ہے ① جب ملعون قرار دیا گیا ② جب آسمان سے اتارا گیا ③ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ④ جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی۔[2]

سورۃ فاتحہ کے نزول کے وقت بہت رویا

حضرت مجاہدؒ ہی فرماتے ہیں جب "الحمد للہ رب العلمین" (سورۃ فاتحہ) نازل ہوئی ابلیس پر بہت بڑی بلا ٹوٹی اور بہت شدید رویا اور بہت کمزوری محسوس کی۔[3]

ابلیس کو آنحضرتؐ کی تلاش

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو صبح کو سب بت اوندھے نظر آئے تو شیاطین نے ابلیس کے پاس آکر خبر دی تو شیطان نے کہا کوئی نبی

---

[1] نسائی (منہ) باب ۱۹ من السہو

[2] کتاب العظمۃ ابو الشیخ، ابو نعیم فی الحلیہ (منہ)

[3] ابن ضریس (منہ)، فی فضائل القرآن (مترجم)

مبعوث ہوا ہے اس کو تلاش کرو۔ انہوں نے کہا ہم نے تلاش کر لیا ہمیں نہیں ملا۔ شیطان نے کہا اچھا میں خود تلاش کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ خود تلاش کو نکلا اور آپ کو مکہ مکرمہ میں پایا تو شیطان وہاں سے یہ کہتے ہوئے چلا گیا کہ میں نے اس نبی کے ساتھ جبریل کو بھی (بطور محافظ) دیکھا ہے[1]

آنحضرتؐ کی گردن دبانے کا منصوبہ

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں سجدہ میں گئے ہوئے تھے اسی حالت میں ابلیس آپہنچا اس نے یہ ارادہ کیا ہی تھا کہ آپ کی گردن مبارک کو روند ڈالے حضرت جبریل نے اس پر ایسی پھونک ماری کہ اس کے قدم نہ ٹک سکے اور وہ اُردن میں جا گرا[2]

جبریل نے شیطان کو ٹھڈا مارا

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ شیاطین وحی نازل ہوتے وقت اس کو سُن لیا کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو اس سے ان کو روک دیا گیا شیاطین نے اس کی ابلیس سے شکایت کی تو اس نے کہا کوئی بڑا امر ظاہر ہوا ہے چنانچہ وہ (مکہ کے پہاڑ) جبل ابوقبیس پر چڑھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام ابراہیم کے پیچھے دیکھا تو کہنے لگا میں ابھی جاتا ہوں اور آپ کی گردن توڑ دیتا ہوں تو حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور اس کو ایک ایسا ٹھڈا مارا کہ بہت ہی دور پھینک دیا[3]

---

[1] دلائل النبوۃ ابونعیم اصبہانی (منہ)

[2] ابن ابی الدنیا، معجم اوسط طبرانی، ابوالشیخ، دلائل النبوۃ ابونعیم (منہ) مکائد الشیطان (۲۲) صفحہ ۹۵

دلائل ابونعیم ۱/۶۰

[3] ابونعیم (فی دلائل النبوۃ) (منہ)

آگ اُٹھا کر حضورؐ کا پیچھا کرنے والا شیطان شیاطین سے بچنے کی دُعائے جبریلؑ

(حدیث) حضرت یحییٰ بن سعیدؒ فرماتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی تو آپ نے ایک بہت بڑے شیطان کو دیکھا جو آگ کا شعلہ اُٹھائے آپ کے پیچھے آرہا ہے، جب بھی آپ نے اس کو دیکھا وہ پیچھے ہی آرہا تھا تو حضرت جبریل نے عرض کیا "کیا میں آپ کو وہ کلمات نہ سکھلاؤں کہ جب بھی آپ اُن کو پڑھیں گے اس کا شعلہ بجھ جائے گا اور وہ عاجز رہ جائے گا؟"

آپ نے فرمایا کیوں نہیں ضرور بتلاؤ۔

تو حضرت جبریلؑ نے عرض کیا آپ یہ پڑھیں:۔

أَعُوْذُ بِوَجْهِ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ وَبِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ طَوَارِقِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ[1]

ترجمہ: میں اللہ کریم کی عزت و مرتبہ اور اللہ کے کلمات تامہ کے ساتھ پناہ لیتا ہوں جو شر آسمان سے اُترتے یا چڑھتے ہیں ان کے ساتھ کوئی نیک و بد ان کلمات سے سبقت نہیں کر سکتا، اور زمین میں پر داخل ہونے والے اور نکلنے والے کے شر سے، اور رات اور دن کے فتنوں کے شر سے اور رات کے اور دن کے چوروں کے شر سے، خیر کو لانے والے کے سوا، اے مہربان۔

حضورؐ کے خلاف شیطان کا کفارِ مکہ کو بھڑکانا

ایک صحابیؓ نے فرماتے ہیں جب ہم نے لیلۃ العقبہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی

---

[1] موطا مالک (منہ)، موطا کتاب الجامع ۲/۲۳۳، دلائل النبوۃ بیہقی ۷/۹۵، کتاب الاسماء والصفات بیہقی، سنن نسائی، مسند احمد ۳/۴۱۹

اس وقت شیطان نے عقبہ کی چوٹی پر ایسی چیخ ماری کہ اتنی اونچی آواز میں نے کبھی نہیں سنی (اس نے کہا اے شہر والو! تم مذمم (محمد کی بجائے کافروں کا بگاڑا ہوا نام) اور اس کے بے دین ساتھیوں کو قابو نہیں کر سکتے وہ تمہارے ساتھ جنگ کے لیے متحد ہو رہے ہیں۔

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ اَزَبُّ الْعَقَبَہ (شیطان کا نام) کی آواز ہے (پھر شیطان کو مخاطب ہو کر فرمایا اے اُزَیْبَ الْعَقَبَہ اے دشمنِ خدا! میری بات غور سے سن لے میں بھی تم سے ضرور نمٹوں گا۔[1]

آنحضرتؐ کے قتل کی سازش میں شرکت

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ قریش کے تمام قبائل کے سردار "دارالندوہ" میں جمع ہوئے اور ابلیس ملعون بھی بوڑھے بزرگ کی شکل میں اُن کے پاس پہنچ گیا۔ جب سردارانِ قریش نے اس کو دیکھا تو پوچھا تم کون ہو؟

کہا میں نجد کے علاقہ کا بزرگ ہوں، جس مقصد کے لیے تم جمع ہوئے ہو اس کو میں نے بھی سنا ہے اس لیے میں تمہارے پاس حاضر ہو گیا ہوں تم مجھ سے بڑی اہم رائے اور نصیحت بھی حاصل کرو گے۔

کفار نے کہا اچھا تُم بھی اس مجلس میں شریک ہو جاؤ۔

چنانچہ شیطان داخل ہوا اور کہا تم اس شخص (آنحضرتؐ) کے متعلق خوب غور کر لو اللہ کی قسم! وہ وقت قریب آگیا ہے جب یہ تم پر غالب آجائے گا۔

تو ایک سردار نے کہا اس (حضرت محمدؐ) کو مضبوط باندھ دو پھر تکلیف دیتے دیتے انتظار کرتے رہو حتیٰ کہ یہ مر جائے جیسا کہ اس سے پہلے کے شعراء مر گئے تھے جیسے نابغہ کا زہیر یہ (حضرت محمدؐ) بھی ان جیسا ایک (شاعر) ہے۔ (نعوذ باللہ)

---

[1] ابن اسحاق (مضر) دلائل النبوۃ بیہقی ۲/۴۴۸، سیرت ابن ہشام ۲/۵۷

اللہ کے دشمن نجدی شیخ شیطان نے کہا اللہ کی قسم یہ کوئی رائے نہیں۔ اللہ کی قسم اس (محمدؐ) کی رائے قید خانہ سے نکل کر اس کے صحابہؓ تک پہنچے گی تو وہ فوراً تم پر حملہ کر کے اس کو تمہارے ہاتھوں سے چھڑا لیں گے اور تمہارے آگے اس مقصد میں رکاوٹ بن جائیں گے پھر میں اس کی ذمہ واری نہیں دیتا کہ وہ تمہیں تمہارے علاقوں سے نکال دیں۔ اس لیے کوئی اور رائے سوچو۔

تو ایک اور سردار نے کہا اس (محمدؐ) کو اپنے علاقہ سے نکال کر سکھ کا سانس لے لو کیونکہ اگر یہ یہاں سے چلا گیا تو پھر یہ جو کچھ کرتا رہے تمہیں کوئی نقصان نہ ہو گا۔ تم سے اس کی تکلیف ہٹ جائے گی اور تم آرام سے رہو گے اور اس کی شرارت دوسروں کے سامنے ہی ہو گی۔

تو شیطان پھر بولا! اللہ کی قسم تمہاری یہ رائے بھی کوئی وقعت نہیں رکھتی، تم نے اس (محمدؐ) کی حلاوتِ کلام اور فصاحتِ لسان کو نہیں دیکھا، اور تم نے یہ نہیں دیکھا کہ اس کی بات سننے والوں کے دلوں پر کیسے اثر کرتی ہے، اللہ کی قسم اگر تم نے یہ کیا تو یہ دوسرے علاقوں کے لوگوں میں دعوت شروع کر دے گا اور وہ عرب اس کی دعوتِ اسلام پر لبیک کہیں گے اور یہ اس طرح سے اُن کو لے کر کے تم پر چڑھ آئے گا اور تمہیں تمہارے شہروں سے نکال دے گا اور تمہارے سرداروں کو قتل کر دے گا۔

تو سب سرداروں نے کہا اللہ کی قسم! یہ شیخ (شیطان) درست کہہ رہا ہے تم کسی اور طریقہ پر غور کرو۔

تو ابو جہل (ملعون) نے کہا اللہ کی قسم ایک مشورہ میں بھی تمہیں دیتا ہوں جو میری سمجھ میں آرہا ہے تم اس پر غور کر لینا، اس سے بہتر کوئی مشورہ نہیں ہے۔

سردارانِ کفار نے کہا وہ کیا ہے؟

ابو جہل نے کہا ہم ہر قبیلہ سے ایک ایک جنگجو درمیانہ قسم کا جوان لیتے ہیں اور ہر ایک تیز ترین تلواریں تھماتے ہیں، یہ سب اس (محمدؐ) کو ایک ہی آدمی کے وار کی طرح تلواریں مار کر ڈھیر

کردیں گے۔ اس طرح سے جب تم اس کو قتل کر دو گے تو اس کا خون تمام قبائل میں پھیل جائے گا۔ مجھے یقین ہے اس طرح سے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا) قبیلہ بنی ہاشم تمام قریش کے مقابل میں (بدلہ لینے کے لیے) نہیں ٹھہر سکے گا اگر انہوں نے ہم سے جنگ چھیڑی تو ہم ان سب کو قتل کردیں گے اور ان کی ایذاء سے محفوظ ہو جائیں گے۔

شیطان نے کہا اللہ کی قسم! یہ ہے رائے۔ یہ ہے بات جو اس جوان نے کہی۔ میری بھی اس کے علاوہ اور کوئی رائے نہیں۔

جب یہ کفار اس مجلس سے اُٹھے تو اس رائے پر اتفاق ہو گیا تھا۔

اور اسی وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حضرت جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ جہاں آرام فرماتے ہیں آج اپنے اس بستر کو چھوڑ دیں پھر آپ کو کفار کے مکر کی اطلاع دی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس وقت ہجرت کا حکم فرما دیا۔[1]

جنگِ بدر میں شیطان کی شرکت اور فرار

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ابلیس جنگِ بدر میں اپنی ایک فوج لے کر جھنڈا اٹھا کر مدلج قبیلہ کے آدمیوں کی شکل میں آیا۔ شیطان اس دن سراقہ بن مالک بن جعشم کی شکل میں تھا شیطان نے کہا آج ان مسلمانوں میں سے کوئی بھی تم پر فتح پانے والا نہیں، میں تمہارا مددگار ہوں۔

تو حضرت جبریل علیہ السلام شیطان کی طرف متوجہ ہوئے۔ جب شیطان نے آپ کو دیکھا اس وقت اس کا ہاتھ ایک مشرک کے ہاتھ میں تھا شیطان نے اپنا ہاتھ کھینچا اور پیٹھ دے کر بھاگا اور اس کی شیطانی فوج بھی بھاگ کھڑی ہوئی۔

تو اس آدمی نے پکارا اے سراقہ! تُو تو ہمارا مددگار تھا؟ (اب کہاں بھاگ رہا ہے؟) شیطان نے کہا میں وہ کچھ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ سکتے (اس نے اس وقت فرشتے دیکھ

---

[1] ابن اسحٰق، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابونعیم، دلائل النبوۃ بیہقی (منہ) ۲/۶۶۴۔ ۴۶۷۔ ۴۶۸

لیے تھے) بے شک میں اللہ سے ڈرتا ہوں اللہ بڑے سخت عذاب والا ہے۔[1]

جنگِ بدر میں ابلیس کی بدحواسی

حضرت رفاعہ بن رافع انصاریؓ فرماتے ہیں جب ابلیس نے جنگ بدر میں فرشتوں کو مشرکین کو قتل کرتے دیکھا تو خوف کے مارے قتل ہونے سے جان چھڑا کر بھاگنے لگا تو حارث بن ہشام (ابوجہل) اس کو سراقہ بن مالک سمجھ کر قابو کرنے لگا۔ لیکن ابلیس نے ابوجہل کے سینہ میں ایسا گھونسہ مارا کہ اس کو نیچے گرا دیا اور وہاں سے بھاگ کر خود کو سمندر میں جا گرایا اور ہاتھ اُٹھا کر یہ دُعا مانگی اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ نَظِرَتَکَ اِیَّایَ (اے اللہ میں آپ سے میرے لیے دی ہوئی آپ کی مہلت کی بھیک مانگتا ہوں)۔[2]

(فائدہ) حضرت معمرؒ فرماتے ہیں کہ ذکر کیا گیا ہے (کہ جنگ سے فارغ ہونے کے بعد) کفار قریش سراقہ بن مالک کے پاس گئے تھے اور اس کو ہاتھ چھڑا کر بھاگنے کا الزام لگایا تو اس نے اس سے انکار کر دیا کہ میں نے ایسی کوئی بات نہیں کہی تھی۔[3] (منہ)

جنگِ حنین میں شیطان نے قتل حضورؐ کی جھوٹی منادی کی

حضرت ضحاکؒ فرماتے ہیں کہ ایک منادی نے جنگ حنین میں یہ منادی کی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اصحاب شکست کھا گئے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کر دیا گیا (نعوذ باللہ)[4]

(فائدہ) یہ منادی ابلیس کی تھی (منہ)[5]

---

[1] تفسیر ابن جریر (سورۃ انفال)، ابن منذر، ابن ابی حاتم، ابن مردویہ، بیہقی (منہ) درمنثور ۳/۱۶۹، دلائل النبوۃ بیہقی ۳/ ۷۸۔۷۹

[2] طبرانی، ابونعیم (منہ)

[3] عبدالرزاق (منہ)

[4] ابن جریر طبری (منہ)

[5] طبقات ابن سعد (منہ)

تِلْكَ الْغَرَانِیْقُ الْعُلیٰ والی روایت کی تحقیق

(فائدہ) یہاں پر علامہ سیوطیؒ نے تلک الغرانیق العلیٰ کی روایت ذکر کی ہے ہم نے کسی مصلحت کی وجہ سے اس کو یہاں پر چھوڑ دیا ہے جو حضرات اس کی تحقیق و تفصیل کے خواہاں ہوں وہ احکام القرآن للتھانویؒ کی منزل چہارم سورۃ الحج آیت ۵۲ کے تحت ملاحظہ فرمالیں وہاں پر احقر مترجم نے خوب تفصیل سے مکمل بحث کی ہے۔ (امداد اللہ انور)

شیطان سے وحی کی حفاظت کے لیے فرشتوں کا نزول

فرمانِ خداوندی:

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا.

(پ۲۹ سورۃ الجن: ۲۷)

(ترجمہ) ہاں مگر اپنے کسی برگزیدہ پیغمبر کو (اگر کسی لیے علم پر مطلع کرنا چاہتا ہے جو کہ علم نبوت سے ہو خواہ مثبت نبوت ہو جیسے پیشگوئیاں خواہ فروعِ نبوت سے ہو جیسے علم احکام) تو (اس طرح اطلاع دیتا ہے کہ) اس پیغمبر کے آگے اور پیچھے ______

(یعنی جمیع جہات میں وحی کے وقت) محافظ فرشتے بھیج دیتا ہے (تاکہ وہاں شیاطین کا گزر نہ ہو جو کہ وحی کو فرشتے سے سن کر اور کسی سے جا کر کہیں یا کسی وسوسہ وغیرہ کا القاء کر سکیں، چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایسے پہرہ دار فرشتے چار تھے کذا فی روح المعانی بروایۃ ابن المنذر عن ابن جبیر و بروایت ابن مردویہ عن ابن عباسؓ۔[1]

اس کی تفسیر میں حضرت ضحاک فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جب کسی فرشتہ کو وحی دے کر بھیجا جاتا تھا تو اس کے ساتھ فرشتوں کی ایک روانہ کی جاتی تھی جو اس کے سامنے سے

[1] تفسیر بیان القرآن سورۃ جن آیت ۲۷

فتنہ پیدا کرنا تھا اس لیے سوال کر کے نکل گیا اگر وہ بیٹھتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو تسلی بخش جواب دے دیتے۔ (مترجم)

جب کسی انسان کے ذہن میں شیطان کا یہ سوال آئے تو حکم یہ ہے کہ آدمی لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھے اور سُبْحَانَ اللّٰهِ کہے اور اس سوال کو دل سے نکال دے اور یہ سمجھے کہ شیطان نے مجھے گمراہ کرنے کی شرارت کی ہے۔ (مترجم)

شیطان حضرت عمرؓ سے ڈرتا تھا

(حدیث) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرؓ سے فرمایا:

اِيْهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا اِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ.[1]

(ترجمہ) اے ابن خطابؓ! مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے تمہیں راستہ چلتے میں شیطان کبھی نہیں ملتا وہ تیرے راستہ کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔

(حدیث) حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ.[2]

اے عمر! شیطان تجھ سے خوف کھاتا ہے۔

[1] بخاری و مسلم (منہ) بخاری فضائل اصحاب النبی باب۶، کتاب الادب باب۶۸، بدء الخلق باب۱۱، مسلم فضائل الصحابہ حدیث ۲۲، مسند احمد ۱/۱۷۱، ۱۸۲، ۱۸۷

[2] ترمذی، نسائی (منہ) ترمذی کتاب المناقب باب۱۸، مسند احمد ۵/۳۵۳، بیہقی ۷/۷۷، کنز العمال ۳۵۸۳۹، فتح الباری ۱۱/۵۸۸

اور پیچھے سے حفاظت کرتی تھی تاکہ شیطان کسی فرشتہ کی صورت وغیرہ میں بھی آکر شرارت نہ کر سکے[1]

دین میں شک پیدا کرنے کی کوشش

(حدیث) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے تھے کہ سب لوگوں سے بدصورت شخص آیا کپڑے بھی انتہائی گندے پہن رکھے تھے اور حد درجہ کی اس سے بدبو نکل رہی تھی، وہ لوگوں کو پھلانگتے پھلانگتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بیٹھ گیا اور سوال کیا آپ کو کس نے پیدا کیا؟

فرمایا اللہ نے۔

کہا آسمان کو کس نے پیدا کیا؟

فرمایا اللہ نے۔

کہا زمین کو کس نے پیدا کیا؟ فرمایا اللہ نے

اس نے کہا اللہ کو کس نے پیدا کیا؟

آپ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے پاک ہے (اللہ کو کسی نے پیدا نہیں کیا)

پھر آپ نے اپنی پیشانی پکڑلی اور اپنا سر جھکا لیا۔

اور وہ شخص اٹھ کر چلدیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اٹھایا اور فرمایا اس آدمی کو لے آؤ چنانچہ ہم نے اس کو تلاش کیا لیکن وہ تو ہوا ہو چکا تھا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ ابلیس تھا تمہارے پاس اس لیے آیا تھا کہ تمہیں دین کے بارے میں شک میں مبتلا کرے۔[2]

(فائدہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کو جواب دینے کے لیے بلوایا تو تھا مگر اس کا مقصد

---

[1] عبد بن حمید، ابن جریر (منہ)

[2] دلائل النبوۃ بیہقی (منہ) ۱۲۵/۷ و اسنادہ صحیح

(حدیث) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِيْنِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ.[1]

ترجمہ: میں جنات اور انسانوں میں کے شیاطین کو دیکھتا ہوں کہ وہ عمرؓ سے بھاگ رہے ہوتے ہیں۔

(حدیث) حضرت حفصہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

مَا لَقِيَ الشَّيْطَانُ عُمَرَ مُنْذُ أَسْلَمَ إِلَّا خَرَّ لِوَجْهِهِ.[2]

ترجمہ: عمرؓ کے مسلمان ہونے کے بعد جب بھی شیطان اس کو ملا ہے منہ کے بل گرا ہے۔

حضرت عمارؓ کی شیطان سے جنگ

(حدیث) حضرت عمار بن یاسرؓ فرماتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر جن اور انسانوں سے جنگ کی ہے۔ پوچھا گیا (جن سے) کس طرح (جنگ کی تھی؟)

فرمایا ایک سفر میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے چنانچہ ہم ایک منزل پر اترے اور میں نے اپنا مشکیزہ اور ڈول پانی لینے کے لیے اٹھایا تو آپ نے ارشاد فرمایا، تمہارے سامنے پانی کے پاس کوئی (شخص) آئے گا وہ تجھے پانی لینے سے منع کرے گا، تم اس سے خبردار رہنا؟ چنانچہ جب میں کنوئیں کی منڈیر پر پہنچا تو ایک کالا سیاہ شخص نظر آیا گویا کہ وہ گھوڑا ہی تھا اس نے کہا اللہ کی قسم تم آج اس کنوئیں سے ایک ڈول بھی پانی کا نہیں لے سکتے۔ اس طرح سے ہماری آپس میں مڈبھیڑ ہوگئی اور میں نے اس کو چت کر دیا پھر ایک پتھر اٹھایا اور اس سے اس کی ناک اور منہ توڑ دیئے پھر اپنا مشکیزہ بھرا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آگیا۔ آپ نے پوچھا کیا پانی پر تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں پھر میں نے آپ کو سارا واقعہ سنا

---

[1] ترمذی، نسائی (منہ) ترمذی کتاب المناقب باب ۱۸ حدیث ۳۶۹۱ وقال حدیث حسن صحیح غریب من ھذا الوجہ، کنز العمال ۳۲۷۲۱

[2] ابن عساکر (منہ) اتحاف السادۃ ۲۸۶/۷، کنز العمال ۳۲۷۲۴

دیا۔ آپؐ نے پوچھا تم جانتے ہو وہ کون تھا؟ میں نے عرض کیا نہیں میں نہیں جانتا۔ آپؐ نے فرمایا وہ شیطان تھا۔ [1]

ایک روایت میں مذکور واقعہ اس طرح سے منقول ہے کہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ عمار بن یاسرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جن اور انسانوں سے جنگ کی تھی۔ کسی نے پوچھا انہوں نے جن سے کیسے جنگ کی تھی؟

فرمایا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے آپؐ نے حضرت عمارؓ سے فرمایا تم جاؤ اور ہمارے لیے پینے کا پانی لاؤ۔ چنانچہ وہ چلے گئے اور شیطان ایک کالے سیاہ آدمی کی صورت میں سامنے آیا اور ان کے اور پانی کے درمیان رکاوٹ بن گیا۔ چنانچہ ان کا مقابلہ ہوا اور حضرت عمارؓ نے اس کو چت کر دیا۔ شیطان نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں پانی سے نہیں روکوں گا۔ تو آپؓ نے اس کو چھوڑ دیا۔ لیکن شیطان پھر بھر گیا تو آپ نے پھر اس کو چت کر دیا۔ تو شیطان نے پھر منت سماجت کی تو آپ نے اس کو چھوڑ دیا اور شیطان کو مقابلہ کی ہمت نہ ہوئی۔

ادھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان عمارؓ کے اور پانی کے درمیان کالے حبشی کی شکل میں رکاوٹ ڈال رہا ہے اور اللہ تعالیٰ نے عمار کو غالب کر دیا ہے۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں پھر ہم عمارؓ سے ملے اور ان کو کہا اے ابوالیقظان تم تو شیطان پر غالب آ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس کے متعلق) ایسے ایسے ارشاد فرمایا ہے۔

حضرت عمارؓ نے فرمایا اگر مجھے معلوم ہو جاتا کہ وہ شیطان ہے تو میں اس کو قتل کر دیتا اگر اس سے سخت بدبو نہ آ رہی ہوتی تو میں اس کی ناک ضرور کاٹ دیتا۔ [2]

---

[1] ابن سعد، مسند اسحٰق بن راہویہ، ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۶۴) ص۸۶، مصائب الانسان ص۱۳۷، طبقات ابن سعد ۱۷۹/۳۔

[2] کتاب العظمۃ ابوالشیخ، دلائل النبوۃ، ابونعیم (منہ)

صحابہ کرامؓ پر شیطان کا بس نہ چلا

حضرت ثابت بنانیؒ فرماتے ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنا کر مبعوث کیا گیا تو شیطان نے اپنے شیاطین کو آپؐ کے صحابہؓ کے پاس روانہ کر دیا لیکن جب وہ خالی ہاتھ واپس آئے تو شیطان نے پوچھا کیا ہوا تم نے ان کو گمراہ کیوں نہ کیا؟ کہنے لگے ایسی قوم سے کبھی بھی ہمارا جوڑ نہیں پڑا تو شیطان نے کہا کچھ عرصہ انتظار کرو وقت قریب ہے جب ان کے سامنے دنیا فتح ہو گی اس وقت تم اپنے شر میں کامیاب ہو سکو گے۔ [1] (چنانچہ صحابہؓ وتابعینؒ کے بعد کچھ ایسا ہی ہوا)۔

ابلیس کا تخت

(حدیث) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:۔

إِنَّ عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ فَيَبْعَثُ سَرَايَاهُ فَيَفْتِنُونَ النَّاسَ، فَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً أَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً، يَجِيءُ أَحَدُهُمْ يَقُولُ، مَا تَرَكْتُهُ حَتَّى فَرَّقْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ فَيُدْنِيهِ مِنْهُ وَيَقُولُ نِعْمَ أَنْتَ. [2]

ابلیس کا تخت سمندر پر ہے، یہ (وہاں سے) لوگوں کو بہکانے کے لیے شیاطین کے گروپ بھیجتا رہتا ہے، ان شیاطین میں سے ابلیس کے پاس سب سے زیادہ مرتبہ اس شیطان کا ہے جس نے سب سے بڑا فتنہ کھڑا کیا ہو۔ ان میں سے ایک شیطان آ کر یہ کہتا ہے کہ میں اس کے پیچھے پڑا رہا یہاں تک کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی ڈال دی تو ابلیس اس

---

[1] ابن ابی الدنیا (منہ)، مکائد الشیطان (۳۹) ص۶۱، تلبیس ابلیس ص۳۲، احیاء العلوم ۲۳/۳، ذم الدنیا لابن ابی الدنیا (۱۸۰) بتحقیق مجدی سید ابراہیم

[2] مسند احمد، مسلم (منہ) مسلم کتاب المنافقین حدیث ۶۶، ۶۷ مسند احمد ۳/۳۱۴، ۳۳۲، ۳۵۴، ۳۶۶، ۳۸۴، حلیۃ الاولیاء ۹۲/۷

شیطان کو اپنے قریب کر کے کہتا ہے تو بہت بڑا شیطان ہے۔

تخت ابلیس کے گرد سانپ ہیں

حضرت ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد (جس کے بارے میں صحابہ کرامؓ اپنے زمانہ میں دجال ہونے کا گمان کرتے تھے) سے پوچھا تو کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا میں ایک تخت کو پانی پر دیکھ رہا ہوں یا اس نے یہ کہا کہ ایک تخت کو سمندر پر دیکھ رہا ہوں جس کے گرد اگرد سانپ ہیں آپ نے فرمایا "ذَاكَ عَرْشُ إِبْلِيسَ" یہ ابلیس کا تخت (دیکھ رہا) ہے۔[1]

ابلیس ناکام شیاطین کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیتا ہے

(حدیث) حضرت ابو ریحانہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

إِنَّ إِبْلِيسَ اتَّخَذَ عَرْشًا عَلَى الْمَاءِ وَوَكَّلَ بِكُلِّ رَجُلٍ شَيْطَانَيْنِ وَأَجَّلَهُمَا سَنَةً، فَإِنْ فَتَنَاهُ وَإِلَّا قَطَعَ أَيْدِيَهُمَا وَأَرْجُلَهُمَا، ثُمَّ بَعَثَ لَهُ شَيْطَانَيْنِ آخَرَيْنِ.[2]

ترجمہ۔ ابلیس نے پانی پر اپنا تخت بچھا رکھا ہے اور ہر آدمی پر ایک سال کی مدت دے کر دو شیطان مقرر کر دیتا ہے اگر وہ اس کو فتنہ میں ملوث کر دیں تو ٹھیک ورنہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیتا ہے پھر اس شخص کے پاس دو اور شیاطین روانہ کر دیتا ہے۔

(فائدہ) علامہ ذہبیؒ نے اس روایت کو غریب اور منکر کہا ہے۔ (منہ)

---

[1] مسند احمد (منہ) مسند احمد ۳/۶۶، ۹۷، ۳۸۸، مسلم کتاب الفتن ب۱۹، ترمذی کتاب الفتن ب۶۳ وقال حدیث حسن صحیح

[2] تفسیر سنید (منہ)

حضرت سلیمانؑ کی شیطان سے ملاقات

شجاع بن نصرؒ نے شامیوں کے کسی شخص سے روایت کیا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک عفریت جن سے فرمایا تو تباہ ہو جائے ابلیس کہاں رہتا ہے؟ اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! آپ کو اس کے متعلق کوئی حکم ملا ہے؟ فرمایا حکم تو نہیں ملا لیکن وہ رہتا کہاں ہے؟ تو اس نے عرض کیا اے اللہ کے نبی آپ تشریف لے چلیں (میں آپ کو اس کے پاس لے چلتا ہوں) چنانچہ وہ عفریت آپ کے آگے آگے دوڑ رہا تھا اور حضرت سلیمان اس کے ساتھ تھے حتیٰ کہ آپ اچانک سمندر پر جا پہنچے اور ابلیس کو پانی کی سطح پر بیٹھے دیکھا، جب اس نے حضرت سلیمانؑ کو دیکھا تو ڈر کے مارے کانپنے لگا پھر کھڑا ہوا آپ سے ملاقات کی اور کہا اے اللہ کے نبی! آپ کو میرے متعلق کوئی حکم ملا ہے؟

فرمایا نہیں میں تمہارے پاس صرف اس لیے آیا ہوں کہ تم سے یہ پوچھوں کہ تمہارا سب سے پسندیدہ کام کون سا ہے جو اللہ کے نزدیک بھی سب سے زیادہ برا ہو؟

ابلیس نے کہا قسم خدا کی اگر آپ میرے پاس چل کر نہ آئے ہوتے تو میں کبھی بھی آپ کو اس کا نہ بتلاتا۔ اللہ کے نزدیک سب سے برا یہ ہے کہ مرد مرد سے منہ کالا کرے، اور عورت عورت سے۔[1]

شیطانوں کی کارگذاری

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں جب صبح ہوتی ہے تو ابلیس اپنے (شیطانی) لشکر زمین میں پھیلا دیتا ہے اور کہتا ہے جو مسلمان کو گمراہ کر کے آئے گا میں اس کے سر پہ تاج رکھوں گا (جب یہ شیاطین اپنے اپنے فتنے پھیلا کر شام کو واپس آتے ہیں تو ان میں ایک شیطان اپنی

---

[1] طرطوسی کتاب تحریم الفواحش (منہ)

کارگزاری سناتے ہوئے) کہتا ہے میں فلاں آدمی کے پیچھے پڑا حتیٰ کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔ تو شیطان کہتا ہے وہ دوبارہ شادی کرلے گا (تو نے کوئی بڑا کام نہیں کیا) ایک اور شیطان کہتا ہے میں فلاں آدمی کے پیچھے پڑا رہا حتیٰ کہ اس نے والدین کی نافرمانی کر دی۔ شیطان کہتا ہے ہوسکتا ہے وہ ان سے اچھا سلوک بھی کرلے، ایک اور شیطان کہتا ہے میں فلاں آدمی کے پیچھے پڑا رہا حتیٰ کہ اس نے زنا کر لیا۔ شیطان کہتا ہے تو نے اچھا کیا۔ ایک اور شیطان کہتا ہے میں فلاں کے پیچھے پڑا رہا حتیٰ کہ اس نے شراب پی لی۔ شیطان کہتا ہے تو نے بھی اچھا کیا۔ ایک اور شیطان کہتا ہے میں فلاں آدمی کے پیچھے پڑا رہا حتیٰ کہ اس نے قتل کر ڈالا تو شیطان کہتا ہے ہاں تو ہی ہے بڑا شیطان (تو باقی شیطانوں سے بازی لے گیا)۔[1]

عورت فتنہ شیطانی کی مددگار

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

اَلْمَرْأَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ۔[2]

ترجمہ: عورت ننگ ہے جب یہ نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں رہتا ہے۔

[1] ابن ابی الدنیا (منہ) مکاید الشیطان (۳۶) ص۵۵، تلبیس ابلیس ص۳۲۔۳۳ بسندہ عن ابن ابی الدنیا (ابن حبان ۸/۲۴ بسندہ مرفوعا، مستدرک حاکم ۴/۳۵۰ بسندہ وقال صحیح الاسناد ولم یخرجاہ واقرہ الذہبی، مجمع الزوائد ۱/۱۱۴ وقال رواہ الطبرانی وفیہ عطاء بن السائب اختلط اھ ولہ شاہد من حدیث جابر واخرجہ مسلم (۲۸۱۳) واحمد ۳/۳۶۶ وابو نعیم ۷/۹۲ فی الحلیہ ولہ شاہد آخر فی مجمع الزوائد ۱/۱۱۴ وقال رواہ الطبرانی فی الکبیر وفیہ یحیی بن طلحۃ ضعفہ النسائی وذکرہ ابن حبان فی الثقات۔

[2] ترمذی (منہ) ترمذی کتاب الرضاع باب۱۸ وقال حدیث حسن غریب حدیث ۱۱۷۳، صحیح ابن خزیمہ حدیث ۱۶۸۶، کنز العمال حدیث ۴۵۰۴۵، نصب الرایہ ۱/۲۹۸، در منثورہ ۵/۱۹۶، صحیح ابن حبان ۳۳۹

عورت شیطان کا آدھا لشکر

حسن بن صالحؒ فرماتے ہیں میں نے سنا ہے کہ شیطان نے عورت کو مخاطب کر کے کہا تھا "تو میرا آدھا لشکر ہے تو ہی میرا وہ تیر ہے جو نشانہ پر بیٹھتا ہے چوکتا نہیں، تو ہی میرے بھید کا مقام ہے اور میری شکل میں تو ہی میری قاصد ہے۔[1]

شیطان کا جال

حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے اور عورتیں شیطان کا جال ہیں شیطان کی طرف سے عورتوں سے زیادہ مضبوط اور کوئی جال نہیں ہے۔[2]

حضرت سعید بن المسیبؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جس کسی نبی کو بھی مبعوث فرمایا ہے شیطان عورتوں کے ذریعہ ان کو ہلاک کرنے سے مایوس نہیں ہوا (لیکن اللہ کے فضل سے انبیاء کرام عورتوں کے ذریعہ شیطانی فتنوں سے محفوظ رہے)۔[3]

[1] ابن ابی الدنیا (منہ) تلبیس ابلیس ص۳۲، احیاء العلوم ۳/۹۷

[2] ابن ابی الدنیا (منہ) شعب الایمان بیہقی من کلام ابن مریم، تاریخ مصر لابن یونس من کلام سعد بن ابی وقاص، قال الدار قطنی فیہ ضعف، مسند الفردوس بلا ذکر سند، تاریخ ابن عساکر عن سعد بن مسعود الصدفی التابعی، ابن ابی الدنیا فی ذم الدنیا، حلیۃ الاولیاء ۶/۳۸۸، جامع صغیر حدیث ۳۶۶۲، احیاء العلوم ۳/۱۹۷، ۴/۲۰۱، التذکرہ للزرکشی باب الزہد حدیث (۱) الدرر المنتثرہ حدیث ۱۸۵، فیض القدیر مناوی ۳/۳۶۸، الاسرار المرفوعہ ۱۶۳، الغماز علی اللماز للسمہودی ۸۷، کشف الخفاء للعجلونی ۱۰۹۹۔

(حاشیہ لقط المرجان)

[3] ابن ابی الدنیا (منہ)، مکائد الشیطان (۴۲) ص۶۲، تلبیس ابلیس ابن جوزی ص۳۱، احیاء العلوم ۳/۹۷

شیطان انسان میں کہاں کہاں ہوتا ہے

حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ شیطان مرد کی تین جگہ پر رہتا ہے ① آنکھوں میں ② دل میں ③ آلہ تناسل میں، اور عورت کے بھی تین جگہ پر رہتا ہے ① آنکھوں میں ② دل میں ③ سرین میں۔

شیطان کا سامانِ گمراہی

حضرت قتادہؒ فرماتے ہیں جب ابلیس کو آسمان سے بھگایا گیا تو اس نے کہا اے ربّا! مجھے آپ نے ملعون تو کر دیا میرا علم کیا ہوگا؟ فرمایا جادو۔ کہا میرا قرآن کون سا ہوگا؟ فرمایا شعر۔ کہا میری کتاب کون سی ہوگی؟ فرمایا لوگوں کے جسموں پر گودنے کے نشانات۔ کہا میرا کھانا کیا ہوگا؟ فرمایا ہر مُردار اور جس حلال جانور پر اللہ کا نام نہ لیا جائے۔ کہا پینا کیا ہوگا؟ فرمایا شراب۔ کہا رہنا کہاں ہوگا؟ فرمایا غسل خانوں میں۔ کہاں نشست گاہیں کیا ہوں گی؟ فرمایا بازار۔ کہا میرا مؤذن کون ہوگا؟ فرمایا موسیقی۔ کہا میرا جال کیا ہوگا؟ فرمایا عورتیں۔[2]

شیطان کا سرمہ اور چٹنی

(حدیث) حضرت سمرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اِنَّ لِلشَّیْطَانِ کُحْلًا وَّلَعُوْقًا فَاِذَا اَکْحَلَ الْاِنْسَانُ مِنْ کُحْلِہٖ نَامَتْ عَیْنَاہُ عَنِ الذِّکْرِ، وَاِذَا لَعِقَہٗ مِنْ لَعُوْقِہٖ ذَرِبَ لِسَانُہٗ بِالشَّرِّ۔[3]

---

[1] کتاب القلائد ابو بکر محمد بن احمد بن شیبہ (منہ)

[2] ابن ابی الدنیا (منہ)، لم اجدہ فی مکائد الشیطان لہ۔

[3] ابن ابی الدنیا، ابن عدی، الطبرانی، شعب الایمان بیہقی (منہ) مکائد الشیطان (۷)، ص۹۰، جامع صغیر (۲۳۸۱) فیض القدیر ۲/۴۹۶، مساوی الاخلاق خرائطی (۵۱) (۲۲۹) طبرانی کبیر حدیث ۳۶۸۵۵، مجمع الزوائد ۵/۹۶ بحوالہ بزار، حلیہ ابو نعیم ۲/۱۲۱

ترجمہ۔ شیطان کا سُرمہ بھی ہے اور چٹنی بھی جب انسان اس کا سرمہ لگا لیتا ہے تو خدا کا ذکر کرنے سے اس کی آنکھیں سو جاتی ہیں اور جب اس کی چٹنی کو چاٹ لیتا ہے تو اس کی زبان شر اگلنے لگتی ہے۔

شیطان کا سُرمہ چٹنی اور نسوار کیا ہے؟

(حدیث) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اِنَّ لِلشَّیْطَانِ کُحْلًا وَّلَعُوْقًا وَّنَشُوْقًا: اَمَّا لَعُوْقُہٗ فَالْکَذِبُ وَاَمَّا نَشُوْقُہٗ فَالْغَضَبُ وَاَمَّا کُحْلُہٗ فَالنَّوْمُ۔[1]

ترجمہ۔ شیطان کا سرمہ بھی ہے چٹنی بھی اور نسوار بھی، چٹنی تو جھوٹ بولنا ہے اور نسوار غصہ کرنا ہے اور سُرمہ نیند کرنا ہے۔

(فائدہ) آگے شیطان کے ان مطالبات کو مرفوع روایت سے بحوالہ ابن ابی الدنیا، طبرانی اور ابن مردویہ سے ذکر کیا ہے جس کا ہم دو عنوان اوپر "شیطان کا سامانِ گمراہی" میں ترجمہ کر آئے ہیں لیکن اس روایت میں اتنا اضافہ یہ ہے کہ شیطان نے جب مطالبہ کیا کہ میری حدیث کیا ہوگی تو اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کو اس کی حدیث قرار دیا اور اس نے جب مطالبہ کیا کہ میرا رسول کون ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہانت (غیب کی باتیں جھوٹ سچ ملا کر بیان کرنا) اھ

انسان شیطان کے قابو کب آتا ہے

حضرت وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں سیاحین کا ایک عبادت گذار شخص تھا شیطان نے

---

[1] ابن عدی، بیہقی (منہ)، مجمع الزوائد ۲/۲۶۲، ۵/۹۶، اتحاف السادہ ۵/۱۸۵، ۷/۵۱۶، تخریج عراقی لاحیاء العلوم ۱/۳۵۹، ۳/۱۳۳، کنز العمال ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، تاریخ اصبہان ابو نعیم ۲/۲۰۴، میزان الاعتدال ۲۷۴۱

اس کو گمراہ کرنے کے بہت جتن کیے لیکن بس نہ چلا آخر کار شیطان نے اس کو کہا، کیا تم مجھ سے وہ کام نہیں پوچھتے جن میں انسانوں کو گمراہ کرتا ہوں؟ اس نے کہا کیوں نہیں ضرور بتلاؤ تاکہ میں بھی ان کاموں سے بچتا رہوں جن سے تو لوگوں کو گمراہ کرتا ہے؟ کہا حرص، غصہ اور بخل. کیوں کہ آدمی جب حریص ہوتا ہے تو ہم اس کی نظر میں مال کو کم کر کے دکھاتے ہیں اور اس کو لوگوں کے مال میں رغبت دلاتے ہیں. اور جب انسان غصیلا ہوتا ہے ہم اس کو اپنے درمیان ایسے گھماتے ہیں جیسے بچے گیند کو گھماتے ہیں پھر اگر وہ اپنی دعا سے مُردوں کو بھی زندہ کرتا ہو ہم اس کی بھی پرواہ نہیں کرتے. اور جب وہ نشہ میں ہوتا ہے ہم اس کو ہر قسم کی شہوت کی طرف گھماتے ہیں جس طرح سے بکری کو کانوں سے پکڑ کر گھما دیا جاتا ہے. [1]

عبیداللہ بن موہبؒ کہتے ہیں کہ شیطان ایک نبی کے سامنے ظاہر ہوا تھا تو انہوں نے اس سے پوچھا تو کس طریقہ سے انسان پر قابو پالیتا ہے؟ کہا میں اس کو غصہ اور شہوت کے وقت قابو کرتا ہوں. [2]

شیطان انسان کے کتنا درپے رہتا ہے

بعض لوگ کہا کرتے تھے کہ شیطان کہتا ہے "انسان مجھ پر کیسے غالب آسکتا ہے؟" جب خوش ہوتا ہے تو میں اس کے دل پر مسلط ہوتا ہوں اور جب غصہ میں ہوتا ہے تو اڑ کر اس کے دماغ پر سوار ہو جاتا ہوں. [3]

(فائدہ) اس لیے ضروری ہے کہ انسان کبھی غصہ نہ کرے اور نہ شیطان کی مرضی پر چلے بلکہ ہر وقت اللہ کی مرضی پر چلتا رہے اس طرح کرے گا تو شیطان اس پر کبھی غالب نہیں آسکتا. (مترجم)

[1] ابن ابی الدنیا (منہ) ولکن باختیار جزء، واحد فی مکائد الشیطان ص۵۹ (۳۸)
[2] ابن ابی الدنیا (منہ)، لم اجدہ فی مکائد الشیطان لہ (مترجم)
[3] ابن ابی الدنیا (منہ)، لم اجدہ فی مکائد الشیطان لہ (مترجم)

اولیاء پر شیطان کا آخری حربہ

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ شیطان مجالس ذکر میں ان کو فتنہ میں مبتلا کرنے کے لیے گھومتا رہتا ہے جب ان میں تفریق کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا تو اس مجلس میں جاتا ہے جس میں لوگ دنیا کا ذکر کر رہے ہوتے ہیں اور ان کو ایک دوسرے کے خلاف اکساتا ہے حتیٰ کہ وہ آپس میں لڑنا شروع کر دیتے ہیں مگر اللہ کا ذکر کرنے والے ان کے درمیان میں آکر لڑنے سے روک دیتے ہیں اس طرح سے شیطان ذاکرینِ خدا کو منتشر کر دیتا ہے (کہ وہ لڑنے والوں کو چھڑانے میں مصروف ہو جاتے ہیں). [1]

ماہواری کی زیادتی شیطان کی حرکت سے

(حدیث) حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے استحاضہ (ماہواری کی بہت زیادتی) ہوا کرتی تھی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا:

إِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ. [2]

یہ شیطان کی حرکات میں سے ایک حرکت ہے (اس کے ایک مخصوص رگ کو حرکت کر دینے سے یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے).

(فائدہ) جس حدیث میں استحاضہ کو دمِ عرق کہا گیا ہے یہ حدیث اس کے منافی نہیں ہے کیونکہ شیطان انسان میں خون کی طرح گردش کرتا ہے جب وہ اس عرق (رگ) کو حرکت دیتا ہے تو خون جاری ہو جاتا ہے. شیطان کا اس رگ کے ساتھ ایک خاص قسم کا تصرف ہوتا ہے، اتنا

[1] کتاب الزہد امام احمد (منہ)
[2] احمد، ابو داؤد، ترمذی (منہ) ابوداؤد کتاب الطہارت باب۱۰۹ حدیث ۱۲۸، سنن دارمی کتاب الوضوء باب۸۴، موطا مالک کتاب الحج حدیث ۱۲۴، مسند احمد ۶/۴۳۹، ۴۴۰، ترمذی کتاب الطہارت باب۹۵ وقال ہذا حدیث حسن صحیح

بدن کی باقی رگوں کے ساتھ نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ جادوگر لوگ عورت کی اس رگ کے خون کو لے کر کئی بیماریوں کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ اس طرح سے وہ شیطان کی اس حرکت سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ (منہ)

مسلمانوں کی جماعت سے ہٹنے والا شیطان کے نرغے میں

(حدیث) حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں کھڑے ہو کر فرمایا:۔

مَنْ اَرَادَ مِنْكُمْ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مَعَ الْاِثْنَيْنِ اَبْعَدُ۔[1]

ترجمہ: تم میں سے جو شخص جنت کا عیش چاہتا ہے وہ جماعتِ مسلمانان کے ساتھ چمٹا رہے کیونکہ ایک شخص کے ساتھ شیطان ہوتا ہے اور دو کے ساتھ بہت کم ہوتا ہے۔

(حدیث) حضرت عروہؓ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:۔

يَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ وَالشَّيْطَانُ مَعَ مَنْ يُّخَالِفُ الْجَمَاعَةَ۔[2]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت جماعت کے ساتھ ہوتی ہے اور جو جماعت کی مخالفت کرتا ہے اس کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔

(حدیث) حضرت اسامہ بن شریکؓ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

---

[1] احمد، ترمذی (منہ) مسند احمد ۱/۲۶، ترمذی کتاب الفتن باب وقال حسن صحیح مستدرک حاکم ۱/۱۱۴، ترمذی ۲۱۶۵، نصب الرایہ ۴/۲۵۰، کنز العمال ۲۲۴۸۸، الشریعۃ امام آجری حدیث ۷، تلبیس ابلیس ۵

[2] ابن صائد (منہ) تلبیس ابلیس ۶، طبرانی کبیر ۱۷/۱۴۴ بلفظہ

ارشاد فرماتے ہوئے سُنا:۔

يَدُ اللّٰهِ مَعَ الْجَمَاعَةِ فَاِذَا اشَذَّ الشَّاذُّ مِنْهُمْ اِخْتَطَفَتْهُ الشَّيَاطِيْنُ كَمَا يَخْتَطِفُ الذِّئْبُ الشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ۔[1]

ترجمہ: اللہ کی تائید جماعت کے ساتھ ہوتی ہے جب جماعت میں سے کوئی شخص علیحدہ ہو جاتا ہے تو اس کو شیاطین اس طرح سے اچک لیتے ہیں جس طرح سے بھیڑیا بکری کو ریوڑ سے۔

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے ایک لائن بنائی پھر فرمایا:۔

هٰذَا سَبِيْلُ اللّٰهِ مُسْتَقِيْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيْلِهٖ۔[2]

(ترجمہ) یہ سیدھا اللہ کا راستہ ہے اس کی پیروی کرو دوسرے راستوں پر مت چلو ورنہ راستہ سے بھٹک جاؤ گے۔

(حدیث) حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِنَّ الشَّيْطَانَ ذِئْبُ الْاِنْسَانِ كَذِئْبِ الْغَنَمِ يَاْخُذُ الشَّاةَ الْقَاصِيَةَ وَالنَّاحِيَةَ فَاِيَّاكُمْ وَالشِّعَابَ وَعَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَالْعَامَّةِ وَالْمَسْجِدِ۔[3]

(ترجمہ) بکریوں کے بھیڑیوں کی طرح شیطان انسان کا بھیڑیا ہے جو دور و قریب کی بکریوں کا شکار کرتا ہے پس تم خود کو گروہوں میں بٹنے سے بچاؤ اور اپنے لیے جماعت، سوادِ اعظم اور مسجد کو لازم پکڑو۔

---

[1] دارقطنی (منہ) ترمذی بلفظ وحسنہ والطبرانی بلفظ انظر کشف الخفاء ۲/۵۴۷، حدیث ۳۲۲۳ طبرانی کبیر ۱/۱۵۳

[2] مسند احمد (منہ) ۱/۴۶۵، الشریعۃ للآجری ۱۰، ۱۲، در منثور ۳/۵۶

[3] مسند احمد (منہ) ۵/۲۳۳، ۲۴۳، مجمع الزوائد ۵/۲۳، ۲۱۹، جمع الجوامع ۲۶۳۸، کنز العمال ۱۰۲۶، ۵۵، ۲۰۳، مشکوٰۃ ۱۸۴، تفسیر ابن کثیر ۲/۶۲، تلبیس ابلیس ۷، حلیۃ الاولیاء ۲/۲۴۷، اتحاف السادۃ المتقین ۶/۳۳۶، ترغیب و ترہیب ۱/۲۱۹ ابن ماجہ فی مقدمتہ

شیطان کے مقابلہ میں فقیہ اور عابد

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

لَفَقِيْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ [1]

(ترجمہ) دین کی صحیح سمجھ اور صحیح علم رکھنے والا عالم شیطان کے سامنے ہزار عابد کے مقابلہ میں بھاری ہے۔ (اس حدیث کی وضاحت ذیل کے واقعہ سے سمجھی جاسکتی ہے)

عالم اور عابد کا شیطان کے ساتھ عبرتناک قصہ

علی بن عاصمؒ ایک بصری سے نقل کرتے ہیں کہ ایک عالم اور ایک عابد آپس میں خدا واسطے کی محبت کرتے تھے، شیاطین نے ابلیس سے کہا ہم نے بہت کوشش کی ہے مگر ان میں جُدائی نہیں ڈال سکے تو ابلیس ملعون نے کہا ان کو میں کافی ہوں پھر وہ عابد (عبادت گزار جو عالم دین نہیں تھا) کے راستہ میں جا بیٹھا جب عابد شیطان کے قریب پہنچا ابلیس اس کے سامنے بوڑھے سن رسیدہ کی صورت میں ملا اور اپنے ماتھے پر سجدے کا نشان بھی ظاہر کیے ہوئے تھا، چنانچہ ابلیس نے عابد سے پوچھا میرے دل میں ایک سوال اُبھر رہا ہے میں نے چاہا کہ اس کے متعلق آپ سے معلوم کروں؟ عابد نے کہا پُوچھو اگر مجھے علم ہوگا تو اس کا جواب دے دوں گا؟

شیطان نے کہا کیا اللہ تعالیٰ اس کی طاقت رکھتا ہے کہ آسمانوں کو زمین کو پہاڑوں کو درختوں کو اور پانی کو ایک انڈے میں سمادے بغیر اس کے کہ انڈے کو بھی بڑا نہ کرے اور

[1] ترمذی (منہ) ترمذی کتاب العلم باب ۱۹، ابن ماجہ مقدمہ باب ۱۷ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب ... ۔ جامع بیان العلم وفضلہ ۱/۲۶، درمنثور ۱/۳۵۰، مجمع الزوائد ۱/۱۲۱، تاریخ بغداد ۲/۴۰۲، الاسرار المرفوعہ ۳۵۱، تذکرۃ الموضوعات پٹنویؒ ۲۰، کشف الخفاء ۲/۲۰۶

ان مخلوقات کو بھی چھوٹا نہ کرے؟

عابد نے حیران ہوکر پُوچھا بغیر ان کے کم کیے اور بغیر اس کے بڑھائے؟ اس طرح سے عابد سوچ میں پڑ گیا، تو ابلیس نے عابد کو کہا اب آپ چلے جائیں۔ پھر شیطان اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہوا اور کہا میں نے اس کو اللہ تعالیٰ کے متعلق شک میں ڈال کر ہلاک کر دیا ہے۔

پھر وہ عالم کے راستہ میں بیٹھا جب وہ شیطان کے قریب پہنچا تو شیطان احترام میں کھڑا ہو گیا اور پوچھا اے حضرت: میرے دل میں ایک سوال کھٹک رہا ہے میں نے چاہا کہ اس کو آپ سے حل کراؤں۔

عالم نے فرمایا پوچھو اگر مجھے علم ہوگا تو تمہیں بتادوں گا۔

شیطان نے کہا کیا اللہ تعالیٰ اس کی طاقت رکھتا ہے کہ تمام آسمانوں کو، زمین کو، پہاڑوں کو، درختوں کو اور پانی کو ایک انڈے میں سمادے، اس انڈے کو بڑھائے بغیر اور ان مخلوقات کو چھوٹا کیے بغیر؟

تو اس کو عالم نے جواب دیا بالکل سما سکتا ہے

تو شیطان نے انکار کے لہجہ میں کہا انڈے کو بڑھائے بغیر؟ اور ان مخلوقات کو چھوٹا کیے بغیر؟ عالم نے اس کو جھڑک کر کہا ہاں ہاں۔ پھر یہ آیت پڑھی۔ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ (سورۃ یٰسین آیت ۸۲) اللہ تعالیٰ کا معاملہ تو یہ ہے کہ جب وہ کسی شئے کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کو کہتے ہیں "کُن" ، ہوجا تو وہ ہوجاتی ہے۔

تو ابلیس نے اپنے شیطانوں سے کہا اسی جواب کے سنوانے کے لیے میں تمہیں یہاں لایا تھا دیہ ہے عالم اور عابد میں فرق کہ عابد تو شیطان کے جال میں پھنس سکتا ہے عالم نہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے گمراہ کرنے سے محفوظ رکھے۔ آمین، [1]

[1] ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۲۰) ص۵۰ مصائب الانسان ص۴۲ لابن مفلح المقدسی

شیطان سب سے زیادہ کب روتا ہے؟

حضرت صفوانؒ ایک شیخ سے نقل کرتے ہیں شیطان مومن پر اس وقت سب سے زیادہ روتا ہے جب کوئی مومن فوت ہو جائے اور شیطان کو اس کے دنیا میں گمراہ کرنے میں کامیابی نہ ہوئی ہو۔ [1]

شیطان امام احمدؒ کا خاتمہ خراب کرنے کی کوشش میں

حضرت صالحؒ بن امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں میں نے اپنے والد (امام احمد بن حنبلؒ) کو موت کے وقت بار بار یہی کہتے سنا "ابھی نہیں بعد میں، ابھی نہیں بعد میں"۔ میں نے عرض کیا اے ابا جان آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ فرمایا شیطان میرے سرہانے کھڑا ہے اور کہہ رہا ہے اے احمد! مجھے فلاں سوال کا جواب دو فلاں مسئلہ بتاؤ؟ اور میں کہہ رہا ہوں "ابھی نہیں بعد میں، ابھی نہیں بعد میں"۔ [2]

شیطان سے نجات پانے پر فرشتوں کی داد

عبدالعزیز بن رفیعؒ فرماتے ہیں جب مومن کی روح آسمان میں لے جائی جاتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں سبحان اللہ! یہ بندہ شیطان سے بچ کر آگیا واہ کیا خوب کامیاب ہوا۔ [3]

وفات کے وقت مسلمان کو شیطان سے بچانے کا طریقہ

(حدیث) حضرت واثلہ بن اسقعؓ سے روایت ہے کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

[1] ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۳۱) ص۵۲
[2] بلا حوالہ
[3] زوائد زہد امام عبداللہ بن احمد (منہ)

نے ارشاد فرمایا:-

اُحْضُرُوْا اَمْوَاتَكُمْ وَلَقِّنُوْهُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَبَشِّرُوْهُمْ بِالْجَنَّةِ فَاِنَّ الْحَكِيْمَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ يَتَحَيَّرُ عِنْدَ ذٰلِكَ الْمَصْرَعِ وَاِنَّ الشَّيْطَانَ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ عِنْدَ ذٰلِكَ الْمَصْرَعِ [1]

ترجمہ: اپنے مرنے والوں کے پاس (ان کی موت کے وقت) جمع ہوا کرو، اور ان کو "لا الٰہ الا اللہ" کی تلقین کیا کرو اور جنت کی بشارت سنایا کرو کیونکہ اس موت کے میدان میں بڑے بڑے دانشمند مرد عورتیں حیران اور ششدر رہ جاتے ہیں اور اس وقت موت کے اکھاڑے میں شیطان انسان کے سب سے زیادہ قریب ہو جاتا ہے۔

ملک الموتؑ نمازی سے شیطان کو بھگاتے ہیں

جعفر بن محمدؒ کہتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ ملک الموت نمازوں کے اوقات میں لوگوں سے مصافحہ کرتے ہیں (پھر ہر آدمی کو اس کی موت کے وقت) دیکھتے ہیں اگر وہ نماز کی حفاظت کرتا تھا تو اس کے قریب ہو جاتے ہیں اور شیطان کو دفع کر کے خود لا الٰہ الا اللہ کی تلقین کرتے ہیں۔ [2]

قبر میں شیطان کا فتنہ

حضرت سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں جب (قبر میں) میت سے سوال کیا جاتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ شیطان اس کو اپنی صورت ظاہر کر کے اپنی طرف اشارہ کر کے کہتا ہے کہ میں تمہارا رب ہوں (اگر وہ میت کافر وغیرہ ہو تو اس کو رب کہہ دیتا ہے ورنہ اس کے فتنہ سے محفوظ

[1] حلیہ ابو نعیم (منہ)
[2] ابن ابی حاتم (منہ)

رہتا ہے)۔[1]

(فائدہ) اس بات کی تائید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے ہوتی ہے جو آپ نے میت کو دفن کرنے کے وقت فرمایا تھا اَللّٰھُمَّ اَجِرْہُ مِنَ الشَّیْطَانِ اے اللہ! اس کو شیطان سے محفوظ رکھنا۔ لہذا اگر شیطان وہاں ایسی شرارت نہ کرتا ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا نہ فرماتے (منہ)۔

وہ کام جو سب سے پہلے شیطان نے کیے

① امام ابن سیرینؒ اور حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں قیاس سب سے پہلے شیطان نے کیا تھا۔[2]

② حضرت میمون بن مہرانؒ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سوال کیا کہ سب سے پہلے عشاء کو عتمہ کا نام کس نے دیا تھا؟ فرمایا شیطان نے۔[3]

③ امام بغویؒ فرماتے ہیں نوحہ اور ماتم سب سے پہلے شیطان نے کیا تھا۔

④ حضرت جابرؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے ابلیس نے گانا گایا تھا۔

⑤ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جب اللہ تعالٰی نے ابلیس کو پیدا کیا تو اس نے (سب سے پہلے) خراٹا لیا تھا۔[4]

بازار اور شیطان

(حدیث) حضرت سلمان (فارسیؓ) فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

---

[1] نوادر الاصول حکیم ترمذی (منہ)

[2] مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الاوائل ابن ابی عروبہ (منہ)

[3] ابن ابی شیبہ (منہ) طبرانی کبیر ۲۰۹/۶، مجمع الزوائد ۴۷/۴، کنز العمال ۹۳۳۴، تاریخ بغداد ۲۶/۱۲، ۴، علل متناہیہ ۱۰۰/۲

[4] ابن ابی الدنیا (منہ)، مکائد الشیطان (۳۴) ص۵۴

لَا تَکُنْ اَوَّلَ مَنْ یَدْخُلُ السُّوْقَ وَلَا اٰخِرَ مَنْ یَخْرُجُ مِنْهَا، فَاِنَّهَا مَعْرَکَةُ الشَّیْطَانِ وَبِهَا نَصَبَ رَایَتَهٗ۔ وَفِیْ لَفْظٍ فِیْهَا بَاضَ الشَّیْطَانُ وَفَرَّخَ۔[1]

ترجمہ: تم سب سے پہلے بازار میں داخل ہونے والے نہ بنو اور نہ اس سے آخری نکلنے والے بنو کیونکہ یہ شیطان کے معرکہ کی جگہ ہے یہیں پر اس نے اپنا (لوگوں کو گمراہ کرنے کا) جھنڈا گاڑا ہوا ہے۔

ایک روایت میں اس طرح سے ہے کہ شیطان نے یہیں انڈے دیئے اور یہیں پر بچے دیئے۔

شیطان کی اولاد

حضرت مجاہدؒ فرماتے ہیں کہ ابلیس کے پانچ بیٹے ہیں ہر ایک کو اس نے ایک ایک کام پر مقرر کر رکھا ہے ان کے نام یہ ہیں ① شبر ② اعور ③ مسوط ④ داسم ⑤ زلنبور۔

شبر کے ذمہ مصیبتیں ہیں یہ مصیبت کے اوقات میں بے صبری کے ساتھ موت موت پکارنے کا، گریبان پھاڑنے کا، منہ پیٹنے کا اور خلاف اسلام جہالت کی باتیں کہنے پر ابھارتا ہے۔

اعور کے ذمہ زناکاری کے کام ہیں۔ یہ زنا کا حکم کرتا اور اس کو خوبصورت دکھاتا ہے۔

مسوط کے ذمہ جھوٹ ہے یہ جھوٹ کو سن کر دوسرے شخص کو بتلاتا ہے پھر وہ شخص اپنی قوم میں جا کر کہتا ہے کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کو میں شکل سے پہچانتا ہوں نام معلوم نہیں اسی نے یہ بات مجھے بتائی ہے۔

داسم جو ہے یہ آدمی کے ساتھ اس کے گھر والوں کے پاس آتا ہے اور اس کو گھر والوں کے عیب بتا کر ان پر غصہ دلاتا ہے۔

زلنبور بازاروں کا نگران ہے اس نے اپنا (گمراہیوں کا جھنڈا) بازار میں گاڑا ہوا ہے۔[2]

---

[1] طبرانی (منہ)

[2] ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۳۵) ص۴۲ تلبیس ابلیس ص۳۴ احیاء العلوم ۲۶/۳، الدر منثور ۲۲۶/۴ بحوالہ ابن ابی حاتم۔

بچہ کی پیدائش کے وقت شیطان کی شرارت

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

مَامِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مَوْلُوْدٌ اِلَّا مَسَّهُ الشَّیْطَانُ حِیْنَ یُوْلَدُ، فَیَسْتَهِلُّ صَارِخًا مِنْ مَسِّ الشَّیْطَانِ غَیْرَ مَرْیَمَ وَابْنِهَا۔ [1]

(ترجمہ) انسان کا جو بچہ بھی پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو چونکا دیتا ہے جس سے بچہ زور سے رونے لگتا ہے مگر حضرت مریم اور ان کے بیٹے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام شیطان کے اس چونکنے سے محفوظ رہے)۔

یہ حدیث بیان کر کے حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا اگر چاہو تو اللہ تعالیٰ کا فرمان پڑھ لو:۔

وَاِنِّیْ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ [2]

(حضرت مریم کی والدہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ اے اللہ میں اپنی بیٹی حضرت مریم اور اس کی اولاد کو شیطان سے حفاظت کے لیے تیری پناہ میں دیتا ہوں)۔

حضرت ابوہریرہؓ کی ایک روایت میں اس طرح سے ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا "ہر انسان کے پہلو میں پیدائش کے وقت شیطان انگلی چبھوتا ہے، سوائے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے، ان کو بھی چبھونے گیا تھا مگر پردہ میں چھوئی (آپ کو نہ چبھو سکا)۔ [3]

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا بچہ اس وقت چیختا ہے جب شیطان حرکت مارتا ہے۔ [4]

---

[1] بخاری، مسلم (منہ)، کتاب الانبیاء باب ۴۴، مسلم کتاب الفضائل حدیث ۱۴۶، مشکوٰۃ ۶۹، کنز العمال ۳۲۳۴۵، تفسیر ابن جریر ۳/۱۶۲

[2] سورۃ آل عمران آیت ۳۶

[3] بخاری (منہ)، بخاری کتاب بدء الخلق باب ۱۱، مسند احمد ۲/۵۲۳

[4] مسلم (منہ)، صحیح مسلم کتاب الفضائل حدیث ۱۴۸

حضرت قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ اس خصوصیت میں تمام انبیاء کرام حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ شریک ہیں (یعنی ان کو بھی پیدائش کے وقت شیطان اپنی انگلی نہیں چبھو سکا)۔ [1]

شیطان انسان میں خون کی طرح چلتا ہے

(حدیث) حضرت صفیہ بنت حییؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنِ ابْنِ اٰدَمَ مَجْرَی الدَّمِ۔ [2]

(ترجمہ) شیطان انسان میں اس طرح سے دوڑتا ہے جس طرح خون (دوڑتا ہے)۔

(فائدہ) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ہم شیطان سے کیسے بچ سکتے ہیں جب کہ وہ ہم میں خون کی طرح چلتا ہے (اس لیے ہم کو شیطان سے بچنے کی بہت فکر کرنی ضروری ہے) (منہ) [3]

شیطان کی خبیث حرکات

حضرت ابراہیم نخعیؒ فرماتے ہیں یہ بات کہی جاتی تھی کہ شیطان انسان کے آلہ تناسل کے سوراخ میں چلتا اور پاخانہ کی جگہ انڈے دیتا ہے، اس کی وجہ سے انسان کو خیال لاحق ہوتا ہے کہ شاید اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے۔ اس لیے تم میں سے کوئی مسلمان بھی جب تک ریح خارج ہونے کی آواز نہ سنے یا بدبو نہ پائے یا تری نہ دیکھے تو نماز نہ توڑے۔ [4]

---

[1] نووی شرح مسلم (منہ)

[2] بخاری، مسلم (منہ) بخاری کتاب الاحکام باب ۲۱ و کتاب بدء الخلق باب ۱۱ و فی الاعتکاف باب ۱۱، ۱۲،
ابوداؤد کتاب الصوم باب ۷۸، ابن ماجہ ادب باب ۶۵، دارمی فی الرقاق باب ۶۶، مسند احمد ۳/۱۵۶، ۲۸۵، ۳۰۹، ۶/۳۳۷

[3] ابن ابی الدنیا (منہ)، مکائد الشیطان (۴۰) ص ۶۰ و اسنادہ صحیح

[4] مصنف عبد الرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الوسوسہ لابن ابی داؤد (منہ)

شیاطین سے حفاظت کی تدبیر

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

إِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ أَوْ أَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوا صِبْيَانَكُمْ فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ اللَّيْلِ فَحَلُّوهُمْ وَأَغْلِقُوا أَبْوَابَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَخَمِّرُوا آنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ تَعَالَى وَلَوْ أَنْ تَعْرِضُوا عَلَيْهَا شَيْئًا وَأَطْفِئُوا مَصَابِيحَكُمْ.[1]

(ترجمہ) جب رات شروع ہو تو تم اپنے بچوں کو (باہر نکلنے سے) روک دیا کرو کیونکہ اس وقت شیاطین (فتنہ پھیلانے کے لیے) زمین میں پھیلتے ہیں۔ جب ایک گھڑی گزر جائے تو بچوں کو چھوڑ دیا کرو۔ اور اپنے دروازے بھی بند کر لیا کرو اور (ان کو بند کرتے وقت) اللہ کا نام لے لیا کرو کیونکہ بند شدہ دروازہ شیطان نہیں کھول سکتا۔ اپنے برتنوں کو بھی ڈھانپ دیا کرو اور (ان کو ڈھانپتے وقت) بھی اللہ کا نام لے لیا کرو چاہے کچھ بھی ملے برتنوں پر رکھ لیا کرو، اور اپنے چراغ بجھا دیا کرو (ایسا نہ ہو کہ رات کو کسی جن یا چوہے وغیرہ کی شرارت سے کسی چیز کو آگ لگ جائے)۔

دفع شر شیطان میں کبوتر کا استعمال

حضرت حسن (بصریؒ) فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

[1] بخاری، مسلم، نسائی، ابن ماجہ (منہ) بخاری کتاب بدء الخلق باب ۱۶، ۱۱ وغیرہ، مسلم کتاب الاشربہ حدیث ۲۲، ترمذی کتاب الاطعمہ باب ۱۵، الادب باب ۷۴، دارمی کتاب الاشربہ باب ۲۶، موطا مالک باب صفۃ النبی حدیث ۲۱، مسند احمد ۲/ ۳۶۳، ۳/ ۳۰۱، ۳۱۹، ۳۷۴، ۳۸۶، ۳۸۸، ۳۹۵، ۵/ ۵۲، مشکوٰۃ ۴۲۹۴، کنز العمال ۴۵۳۲۲، شرح السنۃ ۱۱/ ۳۹۰

اِتَّخِذُوا الْحَمَامَاتِ الْمَقْصُوصَاتِ فِي الْبُيُوتِ فَإِنَّهَا تُلْهِي الشَّيْطَانَ عَنْ صِبْيَانِكُمْ.[1]

(ترجمہ) تم کٹے ہوئے پروں والے کبوتر گھروں میں رکھا کرو یہ شیطان کو تمہارے بچوں کی بجائے اپنے ساتھ مشغول رکھیں گے۔

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اِتَّخِذُوا هٰذِهِ الْمَقَاصِيصَ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّهَا تُلْهِي الْجِنَّ عَنْ صِبْيَانِكُمْ.[2]

(ترجمہ) پر کٹے کبوتر اپنے گھروں میں رکھا کرو، یہ تمہارے بچوں کی بجائے جنات کو اپنی طرف مشغول کر دیں گے۔

(فائدہ) اس حدیث کی شرح میں علامہ مناویؒ فرماتے ہیں کبوتر اور اس قسم کے دوسرے خوب صورت پرندے قمری چڑیا وغیرہ خصوصاً سرخ کبوتر اپنی خوبصورتی کی وجہ سے جنات کو اپنی طرف متوجہ کر دیتے ہیں اس کی وجہ سے جنات بچوں کی بجائے ان کی طرف مشغول ہو جاتے ہیں اور اس طرح سے بچے شیاطین اور جنات کے شر سے محفوظ رہتے ہیں۔[2]

شیطان کا بستر

حضرت قیس بن ابی حازمؒ فرماتے ہیں جس گھر میں کوئی بستر بچھا ہوا ہو مگر اس پر کوئی نہ سوتا ہو تو اس پر شیطان سوتا ہے۔[3]

(حدیث) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

[1] کرمانی فی مسائلہ (منہ)، تاریخ بغداد ۵/ ۲۷۹، المجروحین ابن حبان ۲/ ۲۵۰، میزان الاعتدال ۵۵۶۴، ۷۵۴، المنار المنیف ۱۹۸،

[2] شیرازی فی الالقاب، تاریخ خطیب، دیلمی (منہ) تاریخ بغداد ۵/ ۲۷۹، مسند الفردوس دیلمی (۲۶۰) ۱/ ۸۳، الجامع الصغیر (۱۰۳) فیض القدیر ۱/ ۱۱۱، ابن عدی، المجروحین ابن حبان ۲/ ۲۵۰، میزان الاعتدال ۵۵۶۴، ۷۵۴، المنار المنیف ابن قیم ۱۹۸،

[3] فیض القدیر شرح جامع صغیر ۱/ ۱۱۱

[4] ابن ابی الدنیا (منہ) مکائد الشیطان (۵) ص ۲۶، ابو نعیم حلیہ ۵/ ۲۱۴ من کلام خالد بن معدان

فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِامْرَأَتِهٖ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ۔[1]

(ترجمہ) (بستر کی کئی اقسام ہیں) ایک بستر تو آدمی کا ہوتا ہے، ایک اس کی بیوی کا ہوتا ہے، تیسرا مہمان کے لیے ہوتا ہے اور چوتھا شیطان کے لیے ہوتا ہے۔

شیطان دوپہر کو نہیں سوتا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تم دوپہر کو قیلولہ کیا کرو کیونکہ شیطان دوپہر کو قیلولہ نہیں کیا کرتا (قیلولہ کا معنی دوپہر کو کچھ دیر سونا ہے)۔

امام طبرانیؒ اور امام ابو نعیمؒ نے مذکورہ ارشاد کو بروایت حضرت انسؓ آنحضرتؐ کے فرمان مبارک سے نقل کیا ہے۔[2]

شیطان کی گرہیں

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ اَحَدِكُمْ اِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ عَلٰى كُلِّ عُقْدَةٍ مَكَانَهَا: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ، فَاِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَاِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ، فَاِنْ

---

[1] مسلم، ابوداؤد، نسائی (منہ) مسلم کتاب اللباس حدیث ۴۱، ابوداؤد کتاب اللباس باب ۴۲، نسائی کتاب النکاح باب ۸۲، مسند احمد ۳/۲۹۳، ۳۲۴، مشکوٰۃ (۴۳۱۰)، اتحاف السادہ ۵/۲۶۲

[2] معجم اوسط طبرانی، الطب لابی نعیم (منہ)، مجمع الزوائد ۸/۱۱۲، اتحاف السادہ ۵/۱۴۳، الطب النبوی ذہبی (۱۵) کنز العمال ۲۱۴۷۷، الاحکام النبویہ فی الصناعۃ الطبیہ للکحال ۱/۱۱۴، فتح الباری ۱۱/۷۰، قرطبی ۱۳/۲۳، کشف الخفاء ۲/۱۵۴، قیسرانی ۵۳۸، درر ۱۲۲۔

صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ كُلُّهَا، فَاَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ، وَاِلَّا اَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ۔[1]

(ترجمہ) شیطان تم میں سے ہر ایک کے سر کی گدی پر سوتے وقت میں تین گرہیں لگاتا ہے، ہر گرہ لگاتے وقت یہ کہتا ہے تم لمبی رات تک سوتے رہو، پھر اگر وہ شخص جاگ جاتا ہے تو اس کی ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر اگر وضو بھی کر لیتا ہے تو اس کی اور گرہ بھی کھل جاتی ہے، اور اگر نماز بھی پڑھ لیتا ہے تو اس کی تمام گرہیں کھل جاتی ہیں اور ہشاش بشاش ہو کر اٹھتا ہے ورنہ خبیث النفس سست ہو کر اٹھتا ہے

شیطان کا پیشاب انسان کے کان میں

(حدیث) حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک آدمی کا ذکر کیا گیا کہ وہ صبح تک سوتا ہی رہتا ہے نماز کے لیے بھی نہیں اٹھتا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

ذَاكَ رَجُلٌ بَالَ الشَّيْطَانُ فِيْ اُذُنِهٖ۔[2]

(ترجمہ) یہ ایسا آدمی ہے جس کے کانوں میں شیطان پیشاب کر جاتا ہے۔

شیطانی خواب

(حدیث) حضرت ابوقتادہؓ فرماتے ہیں میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

---

[1] بخاری، مسلم (منہ) بخاری کتاب التہجد باب ۱۲، مسلم حدیث ۲۰۷ من المسافرین، ابوداؤد فی التطوع باب ۱۸، ابن ماجہ اقامۃ باب ۱۷۴، موطا مالک حدیث ۹۵ من السفر، مسند احمد ۲/۲۴۳، بیہقی ۲/۵۰۱، ۳/۱۵، ابن خزیمہ حدیث ۱۱۳۱، مسند حمیدی حدیث ۹۶۰

[2] بخاری، مسلم (منہ) بخاری ۲/۴۸، مسلم صلوٰۃ المسافرین باب ۲۸، نسائی ۳/۲۰۴، مسند احمد ۱/۴۲۷، بیہقی ۳/۱۵، ابن ابی شیبہ ۲/۲۷۱، کنز العمال ۴۱۳۸۲، بدایہ والنہایہ ۱/۶۳، حلیۃ ابونعیم ۹/۳۲۰، ابن ماجہ باب ۱۷۴ فی الاقامۃ۔

اَلرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطَانِ . فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ حِيْنَ يَسْتَيْقِظُ عَنْ يَسَارِهِ ثَلَاثًا وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ . [1]

(ترجمہ) اچھے خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتے ہیں اور برے شیطان کی طرف سے، جب تم میں سے کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو بیداری کے وقت تین مرتبہ بائیں طرف تھوک دے اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے (اگر اس نے ایسا کرلیا) تو یہ خواب بد اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔

خواب کی تین اقسام

(حدیث) حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اَلرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ : مِنْهَا تَهَاوِيْلُ مِنَ الشَّيْطَانِ لِيَحْزُنَ ابْنَ آدَمَ ، وَمِنْهَا مَا يَهُمُّ بِهِ الرَّجُلُ فِيْ يَقْظَتِهِ فَيَرَاهُ فِيْ مَنَامِهِ ، وَمِنْهَا جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ . [2]

(ترجمہ) خواب تین طرح کے ہوتے ہیں ایک تو ان میں سے شیطان کی طرف سے ڈراوا ہوتے ہیں تاکہ انسان کو خوف و دہشت ہو ایک وہ ہوتے ہیں جن کے متعلق آدمی جاگتے میں خیال کرتا ہے پھر اس کو خواب میں دیکھتا ہے اور ایک خواب نبوت کا

---

[1] بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی (منہ) بخاری تعبیر الرؤیا باب ۳، ۴، ۱۰، ۱۴، مسلم فی الرؤیا حدیث ۲۰۱، ابوداؤد کتاب الادب باب ۵۵، ترمذی کتاب الرؤیا باب ۵، ابن ماجہ کتاب الرؤیا باب ۳، دارمی کتاب الرؤیا باب ۵۔

[2] ابن ماجہ (منہ) ابن ماجہ کتاب الرؤیا باب ۳، طبرانی کبیر ۱۸/۶۴، تمہید ابن عبدالبر ملفظہ ۱/۲۸۶، فتح الباری ۱۲/۴۰۷، کنز العمال ۴۱۳۹۹

چھیالیسواں حصہ ہوتا ہے (اور یہ اللہ کی طرف سے ہوتا ہے جو مسلمان کی خیر خواہی کے طور پر اسے دکھلایا جاتا ہے)۔

شیطان آنحضرت ﷺ کی شکل میں نہیں آسکتا

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

مَنْ رَآنِيْ فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَرَاءَى بِيْ . [1]

(ترجمہ) جس نے مجھے (خواب میں) دیکھا اس نے واقعی مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل اختیار کرکے اپنے آپ کو نہیں دکھلا سکتا۔

شیطان کعبہ کی شکل اختیار نہیں کرسکتا

(حدیث) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

مَنْ رَآنِيْ فِيْ مَنَامِهِ فَقَدْ رَآنِيْ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ وَلَا بِالْكَعْبَةِ . [2]

(ترجمہ) جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیوں کہ شیطان نہ تو میری شکل اختیار کرسکتا ہے نہ کعبہ شریف کی۔

شیطان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شکل اختیار نہیں کرسکتا

(حدیث) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

---

[1] بخاری، مسلم (منہ) بخاری کتاب العلم باب ۳۸، کتاب تعبیر الرؤیا باب ۱، مسلم کتاب الرؤیا حدیث ۱۱، مسند احمد ۳/۵۵، ۵/۳۰۶، مجمع الزوائد ۷/۱۸۱، دلائل النبوۃ بیہقی ۷/۴۵، تاریخ بغداد ۷/۱۷۸، مشکوۃ شریف ۴۲۱

[2] طبرانی صغیر (منہ)

مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ، وَمَنْ رَاٰنِیْ اَبَابَکْرِنِ الصِّدِّیْقَ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰہُ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِہٖ۔ [1]

(ترجمہ) جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے مجھے ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا، اور جس نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو واقعی اس نے ان کو دیکھا کیونکہ ان کی شکل بھی وہ اختیار نہیں کر سکتا۔

شیطان کے سینگ

(حدیث) حضرت عبداللہ صنابحی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ وَمَعَھَا قَرْنُ الشَّیْطَانِ، فَاِذَا ارْتَفَعَتْ فَارَقَھَا ثُمَّ اِذَا اسْتَوَتْ قَارَنَھَا، فَاِذَا زَالَتْ فَارَقَھَا، فَاِذَا تَدَلَّتْ لِلْغُرُوْبِ قَارَنَھَا فَاِذَا غَرَبَتْ فَارَقَھَا فَلَا تُصَلُّوْا ھٰذِہِ الْاَوْقَاتَ الثَّلَاثَ۔ [2]

(ترجمہ) جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ شیطان کا سینگ بھی ہوتا ہے جب وہ بلند ہو جاتا ہے تو شیطانی سینگ ہٹ جاتا ہے، پھر جب دوپہر کا وقت ہوتا ہے اس وقت بھی سورج کے سامنے ہو جاتا ہے لیکن جب سورج

[1] تاریخ بغداد (منہ) مجمع الزوائد ۱۸۱/۷، ۱۷۳/۹

[2] ملک، احمد، ابن ماجہ، بیہقی (منہ) موطا مالک کتاب القرآن حدیث ۴۴،۴۹ مسند احمد ۱۳/۲، ۱۹، ۲۴، ۸۶، [illegible] ۴/۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۴، ۲۲۳، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۸۵، ۵/۱۵، ۲۰، ۱۹۰، ۲۱۶، ۲۶۰، [illegible] ابن ماجہ فی الاقامہ باب ۱۴۸، بیہقی ۴۵۴/۲، شرح السنۃ ۳۳۰/۳، بدائع المنن ساعاتی ۱۴۴، صحیح ابن خزیمہ [illegible] مشکوۃ ۱۰۴۸، تلخیص الحبیر ۱۸۵/۱، مسند شافعی ۱۶۶، الاستذکار ۱۳۴/۱، التمہید ابن عبدالبر ۴/۱، الفقیہ والمتفقہ خطیب بغدادی ۱۰۷/۱

ڈھل جاتا ہے تو یہ سینگ ہٹ جاتا ہے۔ پھر جب سورج غروب ہونے کو جھکتا ہے اس وقت بھی یہ شیطان اس کے سامنے ہو جاتا ہے اور جب غروب ہو چکتا ہے تو اس وقت ہٹ جاتا ہے (اے مسلمانو!) تم اس وقت نماز نہ پڑھا کرو۔

(فائدہ) حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں اس طرح ہے کہ سورج طلوع بھی شیطان کے دو سینگوں کے درمیان ہوتا ہے اور غروب بھی دو سینگوں کے درمیان ہوتا ہے (منہ) [1]

شیطان کا سینگ کیا ہے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک فرشتہ اس کے پاس آتا ہے اور اس کو طلوع ہونے کا حکم دیتا ہے لیکن شیطان سورج کے پاس آکر اس کے سامنے طلوع ہونے میں رکاوٹ بنتا ہے مگر سورج اس کے دونوں سینگوں کے درمیان ہی سے طلوع ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ شیطان کا نچلا حصہ جلا دیتے ہیں۔ اور جب بھی سورج غروب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہوتا ہے اس وقت بھی اس کے پاس شیطان آکر سجدہ کرنے سے رکاوٹ بنتا ہے لیکن سورج بھی اس کے درمیان ہی میں غروب ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ شیطان کا نچلا حصہ اس وقت بھی جلا دیتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادِ گرامی کا یہی مطلب ہے جو آپ نے فرمایا ہے کہ "سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا اور شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے" [2]

[1] ابوداؤد، نسائی (منہ) ابوداؤد کتاب التطوع باب ۱۰، سنن نسائی فی المواقیت باب ۳۵، ۴۰، بخاری بدء الخلق باب ۱۱، مسلم فی المسافرین حدیث ۲۹۰، ۲۹۴ و فی المساجد ۱۷۳

[2] قرطبی ۶۳/۱، تہذیب تاریخ دمشق ابن عساکر ۱۲۴/۳

شیطان کی بیٹھک

(حدیث) ایک آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرامؓ سے روایت کرتے ہیں کہ :-

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّجْلَسَ بَيْنَ الضَّحِّ وَالظِّلِّ وَقَالَ مَجْلِسُ الشَّيْطَانِ۔[1]

(ترجمہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سائے اور دھوپ کے درمیان بیٹھنے سے منع فرمایا، آپ نے فرمایا یہ شیطان کی بیٹھک ہے۔

(فائدہ) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے بھی منقول ہے کہ انسان کا کچھ دھوپ میں اور کچھ سائے میں بیٹھنا شیطان کی جگہ بیٹھنا ہے۔[2] حضرت ابوہریرہؓ سے بھی ایسے ہی منقول ہے۔[3] حضرت قتادہؒ بھی فرماتے ہیں کہ شیطان دھوپ اور سائے کے درمیان بیٹھتا ہے۔[4]

شیطان کی خواب گاہ

حضرت سعید بن المسیبؒ فرماتے ہیں کہ شیطان دھوپ اور سائے کے درمیان نیند کرتا ہے۔[5]

ظالم جج شیطان کے نرغے میں

(حدیث) حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[1] احمد (منہ) مسند احمد ۳/۴۱۳، البدایہ والنہایہ بلفظہ ۱/۶۲

[2] مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الادب لابی بکر الخلال (منہ)

[3] مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الادب لابی بکر الخلال (منہ)

[4] کتاب الادب لابی بکر الخلال (منہ)

[5] مصنف ابن ابی شیبہ کتاب الادب لابی بکر الخلال (منہ)

ارشاد فرمایا:-

اَللّٰهُ مَعَ الْقَاضِىْ مَا لَمْ يَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰى عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطَانُ۔[1]

(ترجمہ) جب تک جج اور فیصلہ کرنے والا قاضی ظلم اور زیادتی نہ کرے اللہ تعالیٰ (کی مدد) اس کے ساتھ ہوتی ہے لیکن جب وہ ظلم و زیادتی کرتا ہے تو اللہ (کی مدد) ہٹ جاتی ہے اور شیطان اس کو قابو کر لیتا ہے۔

اذان اور نماز کے وقت شیطان کی حالت

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

اِذَا نُوْدِيَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ لَهٗ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّاْذِيْنَ، فَاِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَدْبَرَ، حَتّٰى اِذَا قُضِيَ التَّثْوِيْبُ اَقْبَلَ حَتّٰى اِذَا يَخْطُرُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَنَفْسِهٖ يَقُوْلُ اذْكُرْ كَذَا وَاذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ مِنْ قَبْلُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ كَمْ صَلّٰى۔[2]

(ترجمہ) جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے شیطان پیٹھ دے کر بھاگ جاتا ہے (اذان کے برداشت نہ کر سکنے کی وجہ سے) اس کا پاد نکل جاتا ہے (وہ بھی

[1] ترمذی (منہ)، سنن ترمذی کتاب الاحکام باب۴، سنن ابن ماجہ کتاب الاحکام باب۲، مسند احمد ۵/۲۶، جمع الجوامع حدیث ۴۹۶۷، فتح الباری ۱۳/۱۴۰

[2] بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی (منہ) بخاری کتاب الاذان باب۴، والعمل فی الصلوٰۃ باب۱۸، مسلم کتاب الصلوٰۃ حدیث ۱۹، وفی المساجد حدیث ۸۳، ۸۴، ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب۳۱، نسائی کتاب الاذان باب۳۰، دارمی کتاب الصلوٰۃ باب۱۱، باب۱۷۲، موطا مالک کتاب النداء حدیث ۶، مسند احمد ۲/۳۱۳، ۴۶۰، ۵۰۳، ۵۲۲، بیہقی ۱/۴۳۱، تجرید ۲۸۳، ترغیب و ترہیب ۱/۱۷۷، مجمع الزوائد ۱/۳۳۴، کنز العمال ۲۰۸۸۳، ۲۰۹۴۷، ۲۰۹۴۹

اتنا زور سے) کہ اذان کی آواز بھی نہیں سنتا، پھر جب اذان ہو چکتی ہے تو واپس آجاتا ہے، پھر جب نماز کی تکبیر کہی جاتی ہے تو پھر بھاگ جاتا ہے اور جب تکبیر ہو چکتی ہے تو پھر واپس آجاتا ہے اور نمازی کے دل میں اس کے متعلق خیال ڈالتا ہے کہتا ہے فلاں بات یاد کرو، فلاں بات یاد کرو جو اس کو پہلے یاد نہیں ہوتیں حتیٰ کہ آدمی کو یاد نہیں رہتا کہ اس نے کتنی رکعات پڑھیں ہیں۔

شیطان ایک جوتے میں چلتا ہے

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

لَا یَمْشِیْ اَحَدُکُمْ فِیْ نَعْلٍ وَاحِدٍ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَمْشِیْ فِیْ نَعْلٍ وَاحِدٍ۔[1]

(ترجمہ) تم میں سے کوئی بھی ایک جوتا پہن کر نہ چلا کرے کیونکہ شیطان ایک جوتا پہن کر چلتا ہے۔

انسان کے سجدہ پر شیطان کا واویلا

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اِذَا قَرَأَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اِعْتَزَلَ الشَّیْطَانُ یَبْکِیْ یَقُوْلُ یَاوَیْلَهٗ اُمِرَ ابْنُ اٰدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَاُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ

---

[1] حب کرمانی فی مسائلہ (منہ) ابن ماجہ حدیث ۳۶۱۷، مشکل الآثار ۲/۱۴۱، تجرید ۲۶۷ بلفظہم، بخاری ۷/۱۹۹، مسلم فی اللباس باب ۱۹ حدیث ۶۸، ابوداؤد ۴۱۳۶، ترمذی ۱۷۷۴، ابن ابی شیبہ ۸/۲۲۸، مشکوٰۃ ۴۴۱۱، (فتح الباری ۱۰/۳۰۹، کنز العمال ۴۱۶۰۲

فَعَصَیْتُ فَلِیَ النَّارُ۔[1]

(ترجمہ) جب انسان سجدہ والی آیت تلاوت کرتا ہے اور اس پر سجدہ کرتا ہے تو شیطان اس سے دور ہٹ کر رونے لگ جاتا ہے اور کہتا ہے ہائے افسوس انسان کو سجدہ کا حکم دیا گیا تو اس نے سجدہ کیا اور اس کو جنت مل گئی، اور مجھے سجدہ کا حکم ملا اور میں نے نافرمانی کی اور مجھے دوزخ ملی۔

(فائدہ) حضرت عبید اللہ بن مقسمؒ کی روایت میں اس طرح سے ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جب تو شیطان پر لعنت کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے تو نے ملعون پر لعنت کی اور جب تو اس سے پناہ مانگتا ہے تو وہ کہتا ہے تو نے میری کمر توڑ دی، اور جب تو سجدہ کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے ہائے حسرت! انسان کو سجدہ کا حکم ملا تو اس نے فرمانبرداری کی، اور شیطان کو حکم ملا تو اس نے سرکشی کی پس انسان کے لیے جنت ہو گئی اور شیطان کے لیے دوزخ۔[2]

شیطان کو گالیاں مت دو

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

---

[1] احمد، مسلم، ابن ماجہ (منہ) مسند احمد ۲/۴۴۳، ابن ماجہ کتاب الاقامۃ باب ۷۰ ۱۰۵۲، مسلم کتاب الایمان حدیث ۱۳۳، بیہقی ۲/۳۱۲، صحیح ابن خزیمہ ۵۴۹، شرح السنہ ۳/۱۴۷، مشکوٰۃ ۸۹۵، نصب الرایہ ۲/۱۷۸، حلیہ ۵/۶۶، ترغیب ۲/۲۵۶، تخریج احیاء العلوم عراقی ۱/۱۴۹، زہد ابن مبارک ۳۵۳، ابن کثیر ۵/۳۹۹، درمنثور ۳/۱۵۸، تاریخ بغداد ۷/۲۲۴، اتحاف السادۃ المتقین ۳/۱۹، کنز العمال ۳۱۰۸، بدایہ والنہایہ ۱/۹۱

[2] ابن ابی الدنیا (منہ) لم اجدہ فی مکائد الشیطان، کنز العمال حدیث ۲۱۲، جلد اول بحوالہ مسند الفردوس الدیلمی ولم اجدہ فیہ ایضاً۔ (مترجم)

لَا تَسُبُّوا الشَّيْطَانَ وَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهٖ۔[1]

(ترجمہ) تم شیطان کو گالیاں مت دو بلکہ اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔

نماز میں شیطان کی شرارتیں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں شیطان نماز میں تمہارے ارد گرد نماز کو تڑوانے کے لیے گھومتا ہے جب نماز تڑوانے سے مایوس ہوتا ہے تو نمازی کی دُبر میں پھونک مارتا ہے تاکہ نمازی یہ سمجھے کہ اس کا وضو ٹوٹ گیا ہے لیکن تم میں سے کوئی بھی اپنی نماز نہ توڑا کرے جب تک کہ بدبو نہ پائے یا آواز نہ سنے۔[2]

اور ایک روایت میں حضرت ابن مسعودؓ سے اس طرح سے منقول ہے کہ شیطان انسان کی رگ و پے میں ایسے دوڑتا ہے جیسے خون، حتیٰ کہ وہ تمہارے پاس نماز کی حالت میں بھی آجاتا ہے اور نمازی کی دبر میں پھونک مارتا ہے اور راس ذکر کو تر کر دیتا ہے پھر (نمازی سے) کہتا ہے تمہارا وضو ٹوٹ گیا ہے۔ لیکن سُن لو! تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز کو نہ توڑا کرے جب تک کہ بدبو نہ پاتے یا آواز نہ سنے یا تری نہ پائے۔[3]

نماز میں اُونگھنا شیطان کی طرف سے ہے

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جنگ کے وقت اُونگھنا اللہ کی طرف سے رحمت اور مذموم ہوتا ہے اور نماز میں اُونگھنا شیطان (کی شرارت) سے ہوتا ہے۔[4]

[1] المخلص (منہ) کنز العمال حدیث ۲۱۲۰ بحوالہ مذکور۔

[2] مصنف عبدالرزاق، ابن ابی الدنیا (منہ)

[3] مصنف عبدالرزاق (منہ)

[4] طبرانی (منہ)

نماز میں چھینک اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے

حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ نماز میں جمائی اور چھینک شیطان کی طرف سے آتی ہے۔[1]

کون سی چیزیں شیطان کی طرف سے ہیں

(حدیث) حضرت دینارؒ فرماتے ہیں کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اَلْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔[2]

(ترجمہ) چھینک، اُونگھ اور جمائی نماز میں اور ماہواری، قے اور نکسیر شیطان کی طرف سے آتی ہے۔

(فائدہ) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نماز میں جمائی اور وعظ و نصیحت کے وقت چھینک اور اُونگھ کی زیادتی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

شیطان کا قارورہ

حضرت عبدالرحمٰن بن یزیدؒ فرماتے ہیں مجھے اس کی اطلاع دی گئی ہے کہ شیطان کا ایک

[1] طبرانی، ابن ابی شیبہ (منہ)

[2] ترمذی (منہ) ترمذی کتاب الادب باب ۷، ۸، حدیث ۴۸ ۷، مشکوٰۃ ۹۹۹، حاوی للفتاویٰ ۱/۵۳۵، کنز العمال ۱۹۹۵۲ بہذا اللفظ و مستدرک حاکم ۴/۲۶۴، مسند حمیدی ۱۱۶۱، ابن خزیمہ ۹۲۱، اتحاف السادۃ المتقین ۶/۲۸۷، کنز العمال ۵۲۹ ۲۵ ۱، المغنی عن حمل الاسفار عراقی ۲/۲۰۶، عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی ۲۶۰، کشف الخفاء ۲/۹۷ بلفظہم و مجمع الزوائد ۲/۸۶ بلفظہ

قارورہ بھی ہے شیطان اس کو نماز میں سنگھاتا ہے تاکہ وہ جمائیاں لیں (اور نماز سے توجہ ہٹتی رہے)۔[1]

اور مصنف عبدالرزاق کی روایت میں اس طرح ہے کہ شیطان کا ایک قارورہ ہے اس میں کچھ چھڑکنے کی چیز ہے جب لوگ نماز کے لیے جاتے ہیں تو یہ ان کو سنگھاتا ہے، اور وہ جمائیاں لینے لگتے ہیں۔ اس لیے ایسے شخص کو حکم دیا گیا ہے کہ جب کسی کی یہ حالت ہو تو وہ اپنے ہونٹ اور نتھنے بند رکھے۔[2]

جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے

(حدیث) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اَلْاَنَاۃُ مِنَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَالْعُجْلَۃُ مِنَ الشَّیْطَانِ۔[3]

(ترجمہ) (انسان کا کسی کام میں) انتظار کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جلدی کرنا شیطان کی طرف سے ہے۔

گدھا شیطان کو دیکھتا ہے

(حدیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیْکَۃِ فَاسْئَلُوْا مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّھَا رَاَتْ مَلَکًا، وَاِذَا

[1] ابن ابی شیبہ (منہ)

[2] عبدالرزاق (منہ)

[3] ترمذی (منہ) ترمذی کتاب البر باب ۶۶۔

سَمِعْتُمْ نَھِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ فَاِنَّھَا رَاَتْ شَیْطَانًا۔[1]

(ترجمہ) جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ (اس وقت) فرشتے کو دیکھتا ہے۔ اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شیطان سے پناہ مانگو کیونکہ وہ (اس وقت) شیطان کو دیکھتا ہے۔

مسجد والوں سے شیطان کی چال

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا کَانَ فِی الْمَسْجِدِ جَاءَہُ الشَّیْطَانُ فَاَنَسَ بِہٖ کَمَا یَاْنَسُ الرَّجُلُ بِدَآبَّتِہٖ فَاِذَا سَکَنَ لَہٗ زَنَقَہٗ اَوْ اَلْجَمَہٗ۔[2]

(ترجمہ) تم میں سے جب کوئی مسجد میں ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آکر پہلے اپنے ساتھ مانوس کرتا ہے جب وہ اس سے اس طرح مانوس ہو جاتا ہے جیسے اپنے سواری کے جانور سے ہوتا ہے اور جب اس سے مطمئن ہو جاتا ہے تو اس کی گردن میں پھندا ڈال دیتا ہے یا اس کو لگام ڈال دیتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں تم اس کی اس شرارت کا مشاہدہ بھی کرتے ہو پھندے والے کو تو اس طرح سے کہ وہ جھکا ہوا ہوتا ہے مگر اللہ کا ذکر نہیں کر رہا ہوتا، اور لگام والے کو

[1] بخاری، مسلم (منہ) بخاری کتاب بدء الخلق باب ۱۵، مسلم کتاب الذکر حدیث ۸۲، ترمذی کتاب الدعوات باب ۵۶، مسند احمد ۲/۳۰۶، ۳۲۱، ۳۶۴، ابوداؤد ۵۱۰۲، شرح السنۃ ۵/۱۲۶، مشکوٰۃ ۲۴۱۹، الحبائک فی اخبار الملائک ۱۴۹، تفسیر ابن کثیر ۶/۳۴۲، الادب المفرد ۱۲۳۶

[2] مسند احمد (منہ) ۲/۳۳۰، مجمع الزوائد ۱/۲۴۲، جمع الجوامع ۶۱۱۵، کنز العمال ۱۲۷۲، تفسیر ابن کثیر ۸/۵۵۹۔

اس طرح کہ اُس نے اپنا منہ کھولا ہوا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کر رہا ہوتا۔

نماز کی صفوں میں شیطان کا گھسنا

(حدیث) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

رُاصُّوا صُفُوفَكُمْ وَقَارِبُوا مِنْهَا وَحَاذُوا بَيْنَ الْاَعْنَاقِ، فَوَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ اِنِّىْ لَاَرَى الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مِنْ خَلَلِ الصَّفِّ كَاَنَّهُ الْحَذَفُ۔[1]

(ترجمہ) اپنی صفوں کو (نماز میں) ملا کر رکھو اور ان کے قریب کھڑا کرو، گردنوں کے درمیان برابری اختیار کرو، مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے میں شیطان کو دیکھتا ہوں وہ بطخ کی شکل میں صف کے شگافوں سے گھس رہا ہوتا ہے۔

مسجد سے نکلتے وقت شیطان سے حفاظت کا وظیفہ

(حدیث) حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ تَدَاعَتْ جُنُوْدُ اِبْلِيْسَ وَاُجْلِبَتْ وَاجْتَمَعَتْ كَمَا يَجْتَمِعُ النَّحْلُ عَلٰى يَعْسُوْبِهَا. فَاِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ عَلٰى بَابِ الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ: "اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ" فَاِنَّهٗ اِذَا قَالَهَا لَمْ تَضُرَّهٗ۔[2]

[1] احمد (منہ) مسند احمد ۳/۲۶۰، نسائی ۲/۹۲، کنز العمال حدیث ۲۰۵۸۰۔

[2] عمل الیوم واللیلۃ ابن سُنی (منہ) حدیث ۱۵۵، اتحاف السادہ ۹/۵۹۲، جمع الجوامع حدیث ۶۱۰۷، کنز العمال حدیث ۲۰۷۸۶

(ترجمہ) جب تم میں سے کوئی مسجد سے باہر نکلنے کا ارادہ کرتا ہے تو ابلیس کے لشکر ایک دوسرے کو بُلاتے ہیں تو وہ دوڑ کر اس طرح جمع ہو جاتے ہیں جیسے شہد کی مکھیاں اپنے چھتے پر، پس (مسجد سے نکلتے وقت جب تم میں سے کوئی مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو تو یہ دُعا پڑھے "اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ" جب وہ یہ دُعا پڑھ لے گا تو یہ ابلیسی لشکر اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے۔

شیطان اور ابن حنظلہ کی ملاقات کی حکایت

حضرت صفوان بن سلیمؒ فرماتے ہیں کہ اہل مدینہ کی حضرت عبداللہؓ بن حنظلہؓ کی مسجد سے باہر شیطان سے ملاقات ہو گئی، شیطان نے کہا اے حنظلہؓ کے بیٹے! مجھے پہچانتے ہو؟ فرمایا ہاں پہچانتا ہوں۔ کہا تو بتاؤ میں کون ہوں؟ فرمایا تو شیطان ہے۔ کہا تم نے مجھے کیسے پہچانا؟ فرمایا جب میں مسجد سے باہر نکلا تھا تو اللہ کا ذکر کر رہا تھا جب تجھے دیکھا تو اللہ کے ذکر کی بجائے میری نظر تیری طرف متوجہ ہو گئی اس سے میں جان گیا کہ تو شیطان ہے۔ کہا اے حنظلہ کے بیٹے! تم نے درست کہا۔ میں ایک بات تمہیں سکھاتا ہوں اس کو میری طرف سے یاد رکھنا فرمایا۔ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ شیطان نے کہا دیکھ لیں اگر بہتر ہو تو قبول فرمائیں اگر غلط ہو تو ٹھکرا دیں" اے ابن حنظلہ! اپنی پسند کی چیز اللہ عزوجل کے سوا کسی سے مت مانگنا اور اس کا خاص خیال رکھنا کہ غصہ کے وقت آپ کی کیا حالت ہوتی ہے۔[1]

قارون کو شیطان کے گمراہ کرنے کا عبرتناک واقعہ

ابن ابی الحواریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ابو سلیمانؒ اور دوسرے حضرات سے سُنا ہے

[1] ابن ابی الدنیا، ابن عساکر (منہ) مکائد الشیطان (۶۵) احیاء العلوم ۳/۳۲، الاصابہ ۴/۵۹، مصائب الانسان صد ۱۳۳

کہ ابلیس ملعون قارون کے سامنے گمراہ کرنے کیلئے ظاہر ہوا جب کہ قارون چالیس سال تک پہاڑ میں رہ کر عبادت کر چکا تھا اور بنی اسرائیل کی قوم میں عبادت کرنے کے اعتبار سے سبقت لے گیا تھا شیطان نے اس کو گمراہ کرنے کے لیے بہت سے شیاطین روانہ کیے مگر کوئی بھی اس کو گمراہ نہ کر سکا تو وہ خود اس کے مقابلہ میں آیا اور اس کے ساتھ ہی (پہاڑ میں) عبادت کرنے لگا قارون روزہ افطار کر لیتا تھا لیکن ابلیس روزہ افطار نہیں کرتا تھا اور قارون کو اپنی عبادت گذاری ایسی دکھانے لگا کہ اس کے سامنے قارون کی قوت جواب دے جاتی تھی۔ اس طرح سے قارون نے اس کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے۔ تو شیطان نے کہا اے قارون! تو اس پر قناعت کر کے بیٹھ گیا ہے تو بنی اسرائیل کے جنازوں میں بھی نہیں جاتا اور ان کے ساتھ جماعت میں بھی شریک نہیں ہوتا اس طرح سے اس نے قارون کو پہاڑ سے ڈرا کر گرجا گھر میں داخل کیا اور بنی اسرائیل (شیطان اور قارون) کے پاس کھانا لانے لگے، تو شیطان نے کہا اے قارون! ہم اس پر راضی ہو گئے؟ ہم تو بنی اسرائیل پر بوجھ بن چکے ہیں۔ تو قارون نے کہا پھر کیا رائے ہے؟ شیطان نے کہا ہم ایک دن محنت کریں اور باقی ہفتہ عبادت میں گذاریں۔ قارون نے کہا درست ہے۔ (چند دن کے بعد) پھر شیطان نے کہا ہم تو اس پر خوش ہو کر بیٹھ گئے ہیں ہم صدقہ خیرات کیوں نہ کریں ہم (اس کے لیے زیادہ) محنت کیوں نہ کریں؟ تو قارون نے کہا پھر کیا رائے ہے ہم کیا کریں؟ شیطان نے کہا ہم ایک دن تجارت کریں اور ایک دن عبادت کریں۔ جب اس نے یہ کام شروع کر دیا تو شیطان نے اس کو چھوڑ دیا اور قارون کے سامنے دنیا کے خزانے جمع ہونے لگے (بالآخر وہ حضرت موسیٰ کے مقابلہ اتر آیا اور زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کے تمام خزانوں سمیت زمین میں دھنسا دیا) اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان سے اور اس کے شر سے محفوظ رکھے۔ [1]

[1] ابن ابی الدنیا (منہ)، مکائد الشیطان (۵۹) ص ۲۸

قتل کا طریقہ شیطان نے سکھایا

ابن جریج کہتے ہیں کہ آدم علیہ السلام کے بیٹے نے اپنے بھائی کو قتل کرنے کا ارادہ تو کر لیا مگر یہ نہیں جانتا تھا کہ اس کو کیسے قتل کرے تو شیطان اس کے سامنے ایک پرندے کی شکل میں ظاہر ہوا اس نے ایک پرندے کو پکڑا اور اس کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر پھوڑ دیا، اس طرح سے شیطان نے اس کو قتل کرنے کا طریقہ سکھلایا۔ [1]

قتل ہابیلؑ پر حضرت آدمؑ اور شیطان میں مکالمہ

جب آدم علیہ السلام کے بیٹے نے اپنے بھائی کو قتل کیا تو حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا:-

تَغَیَّرَتِ الْبِلَادُ وَمَنْ عَلَیْهَا — فَوَجْهُ الْاَرْضِ مُغْبَرٌّ قَبِیْحٌ

تَغَیَّرَ کُلُّ ذِیْ طَعْمٍ وَلَوْنٍ — وَقَلَّ بَشَاشَةُ الْوَجْهِ الصَّبِیْحِ

قَتَلَ قَابِیْلُ هَابِیْلًا اَخَاهُ — فَوَا جَزَنِیْ مَضَی الْوَجْهُ الْمَلِیْحُ

1. تمام علاقے اور ان میں رہنے والے لوگ پریشان ہیں، زمین کی سطح غبار آلود اور قبیح شکل ہو گئی ہے۔
2. ہر مزہ دار اور رنگدار شئے بدل گئی ہے اور چمکدار چہرہ کی تر و تازگی ماند پڑ گئی ہے۔
3. قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو مار ڈالا، اس نے مجھے پریشان کر دیا ہے۔ آہ خوبصورت چہرہ رخصت ہو گیا ہے۔

تو آپ کو شیطان نے جواب میں کہا ؎

تَنَحَّ عَنِ الْبِلَادِ وَسَاکِنِیْهَا — فَبِیْ فِی الْخُلْدِ ضَاقَ بِکَ الْفَسِیْحُ

وَکُنْتَ بِهَا وَزَوْجُکَ فِیْ رَخَاءٍ — وَقَلْبُکَ مِنْ اَذَی الدُّنْیَا مُرِیْحٌ

[1] ابن جریج (منہ)

فَمَا انْفَكَّتْ مَكَايِدَتِي وَمَكْرِي ... اِلَى اَنْ فَاتَكَ التَّمْرُ الدَّبِيْحُ[1]

۱. تو شہروں سے اور اس کے باسیوں سے الگ ہو گیا. میری وجہ سے تجھ پہ اتنا وسیع جنت تنگ ہو گئی.

۲. جنت میں تُو اور تیری بیوی مزے میں تھے. اور تمہارا دل دُنیا کی تکالیف سے محفوظ تھا

۳. میں نے بھی اپنے مکر اور چالبازیاں برابر جاری رکھیں یہاں تک کہ تُم سے تر و تازہ کھجور بھی چھن گئی.

شیطان نے حضرت زکریاؑ کو کیسے قتل کرایا

(حدیث) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کرائی گئی آپ نے اس رات حضرت زکریا علیہ السلام کو آسمان پہ دیکھا، آپ نے ان کو سلام کیا اور فرمایا اے ابو یحییٰ! اپنے قتل کا واقعہ تو سُنائیں کیسے پیش آیا تھا؟ اور آپ کو بنی اسرائیل نے کیوں قتل کیا تھا؟

انہوں نے فرمایا اے محمد! یحییٰ اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ نیک تھا، اُن میں زیادہ خوبصورت اور بہترین چہرہ والا بھی تھا اور وہ ایسا ہی تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے وَكَانَ سَيِّدًا وَّ حَصُوْرًا (اور وہ دین کا مقتدا ہو گا اور لذتِ نفس کو بہت روکنے والا ہو گا) چنانچہ بنی اسرائیل کے بادشاہ کی بیوی اس کی خواہش کر بیٹھی یہ عورت زناکار تھی، اس نے یحییٰ کی طرف پیغام روانہ کیا لیکن اللہ نے یحییٰؑ کو بچایا اور یحییٰ رُک گئے اور اس کے پاس جانے سے انکار کر دیا تو اُس نے یحییٰ کو قتل کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا یہ لوگ ہر سال ایک عید منایا کرتے تھے اور بادشاہ کی یہ عادت تھی کہ وہ جب وعدہ کرتا تھا تو نہ تو اس کے خلاف کرتا تھا اور نہ جھوٹ بولتا تھا چنانچہ یہ بادشاہ عید کے لیے روانہ ہوا تو اس کی ملکہ بھی اُٹھ کھڑی

[1] تاریخ بغداد، تاریخ دمشق ابن عساکر (منہ)

ہوئی اور اس کو رخصت کرنے لگی تو بادشاہ حیران ہو گیا کیونکہ ملکہ نے ایسا کبھی نہیں کیا تھا، جب وہ اس کو رخصت کر چکی تو بادشاہ نے کہا مجھ سے مانگو (آج) جو بھی مانگو گی دوں گا؟ ملکہ نے کہا میں تو یحییٰ بن زکریا کا خُون مانگتی ہوں، بادشاہ نے کہا کچھ اور مانگو. ملکہ نے کہا میں تو یہی مانگتی ہوں. بادشاہ نے کہا اچھا اس کا خُون تُجھے بخشا. پھر اس نے یحییٰ کے پاس کچھ بہادر روانہ کیے یحییٰ اس وقت اپنی محراب میں نماز میں مصروف تھے اور میں بھی اس کے ساتھ ایک طرف نماز پڑھ رہا تھا چنانچہ آپ کو ایک تشتری میں ذبح کر دیا گیا اور اُس کے سر اور خُون کو ملکہ کے پیش کر دیا گیا. آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پُوچھا اسوقت آپ کے صبر کی کیا حالت تھی؟ حضرت زکریا علیہ السلام نے فرمایا میں نے اپنی نماز نہیں توڑی تھی. جب یحییٰؑ کا سر مبارک اس کے پیش کیا گیا اور اس کے سامنے رکھا گیا تو وہ بہت خوش ہوئی) لیکن جب شام ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے اس بادشاہ کو شاہی خاندان اور حشم و خدم سمیت زمین میں دھنسا دیا جب صبح ہوئی تو بنی اسرائیل نے زکریا کا خدا زکریاؑ کی خاطر غضب ناک ہوا ہے آؤ ہم اپنے بادشاہ کی خاطر غصہ میں آکر زکریاؑ کو قتل کر دیں. چنانچہ وہ میرے قتل کرنے کو تلاش میں نکل کھڑے ہوئے اور میرے پاس ایک ڈرانے والا آیا تو میں ان سے بھاگ نکلا، ابلیس اُن کے آگے آگے تھا وہ ان کو میری خبر دے رہا تھا جب میں اُن سے ڈر گیا کہ اب میں ان کو عاجز نہیں کر سکتا تو میں نے درخت کو آواز دی، تو درخت نے کہا میرے اندر آجائیں چنانچہ وہ پھٹ گیا اور میں اس میں داخل ہو گیا ابلیس بھی وہاں پہنچ گیا اور میری چادر کا ایک کنارہ پکڑ لیا اور اسی دوران درخت (مجھے اپنے اندر چھپا کر) مل گیا اور میری چادر کا ایک کنارہ درخت سے باہر گیا. جب بنی اسرائیل پہنچے تو جبریل نے کہا "تم نے دیکھا نہیں وہ اس درخت میں گھس گیا ہے؟ یہ اس کی چادر کا کنارہ ہے وہ اس میں اپنے جادو کے زور سے داخل ہوا ہے"! انہوں نے کہا ہم اس درخت کو آگ میں جلائیں گے. ابلیس نے کہا "بلکہ تم اس کو آرہ سے دو ٹکڑے کر دو" چنانچہ مجھے درخت سمیت آرہ کے ساتھ دو ٹکڑے کر دیا گیا[1]

[1] اسحٰق بن بشر فی "المبتداء"، ابن عساکر (منہ)

متفرقات

جمائی اور شیطان

(حدیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ. وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ: هَا، ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ.[1]

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتے ہیں اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں تم میں سے جو کوئی چھینک مارے اور اس پر "الحمد للہ" کہے تو ہر مسلمان پر حق ہے جو اس کو سنے یوں کہے "یرحمک اللہ" اللہ تم پر رحم فرمائے۔ اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے تم میں سے جب کوئی جمائی لے تو حتی المقدور اس کو روکے کیونکہ تم میں جو کوئی (جمائی کے وقت منہ کھول کر) کہتا ہے "ہا"، تو اس سے شیطان خوش ہوتا ہے۔

[1] بخاری، ابوداؤد، ترمذی (منہ) بخاری کتاب الادب باب ۱۲۸، ۱۲۵، ترمذی کتاب الادب باب ۷، مسند احمد ۲/۲۶۵، ۴۲۸، ۵۱۷، ابوداؤد ۵۰۲۸، بیہقی ۲/۲۸۹، مستدرک ۴/۲۶۳، ۲۶۴، جمع الجوامع حدیث ۵۲۰۳، ۵۲۴۰، کنز العمال ۲۵۵۱۱، ۲۵۵۲۶، ۲۵۵۴۷، ابن خزیمہ ۹۲۲، مشکوٰۃ ۴۷۳۲، الاذکار نوویہ ۸۳۹، شرح السنۃ ۱۲/۳۰۶

شیطان جمائی لینے والے کے پیٹ میں ہنستا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَلْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ. فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ، وَإِذَا قَالَ: آهْ، آهْ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ، وَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ.[1]

(ترجمہ) چھینک اللہ کی طرف سے ہے اور جمائی شیطان کی طرف سے، جب تم میں سے کوئی جمائی لے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لیا کرے کیونکہ جب آدمی (جمائی لیتے وقت) کہتا ہے آہ آہ۔ شیطان اس کے اندر سے ہنستا ہے اور اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتے ہیں اور جمائی کو ناپسند کرتے ہیں

جمائی کے وقت شیطان بندے کے پیٹ میں گھس جاتا ہے

(حدیث) حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ مَعَ التَّثَاؤُبِ.[2]

(ترجمہ) جب تم میں سے کوئی جمائی لے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لیا کرے کیونکہ شیطان جمائی کے ساتھ اندر گھس جاتا ہے۔

[1] ترمذی وحسنہ (منہ) ترمذی کتاب الادب باب ۷، مستدرک ۴/۲۶۴، مسند حمیدی ۱۱۶۱، ابن خزیمہ ۹۲۱، اتحاف السادۃ ۶/۲۸۶، کنز العمال ۲۵۵۲۹، المغنی عن حمل الاسفار عراقی ۲/۲۰۶، عمل الیوم واللیلۃ ابن سنی ۲۶۰، کشف الخفاء ۱/۹۷

[2] احمد، بخاری، مسلم (منہ)، بخاری کتاب الادب باب ۱۲۸، مسلم کتاب الزہد حدیث ۵۷، ۵۸، ۵۹، مسند احمد ۳/۲۲، ۲۴، ۳۷، ۹۲، ۹۳، ابوداؤد کتاب الادب باب ۸۹، ترمذی کتاب الادب باب ۷، ابن ماجہ کتاب اقامہ باب ۴۲، دارمی کتاب الصلوٰۃ باب ۱۰۶، مصنف عبدالرزاق ۳۳۲۵، شرح السنۃ ۱۲/۳۱۵، کنز العمال ۲۵۵۳۵، ۲۵۵۲۷، الادب المفرد ۹۴۹، فتح الباری ۱۰/۶۱۲، کامل ابن عدی ۴/۱۴۶۱

تیز چھینک اور جمائی شیطان کے اثر سے ہے

(حدیث) حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اَلْعَطْسَةُ الشَّدِيْدَةُ وَالتَّثَاؤُبُ الشَّدِيْدُ مِنَ الشَّيْطَانِ ۔[1]

(ترجمہ) زور سے چھینک آنا اور بہت بڑی جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

چھینک اور ڈکار میں بلند آواز شیطان کو پسند ہے

(حدیث) حضرت عبادہ بن صامتؓ اور حضرت شداد بن اوسؓ اور حضرت واثلہ بن اسقعؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اِذَا تَجَشّٰى اَحَدُكُمْ اَوْ عَطَسَ فَلَا يَرْفَعَنَّ بِهِمَا الصَّوْتَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يُحِبُّ اَنْ يُّرْفَعَ بِهِمَا الصَّوْتُ ۔[2]

(ترجمہ) جب تم میں سے کوئی ڈکار لے یا چھینک لے تو ان میں آواز کو بلند نہ کرے کیونکہ شیطان ان دونوں میں آواز کو بلند کرنے کو پسند کرتا ہے۔

شیطان کا رنگ

(حدیث) حضرت رافع بن یزید ثقفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اِنَّ الشَّيْطَانَ يُحِبُّ الْحُمْرَةَ فَاِيَّاكُمْ وَالْحُمْرَةَ وَكُلَّ ثَوْبٍ ذِيْ شُهْرَةٍ ۔[3]

---

[1] ابن سنی (منہ) عمل الیوم واللیلۃ حدیث ۲۶۴

[2] مراسیل ابوداؤد، شعب الایمان بیہقی (منہ)، اتحاف السادۃ المتقین ۶/۲۸۶، کنز العمال حدیث ۲۵۵۳۲

[3] ابو احمد الحاکم فی الکنیٰ، کامل ابن عدی، ابن قانع، ابن السکن، ابن مندہ، ابو نعیم فی المعرفۃ، بیہقی فی شعب الایمان (منہ) الجامع الصغیر، مجمع الزوائد ۵/۱۳۰، جمع الجوامع ۵۲۱۹، کنز العمال ۴۱۱۶۱، فتح الباری ۱۰/۳۰۶، کامل ابن عدی ۱۱۷۲، مسند الفردوس دیلمی حدیث ۲۶۸۸۔ ۲/۳۷۹، مراسیل ابو داؤد، الجامع الکبیر ۱/۴۸۔

(ترجمہ) شیطان سُرخی کو پسند کرتا ہے تم اپنے کو سُرخی سے بچائے رکھنا اور تکبر پیدا کرنے والے لباس سے بھی بچائے رکھنا۔

شیطان کا لباس

(حدیث) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اِطْوُوْا ثِيَابَكُمْ تَرْجِعْ اِلَيْهَا اَرْوَاحُهَا فَاِنَّ الشَّيْطَانَ اِذَا وَجَدَ ثَوْبًا مَطْوِيًّا لَمْ يَلْبَسْهُ وَاِذَا وَجَدَ مَنْشُوْرًا لَبِسَهُ ۔[1]

(ترجمہ) تم اپنے لباس کے کپڑے لپیٹ کر رکھا کرو ان کی طاقت ان میں قائم رہے گی، کیونکہ جب کوئی کپڑا لپٹا ہوتا ہے شیطان اس کو نہیں پہن سکتا، لیکن جب وہ کھلا ہوا ہو تو اس کو وہ پہن لیتا ہے۔

شیطان کی پگڑی

حضرت طاؤسؒ فرماتے ہیں جو شخص پگڑی کا طرہ اپنے سر سے بلند کرتا ہے مگر اس کو نیچے نہیں چھوڑتا تو یہ شیطان کی پگڑی ہوتی ہے۔[2]

شیطان پانی کیسے پیتا ہے؟

(حدیث) حضرت ابن شہابؒ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی نوش فرماتے تو تین سانس میں نوش فرماتے۔ آپ نے ایک ہی سانس میں غٹ غٹ کر کے پی جانے کو منع فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا (اس طرح کا پینا) شیطان کا پینا ہے۔[3]

---

[1] معجم اوسط طبرانی (منہ)، الجامع الکبیر ۱/۱۱۷، مجمع الزوائد ۵/۱۳۵، کنز العمال ۴۱۰۹۹، ۴۱۱۲۶

[2] بیہقی (منہ)

[3] بیہقی (منہ)

(فائدہ) حضرت عکرمہؒ فرماتے ہیں کہ ایک سانس میں پانی مت پیا کرو یہ شیطان کے پینے کا طریقہ ہے۔ [1]

کھلے برتن میں شیطان تھوکتا ہے

(حدیث) حضرت داذانؒ فرماتے ہیں "جب برتن ساری رات کھلا رہے اس پر کوئی ڈھکن نہ ہو اس میں شیطان تھوک دیتا ہے" ابوجعفرؒ کہتے ہیں میں نے اُن کی یہ بات حضرت ابراہیم (نخعیؒ) سے ذکر کی تو آپ نے اس پر یہ بھی اضافہ فرمایا کہ "یا اس سے پی لیتا ہے"۔ [2]

شیطان کا لقمہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تِلی شیطان کا لقمہ ہے۔ [3]

شیطان کی سواری

(حدیث) حضرت خالد بن معدانؒ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اُونٹنی لے کر کے گزرے اس کی گردن میں گھنٹی بندھی ہوئی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا "هٰذِهٖ مَطِيَّةُ الشَّيْطَانِ" یہ شیطان کی سواری ہے (یعنی جس سواری کو گھنٹی بندھی ہوئی ہو اس پر شیطان کا بہت اثر ہوتا ہے)۔ [4]

---

[1] بیہقی (منہ)

[2] مصنف عبدالرزاق، مصنف ابن ابی شیبہ (منہ)

[3] ابن ابی شیبہ (منہ)

[4] ابن ابی شیبہ (منہ)

ہر گھنٹی کے پیچھے شیطان

حضرت علی بن ابی لیلیٰؒ فرماتے ہیں ہر گھنٹی کے پیچھے شیطان ہوتا ہے۔ [1]

شیطان کی مومن کے سامنے بزدلی اور جرأت

(حدیث) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا يَزَالُ الشَّيْطَانُ ذَاعِرًا مِنَ الْمُؤْمِنِ مَا حَافَظَ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فَإِذَا ضَيَّعَهُنَّ تَجَرَّأَ عَلَيْهِ وَأَوْقَعَهُ فِي الْعِظَامِ وَطَمِعَ فِيْهِ۔ [2]

(ترجمہ) جب تک مومن پانچوں نمازوں کی پابندی کرتا رہتا ہے شیطان اس سے دبکا رہتا ہے لیکن جب ان نمازوں کو ضائع کرتا ہے تو شیطان اس پر دلیر ہو کر اس کو بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا کر دیتا ہے اور اس کی گمراہی کے لالچ میں پڑ جاتا ہے۔

شیطان کو گالیاں مت دو

(حدیث) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَا تَسُبُّوا الشَّيْطَانَ وَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهٖ۔ [3]

---

[1] ابن ابی شیبہ (منہ)

[2] ابونعیم (منہ) الجامع الکبیر ۱/۹۲۹ بحوالہ ابونعیم وابو بکر محمد بن حسن بخاری فی امالیہ والرافعی عن علی، کنزالعمال حدیث ۱۹۰۶۱ ج ۷

[3] دیلمی (منہ) جامع کبیر سیوطی ۱/۸۹۱، کنزالعمال ۲۱۲۰، کشف الخفاء عجلونی ۲/۴۹۵، مسند الفردوس دیلمی ۵/۱۱ (۷۲۹۰)، فیض القدیر ۹۷۸۹، زہر الفردوس ۴/۱۷۵

ترجمہ: شیطان کو گالیاں مت دیا کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کے شر سے پناہ مانگا کرو۔

شیطان کی کمین گاہیں

(حدیث) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

اِنَّ لِلشَّيْطَانِ مَصَالِيَ وَفُخُوخًا، وَاِنَّ مِنْ مَصَالِيهِ وَفُخُوخِهِ الْبَطَرُ بِنِعْمَةِ اللهِ وَالْفَخْرُ بِعَطَاءِ اللهِ وَالْكِبْرُ عَلٰى عِبَادِ اللهِ وَاتِّبَاعُ الْهَوٰى فِيْ غَيْرِ ذَاتِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ [1]

ترجمہ: شیطان کی کچھ حملہ کی جگہیں اور کمین گاہیں ہیں، اس کے حملوں اور اس کی کمین گاہوں میں سے (ایک تو) اللہ کی نعمت حاصل ہونے سے بہکنا اور اِترانا ہے، (دوسرے) اللہ کی عنایت پر فخر کرنا ہے (تیسرے) اللہ کے بندوں پر تکبر میں مبتلا ہونا ہے (چوتھے) غیر ذات خداوندی میں خواہشات کی پیروی کرنا ہے۔

انسان شیطان کے قبضہ میں کب جاتا ہے

(حدیث) حضرت قتادہ بن عیاش الجرشی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

لَنْ يَزَالَ الْعَبْدُ فِيْ فُسْحَةٍ مِنْ دِيْنِهٖ مَا لَمْ يَشْرَبِ الْخَمْرَ، فَاِذَا شَرِبَهٗ خَرَقَ اللهُ عَنْهُ سِتْرَهٗ، وَكَانَ الشَّيْطَانُ وَلِيَّهٗ وَسَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ وَ

[1] مکارم الاخلاق ابن لال، ابن عساکر (منہ) الجامع الکبیر ۱/۲۶۴، تاریخ کبیر بخاری ۸/۳۲۱، درمنثور ۴/۱۱۶، کنز العمال ۱۲۳۹، بدایہ والنہایہ ۸/۲۴۵، دیلمی ۱/۲۰۸، حدیث ۷۹۳، جمع الجوامع ۷۰۱۷، بیہقی،

رِجْلَهٗ، يَسُوْقُهٗ اِلٰى كُلِّ شَرٍّ، وَيَصْرِفُهٗ عَنْ كُلِّ خَيْرٍ۔ [1]

ترجمہ: جب تک آدمی شراب نہ پیئے تب تک اپنے دین میں ہمیشہ ترقی کرتا رہتا ہے لیکن جب شراب پی لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اپنی حفاظت کی ذمہ داری ہٹا لیتے ہیں اور شیطان اس کا دوست بن جاتا ہے اور اس کے کان بن جاتا ہے، اس کی نگاہ بن جاتا ہے، اس کے پاؤں بن جاتا ہے اور ہر شر کی طرف ہانک کر لے جاتا ہے اور ہر خیر سے محروم کر دیتا ہے۔

شیطان کیسے برتن سے پیتا ہے

(حدیث) حضرت عمرو بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

لَا تَشْرَبُوْا مِنَ الثُّلْمَةِ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِي الْقَدَحِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَشْرَبُ مِنْهَا۔ [2]

ترجمہ: تم پیالے کی ٹوٹی ہوئی جگہ سے نہ پیا کرو کیونکہ یہاں سے شیطان پیتا ہے۔

شیطان ایک اُنگلی سے کھاتا ہے

(حدیث) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

اَلْاَكْلُ بِاِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ اَكْلُ الشَّيْطَانِ وَبِاثْنَتَيْنِ اَكْلُ الْجَبَابِرَةِ وَبِالثَّلَاثِ اَكْلُ الْاَنْبِيَاءِ۔ [3]

[1] طبرانی (منہ) طبرانی کبیر ۱۹/۱۵، الجامع الصغیر ۷۳۸۹، مع فیض القدیر مناوی، مستدرک حاکم عن ابن عمرو صححہ (فیض القدیر ۵/۳۰۲)

[2] ابونعیم (منہ) جامع کبیر ۱/۸۹۳، دیلمی ۷۳۶۸، ج ۵/۳۲، زہر الفردوس ۴/۱۸۲، کنز العمال ۴۱۰۸۴

[3] دیلمی، ابن نجار (منہ) دیلمی حدیث ۴۴۳۶، اتحاف السادۃ المتقین ۵/۲۷۲، کنز العمال ۴۰۸۶۶، جامع صغیر ۳۰۷۴ بحوالہ ابو احمد الغطریف فی جزئہ وابن نجار، جمع الجوامع ۱۰۱۵۲، فیض القدیر ۳/۱۸۱

(ترجمہ) ایک انگلی سے شیطان کھاتا ہے، دو سے ظالم اور تین سے انبیاء کرام کھاتے ہیں (یعنی تین انگلیوں سے کھانا انبیاء کرام کی سُنت ہے)۔

شیطان کا ایک نبی سے مکالمہ

حضرت یزید بن قسیطؒ فرماتے ہیں کہ حضرات انبیاء کرام کی مساجد ان کے شہروں اور بستیوں سے باہر ہوتی تھیں، جب کوئی نبی اپنے رب تعالیٰ سے کسی شئے کے متعلق معلوم کرنا چاہتا تو مسجد کی طرف جاتا اور نماز کا فریضہ ادا کرتا پھر جو مناسب ہوتا اس کا سوال کرتا۔ چنانچہ اسی طرح ایک نبی مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ابلیس حاضر ہوا اور ان کے اور قبلہ کے درمیان میں بیٹھ گیا تو اس نبی نے تین مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطان الرّجیم پڑھا۔ تو ابلیس نے کہا تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم مجھ سے کس طریقہ سے محفوظ ہو جاتے ہو؟

تو اس نبی نے فرمایا بلکہ تم مجھے بتلاؤ کہ تم کس طریقہ سے اُن پر غالب ہو جاتے ہو؟

تو ان دونوں میں آپس کی تکرار چل نکلی تو اس نبی نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:۔

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْغٰوِیْنَ۔

(سورۃ الحجر: ۴۲)

(ترجمہ) میرے بندوں پر تیرا کوئی بس نہیں چلے گا مگر صرف ان پر جو تیری پیروی کریں گے گمراہوں میں سے۔

ابلیس نے جواب میں کہا میں نے یہ بات تمہارے پیدا ہونے سے پہلے سُن رکھی ہے۔

تو نبی نے فرمایا اور اللہ تعالیٰ یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں:۔

وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

(ترجمہ) اور اگر آپ کو (اتفاقاً ان کی جہالت پر) کوئی وسوسہ شیطان کی طرف سے (غصہ کا) آنے لگے (جس میں احتمال ہو کہ کوئی بات خلاف مصلحت کے صادر ہو جائے) تو (ایسی حالت میں فوراً) اللہ کی پناہ مانگ لیا کریں شیطان مردود سے۔

اور اللہ کی قسم! میں نے جب بھی تمہیں محسوس کیا ہے تم سے پناہ مانگی ہے۔ ابلیس نے کہا تم نے سچ کہا اسی سے تم مجھ سے نجات پاتے ہو۔

تو اس پیغمبر نے پوچھا اب تم مجھے بتاؤ تم کس طریقہ سے انسان پہ قابو پاتے ہو؟

شیطان نے کہا میں اس کو غصہ اور خواہش کے وقت قابو کرتا ہوں[1]

دھوکہ بازی کی عجیب حکایت

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ہمارا ایک دوست رات میں اپنے گھر میں نوافل پڑھا کرتا تھا، جب وہ نماز شروع کرتا اور تکبیر تحریمہ کہتا تو ایک شخص سفید لباس پہنے اس کے پاس آتا اور قریب میں نماز شروع کر دیتا، اس کا رکوع و سجدہ ہمارے دوست کے رکوع اور سجدہ سے زیادہ خوب صورت ہوتا۔ اس نے اس کو حیرت میں ڈال دیا، تو اس نے کسی دوست سے اس کا ذکر کیا اور اس نے اس کے بارے میں مجھ سے پُوچھا کہ کیا ایسا ہو سکتا ہے؟

میں نے کہا: تم اس نمازی سے کہو کہ وہ سورۃ بقرہ پڑھ کر دیکھے اگر وہ اس پہ بھی ٹھہرا رہا تو وہ فرشتہ ہے اور اس کو مبارک ہو۔ اور اگر بھاگ جائے تو وہ شیطان ہے۔

تو اس نے یہی بات اس آدمی سے کہی۔ چنانچہ جب اس نے نماز شروع کی تو وہ شخص آ گیا اور اُس کے ساتھ کھڑا ہو گیا جب اس نے سُورۃ بقرہ پڑھی تو وہ شیطان پیٹھ دے کر بھاگ گیا۔[2]

---

[1] ابن جریر (منہ)

[2] حکایات الصوفیہ ابوعبداللہ محمد بن باکویہ شیرازی (منہ)

شیطان کے آلاتِ گمراہی

حضرت جنید بغدادیؒ کی شیطان سے ملاقات

حضرت ابو القاسم جنید (بغدادیؒ) فرماتے ہیں میں پندرہ سال تک اپنی نماز میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا رہا کہ میری ابلیس سے ملاقات کرا دیں. چنانچہ میں ایک دن گرمیوں میں دوپہر کے وقت دو کواڑوں کے درمیان میں بیٹھ کر تسبیح پڑھ رہا تھا کہ شیطان آ گیا) میں نے اُس سے پوچھا کون ہو؟ کہنے لگا میں ہوں (میں نے پھر کہا) کون ہو؟ کہا میں ہوں. میں نے تیسری مرتبہ پوچھا کون ہو؟ اس نے کہا میں ہوں. میں نے کہا پھر تم ابلیس ہی ہو؟ کہا ہاں (ابلیس ہوں). تو میں چلا اور اس کے پیچھے دروازہ کھول دیا تو ایک بوڑھا شخص داخل ہوا اُس پر بالوں کی ٹوپی اور اُون کا کرتہ تھا ہاتھ میں اس کے ڈنڈا تھا جس کے نیچے پھل لگا ہوا تھا، تو میں واپس آ کر اپنی اسی جگہ دو کواڑوں کے درمیان میں بیٹھنے لگا. اس نے کہا تم میری جگہ سے اُٹھ جاؤ کیونکہ دو کواڑوں کے درمیان میں میری نشست ہوتی ہے تو میں وہاں سے اُٹھ کھڑا ہوا اور وہ وہاں سے بیٹھ گیا. میں نے اس سے کہا تو کس طریقہ سے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے؟ تو اس نے اپنی آستین سے ایک روٹی نکالی اور کہا اس سے. میں نے پوچھا تو لوگوں کے سامنے بُرے اعمال اچھی شکل میں کیسے خوبصورت کرتا ہے؟ تو اس نے ایک آئینہ نکالا اور کہا میں اُن کے بُرے اعمال اس کے ذریعے سے خوب صورت دکھاتا ہوں. پھر اس نے کہا تم کیا چاہتے ہو اپنی بات کو مختصر کرو. میں نے کہا جب تمہیں حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تھا تم نے سجدہ کیوں نہیں کیا تھا؟ کہا مجھے اس پر غیرت آئی تھی کہ میں کسی غیر کو سجدہ کروں. پھر وہ میرے سامنے سے چھپ گیا اور میں نے اس کو نہ دیکھا۔[1]

شیطان کے اُستاد

عبدالغفار بن شعیبؒ کہتے ہیں مجھے حضرت حسانؓ نے فرمایا میری شیطان سے ملاقات

[1] تاریخ ابن بخار (منہ)

ہوئی اس نے مجھ سے کہا پہلے تو میں لوگوں کو (شیطانی) تعلیم دیتا تھا اب جو میں ان سے ملاقات کرتا ہوں تو ان سے (شیطانی) تعلیم حاصل کرتا ہوں (یعنی لوگ شیطانی کاموں میں مجھ سے بھی بڑھ گئے ہیں).[1]

شیطان کا رفیق

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

إِذَا رَكِبَ الْعَبْدُ الدَّآبَّةَ فَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى رَدِفَهُ الشَّيْطَانُ وَقَالَ تَغَنَّ فَإِذَا كَانَ لَا يُحْسِنُ الْغِنَاءَ قَالَ لَهُ: تَمَنَّ. فَلَا يَزَالُ فِي أُمْنِيَّتِهِ حَتّٰى يَنْزِلَ.[2]

(ترجمہ) جب کوئی شخص سواری پر سوار ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا نام نہیں لیتا تو شیطان اس کا رفیق بن جاتا ہے اور اس کو کہتا ہے کچھ گاؤ، جب وہ اچھی طرح گا نہیں سکتا تو اس کو کہتا ہے کوئی آرزو کرو چنانچہ وہ آرزو میں ہی لگا رہتا ہے حتیٰ کہ سواری سے اُتر جاتا ہے.

راستہ بھلانے والے شیاطین

(حدیث) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

إِنَّ لِإِبْلِيْسَ مَرَدَةً مِنَ الشَّيَاطِيْنِ، يَقُوْلُ لَهُمْ: عَلَيْكُمْ بِالْحُجَّاجِ وَ

[1] تاریخ ابن عساکر (منہ)

[2] دیلمی (منہ) کنز العمال حدیث ۲۴۹۹۵، الجامع الکبیر ۲/۱

الْمُجَاهِدِيْنَ فَاَضِلُّوْهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ۔ [1]

(ترجمہ: ابلیس کے کچھ سرکش شیاطین ہیں اُن کو شیطان کہتا ہے تم حاجیوں اور مجاہدوں کے پاس جاؤ اور ان کو راستہ سے بھٹکا دو۔

شیاطین سے حفاظت کا ایک طریقہ

(حدیث) حضرت ابوامامہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:۔

اَجِيْفُوْا اَبْوَابَكُمْ وَاكْفِتُوْا اٰنِيَتَكُمْ وَاَوْكُوْا اَسْقِيَتَكُمْ وَاَطْفِئُوْا سُرُجَكُمْ فَاِنَّهُمْ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُمْ بِالتَّسَوُّرِ عَلَيْكُمْ۔ [2]

(ترجمہ: (اللہ کا نام لے کر) اپنے دروازے بند کیا کرو، اپنے برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو (یعنی اُلٹا کر دیا کرو یا کوئی ڈھکن دے دیا کرو) اپنے مشکیزوں کے منہ باندھ دیا کرو، اپنے چراغوں کو بجھا دیا کرو (اگر ایسا کرو گے تو) ان کو تمہارے (ان مذکورہ چیزوں میں) اثر انداز ہونے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

[1] طبرانی (منہ) جامع الکبیر ۱/۲۵۴ بحوالہ طبرانی کبیر، مجمع الزوائد ۳/۲۱۵، اتحاف السادۃ المتقین ۷/۲۸۸، طبرانی کبیر ۱/۱۹۲، کنز العمال ۱۱۷۹۴، ۱۱۸۵۴

[2] ابن عدی (منہ) کامل ابن عدی ۶/۲۰۵۵، مجمع الزوائد ۸/۱۱۱، مسند احمد ۵/۲۶۲

شیطان کے دوست کے عجائبات

محمد بن عصمت فرماتے ہیں میں نے بغداد میں ایک شیخ سے سُنا ہے کہ انہوں نے عبداللہ بن ہلال (کوفی جادوگر) کا واقعہ سُنایا کہ یہ ایک دن کوفہ کی کسی گلی سے گزرا۔ وہاں کسی آدمی کا شہد بہہ گیا تھا اور لڑکے جمع ہو کر اس کو چاٹ رہے تھے اور کہہ رہے تھے "اللہ ابلیس کو رسوا کرے اللہ ابلیس کو رسوا کرے"۔ تو عبداللہ بن ہلال نے ان کو کہا تم اس طرح سے مت کہو بلکہ اس طرح سے کہو "اللہ ہماری طرف سے ابلیس کو جزائے خیر دے اس نے شہد گرایا اور ہمیں اس کا چاٹنا نصیب ہوا"۔ کہتے ہیں کہ ابلیس عبداللہ بن ہلال کے پاس آیا اور اس کو کہا تمہارا مجھ پر احسان ہے کیونکہ تُو نے بچوں کو مجھے گالیاں دینے سے روکا ہے، میں تمہیں اس کا بدلہ دینا چاہتا ہوں پھر اس کو اپنی انگوٹھی دے کر کہا تجھے جو حاجت بھی ہو اس سے پُوری کر لینا۔ چنانچہ اس کو جو بھی ضرورت پیش آتی تھی اسی وقت پُوری ہو جاتی تھی۔ [1]

دوسرا عُجوبہ

حجاج (ابن یوسف ظالم گورنر) کی ایک لونڈی تھی جس سے وہ بہت محبت کرتا تھا۔ ایک دن ایک شخص نے اس کے محل میں مزدوری کی اور اس کی نظر اس لونڈی پر پڑ گئی اور محبت ہو گئی، تو وہ (عبداللہ) بن ہلال کے پاس آیا۔ یہ شخص عبداللہ بن ہلال کی بھی خدمت کیا کرتا تھا اس سے اپنی حالت کی شکایت کی تو ابن ہلال نے کہا آج میں اس کو تیرے پاس پیش کر دوں گا۔ چنانچہ اندھیری رات ہونے پر وہ اس لونڈی کو لے کر اس شخص کے پاس پہنچ گیا۔ لونڈی رات بھر اس شخص کے پاس رہی۔ پھر وہ اس لونڈی کو ہر رات اس شخص کے پاس پیش کرتا رہا۔ اس خوف اور جاگنے کی وجہ سے لونڈی کا رنگ پیلا پڑ گیا۔ چنانچہ اس نے حجاج سے شکایت کی کہ جب لوگ

[1] کتاب العجائب محمد بن منذر شکر الہروی، لسان المیزان ابن حجر عسقلانی ج ۳/۳۰۲

سو جاتے ہیں میرے پاس کوئی شخص آتا ہے، مجھے ایک نوجوان کے گھر میں لے جاتا ہے اور میں صبح تک اُس گھر میں رہتی ہوں۔ جب صبح ہوتی ہے تو میں اپنے آپ کو محل میں دیکھتی ہوں۔

کہتے ہیں کہ حجاج نے زعفران کے رنگ والی خوشبو کا ایک تھال منگایا اور لونڈی سے کہا کہ جب تو اس شخص کے گھر تک پہنچ جائے تو یہ اس کے دروازہ کو لگا دینا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ ادھر حجاج نے محافظ بھیج دیئے۔ جب وہ اس جوان کو گرفتار کر کے لے آئے تو حجاج نے اس سے کہا میں تجھے امان دیتا ہوں تم مجھے اپنا قضیہ سناؤ، چنانچہ اس نے سارا واقعہ کہہ دیا، تو حجاج نے عبداللہ بن ہلال کو طلب کیا اور پوچھا اے عبداللہ! تُو نے ساری دنیا چھوڑ دی صرف میرے ساتھ یہ شرارت کرنی تھی؟ پھر اس نے تلوار اور چمڑے کا فرش (اس کے قتل کرنے کے لیے) منگایا۔

کہتے ہیں کہ عبداللہ نے بھی دھاگے کا گولہ نکالا اور اس کا ایک کنارہ حجاج کو تھما دیا اور کہا تم اس کو قابو کر کے پکڑو میں تمہیں اپنے قتل کرنے سے پہلے ایک تماشا دکھاتا ہوں پھر اس گولہ کو فضا میں پھینکا اور خود اس دھاگہ سے لپٹ گیا اور اوپر چڑھنے لگا جب وہ محل کی اوپر والی منزل میں پہنچ گیا تو کہا "اے حجاج! تو میرا کیا بگاڑ سکتا ہے؟" اور فرار ہو گیا۔[1]

تیسرا عجوبہ

ایک مرتبہ حجاج کو اتفاق ہوا کہ اس نے عبداللہ بن ہلال کو گرفتار کر کے قید میں ڈال دیا تو اس نے زمین پر کشتی کی طرح ایک نقشہ بنایا اور قیدیوں سے کہا جو بصرہ جانا چاہے وہ میرے ساتھ سوار ہو جائے۔ کچھ لوگوں نے اس کا مذاق اڑایا لیکن کچھ سوار ہو گئے تو ان میں سے کسی نے بھی اُن کو جیل میں نہ دیکھا۔[2]

---

[1] کتاب العجائب ابو عبدالرحمٰن محمد بن المنذر ہروی (منہ) لسان المیزان ۳/۳۷۳

[2] کتاب العجائب مذکور (منہ) لسان المیزان ۳/۳۷۳ در حالات عبداللہ بن ہلال صدیق الشیطان

چوتھا عجوبہ

احمد بن عبدالملکؒ کہتے ہیں عبداللہ بن ہلال شیطان کا دوست تھا اور شیطان کی خاطر عصر کی نماز نہیں پڑھتا تھا اس کے کام اسی وقت میں پورے ہوتے تھے، چنانچہ ایک شخص اس کے پاس آیا اور کہا میرا ایک دولت مند ہمسایہ ہے وہ مجھ پر سب سے زیادہ احسان کرتا ہے اور بڑے کام آتا ہے، اس کی ایک حسین بیٹی ہے میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم ابلیس کے پاس میرے لیے سفارش لکھ دو تاکہ وہ کوئی شیطان بھیج کر میرے لیے اس لڑکی کو نکاح کا پیغام دے دے۔

کہتے ہیں کہ اس (عبداللہ بن ہلال) نے ابلیس کو اس طرح سے خط لکھا کہ "اگر تو یہ پسند کرے کہ مجھ سے اور اپنے سے زیادہ خبیث اور شریر آدمی دیکھے تو میرے اس حاملِ رقعہ کو دیکھ لے اور اس کا کام کر دے۔"

پھر اس نے کہا اس جگہ کو دیکھو اور اس کے اردگرد ایک دائرہ بنا دیا اور کہا جب کوئی نظر آئے تو اس کو یہ خط دکھا دینا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اس کے سامنے سے ایک جماعت گذری حتیٰ کہ ایک بوڑھا تخت پر بیٹھے ہوئے سامنے آیا اس تخت کو چار شیطانوں نے اُٹھا رکھا تھا جب اس نے شیطان کو دیکھا تو دُور سے خط دکھایا تو اس نے ہمنشینوں سے کہا اور اس سے خط لے لیا گیا۔ جب شیطان نے اس کا مضمون دیکھا تو اس کو بوسہ دے کر سر پر رکھ لیا۔ پھر اس کو پڑھا اور چیخ ماری تو جانے والے بھی اس کے پاس واپس آ گئے اور جو پیچھے رہ گئے وہ بھی جمع ہو گئے۔ انہوں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ یہ میرے دوست کا خط ہے اس نے اس میں کہا ہے۔

"اگر تمہیں پسند ہو کہ میرے سے اور اپنے سے بدترین شخص کو دیکھو تو میرے اس رقعہ والے کو دیکھ لو اور اس کا کام کر دو۔"

تم میرے پاس گونگا، بہرہ اور اندھا شیطان لے آؤ اور اس کو اس (دولت مند) شخص کے گھر روانہ کردو تاکہ وہ اُس کو اسکی بیٹی کا پیغام نکاح دے آئے۔[1]

شیطان پلید ہے یا پاک؟

ابن عماد (حنبلیؒ) نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الرِّجْسِ النَّجْسِ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بظاہر یہی دلالت کرتا ہے کہ ابلیس نجس العین ہے۔[2]

لیکن امام بغویؒ شرح السنۃ میں ذکر کرتے ہیں کہ ابلیس مشرک کی طرح طاہر العین ہے اور انہوں نے استدلال اس سے کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شیطان کو نماز میں پکڑا تھا اور نماز نہیں توڑی تھی، تو اگر ابلیس نجس ہوتا تو آپ اس کو نماز میں نہ پکڑتے۔ ہاں یہ نجس الفعل اور خبیث الطبع ضرور ہے۔[3]

خاتمہ

والحمد للہ وحدہ وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمدٍ وسلم تسلیماً کثیراً ابداً دائماً الیٰ یوم الدین والحمد للہ رب العالمین۔

---

[1] کتاب العجائب شکرؒ (منہ) لسان المیزان ۳/۳۷۳، ۳۷۴

[2] سراج ارجوزۃ الجانّ (منہ)

[3] شرح السنۃ امام بغوی (منہ)

ماخذ لقط المرجان

وہ حوالہ جاتی کتب جن کو علامہ سیوطیؒ نے اپنی کتاب میں استعمال فرمایا۔

قرآن کریم

۱. کتاب الفنون علامہ ابن عقیل
۲. المبتداء اسحٰق بن بشیر
۳. تفسیر جویبر
۴. تفسیر عثمان ابن ابی شیبہ
۵. تاریخ محمد بن اسحٰق
۶. تفسیر مقاتل بن سلیمان
۷. (تفسیر) ابن جریر طبری
۸. (تفسیر) ابو حاتم
۹. کتاب العظمۃ ابو الشیخ
۱۰. فریابی
۱۱. (تفسیر) ابن المنذر
۱۲. ابن ابی حاتم (تفسیر)
۱۳. (تفسیر) عبد بن حمید
۱۴. طبرانی (معاجم ثلاثہ)
۱۵. حاکم (مستدرک)
۱۶. شعب الایمان بیہقی
۱۷. مکائد الشیطان ابن ابی الدنیا
۱۸. نوادر الاصول حکیم ترمذی
۱۹. (تفسیر) ابن مردویہ
۲۰. الاسماء والصفات بیہقی
۲۱. ابو عثمان سعید بن العاص الرازی: الالہام والوسوسہ
۲۲. صحیح مسلم شریف
۲۳. ابو بکر الباغندی
۲۴. ابن ابی شیبہ (مصنف)
۲۵. مسند احمد
۲۶. سنن ترمذی
۲۷. بخاری شریف
۲۸. ابن العربی قاضی
۲۹. سنن ابو داود
۳۰. دلائل النبوۃ ابو نعیم
۳۱. دلائل النبوۃ بیہقی
۳۲. الخادم لزرکشی
۳۳. مستدرک حاکم
۳۴. (تفسیر) عبد الرزاق

(۳۵) تحریم الفواحش طرطوسی

(۳۶) فقہ اللغۃ الثعالبی

(۳۷) شرح الھدایہ ابو المعالی بن المنجا حنبلی

(۳۸) ابن الکلبی

(۳۹) ابن عساکر

(۴۰) نہایہ ابن اثیر

(۴۱) تنزیہ المذاکرہ

(۴۲) مسائل حرب بن الکرمانی

(۴۳) الھواتف ابن ابی الدنیا

(۴۴) منیۃ المفتی جمال الدین سجستانی حنفی

(۴۵) اتباع السنن والآثار امام دارمی

(۴۶) امالی احمد بن سلیمان النجاد

(۴۷) ہواتف الجان وعجائب ما یحکی عن الکھان خرائطی

(۴۸) تذکرہ صلاح الدین صفدی

(۴۹) ارجوزۃ ابن العماد

(۵۰) شرح الوجیز الیونسی

(۵۱) توقیف الحکام علی غوامض الاحکام

(۵۲) ابن سنی (عمل الیوم واللیلہ)

(۵۳) کتاب الوسوسہ ابو بکر بن ابی داؤد

(۵۴) موطا امام مالک

(۵۵) دیلمی (مسند الفردوس)

(۵۶) الکنی للدولابی

(۵۷) مصنف عبدالرزاق

(۵۸) شرح الرافعی (فتح العزیز فی شرح الوجیز للغزالی)

(۵۹) کامل ابن عدی

(۶۰) شرح سنن ابو داؤد شیخ ولی الدین عراقی

(۶۱) کتاب الکنایۃ لابن الرفعۃ

(۶۲) تفسیر کبیر امام رازی

(۶۳) شرح بدء الامالی لعز الدین بن جماعۃ

(۶۴) فتاوی شبلی

(۶۵) زمخشری (کشاف)

(۶۶) ابن سلام

(۶۷) سنن الکبریٰ بیہقی

(۶۸) کتاب الضعفاء عقیلی

(۶۹) کتاب السنن ابو علی بن اشعث

(۷۰) صفۃ الصفوۃ ابن جوزی

(۷۱) الناسخ والمنسوخ امام احمد

(۷۲) الابانۃ ابو نصر السجزی

(۷۳) مسند بزار

(۷۴) تفسیر سفیان ثوری

(۷۵) تاریخ مکہ امام ازرقی

(۷۶) المجالسۃ امام دینوری

(۷۷) رواۃ مالک لخطیب بغدادی

(۷۸) ترجمۃ القاضی الخلعی

(۷۹) فوائد ابن صیرفی حرانی حنبلی

(۸۰) نوادر ابن صیرفی

(۸۱) مکارم الاخلاق خرائطی

(۸۲) جزء عباس بن عبداللہ ترقفی

(۸۳) القاب شیرازی

(۸۴) الاصابہ ابن حجر

(۸۵) کتاب الضعفاء ابن حبان

(۸۶) کتاب الصحابہ ابو موسیٰ

(۸۷) کتاب مکہ فاکہی

(۸۸) رباعیات ابو بکر بن محمد بن عبداللہ شافعی

(۸۹) انباء الغمر ابن حجر عسقلانی

(۹۰) تاریخ کبیر بخاری

(۹۱) الملل والنحل ابن حزم

(۹۲) کتاب العجائب والغرائب لابن شاہین

(۹۳) تفسیر منذر بن سعید

(۹۴) القواعد الصغریٰ ابن عبدالسلام

(۹۵) کتاب الرؤیۃ امام بیہقی

(۹۶) شرح ارجوزۃ فی الجن

(۹۷) اسئلۃ الصفار

(۹۸) البعث والنشور بیہقی

(۹۹) غرائب السنن ابن شاہین

(۱۰۰) کتاب العجائب ابو عبدالرحمٰن بن منذر ہروی المعروف بشکر

(۱۰۱) کتاب النوادر ابو الشیخ

(۱۰۲) صحیح ابن حبان

(۱۰۳) کتاب الزہد امام احمد

(۱۰۴) سنن سعید بن منصور

(۱۰۵) (مسند) ابو یعلیٰ موصلی

(۱۰۶) ابو القاسم سہیلی

(۱۰۷) سنن ابن ماجہ

(۱۰۸) مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ

(۱۰۹) طبقاتِ حنابلہ قاضی ابو یعلیٰ حنبلی

(۱۱۰) عقلاء المجانین (ابن جوزی)

(۱۱۱) تذکرہ حمدونیہ

(۱۱۲) رسالہ قشیریہ (امام ابو القاسم قشیری)

(۱۱۳) شمائل ترمذی

(۱۱۴) تاریخ ابن حبان

(۱۱۵) کتاب الطواعین ابن ابی الدنیا

(۱۱۶) صحیح ابن خزیمہ

(۱۱۷) آکام المرجان

(۱۱۸) حلیۃ الاولیاء ابو نعیم

(۱۱۹) فضائل القرآن ابن ضریس
(۱۲۰) سنن دارمی
(۱۲۱) کتاب الدعاء ابن ابی الدنیا
(۱۲۲) تاریخ بغداد خطیب بغدادی
(۱۲۳) کتاب الافراد دارقطنی
(۱۲۴) مسند حارث بن اسامہ
(۱۲۵) ضعفاء ابن حبان
(۱۲۶) کتاب العرائس ابن جوزی
(۱۲۷) زبیر بن بکار
(۱۲۸) کتاب الصحابہ ابن شاہین
(۱۲۹) الجلیس للمعافی
(۱۳۰) تاریخ ابن اسحٰق
(۱۳۱) الاستیعاب لابن عبدالبر
(۱۳۲) الدلائل علی المعانی الحدیث بالشاہد والمثل للمحدث قاسم ابن ثابت سرقسطی
(۱۳۳) کتاب العجائب ابوسلیمان محمد بن عبداللہ بن زبر الربعی
(۱۳۴) اصمعیات للاصمعی
(۱۳۵) تاریخ محمد بن عثمان بن ابی شیبہ
(۱۳۶) مسند الحارث
(۱۳۷) فضائل الصحابہ عبداللہ بن امام احمد
(۱۳۸) اعتلال القلوب خرائطی

(۱۳۹) تفسیر ابوالشیخ
(۱۴۰) طیوریات
(۱۴۱) الاخبار المنثورہ ابن درید
(۱۴۲) تاریخ ابن نجار
(۱۴۳) فضائل بیت المقدس ابوبکر واسطی
(۱۴۴) فوائد سمویہ
(۱۴۵) مختارہ لضیاء الدین مقدسی
(۱۴۶) طبقات ابن سعد
(۱۴۷) شرح دیوان الاعشی للاحدی
(۱۴۸) المختار
(۱۴۹) روض الریاحین امام یافعی
(۱۵۰) درۃ الخواص للقاسم الحریری
(۱۵۱) فوائد البحیری
(۱۵۲) سنن نعیم بن حماد
(۱۵۳) معرفۃ الصحابۃ ابونعیم اصبہانی
(۱۵۴) سنن نسائی
(۱۵۵) ذم الغضب ابن ابی الدنیا
(۱۵۶) زوائد زہد ابن امام احمد
(۱۵۷) کتاب الزہد امام احمد
(۱۵۸) مسند اسحاق بن راہویہ
(۱۵۹) تفسیر سنید

(۱۶۰) کتاب القلائد ابوبکر محمد بن احمد بن شیبہ
(۱۶۱) ابن عائذ
(۱۶۲) سنن دارقطنی
(۱۶۳) کتاب الاوائل ابن ابی عروبہ
(۱۶۴) نووی شرح مسلم
(۱۶۵) کتاب الطب لابی نعیم اصبہانی
(۱۶۶) کتاب الادب ابوبکر الخلال
(۱۶۷) المخلص

(۱۶۸) ابن جرویح
(۱۶۹) مراسیل ابوداؤد
(۱۷۰) مکارم الاخلاق ابن لال
(۱۷۱) حکایات الصوفیہ محمد بن باکویہ شیرازی
(۱۷۲) لسان المیزان ابن حجر عسقلانی
(۱۷۳) شرح ارجوزۃ الجان
(۱۷۴) شرح السنہ امام بغوی

ماخذِ تخریج

تاریخ جنّات وشیاطین

قرآن کریم

(۱) کتاب الفنون علامہ ابن عقیل
(۲) میزان الاعتدال امام ذہبی
(۳) تقریب التہذیب ابن حجر عسقلانی
(۴) تفسیر مقاتل بن سلیمان
(۵) تفسیر عثمان بن ابی شیبہ
(۶) تاریخ محمد بن اسحٰق (۷) تفسیر جویبر
(۸) مستدرک حاکم (9) مسند احمد
(۱۰) دلائل النبوۃ بیہقی
(۱۱) دلائل النبوۃ ابونعیم اصبہانی

(۲۴) مجمع الزوائد علامہ ہیثمی
(۲۵) مشکوٰۃ المصابیح
(۲۶) مصنف عبدالرزاق
(۲۷) الحبائک فی اخبار الملائک سیوطی
(۲۸) زاد المسیر ابن جوزی
(۲۹) تفسیر ابن کثیر
(۳۰) تفسیر قرطبی
(۳۱) الاسماء والصفات بیہقی
(۳۲) البدایہ والنہایہ ابن کثیر

(۱۲) فتح الباری شرح بخاری
(۱۳) بخاری شریف (۱۴) مسلم شریف
(۱۵) ترمذی شریف (۱۶) ابوداؤد شریف
(۱۷) نسائی شریف (۱۸) ابن ماجہ شریف
(۱۹) موطا امام مالک
(۲۰) درمنثور
(۲۱) سنن الکبریٰ بیہقی
(۲۲) کنز العمال علی متقی
(۲۳) جامع صغیر علامہ سیوطی
(۴۳) اتحاف السادۃ المتقین مرتضیٰ زبیدی
(۴۴) تذکرۃ الموضوعات قیسرانی
(۴۵) حلیۃ الاولیاء ابونعیم اصبہانی
(۴۶) الجامع الکبیر امام سیوطی
(۴۷) مسند الفردوس دیلمی
(۴۸) صحیح ابن حبان (الاحسان)
(۴۹) مشکل الآثار امام طحاوی
(۵۰) سنن دارمی
(۵۱) مسند ابویعلیٰ
(۵۲) آکام المرجان
(۵۳) نصب الرایہ امام زیلعی

(۳۳) تاریخ جرجان
(۳۴) تہذیب تاریخ ابن عساکر
(۳۵) مکائد الشیطان ابن ابی الدنیا
(۳۶) الہواتف ابن ابی الدنیا
(۳۷) المجروحین لابن حبان
(۳۸) طبرانی کبیر (۳۹) طبرانی اوسط
(۴۰) طبرانی صغیر
(۴۱) مستدرک حاکم
(۴۲) المطالب العالیہ ابن حجر عسقلانی
(۶۴) مستخرج ابوعوانہ
(۶۵) طبقات ابن سعد
(۶۶) الشکر لابن ابی الدنیا
(۶۷) تذکرۃ الموضوعات علامہ پٹنوی
(۶۸) لآلی مصنوعہ علامہ سیوطی
(۶۹) ترغیب وترہیب
(۷۰) الخافات سنیہ
(۷۱) الحاوی للفتاوی علامہ سیوطی
(۷۲) معارف القرآن مفتی محمد شفیع
(۷۳) تفسیر مظہری
(۷۴) تاریخ مکہ امام ازرقی

(۵۴) جمع الجوامع
(۵۵) الاذکار امام نووی
(۵۶) کامل ابن عدی
(۵۷) الادب المفرد
(۵۸) مصنف ابن ابی شیبہ
(۵۹) نہایہ فی غریب الحدیث ابن اثیر
(۶۰) صحیح ابن خزیمہ
(۶۱) عمل الیوم واللیلہ ابن سنی
(۶۲) تعلیق التعلیق ابن حجر عسقلانی
(۶۳) تاریخ بغداد خطیب بغدادی
(۸۵) کتاب الموضوعات ابن جوزی
(۸۶) تنزیہ الشریعۃ ابن عراق
(۸۷) فوائد مجموعہ شوکانی
(۸۸) کتاب الضعفاء عقیلی
(۸۹) البدور السافرہ علامہ سیوطی
(۹۰) البعث والنشور امام بیہقی
(۹۱) تخریج احیاء العلوم عراقی
(۹۲) علل متناہیہ ابن الجوزی
(۹۳) تلبیس ابلیس
(۹۴) نوادر الاصول حکیم ترمذی
(۹۵) فیض القدیر شرح جامع صغیر

(۷۵) مجمع بحار الانوار
(۷۶) تاریخ جرجان سہمی
(۷۷) موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی
(۷۸) حواشی لقط المرجان
(۷۹) تلخیص الحبیر
(۸۰) زہر الفردوس الدیلمی
(۸۱) تسدید القوس علی الدیلمی
(۸۲) تجریۃ الصحابۃ
(۸۳) الاسرار المرفوعۃ
(۸۴) کشف الخفاء للعجلونی
(۱۰۵) بذل الماعون فی فضل الطاعون ابن حجر عسقلانی
(۱۰۶) التمہید ابن عبد البر اندلسی
(۱۰۷) جامع المسانید خوارزمی
(۱۰۸) مسند امام ابوحنیفہ
(۱۰۹) تاریخ بخاری
(۱۱۰) مصابیح السنۃ
(۱۱۱) المغنی عن حمل الاسفار (تخریج عراقی)
(۱۱۲) معالم التنزیل لبغوی
(۱۱۳) فاضل رامہرمزی
(۱۱۴) کتاب العلل ابن ابی حاتم
(۱۱۵) کتاب الشریعۃ آجری

(٩٦) احیاء علوم الدین امام غزالی

(٩٧) مصائب الانسان من مصائد الشیطان ابن مفلح مقدسی

(٩٨) کتاب الزہد امام احمد

(٩٩) الطب النبوی امام ذہبی

(١٠٠) ذم الھوی ابن جوزی

(١٠١) شرح السنۃ بغوی

(١٠٢) موضح اوہام الجمع والتفریق خطیب بغدادی

(١٠٣) مجموعہ فتاویٰ ابن تیمیہ

(١٠٤) لسان المیزان ابن حجر عسقلانی

(١٢٦) روض الانف

(١٢٧) سیرت ابن اسحاق

(١٢٨) اسد الغابہ ابن اثیر

(١٢٩) الاصابہ ابن حجر عسقلانی

(١٣٠) الدولابی فی الکنی

(١٣١) روض الریاحین امام یافعی

(١٣٢) کتاب الاضداد ابن الانباری

(١٣٣) شعب الایمان امام بیہقی

(١٣٤) تفسیر عبد الرزاق بن الھمام

(١٣٥) تلبیس ابلیس ابن جوزی

(١٣٦) آکام المرجان فی احکام الجان

(١١٦) جامع التحصیل للعلائی

(١١٧) کتاب السنۃ ابن ابی عاصم

(١١٨) المقاصد الحسنہ امام سخاوی

(١١٩) تجرید التمہید لابن عبد البر

(١٢٠) الودیک فی اخبار الدیک سیوطی

(١٢١) الفتاوی الحدیثیہ ابن حجر مکی

(١٢٢) سیرت ابن ہشام

(١٢٣) امالی الشجری

(١٢٤) ہواتف الجان للخرائطی

(١٢٥) سیرت شامیہ للصالحی

(١٤٣) التذکرہ للزرکشی

(١٤٤) الدرر المنتثرہ

(١٤٥) الغماز علی اللماز للسمہودی

(١٤٦) مساوی الاخلاق خرائطی

(١٤٧) تاریخ اصبہان ابو نعیم اصبہانی

(١٤٨) جامع بیان العلم وفضلہ ابن عبد البر

(١٤٩) تفسیر ابن جریر طبری

(١٥٠) المنار المنیف ابن قیم الجوزیہ

(١٥١) الاحکام النبویہ فی الصناعۃ الطبیہ للکحال

(١٥٢) مسند حمیدی

(١٥٣) بدائع المنن ساعاتی

(١٣٧) زوائد کتاب الزہد ابن امام احمد

(١٣٨) ذم الدنیا لابن ابی الدنیا

(١٣٩) تفسیر بیان القرآن حضرت تھانوی

(١٤٠) تلخیص المستدرک امام ذہبی

(١٤١) کتاب الزہد امام بیہقی

(١٤٢) تاریخ مصر لابن یونس

(١٥٤) مسند امام شافعی

(١٥٥) الاستذکار

(١٥٦) الفقیہ والمتفقہ خطیب بغدادی

(١٥٧) کتاب الزہد امام ابن مبارک

(١٥٨) مراسیل امام ابوداؤد

الحمدللہ کہ کتاب لقط المرجان فی احکام الجان تالیف لطیف امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ مع تخریج احادیث اور بعض فوائد تکمیل کو پہنچا اللہ تعالیٰ اس کو اپنی بارگاہ میں شرف قبول سے نوازیں اور مترجم اور اس کے تمام متعلقین والدین اساتذہ اور اولاد و احباب کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائیں اور جنت میں ترقی درجات کا سبب بنائیں۔ اور خاص اپنے لطف و کرم سے اپنے ہر طرح کے عذابوں سے دائمی طور پر محفوظ رکھیں۔

یا ربّ صلّ و سلّم مضعفا ابدا

علی النبی کما کانت لک الکلم

امداد اللہ انور

تاریخ تکمیل ترجمہ ۵ ذوالقعدۃ الحرام ۱۴۱۷ھ

۱۵ مارچ ۱۹۹۷ء

تصنیفات

مولانا مفتی امداد اللہ انور

عربی تالیفات

١ احکام القرآن للتھانوی منزل چہارم مع مفتی جمیل احمد تھانوی قدس سرہٗ تعداد صفحات ۲۰۰۰ (غیر مطبوعہ)
٢ وجوب التقلید (غیر مطبوعہ)
٣ وراثۃ الانبیاء (غیر مطبوعہ)
٤ علامات الاصفیاء و کرامات الاولیاء (غیر مطبوعہ)
٥ ایصال الثواب فی الاسلام (غیر مطبوعہ)
٦ حد الرجم علی المحصن (غیر مطبوعہ)
٧ کرامۃ الانسان (غیر مطبوعہ)
٨ نقمۃ الاغبیاء بعصمۃ الانبیاء (غیر مطبوعہ)
٩ وجوب الاضحیہ (غیر مطبوعہ)
١٠ تراجم مدونی الفقہ الحنفی (غیر مطبوعہ)
١١ حکم الدعوات عقیب الصلوات (غیر مطبوعہ)
١٢ حکم الرقی والعوذات فی ضوء الشریعۃ (غیر مطبوعہ)
١٣ اللواطۃ وحدہ عند الائمۃ الاربعۃ و ترجیح التعزیر علیہ (غیر مطبوعہ)
١٤ احادیث حرمۃ اللواطۃ (غیر مطبوعہ)
١٥ نجاسۃ المنی (غیر مطبوعہ)

اُردو تالیفات

١ فضائل حفظ القرآن (مطبوعہ)
٢ جہنم کے خوفناک مناظر (مطبوعہ)
٣ فرشتوں کے عجیب حالات (مطبوعہ)
٤ آنسوؤں کا سمندر (مطبوعہ)
٥ کرامات اولیاء (مطبوعہ)
٦ تاریخ جنات و شیاطین (مطبوعہ)
٧ عشق کی تباہ کاریاں (زیر تکمیل)
٨ جنت کے حسین مناظر (زیر تکمیل)
٩ ترجمہ موطا امام مالک (زیر تکمیل)

١٠ ترجمہ القراءۃ الراشدہ حصہ اول (زیر تکمیل)
١١ " " " حصہ دوم
١٢ ترجمہ مفید الطالبین (زیر تکمیل)
١٣ غیر مقلدین کی غیر مستند نماز (کی تزئین و مقدمہ)
١٤ رکعتین بعد الوتر (مطبوعہ)
١٥ احکام عشر (مطبوعہ)
١٦ احکام زراعت (مطبوعہ)
١٧ قاضی شریح (مطبوعہ)
١٨ خصوصیات الاسلام (مطبوعہ)
١٩ مسیحی ذرائع تبلیغ و ترقی اور اُن کا سدباب (مطبوعہ)
٢٠ فضائل شب قدر (مطبوعہ)
٢١ تکمیل ترجمہ اعلاء السنن آٹھ جلد مکمل (غیر مطبوعہ)
٢٢ اولیاء کرام اور اُن کی پہچان (مطبوعہ)
٢٣ عورت کی سربراہی (غیر مطبوعہ)
٢٤ مسیحیت کا ماضی، حال اور مستقبل (مطبوعہ)
٢٥ احکام تجارت (غیر مطبوعہ)

کل تعداد تالیفات ۴۰ عدد

اللہ تعالیٰ ان کو قبول فرما کر ان کا نفع عام فرمائے اور مزید تالیفات کی توفیق عطا فرمائے۔

تصانیف
مولانا مفتی محمد امداد اللہ انور

(۱) آنسوؤں کا سمندر	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ	92/=
(۲) آدابِ حکومت	(مطبوعہ)، مجلد، ہدیہ	100/=
(۳) اسرار کائنات	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ	100/=
(۴) اکابر کا مقام عبادت	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ	110/=
(۵) تاریخ جنات وشیاطین	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ	132/=
(۶) جواہر نبوی ﷺ	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ	150/=
(۷) جہنم کے خوفناک مناظر	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ	110/=
(۸) جنت کے حسین مناظر	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ	150/=
(۹) رحمت کے خزانے	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ	160/=
(۱۰) ساٹھ علوم	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ	132/=
(۱۱) سیلابِ مغفرت	(مطبویہ) مجلد، ہدیہ	100/=
(۱۲) صحابہ کرام کے جنگی معرکے	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ	132/=
(۱۳) عشق مجازی کی تباہ کاریاں	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ	100/=
(۱۴) غیر مقلدین کی غیر مستند نماز	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ	100/=
(۱۵) فرشتوں کے عجیب حالات	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ	132/=
(۱۶) فضائل حفظ القرآن	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ	66/=
(۱۷) قیامت کے ہولناک مناظر	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ	132/=
(۱۸) قبر کے عبرتناک مناظر	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ	100/=
(۱۹) کرامات اولیاء	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ	100/=
(۲۰) لذت مناجات	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ	100/=
(۲۱) محبوب ﷺ کا حسن وجمال [مفتی محمد سلیمان]	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ	92/=
(۲۲) معجزاتِ رسول اکرم ﷺ	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ	132/=
(۲۳) منتخب حکایات	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ	100/=
(۲۴) نفیس پھول [مولانا عبدالمجید انور]	(مطبوعہ) مجلد، ہدیہ	132/=

تفصیلی تعارفی فہرست کتاب ہذا میں آخری صفحات پر دیکھیں